حصہ اول

فہرست

کتابِ جہاد

باب نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
باب نمبر1	جہاد کی فضیلت	1
باب نمبر2	مرد اور عورت کا جہاد	6
باب نمبر3	جہاد کی اقسام	6
باب نمبر4	کن پر جہاد واجب ہے کن پر نہیں	9
باب نمبر5	لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جب اسلام کے مٹ جانے کا خوف ہو	16
باب نمبر6	جہاد کن کے ساتھ مل کر واجب ہے	18
باب نمبر7	عمرو بن عبید معتزلی کا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مناظرہ	19
باب نمبر8	جنگی لشکر بھیجتے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کی وصیت	25
باب نمبر9	امان دینا	28
باب نمبر10	بغیر عنوان	30
باب نمبر11	مقابلے کیلئے بلانا	33
باب نمبر12	قیدی کے ساتھ نرمی اور اس کو کھانا کھلانا	33
باب نمبر13	لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا	34
باب نمبر14	قتال کے وقت امیر المومنین علیہ السلام کی نصیحتیں	35
باب نمبر15	بغیر عنوان	39
باب نمبر16	مسلمانوں کا دار حرب میں قیام جائز نہیں	40
باب نمبر17	مال غنیمت کی تقسیم	40
باب نمبر18	بغیر عنوان	43
باب نمبر19	نعرہ	45
باب نمبر20	گھوڑے پالنے وغیرہ کی فضیلت	46
باب نمبر21	راہزنوں سے دفاع	49
باب نمبر22	جو بغیر جرم مارا جائے	50
باب نمبر23	شہادت کی فضیلت	51

باب نمبر24	بغیر عنوان	53
باب نمبر25	بغیر عنوان	53
باب نمبر26	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	54
باب نمبر27	دل سے برائی کا انکار	59
باب نمبر28	بغیر عنوان	60
باب نمبر29	جو مخلوق کی مرضی کیلئے اللہ کو ناراض کرے	61
باب نمبر30	جس کی طاقت نہیں اس کو کرنے کی کراہت	62

کتاب معیشت

باب نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
باب نمبر31	صوفیوں کا لوگوں کو طلب رزق سے روکنا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آکر اپنے نظریہ پر مناظرہ	64
باب نمبر32	زھد کا معنی	69
باب نمبر33	دنیا کے ذریعے آخرت کیلئے مدد حاصل کرنا	70
باب نمبر34	طلب رزق میں آئمہ علیہ السلام کی اقتداء میں جو چیز واجب ہے	73
باب نمبر35	طلب وتعرض رزق پر ابھارنا	77
باب نمبر36	طلب رزق میں امتحان	80
باب نمبر37	طلب رزق میں حسن	80
باب نمبر38	بے حساب رزق	84
باب نمبر39	زیادہ نیند اور فضول رہنے کی کراہت	85
باب نمبر40	کاہلی (سستی) سے کراہت	86
باب نمبر41	آدمی کا گھر میں کام کرنا	88
باب نمبر42	مال کی اصلاح اور معیشت میں میانہ روی	88
باب نمبر43	اپنے عیال کیلئے سخت محنت مزدوری کرنے والا	90
باب نمبر44	کسب حلال	90
باب نمبر45	نان ونفقہ کو جمع کرنا	91
باب نمبر46	آدمی کیلئے خود کو اجرت پر دینے کی کراہت	92
باب نمبر47	اشیاء کو خود سنبھالنا	92
باب نمبر48	جائیداد کی خرید وفروخت	93

باب نمبر 49	قرض	95
باب نمبر 50	قرض کی ادائیگی	97
باب نمبر 51	قرض کا قصاص	100
باب نمبر 52	جب آدمی مر جائے تو اس کا قرض ادا کیا جائے گا	101
باب نمبر 53	جو شخص قرض لیتا ہے مگر اس کی واپسی کی نیت نہیں کرتا	102
باب نمبر 54	قرض کو قرض کے عوض فروخت کرنا	102
باب نمبر 55	قرض کی واپسی کیلئے تقاضا کرنے کے آداب	103
باب نمبر 56	جو شخص قرض خواہوں کو قرض واپس کرنے میں دیر کریں	105
باب نمبر 57	مقروض کے پاس رہنا	105
باب نمبر 58	مقروض کا تحفہ	106
باب نمبر 59	کفالت اور حوالگی	107
باب نمبر 60	بادشاہ کا کام اور اس کی مدد کرنے والے	108
باب نمبر 61	ظالم بادشاہ کے ساتھ کام کی اجازت کی شرط	114
باب نمبر 62	ظالم بادشاہوں کو اسلحہ فروخت کرنا	116
باب نمبر 63	پیشے	117
باب نمبر 64	کسب مفسد خون نکالنے والا	120
باب نمبر 65	نوحہ پڑھنے والوں کی کمائی	121
باب نمبر 66	بناؤ سنگھار کے ذریعے کمائی	123
باب نمبر 67	گانا گانے والی کنیز کی کمائی اور اس کی خریداری	124
باب نمبر 68	معلم کی کمائی	126
باب نمبر 69	مصحف (قرآن) کا بیچنا	126
باب نمبر 70	جوئے بازی اور لوٹ مار	127
باب نمبر 71	حرام ذریعہ معاش	130
باب نمبر 72	سخت حرام	132
باب نمبر 73	یتیم کا مال کھانا	134
باب نمبر 74	مال یتیم کی حفاظت کرنے والے کیلئے اس میں سے جو ہے	135
باب نمبر 75	مال یتیم میں تجارت اور اس سے قرض لینا	137
باب نمبر 76	امانت کی ادائیگی	139

باب نمبر77	آدمی اپنے بیٹے اور بیٹا اپنے باپ کے مال سے لیتا ہے	142
باب نمبر78	شوہر کا اپنی بیوی کے مال سے اور بیوی کا اپنے شوہر کے مال سے کچھ لینا	144
باب نمبر79	راہ پڑی اور گمشدہ چیز	145
باب نمبر80	تحفہ	149
باب نمبر81	سود	152
باب نمبر81	آدمی اس کے بیٹے اور اس کے مملوک کے درمیان سود نہیں	155
باب نمبر82	تجارت اور اس کو ترک نہ کرنے کی فضیلت	156
باب نمبر83	تجارت کے آداب	159
باب نمبر84	حساب وکتاب کی فضیلت	164
باب نمبر85	بازار کی طرف جانا	165
باب نمبر86	بازار میں اللہ عزّوجلّ کا ذکر	165
باب نمبر87	تجارت کیلئے خریداری کے وقت کا قول	166
باب نمبر88	جن کے ساتھ معاملہ اور شراکت مکروہ ہے	168
باب نمبر89	پورا دینا اور کم دینا	170
باب نمبر90	دھوکہ دہی	171
باب نمبر91	خرید وفروخت میں حلف اٹھانا	172
باب نمبر92	نرخ	173
باب نمبر93	ذخیرہ اندوزی	175
باب نمبر94	بغیر عنوان	177
باب نمبر95	گندم اور خوراک خریدنے کی فضیلت	178
باب نمبر96	اٹکل (بغیر تولے ناپے اندازے سے خرید وفروخت کی کراہت) اور ناپنے کی فضیلت	178
باب نمبر97	معاملات میں نفع دینے والی چیزوں کا قابو کرنا	179
باب نمبر98	چور بازاری	180
باب نمبر99	بیع میں شرط وخیار	181
باب نمبر100	جو دودھ والے حیوان کو خریدے دودھ پیئے اور واپس کردے	185
باب نمبر101	جب بیچنے والے اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جائے	186
باب نمبر102	پھلوں کی فروخت اور ان کا خریدنا	186
باب نمبر103	طعام کی خرید وفروخت	191

باب نمبر104	آدمی طعام خریدتا ہے اس سے پہلے وہ اسے قبضے میں لے اس کی قیمت تبدیل ہو جاتی ہے	194
باب نمبر105	ناپنے اور تولنے میں زیادتی	195
باب نمبر106	آدمی کے پاس مختلف قسم کے طعام ہوں اور وہ ان کو آپس میں ملا دے	196
باب نمبر107	ملکی پیمانوں کے علاوہ خرید و فروخت درست نہیں	197
باب نمبر108	طعام میں پیشگی	198
باب نمبر109	طعام میں تبادلہ	201
باب نمبر110	حیوان اور لباس وغیرہ میں تبادلہ	205
باب نمبر111	اس میں مِن جملہ عوض ہے	207
باب نمبر112	عدد تخمینہ اور مبہم چیز کی بیع	208
باب نمبر113	سامان کی خرید و فروخت	211
باب نمبر114	نفع بخش بیع	213
باب نمبر115	سامان میں پیشگی	215
باب نمبر116	آدمی کا وہ بیچنا جو اس کے پاس نہیں	215
باب نمبر117	عمدہ چیز بیچنے کی فضیلت	218
باب نمبر118	عینۃ(سامان کو ایک مدت کیلئے ادھار پر دینا اور پھر اصل قیمت سے کم پر لے لینا)	218
باب نمبر119	بیع میں شرطیں	222
باب نمبر120	ایک آدمی کسی چیز کو خریدتا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے	222
باب نمبر121	بیع النسیہ(لمبی مدت کیلئے زیادہ منافع پر چیز قرض دینا)	223
باب نمبر122	غلام خریدنا	225
باب نمبر123	مملوک کو بیچا جائے اور اس کا مال ہو	230
باب نمبر124	جو مملوک خریدے اور اس میں کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو کون سا پلٹایا جائے گا اور کون سا نہیں پلٹایا جائے گا	231
باب نمبر125	نادر	235
باب نمبر126	ممالیک(غلاموں) کے قریبی رشتہ داروں کو جدا کرنا	236
باب نمبر127	غلام اپنے آقا سے سوال کرے کہ اسے بیچ ڈالے اور اسے شرط دے کہ وہ اسے کوئی چیز دے گا	238
باب نمبر128	غلاموں اور دوسرے حیوانوں میں پیشگی سودے بازی	238
باب نمبر129	اس سے آخری	241

باب نمبر130	بھیڑ بکریاں ضریبہ میں دینا (ضریبۃ: وہ ٹیکس ہے جو غلام اپنے آقا کو ادا کرتا ہے)	243
باب نمبر131	راہ پڑے ملے اور حرام زادے کی فروخت	244
باب نمبر132	جامع جن چیزوں کی خرید و فروخت حلال ہے اور وہ جن کی حلال نہیں	245
باب نمبر133	چوری شدہ اور خیانت شدہ مال کی خریداری	248
باب نمبر134	جو کسی گروہ کا غلہ خریدے اور وہ اس سے کراہت کرتے ہوں	249
باب نمبر135	جو کسی چیز کو خریدے اور جو اس نے دیکھا تھا اس میں تبدیلی ہو	250
باب نمبر136	انگوروں کے شیرے اور شراب کی فروخت	250
باب نمبر137	بیعانہ	254
باب نمبر138	الرھن	254
باب نمبر139	رہن میں اختلاف	259
باب نمبر140	عاریہ اور امانت کی ضمانت	260
باب نمبر141	مضاربہ نفع اور حوالگی کی ضمانت	263
باب نمبر142	کاریگر کی ضمانت	265
باب نمبر143	اونٹ والے کرایہ دینے والے اور کشتیوں والے کی ضمانت	267
باب نمبر144	درہم و دینار میں تبدیلی	268
باب نمبر145	دیگر	277
باب نمبر146	ایسے درہم کا رواج کہ جس میں ملاوٹ ہو	278
باب نمبر147	آدمی درہم قرض دیتا ہے اور ان سے عمدہ درہم لیتا ہے	279
باب نمبر148	جو قرض منفعت لاتا ہے	280
باب نمبر149	آدمی درہم دیتا ہے پھر اس سے دوسرے ملک کے لیتا ہے	281
باب نمبر150	تجارت کی غرض سے سمندری سفر	282
باب نمبر151	خوش بختی ہے کہ انسان کی معیشت اس کے اپنے وطن میں ہو	284
باب نمبر152	صلح	285
باب نمبر153	زراعت کی فضیلت	287
باب نمبر154	دیگر	289
باب نمبر155	زراعت اور باغ لگانے کے وقت کہنا چاہیے	290
باب نمبر156	جن چیزوں کے ساتھ زمین مستاجری پر لینی چاہیے اور جن کے ساتھ نہیں	292
باب نمبر157	بنجر زمین کی آبادی اور آدھے یا تیسرے یا چوتھے حصے پر کاشتکاری	294

باب نمبر158	ذمی وغیرہ کی مزارعت میں شرکت اور ان کے درمیان شرطیں	296
باب نمبر159	اہل ذمہ کی زمینوں اور ان کے جزیے کا ٹھیکہ اور جو بادشاہ سے زمین کا ٹھیکہ لے اور وہ اسے اس کے غیر سے دے	297
باب نمبر160	جو زمین اجرت پر لے اور پھر مدت ختم ہونے سے پہلے بیچ دے یا مر جائے اور مدت ختم ہونے سے پہلے زمین وراثت میں چلی جائے	299
باب نمبر161	آدمی زمین یا گھر کرائے پر لیتا ہے اور پھر اسے اس سے زیادہ پر کہ جس پر اس نے لیا تھا کرائے پر دیتا ہے	300
باب نمبر162	ایک آدمی ٹھیکے پر کام لے اور پھر اس سے زیادہ پر کسی اور کو دے دے	303
باب نمبر163	سبز کھیتی، قصیل "ایسے سبز جو جو پکنے سے پہلے کاٹ کر جانوروں کو کھلائے جاتے ہیں" اور ان جیسی چیزوں کی تجارت	304
باب نمبر164	چراگاہ کی فروخت	306
باب نمبر165	پانی کی فروخت اور وادیوں اور سیلاب کے فالتو پانی کو روکنا	307
باب نمبر166	بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے بارے میں	309
باب نمبر167	شفعہ	310
باب نمبر168	بادشاہ سے خراج کی زمین کا خریدنا جب کہ اس کے اہل کراہت کریں اور جو اس کے اہل سے خریدے	313
باب نمبر169	عجمی کافروں سے بیگار لینا اور ان کے پاس مہمان ٹھہرنا	314
باب نمبر170	بیع میں دلالی، اس کی اجرت اور لوگوں کیلئے خریداری کرنے والے کی اجرت	316
باب نمبر171	ذمی کافر سے شراکت	317
باب نمبر172	بیع کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد قیمت کم کرنے کی درخواست	317
باب نمبر173	کھیتی کا تخمینہ	318
باب نمبر174	مزدور کی مزدوری اور اس پر واجب	318
باب نمبر175	طے کرنے سے پہلے مزدور کا اپنی مزدوری استعمال کرنے اور کام کے بعد اس کی اجرت میں تاخیر کی کراہت	320
باب نمبر176	آدمی چوپایہ کرایہ پر لے اور مقرر حد سے تجاوز کر جائے یا مقرر سے پہلے واپس کر دے	321
باب نمبر177	آدمی کا گھر اور کشتی کرایہ پر دینا اور لینا	324
باب نمبر178	ضرار	325
باب نمبر179	جامع حریم حقوق	328

باب نمبر180	جو شخص دوسرے کی زمین میں کاشت کاری کرے یا باغیچہ لگائے	330
باب نمبر181	نادر	331
باب نمبر182	جو اپنا مال بغیر گواہوں کے قرض دے	331
باب نمبر183	نادر	332
باب نمبر184	مال کی حفاظت اور اسے ضائع کرنے کی کراہت	333
باب نمبر185	کھیتی اور فصل میں سے جسے جانور خراب کریں اور اس کا ضمان	334
باب نمبر186	دیگر	335
باب نمبر187	مملوک (غلام) تجارت کرے اور اس پر قرض واقع ہو	336
باب نمبر188	نوادر	337

كِتَابُ الْجِهَادِ (کتاب جہاد)

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ (باب: جہاد کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي السَّيْفِ وَ تَحْتَ ظِلِّ السَّيْفِ وَ لَا يُقِيمُ النَّاسَ إِلَّا السَّيْفُ وَ السُّيُوفُ مَقَالِيدُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ .

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عمر بن ابان سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام کی تمام بھلائی تلوار میں اور تلوار کے سائے میں ہے لوگوں کا معاملہ قائم نہیں ہو سکتا ماسوائے تلوار کے اور تلواریں جنت و جہنم کی کنجیاں ہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ بَابُ الْمُجَاهِدِينَ يَمْضُونَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مَفْتُوحٌ وَ هُمْ مُتَقَلِّدُونَ بِسُيُوفِهِمْ وَ الْجَمْعُ فِي الْمَوْقِفِ وَ الْمَلَائِكَةُ تُرَحِّبُ بِهِمْ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ أَلْبَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذُلًّا وَ فَقْراً فِي مَعِيشَتِهِ وَ مَحْقاً فِي دِينِهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَغْنَى أُمَّتِي بِسَنَابِكِ خَيْلِهَا وَ مَرَاكِزِ رِمَاحِهَا .

2-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جنت کا ایک دروازہ ہے کہ جسے "باب المجاہدین" کہا جاتا ہے جسکی طرف مجاہدین جاتے ہیں تو وہ کھلا ہوتا ہے اور اپنی تلواریں حمائل کئے ہوتے ہیں اور میدان محشر میں جمع ہوتے ہیں اور ملائکہ انہیں خوش آمدید کہتے ہیں پھر فرمایا پس جو جہاد ترک کرے اللہ عزّوجلّ اسے ذلت کا لباس پہناتا ہے اور اس کی معیشت میں فقر دیتا ہے اور دین میں خاتمہ دیتا ہے یقیناً اللہ عزّوجلّ میری امت کو انکے گھوڑوں کی تیز رفتاری اور انکے نیزوں کے نشانوں کے ذریعے غنی کرے گا۔

3- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خُيُولُ الْغُزَاةِ فِي الدُّنْيَا خُيُولُهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَ إِنَّ أَرْدِيَةَ الْغُزَاةِ لَسُيُوفُهُمْ وَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) بِأَمْرٍ قَرَّتْ بِهِ عَيْنِي وَ فَرِحَ بِهِ قَلْبِي قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ غَزَا مِنْ أُمَّتِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَابَهُ قَطْرَةٌ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ صُدَاعٌ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ شَهَادَةً .

3-اور اس نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"مجاہدین کے دنیا میں گھوڑے، جنت میں بھی ان کے گھوڑے ہوں گے اور یقیناً جنگ میں نفع بخش ان کی تلواریں ہیں" اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایسا حکم پہنچایا کہ جس کے ذریعے میری آنکھیں ٹھنڈی اور میرا دل شاد ہوا"۔ کہا:" اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !جو بھی تمہاری امت میں سے اللہ عزّوجلّ کی راہ میں جنگ کرے اور اسے آسمان سے پانی کا ایک قطرہ یا کوئی مصیبت پہنچے تو اللہ عزّوجلّ اس کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب شہادت جیسا لکھتا ہے

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ كَتَبَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رِسَالَةٍ إِلَى بَعْضِ خُلَفَاءِ بَنِي أُمَيَّةَ وَ مِنْ ذَلِكَ مَا ضَيَّعَ الْجِهَادَ الَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْأَعْمَالِ وَ فَضَّلَ عَامِلَهُ عَلَى الْعُمَّالِ تَفْضِيلًا فِي الدَّرَجَاتِ وَ الْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ لِأَنَّهُ ظَهَرَ بِهِ الدِّينُ وَ بِهِ يُدْفَعُ عَنِ الدِّينِ وَ بِهِ اشْتَرَى اللَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِالْجَنَّةِ بَيْعاً مُفْلِحاً مُنْجِحاً اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ فِيهِ حِفْظَ الْحُدُودِ وَ أَوَّلُ ذَلِكَ الدُّعَاءُ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ طَاعَةِ الْعِبَادِ وَ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ وَ إِلَى وَلَايَةِ اللَّهِ مِنْ وَلَايَةِ الْعِبَادِ فَمَنْ دُعِيَ إِلَى الْجِزْيَةِ

فَأَبَى قُتِلَ وَ سُبِيَ أَهْلُهُ وَ لَيْسَ الدُّعَاءُ مِنْ طَاعَةِ عَبْدٍ إِلَى طَاعَةِ عَبْدٍ مِثْلِهِ وَ مَنْ أَقَرَّ بِالْجِزْيَةِ لَمْ يُتَعَدَّ عَلَيْهِ وَ لَمْ تُخْفَرْ ذِمَّتُهُ وَ كُلِّفَ دُونَ طَاقَتِهِ وَ كَانَ الْفَيْءُ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً غَيْرَ خَاصَّةٍ وَ إِنْ كَانَ قِتَالٌ وَ سَبْيٌ سِيرَ فِي ذَلِكَ بِسِيرَتِهِ وَ عُمِلَ فِي ذَلِكَ بِسُنَّتِهِ مِنَ الدِّينِ ثُمَّ كَلَّفَ الْأَعْمَى وَ الْأَعْرَجَ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ عَلَى الْجِهَادِ بَعْدَ عُذْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهُمْ وَ يُكَلِّفُ الَّذِينَ يُطِيقُونَ مَا لَا يُطِيقُونَ وَ إِنَّمَا كَانُوا أَهْلَ مِصْرٍ يُقَاتِلُونَ مَنْ يَلِيهِ يُعْدَلُ بَيْنَهُمْ فِي الْبُعُوثِ فَذَهَبَ ذَلِكَ كُلُّهُ حَتَّى عَادَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ أَجِيرٌ مُؤْتَجِرٌ بَعْدَ بَيْعِ اللَّهِ وَ مُسْتَأْجِرٌ صَاحِبُهُ غَارِمٌ وَ بَعْدَ عُذْرِ اللَّهِ وَ ذَهَبَ الْحَجُّ فَضُيِّعَ وَ افْتَقَرَ النَّاسُ فَمَنْ أَعْوَجُ مِمَّنْ عَوَّجَ هَذَا وَ مَنْ أَقْوَمُ مِمَّنْ أَقَامَ هَذَا فَرَدَّ الْجِهَادَ عَلَى الْعِبَادِ وَ زَادَ الْجِهَادَ عَلَى الْعِبَادِ إِنَّ ذَلِكَ خَطَأٌ عَظِيمٌ .

4- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے بنی امیہ کے خلفاء (بادشاہوں) میں سے کسی خلیفہ (بادشاہ) کو خط میں تحریر فرمایا "تیری غفلت کی ایک مثال تیری جہاد کی طرف سے غفلت ہے اور اسی وجہ سے جہاد کا اجر ضائع ہو گیا وہ جہاد کہ جسے اللہ عزّ و جلّ نے تمام اعمال پر فضیلت دی اور اس کے عامل (جہاد کرنے والے) کو باقی تمام اعمال بجالانے پر درجات، مغفرت اور رحمت میں فضیلت دی ہے کیونکہ اللہ عزّ و جلّ نے اسی جہاد کے ذریعے دین کا ظہور اور اسی جہاد ہی کے ذریعے دین کا دفاع کیا ہے اور اسی جہاد ہی کے سبب اللہ عزّ و جلّ نے ایک کامیاب اور نفع بخش بیع (معاملہ) کے ذریعے مومنین سے ان کی جانوں اور اموال کو جنت کے عوض خریدا ہے اور اللہ عزّ و جلّ نے ان پر اس میں (جہاد میں) حدود کی حفاظت (حلال و حرام کی پابندی) کی شرط رکھی ہے ان میں سے پہلا بندوں کی اطاعت کے بر خلاف اللہ عزّ و جلّ کی اطاعت کی طرف بلانا ہے اور لوگوں کی بندگی کرنے کے بر خلاف اللہ عزّ و جلّ کی بندگی کی طرف بلانا ہے اور بندوں کی ولایت کے بر خلاف اللہ عزّ و جلّ کی ولایت کی طرف بلانا ہے پس جسے جزیہ کی طرف بلایا جائے اور وہ انکار کرے (جزیہ دینے سے) تو اسے قتل کیا جائے گا اور اسکے اہل و عیال کو قید کیا جائے گا اور اسمیں بندوں کی اطاعت سے کسی اس جیسے بندے کی اطاعت کی طرف بلانا نہیں ہے اور جو جزیہ دینے کا اقرار کرے اس پر ظلم نہ کیا جائے گا اور اس سے عہد شکنی نہ کی جائے گی اور اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے گا۔ اور مال غنیمت خاص نہیں بلکہ عام مسلمانوں کیلئے ہے جنگ ہو یا قیدی بنانا اس میں اسی کے قوانین کے مطابق (جنگ یا قید کرنے کے قوانین پر) عمل کیا جائے گا اور اس میں دین کے اس کے بارے میں موجود قوانین پر عمل کیا جائے گا پھر یہ کہ اندھے اور لنگڑے پر بھی بوجھ ڈال دیا گیا ہے کہ جو جہاد میں خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں رکھتے۔ جبکہ اللہ عزّ و جلّ نے ان کو معذور بھی قرار دیا ہے اور (اسکے بر عکس) طاقت رکھنے والوں پر ناتواں لوگوں جیسا بوجھ ڈالا گیا ہے اور شہر والے یقیناً اس کے ساتھ مل کر جنگ میں شریک ہوتے ہیں کہ جو لشکر بھیجنے میں ان کے درمیان عدل سے کام لے (یعنی جو جنگ پر بھیجنے کے لائق ہو اسے بھیجے اور جو اس قابل نہ ہو اسے نہ بھیجے) لیکن یہ سب کا سب ختم ہو گیا ہے یہاں تک کہ اللہ عزّ و جلّ کی بیع (معاملہ) کے بعد بھی آدمی آدمی کا اجیر بن چکا ہے (آدمی آدمیوں کو کرایہ پر لے کر جنگ پر بھیج رہا ہے) اور وہ اللہ عزّ و جلّ کے عذر کے بعد بھی اپنے ساتھی کو دھوکا دیتا ہے اور حج اپنی اہمیت و افادیت کھو چکا ہے اور لوگ محتاج ہو چکے ہیں اور اس سے زیادہ راہِ راست سے ہٹانے والی اور کیا چیز ہے اور اگر اس کو راہ حق کیلئے استعمال کیا جائے تو اس سے زیادہ راہِ حق پر ثابت قدم رکھنے والی اور کیا چیز ہے پس جہاد کو لوگوں کیلئے الٹ دیا گیا ہے اور لوگوں پر جہاد میں اضافہ کیا گیا ہے اور یہ بہت بڑی غلطی ہے

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ حَيْدَرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْجِهَادُ أَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ .

5- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن الاصم سے اس نے حیدرۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: "جہاد فرائض کے بعد تمام چیزوں سے افضل ہے

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيِّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي رَوْحٍ فَرَجِ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللَّهُ لِخَاصَّةِ أَوْلِيَائِهِ وَ سَوَّغَهُمْ كَرَامَةً مِنْهُ لَهُمْ وَ نِعْمَةٌ ذَخَرَهَا وَ الْجِهَادُ هُوَ لِبَاسُ التَّقْوَى وَ دِرْعُ اللَّهِ الْحَصِينَةُ وَ جُنَّتُهُ الْوَثِيقَةُ فَمَنْ تَرَكَهُ رَغْبَةً عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ الذُّلِّ وَ شَمِلَهُ الْبَلَاءُ وَ فَارَقَ الرِّضَا وَ دُيِّثَ بِالصَّغَارِ وَ الْقَمَاءَةِ وَ ضُرِبَ عَلَى قَلْبِهِ بِالْأَسْدَادِ وَ أُدِيلَ الْحَقُّ مِنْهُ بِتَضْيِيعِ الْجِهَادِ وَ سِيمَ الْخَسْفَ وَ مُنِعَ النَّصَفَ أَلَا وَ إِنِّي قَدْ دَعَوْتُكُمْ إِلَى قِتَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَيْلًا وَ نَهَاراً وَ سِرّاً وَ إِعْلَاناً وَ قُلْتُ لَكُمُ اغْزُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَغْزُوكُمْ فَوَ اللَّهِ مَا غُزِيَ قَوْمٌ قَطُّ فِي عُقْرِ دَارِهِمْ إِلَّا ذَلُّوا فَتَوَاكَلْتُمْ وَ تَخَاذَلْتُمْ حَتَّى شُنَّتْ عَلَيْكُمُ الْغَارَاتُ وَ مُلِكَتْ عَلَيْكُمُ الْأَوْطَانُ هَذَا أَخُو غَامِدٍ قَدْ وَرَدَتْ خَيْلُهُ الْأَنْبَارَ وَ قَتَلَ حَسَّانَ بْنَ حَسَّانَ الْبَكْرِيَّ وَ أَزَالَ خَيْلَكُمْ عَنْ مَسَالِحِهَا وَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ وَ الْأُخْرَى الْمُعَاهَدَةِ فَيَنْتَزِعُ حِجْلَهَا وَ قُلْبَهَا وَ قَلَائِدَهَا وَ رِعَاثَهَا مَا تُمْنَعُ مِنْهُ إِلَّا بِالِاسْتِرْجَاعِ وَ الِاسْتِرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَافِرِينَ مَا نَالَ رَجُلًا مِنْهُمْ كَلْمٌ وَ لَا أُرِيقَ لَهُ دَمٌ فَلَوْ أَنَّ امْرَأً مُسْلِماً مَاتَ مِنْ بَعْدِ هَذَا أَسَفاً مَا كَانَ بِهِ مَلُوماً بَلْ كَانَ عِنْدِي بِهِ جَدِيراً فَيَا عَجَباً عَجَباً وَ اللَّهِ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَ يَجْلِبُ الْهَمَّ مِنِ اجْتِمَاعِ هَؤُلَاءِ عَلَى بَاطِلِهِمْ وَ تَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ فَقُبْحاً لَكُمْ وَ تَرَحاً حِينَ صِرْتُمْ غَرَضاً يُرْمَى يُغَارُ عَلَيْكُمْ وَ لَا تُغِيرُونَ وَ تُغْزَوْنَ وَ لَا تَغْزُونَ وَ يُعْصَى اللَّهُ وَ تَرْضَوْنَ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالسَّيْرِ إِلَيْهِمْ فِي أَيَّامِ الْحَرِّ قُلْتُمْ هَذِهِ حَمَارَّةُ الْقَيْظِ أَمْهِلْنَا حَتَّى يُسَبَّخَ عَنَّا الْحَرُّ وَ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالسَّيْرِ إِلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ قُلْتُمْ هَذِهِ صَبَارَّةُ الْقُرِّ أَمْهِلْنَا حَتَّى يَنْسَلِخَ عَنَّا الْبَرْدُ كُلُّ هَذَا فِرَاراً مِنَ الْحَرِّ وَ الْقُرِّ فَإِذَا كُنْتُمْ مِنَ الْحَرِّ وَ الْقُرِّ تَفِرُّونَ فَأَنْتُمْ وَ اللَّهِ مِنَ السَّيْفِ أَفَرُّ يَا أَشْبَاهَ الرِّجَالِ وَ لَا رِجَالَ حُلُومُ الْأَطْفَالِ وَ عُقُولُ رَبَّاتِ الْحِجَالِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَرَكُمْ وَ لَمْ أَعْرِفْكُمْ مَعْرِفَةً وَ اللَّهِ جَرَّتْ نَدَماً وَ أَعْقَبَتْ ذَمّاً قَاتَلَكُمُ اللَّهُ لَقَدْ مَلَأْتُمْ قَلْبِي قَيْحاً وَ شَحَنْتُمْ صَدْرِي غَيْظاً وَ جَرَّعْتُمُونِي نُغَبَ التَّهْمَامِ أَنْفَاساً وَ أَفْسَدْتُمْ عَلَيَّ رَأْيِي بِالْعِصْيَانِ وَ الْخِذْلَانِ حَتَّى لَقَدْ قَالَتْ قُرَيْشٌ إِنَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَجُلٌ شُجَاعٌ وَ لَكِنْ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْحَرْبِ لِلَّهِ أَبُوهُمْ وَ هَلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشَدُّ لَهَا مِرَاساً وَ أَقْدَمُ فِيهَا مَقَاماً مِنِّي لَقَدْ نَهَضْتُ فِيهَا وَ مَا بَلَغْتُ الْعِشْرِينَ وَ هَا أَنَا قَدْ ذَرَّفْتُ عَلَى السِّتِّينَ وَ لَكِنْ لَا رَأْيَ لِمَنْ لَا يُطَاعُ .

6-احمد بن محمد بن سعید سے اس نے جعفر بن عبد اللہ علوی سے اور احمد بن محمد بن کوفی نے علی بن عباس سے اس نے اسماعیل بن اسحاق سے ایک ساتھ اس نے ابوروح فرج بن قرۃ سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ مجھے ابن ابو لیلیٰ سے عبد الرحمن سلمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔"امابعد!جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے اللہ عزّوجلّ نے اپنے خاص اولیاء کے لئے کھولا ہے اور اللہ عزّوجلّ نے اس سے ان کے لئے عزت کو خاص کیا ہے اور اپنے خزانے کی اس نعمت کو۔ اور جہاد تقویٰ کا لباس ہے اور اللہ کی مضبوط ذرہ ہے اور جنت اس کا عہد نامہ ہے اور جو اس سے منہ موڑتے ہوئے اسے ترک کردے تو اللہ عزّوجلّ اس شخص کو رسوائی کا لباس پہناتا ہے اور اسے مصیبت گھیر لیتی ہے اور رضاء خداوندی اس سے دور ہو جاتی ہے اور وہ ذلت وخواریوں کے ساتھ ٹھکرادیا جاتا ہے اور غفلت ومدہوشی کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔ اور جہاد کو ضائع کرنے کے سبب اس کے ہاتھ سے حق کو چھین لیا جاتا ہے ذلت اسے سہنا پڑتی ہے اور انصاف اس سے روک لیا جاتا ہے اور خبردار کہ میں نے تمہیں اس گروہ سے لڑنے کے لئے روزوشب اور ظاہر وپوشیدہ دعوت دی اور تمہیں کہا ان سے جنگ کرو اس سے قبل کہ وہ تم پر جنگ مسلط کردیں اللہ عزّوجلّ کی قسم جس قوم پر اس کے گھروں کے اندر حملہ کردیا جاتا ہے وہ لوگ ذلیل وخوار ہوتے ہیں لیکن تم نے ایک دوسرے کو چھوڑا اور ایک دوسرے کو ذلیل کیا یہاں تک کہ تم پر غارت گریاں شروع ہوگئیں اور تمہارے وطنوں (علاقوں) پر قبضہ کرلیا گیا اور اس نوغادر کے آدمی کو دیکھو کہ اس کے گھوڑے انبار (شہر کا نام) میں داخل ہوگئے اور اس نے حسان بن حسان البکری کو قتل کرڈالا اور تمہارے محافظوں کو سرحدوں سے ہٹادیا اور مجھے تو یہ بھی خبر ملی ہے کہ ان میں سے ایک شخص مسلمان عورت اور دوسرا ذمی عورت کے گھروں میں گھس جاتا ہے اور اس سے اس کے کڑے کنگن گلوبند اور گوشوارے اتار لیتا ہے اور اسے اس سے روکنے والا کوئی نہیں ہوتا ماسوائے اس کے کہ وہ کلمہ استرجاع (یعنی اناللہ واناعلیہ راجعون) پڑھے اور اس سے رحم کی بھیک مانگے پھر وہ مال وافر لے کر پلٹ جاتے ہیں ان میں سے کسی شخص کو نہ زخم آیا اور نہ اسکا خون بہا پس اس افسوس ناک صورت حال کے بعد اگر کوئی مسلمان مرد رنج وغم سے مرجائے تو اسے ملامت نہیں کی جاسکتی بلکہ میرے نزدیک اس کا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے تعجب بالائے تعجب ہے اللہ عزّوجلّ کی قسم! ان کا باطل پر جمع ہونا اور تمہارا حق کے باوجود بکھر جانا دل کو مردہ بنا دیتا ہے اور غم میں اضافہ کرتا ہے تمہارا برا ہو تم ہمیشہ غمگین رہو تم خود تیروں کا نشانہ بن رہے ہو تم پر غارت گری کی جارہی ہے مگر تم کو غیرت نہیں آتی وہ تم سے جنگ کر رہے ہیں لیکن تم جنگ نہیں کرتے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی ہو رہی ہے اور تم راضی ہو اور جب تمہیں گرما کے دنوں میں ان کی طرف بڑھنے کا کہتا ہوں تو تم کہتے ہو اتنی چھوڑیں کہ گرمی کا زور ہم پر ٹوٹ جائے اور جب تمہیں سردیوں میں ان کی طرف جانے (جنگ کرنے) کا حکم دیتا ہوں تو تم کہتے ہو انتہائی سخت سردی ہے اتنی مہلت دیں کہ ٹھنڈک کی

سختی ہم سے ختم ہو جائے یہ سب گرمی اور سردی سے فرار کر رہے ہو تو اللہ عزّوجلّ کی قسم تم تلوار سے ان کی نسبت زیادہ فرار ہونے والے ہوا ے مردوں کی شکل والے نامردو! تمہاری عقل بچوں جیسی اور تمہاری سوچ حجلہ نشین عورتوں جیسی ہے مجھےؑ تو پسند تھا کہ نہ تم کو میںؑ دیکھتا اور نہ تم سے میریؑ جان پہچان ہوتی یہ جان پہچان ندامت کا سبب اور غم واندوہ کا موجب بنی ہے اللہ عزّوجلّ تمہیں مارے تم نے میرےؑ دل کو خون کے آنسوؤں سے بھر دیا ہے اور تم نے میرےؑ سینے کو غیض وغضب سے پر کر دیا ہے اور تم نے مجھےؑ حزن ملال کے گھونٹ پے در پے پلائے اور تم نے اپنی نافرمانی اور پہلو تہی سے میریؑ تدبیر کو تباہ کر دیا یہاں تک کہ قریش کی قوم کہنے لگی کہ ابو طالب علیہ السلام کا بیٹا(علیہ السلام) بہادر آدمی ہے لیکن جنگ کرنا نہیں جانتا اللہ عزّوجلّ ان کو خیر دے! کیا ان میں سے کوئی ہے جو مجھؑ سے زیادہ جنگ کی سمجھ بوجھ رکھنے والا ہو اور مجھؑ سے پہلے میدان جنگ میں کارھائے نمایاں انجام دے چکا ہو؟ میںؑ تو بیسویں سال میں ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ میں جنگ کے لئے کھڑا ہوا اور اب تو میںؑ ساٹھ سال سے بھی زیادہ کا ہو گیا ہوں لیکن اس کی تدبیر ہی کیا کہ جسکی بات نہ مانی جائے

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ رَسُولَهُ بِالْإِسْلَامِ إِلَى النَّاسِ عَشْرَ سِنِينَ فَأَبَوْا أَنْ يَقْبَلُوا حَتَّى أَمَرَهُ بِالْقِتَالِ فَالْخَيْرُ فِي السَّيْفِ وَ تَحْتَ السَّيْفِ وَ الْأَمْرُ يَعُودُ كَمَا بَدَأَ .

7-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابو حفص کلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلام کے ساتھ لوگوں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے دس سال تک اسے قبول کرنے سے انکار کیا یہاں تک کہ اللہ عزّوجلّ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ (جہاد) کا حکم دیا پس ساری بھلائی تلوار میں ہے اور تلوار کے سائے میں ہے پس جس طرح ابتداء ہوئی تھی دوبارہ ویسا ہی ہو گا (قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ آکر پھر تلوار سے حق کو قائم کریں گے)

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَخْبَرَنِي بِأَمْرٍ قَرَّتْ بِهِ عَيْنِي وَ فَرِحَ بِهِ قَلْبِي قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ غَزَا غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أُمَّتِكَ فَمَا أَصَابَهُ قَطْرَةٌ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ صُدَاعٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَهَادَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

8-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ابو البختری سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھےؑ حکم سنایا کہ جس سے میریؑ آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہو گیا اس نے کہا: "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو بھی معرکوں میں سے کسی معرکے میں شریک ہوتا ہے (جہاد کرتا ہے) پس آسمان سے جو قطرہ یا مصیبت اسے پہنچتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے شہادت کا اجر ہو گا

9- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ بَلَّغَ رِسَالَةَ غَازٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً وَ هُوَ شَرِيكُهُ فِي ثَوَابِ غَزْوَتِهِ

9 - اور انہیں اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جو بھی مجاہد کا پیغام پہنچائے گویا اس نے غلام آزاد کیا اور وہ اس مجاہد کی جنگ کے ثواب میں اس کا شریک ہے.

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) مَنِ اغْتَابَ مُؤْمِناً غَازِياً أَوْ آذَاهُ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِسُوءٍ نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَسْتَغْرِقُ حَسَنَاتِهِ ثُمَّ يُرْكَسُ فِي النَّارِ إِذَا كَانَ الْغَازِي فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

10 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۔"جو بھی کسی مجاہد مومن کی غیبت کرے یا اِسے اذیت دے یا اس کی پیٹھ پیچھے اس کے گھر والوں سے بر اسلوک کرے قیامت کے دن اس سے حساب لیا جائے گا تو اس کی نیکیاں غرق (ختم) ہو جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا جب مجاہد اللہ عزّ وجلّ کی اطاعت میں (جہاد کر رہا ہو) ہو"

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ الْجِهَادَ وَ عَظَّمَهُ وَ جَعَلَهُ نَصْرَهُ وَ نَاصِرَهُ وَ اللَّهِ مَا صَلَحَتْ دُنْيَا وَ لَا دِينٌ إِلَّا بِهِ .

11 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:" اللہ عزّ وجلّ نے جہاد کو فرض کیا ہے اور اسے عظمت بخشی ہے اور اسے نصرت قرار دیا ہے اور اسکی نصرت فرمائی ہے اللہ عزّ وجلّ کی قسم دین و دنیا کے امور اس کے بغیر درست نہیں ہو سکتے۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) اغْزُوا تُورِثُوا أَبْنَاءَكُمْ مَجْداً .

12 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدہ بن صدقہ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔"جہاد کرو اور اپنی اولاد کو وراثت میں بزرگی دو"۔

13- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَبَا دُجَانَةَ الْأَنْصَارِيَّ اعْتَمَّ يَوْمَ أُحُدٍ بِعِمَامَةٍ لَهُ وَ أَرْخَى عَذَبَةَ الْعِمَامَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ حَتَّى جَعَلَ يَتَبَخْتَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ هَذِهِ لَمِشْيَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا عِنْدَ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

13 - اور انہیں اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ ابو دجانہ انصاری نے اُحد کے دن عمامہ باندھا ہوا تھا اور اس نے عمامہ کے ایک لڑ کو اپنے کندھوں کے درمیان چھوڑ رکھا تھا یہاں تک کہ اس کے ذریعے فخر کے ساتھ چل رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔" یقیناً اس طرح کی چال کو اللہ عزّ وجلّ ناپسند فرماتا ہے ماسوائے اس صورت کے کہ جب فی سبیل اللہ جنگ کے دوران ہو"۔

14- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) جَاهِدُوا تَغْنَمُوا .

14 علی نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔"جہاد کرو اور غنیمت پاؤ"۔

15- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي السَّيْفِ وَ تَحْتَ السَّيْفِ وَ فِي ظِلِّ السَّيْفِ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ الْخَيْرَ كُلَّ الْخَيْرِ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

15 -محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حجال سے اس نے ثعلبہ سے اس نے معمر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا:۔"ساری بھلائی تلوار میں تلوار کے نیچے اور تلوار کے سائے میں ہے"۔راوی نے کہا میں نے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"قیامت تک ساری کی ساری بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں سے جڑی ہے"

باب جِهَادِ الرَّجُلِ وَ الْمَرْأَةِ (مرد اور عورت کا جہاد)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كَتَبَ اللَّهُ الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ فَجِهَادُ الرَّجُلِ بَذْلُ مَالِهِ وَ نَفْسِهِ حَتَّى يُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَصْبِرَ عَلَى مَا تَرَى مِنْ أَذَى زَوْجِهَا وَ غَيْرَتِهِ .وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابو الجوزا سے اس نے حسین بن علوان سے اس نے سعد بن طریف سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:۔"اللہ عزّو جلَّ نے جہاد مرد اور عورت دونوں پر فرض کیا ہے پس مرد کا جہاد یہ ہے کہ وہ اپنا مال خرچ کرے اور اپنی جان دے یہاں تک کہ وہ اللہ عزّو جلَّ کی راہ میں مارا جائے اور عورت کا جہاد یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر سے جو اذیت دیکھے اس پر اور اپنی غیرت (شوہر کے پاس دوسری عورت نہ دیکھ سکنے پر) پر صبر کرے"۔اور دوسری حدیث میں یہ ہے کہ عورت کا جہاد بہترین شوہر داری ہے۔

باب وُجُوهِ الْجِهَادِ (جہاد کی اقسام)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْجِهَادِ سُنَّةٌ أَمْ فَرِيضَةٌ فَقَالَ الْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ فَجِهَادَانِ فَرْضٌ وَ جِهَادٌ سُنَّةٌ لَا يُقَامُ إِلَّا مَعَ الْفَرْضِ فَأَمَّا أَحَدُ الْفَرْضَيْنِ فَمُجَاهَدَةُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ وَ مُجَاهَدَةُ الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ فَرْضٌ وَ أَمَّا الْجِهَادُ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ لَا يُقَامُ إِلَّا مَعَ فَرْضٍ فَإِنَّ مُجَاهَدَةَ الْعَدُوِّ فَرْضٌ عَلَى جَمِيعِ الْأُمَّةِ وَ لَوْ تَرَكُوا الْجِهَادَ لَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ وَ هَذَا هُوَ مِنْ عَذَابِ الْأُمَّةِ وَ هُوَ سُنَّةٌ عَلَى الْإِمَامِ وَحْدَهُ أَنْ يَأْتِيَ الْعَدُوَّ مَعَ الْأُمَّةِ فَيُجَاهِدَهُمْ وَ أَمَّا الْجِهَادُ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَكُلُّ سُنَّةٍ أَقَامَهَا الرَّجُلُ وَ جَاهَدَ فِي إِقَامَتِهَا وَ بُلُوغِهَا وَ إِحْيَائِهَا فَالْعَمَلُ وَ السَّعْيُ فِيهَا مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ لِأَنَّهَا إِحْيَاءُ سُنَّةٍ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ .

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور علی بن محمد قاسانی سے ایک ساتھ قاسم بن محمد سے اس نے سلیمان بن داؤد منقری سے اس نے فضیل بن عیاض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا جہاد کے بارے میں کہ کیا وہ سنت ہے یا فرض ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا :۔"جہاد کی چار قسمیں ہیں۔پس دو جہاد فرض ہیں اور سنتی جہاد قائم نہیں ہو سکتے مگر فرض جہاد کے ساتھ۔البتہ وہ دو فرض جہاد یہ ہیں کہ آدمی کا اپنے نفس سے جہاد ہے اللہ عزّو جلَّ کی نافرمانیوں سے بچنے کے لئے اور وہ سب سے بڑا جہاد ہے اور ان کافروں سے جہاد کہ جو تم سے مڈ بھیڑ کریں فرض ہے اور البتہ وہ سنت جہاد کہ فرض کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا ہے یہ ہے کہ دشمن سے جہاد کرنا ساری امت پر فرض ہے پس اگر وہ جہاد ترک کر دیں تو ان پر عذاب نازل ہو گا اور یہ اس امت کے عذاب میں سے ہے اور وہ سنت ہے تنہا امام علیہ السلام پر کہ وہ امت کے ساتھ دشمن کے پاس جائیں اور ان سے جہاد کریں اور وہ

جہاد کہ جو سنت ہے پس ہر وہ سنت کہ جسے آدمی قائم کرے اور اس کی اقامت تبلیغ اور احیاء میں جہاد کرے تو اس میں عمل اور کوشش اعمال میں سے افضل ترین ہے کیونکہ یہ سنت کا احیاء ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: "جو بھی اچھی سنت قائم کرے تو اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو بھی قیامت تک اس پر عمل کرے اس کا بھی اجر اس کے لئے ہو گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں سے کوئی چیز کم کی جائے"۔

2)وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبِي (**صلوات الله عليه**) عَنْ حُرُوبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) وَ كَانَ السَّائِلُ مِنْ مُحِبِّينَا فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّداً (**صلى الله عليه وآله**) بِخَمْسَةِ أَسْيَافٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا شَاهِرَةٌ فَلَا تُغْمَدُ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا وَ لَنْ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فَيَوْمَئِذٍ لا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمانُها لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمانِها خَيْراً وَ سَيْفٌ مِنْهَا مَكْفُوفٌ وَ سَيْفٌ مِنْهَا مَغْمُودٌ سَلُّهُ إِلَى غَيْرِنَا وَ حُكْمُهُ إِلَيْنَا وَ أَمَّا السُّيُوفُ الثَّلَاثَةُ الشَّاهِرَةُ فَسَيْفٌ عَلَى مُشْرِكِي الْعَرَبِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خُذُوهُمْ وَ احْصُرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تابُوا يَعْنِي آمَنُوا وَ أَقامُوا الصَّلاةَ وَ آتَوُا الزَّكاةَ فَإِخْوانُكُمْ فِي الدِّينِ فَهَؤُلَاءِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ إِلَّا الْقَتْلُ أَوِ الدُّخُولُ فِي الْإِسْلَامِ وَ أَمْوَالُهُمْ وَ ذَرَارِيُّهُمْ سَبْيٌ عَلَى مَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَإِنَّهُ سَبَى وَ عَفَا وَ قَبِلَ الْفِدَاءَ وَ السَّيْفُ الثَّانِي عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ ثُمَّ نَسَخَهَا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ قاتِلُوا الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لا يُحَرِّمُونَ ما حَرَّمَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ لا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صاغِرُونَ فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُمْ إِلَّا الْجِزْيَةُ أَوِ الْقَتْلُ وَ مَالُهُمْ فَيْءٌ وَ ذَرَارِيُّهُمْ سَبْيٌ وَ إِذَا قَبِلُوا الْجِزْيَةَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ حُرِّمَ عَلَيْنَا سَبْيُهُمْ وَ حُرِّمَتْ أَمْوَالُهُمْ وَ حَلَّتْ لَنَا مُنَاكَحَتُهُمْ وَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِي دَارِ الْحَرْبِ حَلَّ لَنَا سَبْيُهُمْ وَ أَمْوَالُهُمْ وَ لَمْ تَحِلَّ لَنَا مُنَاكَحَتُهُمْ وَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُمْ إِلَّا الدُّخُولُ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ أَوِ الْجِزْيَةُ أَوِ الْقَتْلُ وَ السَّيْفُ الثَّالِثُ سَيْفٌ عَلَى مُشْرِكِي الْعَجَمِ يَعْنِي التُّرْكَ وَ الدَّيْلَمَ وَ الْخَزَرَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي أَوَّلِ السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَصَّ قِصَّتَهُمْ ثُمَّ قَالَ فَضَرْبَ الرِّقابِ حَتَّى إِذا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ إِمَّا فِداءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزارَها فَأَمَّا قَوْلُهُ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ يَعْنِي بَعْدَ السَّبْيِ مِنْهُمْ وَ إِمَّا فِداءً يَعْنِي الْمُفَادَاةَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهَؤُلَاءِ لَنْ يُقْبَلَ مِنْهُمْ إِلَّا الْقَتْلُ أَوِ الدُّخُولُ فِي الْإِسْلَامِ وَ لَا يَحِلُّ لَنَا مُنَاكَحَتُهُمْ مَا دَامُوا فِي دَارِ الْحَرْبِ وَ أَمَّا السَّيْفُ الْمَكْفُوفُ فَسَيْفٌ عَلَى أَهْلِ الْبَغْيِ وَ التَّأْوِيلِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ طائِفَتانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما فَإِنْ بَغَتْ إِحْداهُما عَلَى الْأُخْرى فَقاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلى أَمْرِ اللَّهِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ بَعْدِي عَلَى التَّأْوِيلِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى التَّنْزِيلِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ هُوَ فَقَالَ خَاصِفُ النَّعْلِ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَاتَلْتُ بِهَذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) ثَلَاثاً وَ هَذِهِ الرَّابِعَةُ وَ اللَّهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا السَّعَفَاتِ مِنْ هَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَى الْحَقِّ وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ وَ كَانَتِ السِّيرَةُ فِيهِمْ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) مَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي أَهْلِ مَكَّةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْبِ لَهُمْ ذُرِّيَّةً وَ قَالَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَ مَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَ كَذَلِكَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) يَوْمَ الْبَصْرَةِ نَادَى فِيهِمْ لَا تَسْبُوا لَهُمْ ذُرِّيَّةً وَ لَا تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ لَا تَتْبَعُوا مُدْبِراً وَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ وَ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَ أَمَّا السَّيْفُ الْمَغْمُودُ فَالسَّيْفُ الَّذِي يَقُومُ بِهِ الْقِصَاصُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ فَسَلُّهُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ وَ حُكْمُهُ إِلَيْنَا فَهَذِهِ السُّيُوفُ الَّتِي بَعَثَ اللَّهُ بِهَا مُحَمَّداً (**صلى الله عليه وآله**) فَمَنْ جَحَدَهَا أَوْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهَا أَوْ شَيْئاً مِنْ سِيَرِهَا وَ أَحْكَامِهَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ (**صلى الله عليه وآله**) .

2-اور اس نے اپنی اسناد کے ساتھ منقری سے اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔"ایک شخص نے میرے بابا صلوٰۃ اللہ علیہ سے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی جنگوں کے بارے میں سوال کیا اور سائل (یعنی سوال کرنے والا) ہمارے محبوں میں سے تھا تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزّ وجلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ تلواروں کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان میں سے تین تلواریں ہمیشہ عریاں رہیں گی اور نیام میں نہ ڈلیں گی یہاں تک کہ جنگ کا زور ختم ہو جائے اور جنگ کا زور تب تک ختم نہ ہو گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو پس جب سورج مغرب سے طلوع ہو تو اس دن تمام لوگ امن میں ہوں گے پس اس دن کسی کی ذات کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا اگر اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا اس نے ایمان میں بھلائی کمائی ہو گی اور ان میں سے ایک تلوار روکی گئی ہے اور ان میں سے ایک تلوار نیام میں ہے کہ جسے ہمارےؑ غیروں پر سونتا گیا ہے اور اسکا امر ہمارےؑ ہاتھ میں ہے۔

وہ تین تلواریں کہ جو ہمیشہ عریاں ہیں۔

پس وہ تلوار کہ جو مشرکین عرب پر ہے (انکے خلاف ہے) اللہ عزّوجلّ نے فرمایا:۔" مشرکین کو قتل کر ڈالو تم انہیں جہاں بھی پاؤ اور انہیں پکڑو اوران کا محاصرہ کرو اور ہر کمین گاہ میں ان کا انتظار کرو پس اگر وہ توبہ کرلیں (یعنی ایمان لے آئیں) اور نماز قائم کرلیں اور زکوٰۃ ادا کریں (توبہ 5)" تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں "(توبہ 11) پس ان (مشرکین عرب) سے کچھ قبول نہ ہوگا ماسوائے اس کے کہ یا قتل ہوں یا اسلام میں داخل ہوں ان کے اموال اور انکے اہل وعیال کو قید کیا جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قید کیا اور معاف کیا اور فدیہ قبول فرمایا۔ اور دوسری تلوار اہل ذمہ (ذمی کافروں) کے خلاف ہے اللہ عزّوجلّ نے فرمایا:۔" قتل کرو ان لوگوں کو کہ جو نہ اللہ عزّوجلّ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اور اسکو حرام نہیں جانتے کہ جس کو اللہ عزّوجلّ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی دین حق قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے کہ کہ جن کو کتاب دی گئی تھی پس ان سے قبول نہ ہوگا ماسوائے اس صورت کے کہ وہ جزیہ دیں یا قتل ہوں اوران کے اموال اور اہل وعیال کو قید کیا جائے گا پس جب وہ جزیہ دینا قبول کرلیں اپنی جانوں کا تو ان کو قید کرنا ہم پر حرام ہوگا اور ان کے اموال بھی حرام ہونگے اوران سے نکاح کرنا ہمارے لئے حلال ہوگا اور ان میں سے جو جنگ والے علاقے میں ہو ہمارے لئے ان کا قید کرنا اور ان کا مال لینا جائز ہوگا اور ہمارا ان سے نکاح کرنا حلال نہیں ہوگا پس ان سے قبول نہیں ہوگا ماسوائے ان صورتوں میں کہ وہ اسلام کے علاقے میں داخل ہوں یا جزیہ دیں یا قتل ہوں۔

اور تیسری تلوار مشرکین عجم کے خلاف ہے یعنی ترک، دیلم، اور کسپین (سپین) کے مشرکین۔ اللہ عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا:۔"اس سورہ کی ابتداء میں کہ جس میں ان کا ذکر فرمایا:۔"وہ لوگ کہ جنھوں نے کفر کیا" پھر فرمایا:۔" پس گردن ماری جائے گی یہاں تک کہ تم ان میں سے اکثر کو قتل کر دو پس ان میں سے باقیوں کو باندھ لو اور اس کے بعد ان پر احسان کرتے ہوئے یا جزیہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ جنگ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے"۔(محمد 4)

پس اللہ عزّوجلّ کا یہ قول:۔" فامامنا بعد"۔یعنی ان میں سے قید کرنے کے بعد اور "امافداء" یعنی ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مفاد ہو"۔ پس ان سے قبول نہ ہوگا ماسوائے اس کے کہ قتل کیا جائے یا اسلام میں داخل ہو جائیں اور ہمارا ان سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے جب تک وہ جنگ کے علاقے میں ہیں"۔ اور وہ تلوار کہ جسے روکا گیا ہے پس وہ تلوار ہے جو بغاوت اور تاویل کرنے والوں کے خلاف ہے اللہ عزّوجلّ نے فرمایا:۔" اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو انکے درمیان صلح کرادو اور اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے کے خلاف بغاوت کرے تو بغاوت کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ عزّوجلّ کے امر کی طرف پلٹ آئیں"۔(حجرات۔ 9)۔پس جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔" تم میں سے وہؑ ہے کہ جو میرے بعد تاویل پر جنگ کرے گا جیسا کہ اسؐ نے تم سے تنزیل پر جنگ کی" تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا وہ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔" جوتے میں پیوند لگانے والا یعنی امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں" تو عمار بن یاسر نے کہا میں نے اس جھنڈے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر تین مرتبہ جنگ (جہاد) کی اور اب یہ چوتھی ہے۔ اللہ عزّوجلّ کی قسم! اگر وہ اس میں اتنا ماریں کہ ہمیں بحرین تک پہنچا دیں تب بھی ہم جانتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں اور ان میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی سیرت (طریقہ حکم) وہی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فتح مکہ کے دن مکہ والوں سے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اہل وعیال کو قید نہیں کیا اور فرمایا:۔" جو اپنا دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے اور جو اپنا اسلحہ ڈال دے وہ امان میں ہے"۔ اور اسی طرح امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے بصرہ والے دن فرمایا اور ان میں منادی کی:۔" ان کے اہل وعیال کو قید نہ کرو اور زخمی کو قتل کرنے میں جلدی نہ کرو اور پیٹھ دکھا کر بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اور اپنا اسلحہ پھینک دے وہ امان میں ہے"۔ اور وہ تلوار کہ جو میان میں ہے وہ ایسی

تلوار ہے کہ جس سے قصاص لیا جائے۔ اللہ عزّ و جلّ نے ارشاد فرمایا:" جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ "۔(مائدہ۔95) پس اللہ عزّ و جلّ نے اسے مقتول کے ولیوں کے لئے غلاف سے نکالا اور اس کا حکم ہمارے ہاتھ میں ہے۔ پس یہ وہ تلواریں ہیں کہ جن کے ساتھ اللہ عزّ و جلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پس جس نے ان سب کا انکار کیا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا یا انکے طریقوں اور احکام سے انکار کیا پس اس نے اس کا انکار کیا کہ جسے اللہ عزّ و جلّ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) بَعَثَ بِسَرِيَّةٍ فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ مَرْحَباً بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْأَصْغَرَ وَ بَقِيَ الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ مَا الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ قَالَ جِهَادُ النَّفْسِ .

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:" نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگی دستہ روانہ فرمایا جب وہ واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" خوش آمدید اس قوم کو کہ جس نے جہاد اصغر انجام دیا اور باقی جہاد اکبر ہے"۔ عرض کیا گیا اے اللہ عزّ و جلّ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جہاد اکبر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" جہاد نفس (یعنی نفس کے ساتھ جہاد)"۔

باب مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْجِهَادُ وَ مَنْ لَا يَجِبُ (کن پر جہاد واجب ہے اور کن پر نہیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الزُّبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ وَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِهِ أَ هُوَ لِقَوْمٍ لَا يَحِلُّ إِلَّا لَهُمْ وَ لَا يَقُومُ بِهِ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَمْ هُوَ مُبَاحٌ لِكُلِّ مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ آمَنَ بِرَسُولِهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ مَنْ كَانَ كَذَا فَلَهُ أَنْ يَدْعُوَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى طَاعَتِهِ وَ أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ فَقَالَ ذَلِكَ لِقَوْمٍ لَا يَحِلُّ إِلَّا لَهُمْ وَ لَا يَقُومُ بِذَلِكَ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ قُلْتُ مَنْ أُولَئِكَ قَالَ مَنْ قَامَ بِشَرَائِطِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْقِتَالِ وَ الْجِهَادِ عَلَى الْمُجَاهِدِينَ فَهُوَ الْمَأْذُونُ لَهُ فِي الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ قَائِماً بِشَرَائِطِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْجِهَادِ عَلَى الْمُجَاهِدِينَ فَلَيْسَ بِمَأْذُونٍ لَهُ فِي الْجِهَادِ وَ لَا الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ حَتَّى يَحْكُمَ فِي نَفْسِهِ مَا أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ شَرَائِطِ الْجِهَادِ قُلْتُ فَبَيِّنْ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَخْبَرَ [نَبِيَّهُ] فِي كِتَابِهِ الدُّعَاءَ إِلَيْهِ وَ وَصَفَ الدُّعَاةَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ لَهُمْ دَرَجَاتٍ يُعَرِّفُ بَعْضُهَا بَعْضاً وَ يُسْتَدَلُّ بِبَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوَّلُ مَنْ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَ دَعَا إِلَى طَاعَتِهِ وَ اتِّبَاعِ أَمْرِهِ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ وَ اللَّهُ يَدْعُوا إِلى‏ دارِ السَّلامِ وَ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ إِلى‏ صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ ثُمَّ ثَنَّى بِرَسُولِهِ فَقَالَ ادْعُ إِلى‏ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ يَعْنِي بِالْقُرْآنِ وَ لَمْ يَكُنْ دَاعِياً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ خَالَفَ أَمْرَ اللَّهِ وَ يَدْعُو إِلَيْهِ بِغَيْرِ مَا أُمِرَ [بِهِ] فِي كِتَابِهِ وَ الَّذِي أَمَرَ أَنْ لَا يُدْعَى إِلَّا بِهِ وَ قَالَ فِي نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلى‏ صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ يَقُولُ تَدْعُو ثُمَّ ثَلَّثَ بِالدُّعَاءِ إِلَيْهِ بِكِتَابِهِ أَيْضاً فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِنَّ هذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ أَيْ يَدْعُو وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ أَذِنَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ إِلَيْهِ بَعْدَهُ وَ بَعْدَ رَسُولِهِ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ وَ لْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ثُمَّ أَخْبَرَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ مِمَّنْ هِيَ وَ أَنَّهَا مِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ مِنْ ذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيلَ مِنْ سُكَّانِ الْحَرَمِ مِمَّنْ لَمْ يَعْبُدُوا غَيْرَ اللَّهِ قَطُّ الَّذِينَ وَجَبَتْ لَهُمُ الدَّعْوَةُ دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ أَذْهَبَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً الَّذِينَ وَصَفْنَاهُمْ قَبْلَ هَذَا فِي صِفَةِ أُمَّةِ إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) الَّذِينَ عَنَاهُمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي قَوْلِهِ أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلى‏ بَصِيرَةٍ أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِي يَعْنِي أَوَّلَ مَنِ اتَّبَعَهُ عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ وَ التَّصْدِيقِ لَهُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْأُمَّةِ الَّتِي بُعِثَ فِيهَا وَ مِنْهَا وَ إِلَيْهَا قَبْلَ الْخَلْقِ مِمَّنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ قَطُّ وَ لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ وَ هُوَ الشِّرْكُ ثُمَّ ذَكَرَ أَتْبَاعَ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَتْبَاعَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي وَصَفَهَا فِي كِتَابِهِ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ جَعَلَهَا دَاعِيَةً إِلَيْهِ وَ أَذِنَ لَهَا فِي الدُّعَاءِ إِلَيْهِ فَقَالَ يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ وَصَفَ أَتْبَاعَ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ الَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَماءُ بَيْنَهُمْ تَراهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَ رِضْواناً سِيماهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْراةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ وَ قَالَ يَوْمَ لا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعى‏ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بِأَيْمانِهِمْ يَعْنِي أُولَئِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ثُمَّ حَلَّاهُمْ وَ وَصَفَهُمْ كَيْ لَا يَطْمَعَ فِي اللِّحَاقِ بِهِمْ إِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَقَالَ فِيمَا حَلَّاهُمْ بِهِ وَ وَصَفَهُمْ

الَّذينَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خاشِعُونَ وَ الَّذينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ إِلَى قَوْلِهِ أُولئِكَ هُمُ الْوارِثُونَ الَّذينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فيها خالِدُونَ وَ قَالَ فِي صِفَتِهِمْ وَ حِلْيَتِهِمْ أَيْضاً الَّذينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ وَ لا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لا يَزْنُونَ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذلِكَ يَلْقَ أَثاماً يُضاعَفْ لَهُ الْعَذابُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ يَخْلُدْ فيهِ مُهاناً ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى مِنْ هَؤُلَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ صِفَتِهِمْ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْراةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ذَكَرَ وَفَاءَهُمْ لَهُ بِعَهْدِهِ وَ مُبَايَعَتِهِ فَقَالَ وَ مَنْ أَوْفى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذي بايَعْتُمْ بِهِ وَ ذلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (**صلی اللہ علیہ وآلہ**) فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَ رَأَيْتَكَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ سَيْفَهُ فَيُقَاتِلُ حَتَّى يُقْتَلَ إِلَّا أَنَّهُ يَقْتَرِفُ مِنْ هَذِهِ الْمَحَارِمِ أَ شَهِيدٌ هُوَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى رَسُولِهِ التَّائِبُونَ الْعابِدُونَ الْحامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ فَفَسَّرَ النَّبِيُّ (**صلی اللہ علیہ وآلہ**) الْمُجَاهِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ هَذِهِ صِفَتُهُمْ وَ حِلْيَتُهُمْ بِالشَّهَادَةِ وَ الْجَنَّةِ وَ قَالَ التَّائِبُونَ مِنَ الذُّنُوبِ الْعَابِدُونَ الَّذِينَ لَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَ لَا يُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئاً الْحَامِدُونَ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ فِي الشِّدَّةِ وَ الرَّخَاءِ السَّائِحُونَ وَ هُمُ الصَّائِمُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الَّذِينَ يُوَاظِبُونَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَ الْحَافِظُونَ لَهَا وَ الْمُحَافِظُونَ عَلَيْهَا بِرُكُوعِهَا وَ سُجُودِهَا وَ فِي الْخُشُوعِ فِيهَا وَ فِي أَوْقَاتِهَا الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ بَعْدَ ذَلِكَ وَ الْعَامِلُونَ بِهِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْمُنْتَهُونَ عَنْهُ قَالَ فَبَشِّرْ مَنْ قُتِلَ وَ هُوَ قَائِمٌ بِهَذِهِ الشُّرُوطِ بِالشَّهَادَةِ وَ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَخْبَرَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِالْقِتَالِ إِلَّا أَصْحَابَ هَذِهِ الشُّرُوطِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَ إِنَّ اللَّهَ عَلى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَ ذَلِكَ أَنَّ جَمِيعَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِأَتْبَاعِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ فَمَا كَانَ مِنَ الدُّنْيَا فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ وَ الْكُفَّارِ وَ الظَّلَمَةِ وَ الْفُجَّارِ مِنْ أَهْلِ الْخِلَافِ لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلی اللہ علیہ وآلہ**) وَ الْمُوَلِّي عَنْ طَاعَتِهِمَا مِمَّا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ ظَلَمُوا فِيهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَاتِ وَ غَلَبُوهُمْ عَلَيْهِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ فَهُوَ حَقُّهُمْ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَ إِنَّمَا مَعْنَى الْفَيْءِ كُلُّ مَا صَارَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ رَجَعَ مِمَّا كَانَ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ أَوْ فِيهِ فَمَا رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ فَقَدْ فَاءَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فاؤُ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ أَيْ رَجَعُوا ثُمَّ قَالَ وَ إِنْ عَزَمُوا الطَّلاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَ قَالَ وَ إِنْ طائِفَتانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما فَإِنْ بَغَتْ إِحْداهُما عَلَى الْأُخْرى فَقاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلى أَمْرِ اللَّهِ أَيْ تَرْجِعَ فَإِنْ فاءَتْ أَيْ رَجَعَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما بِالْعَدْلِ وَ أَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ يَعْنِي بِقَوْلِهِ تَفِيءَ تَرْجِعَ فَذَلِكَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْفَيْءَ كُلُّ رَاجِعٍ إِلَى مَكَانٍ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَوْ فِيهِ وَ يُقَالُ لِلشَّمْسِ إِذَا زَالَتْ قَدْ فَاءَتِ الشَّمْسُ حِينَ يَفِيءُ الْفَيْءُ عِنْدَ رُجُوعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا وَ كَذَلِكَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُفَّارِ فَإِنَّمَا هِيَ حُقُوقُ الْمُؤْمِنِينَ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ ظُلْمِ الْكُفَّارِ إِيَّاهُمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ وَ إِنَّمَا أُذِنَ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِشَرَائِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ مَأْذُوناً لَهُ فِي الْقِتَالِ حَتَّى يَكُونَ مَظْلُوماً وَ لَا يَكُونُ مَظْلُوماً حَتَّى يَكُونَ مُؤْمِناً وَ لَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ قَائِماً بِشَرَائِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي اشْتَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ فَإِذَا تَكَامَلَتْ فِيهِ شَرَائِطُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ مُؤْمِناً وَ إِذَا كَانَ مُؤْمِناً كَانَ مَظْلُوماً وَ إِذَا كَانَ مَظْلُوماً كَانَ مَأْذُوناً لَهُ فِي الْجِهَادِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَ إِنَّ اللَّهَ عَلى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَكْمِلًا لِشَرَائِطِ الْإِيمَانِ فَهُوَ ظَالِمٌ مِمَّنْ يَبْغِي وَ يَجِبُ جِهَادُهُ حَتَّى يَتُوبَ وَ لَيْسَ مِثْلُهُ مَأْذُوناً لَهُ فِي الْجِهَادِ وَ الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمَظْلُومِينَ الَّذِينَ أُذِنَ لَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي الْقِتَالِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا فِي الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أَخْرَجَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ أُحِلَّ لَهُمْ جِهَادُهُمْ بِظُلْمِهِمْ إِيَّاهُمْ وَ أُذِنَ لَهُمْ فِي الْقِتَالِ فَقُلْتُ فَهَذِهِ نَزَلَتْ فِي الْمُهَاجِرِينَ بِظُلْمِ مُشْرِكِي أَهْلِ مَكَّةَ لَهُمْ فَمَا بَالُهُمْ فِي قِتَالِهِمْ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ وَ مَنْ دُونَهُمْ مِنْ مُشْرِكِي قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَقَالَ لَوْ كَانَ إِنَّمَا أُذِنَ لَهُمْ فِي قِتَالِ مَنْ ظَلَمَهُمْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَطْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَى قِتَالِ جُمُوعِ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ وَ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ سَبِيلٌ لِأَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوهُمْ غَيْرُهُمْ وَ إِنَّمَا أُذِنَ لَهُمْ فِي قِتَالِ مَنْ ظَلَمَهُمْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لِإِخْرَاجِهِمْ إِيَّاهُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ لَوْ كَانَتِ الْآيَةُ إِنَّمَا عَنَتِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ ظَلَمَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ كَانَتِ الْآيَةُ مُرْتَفِعَةَ الْفَرْضِ عَمَّنْ بَعْدَهُمْ إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ الْمَظْلُومِينَ أَحَدٌ وَ كَانَ فَرْضُهَا مَرْفُوعاً عَنِ النَّاسِ بَعْدَهُمْ [إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ الْمَظْلُومِينَ أَحَدٌ] وَ لَيْسَ كَمَا ظَنَنْتَ وَ لَا كَمَا ذَكَرْتَ وَ لَكِنَّ الْمُهَاجِرِينَ ظُلِمُوا مِنْ جِهَتَيْنِ ظَلَمَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ بِإِخْرَاجِهِمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ فَقَاتَلُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ وَ ظَلَمَهُمْ كِسْرَى وَ قَيْصَرُ وَ مَنْ كَانَ دُونَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ بِمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِمَّا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ فَقَدْ قَاتَلُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ فِي ذَلِكَ وَ بِحُجَّةِ هَذِهِ الْآيَةِ يُقَاتِلُ مُؤْمِنُو كُلِّ زَمَانٍ وَ إِنَّمَا أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِمَا وَصَفَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الشَّرَائِطِ الَّتِي شَرَطَهَا اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي الْإِيمَانِ وَ الْجِهَادِ وَ مَنْ كَانَ قَائِماً بِتِلْكَ الشَّرَائِطِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ هُوَ مَظْلُومٌ وَ مَأْذُونٌ لَهُ فِي الْجِهَادِ بِذَلِكَ الْمَعْنَى وَ مَنْ كَانَ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ فَهُوَ ظَالِمٌ وَ لَيْسَ مِنَ الْمَظْلُومِينَ وَ لَيْسَ بِمَأْذُونٍ لَهُ فِي الْقِتَالِ وَ لَا بِالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ ذَلِكَ وَ لَا مَأْذُونٍ لَهُ فِي الدُّعَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَنَّهُ لَيْسَ يُجَاهِدُ مِثْلُهُ وَ أُمِرَ بِدُعَائِهِ إِلَى اللَّهِ وَ لَا يَكُونُ مُجَاهِداً مَنْ قَدْ أُمِرَ الْمُؤْمِنُونَ بِجِهَادِهِ وَ حَظَرَ الْجِهَادَ عَلَيْهِ وَ مَنَعَهُ مِنْهُ وَ لَا يَكُونُ دَاعِياً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ أُمِرَ بِدُعَاءِ مِثْلِهِ إِلَى التَّوْبَةِ وَ الْحَقِّ وَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لَا يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ قَدْ أُمِرَ أَنْ يُؤْمَرَ بِهِ وَ لَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ مَنْ قَدْ أُمِرَ أَنْ يُنْهَى عَنْهُ فَمَنْ كَانَتْ قَدْ تَمَّتْ فِيهِ شَرَائِطُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّتِي وُصِفَ بِهَا أَهْلُهَا مِنْ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ هُوَ مَظْلُومٌ فَهُوَ مَأْذُونٌ لَهُ فِي الْجِهَادِ كَمَا أُذِنَ لَهُمْ فِي الْجِهَادِ لِأَنَّ حُكْمَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ فَرَائِضَهُ عَلَيْهِمْ سَوَاءٌ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ أَوْ حَادِثٍ يَكُونُ وَ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ أَيْضاً فِي مَنْعِ الْحَوَادِثِ شُرَكَاءُ وَ الْفَرَائِضُ عَلَيْهِمْ وَاحِدَةٌ يُسْأَلُ الْآخِرُونَ عَنْ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ عَمَّا يُسْأَلُ عَنْهُ الْأَوَّلُونَ وَ يُحَاسَبُونَ عَمَّا بِهِ يُحَاسَبُونَ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى صِفَةِ مَنْ أَذِنَ اللَّهُ لَهُ فِي الْجِهَادِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ وَ لَيْسَ بِمَأْذُونٍ لَهُ فِيهِ حَتَّى يَفِيءَ بِمَا شَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ فَإِذَا تَكَامَلَتْ فِيهِ شَرَائِطُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ فَهُوَ مِنَ الْمَأْذُونِينَ لَهُمْ فِي الْجِهَادِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَبْدٌ وَ لَا يَغْتَرَّ بِالْأَمَانِيِّ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الْكَاذِبَةِ عَلَى اللَّهِ الَّتِي يُكَذِّبُهَا الْقُرْآنُ وَ يَتَبَرَّأُ مِنْهَا وَ مِنْ حَمَلَتِهَا وَ رُوَاتِهَا وَ لَا يَقْدَمُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِشُبْهَةٍ لَا يُعْذَرُ بِهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ وَرَاءَ الْمُتَعَرِّضِ لِلْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يُؤْتَى اللَّهُ مِنْ قِبَلِهَا وَ هِيَ غَايَةُ الْأَعْمَالِ فِي عِظَمِ قَدْرِهَا فَلْيَحْكُمِ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ وَ لْيُرِهَا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَعْرِضْهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا أَحَدَ أَعْرَفُ بِالْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدَهَا قَائِمَةً بِمَا شَرَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الْجِهَادِ فَلْيُقْدِمْ عَلَى الْجِهَادِ وَ إِنْ عَلِمَ تَقْصِيراً فَلْيُصْلِحْهَا وَ لْيُقِمْهَا عَلَى مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهَا مِنَ الْجِهَادِ ثُمَّ لْيُقْدِمْ بِهَا وَ هِيَ طَاهِرَةٌ مُطَهَّرَةٌ مِنْ كُلِّ دَنَسٍ يَحُولُ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ جِهَادِهَا وَ لَسْنَا نَقُولُ لِمَنْ أَرَادَ الْجِهَادَ وَ هُوَ عَلَى خِلَافِ مَا وَصَفْنَا مِنْ شَرَائِطِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ لَا تُجَاهِدُوا وَ لَكِنْ نَقُولُ قَدْ عَلَّمْنَاكُمْ مَا شَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى أَهْلِ الْجِهَادِ الَّذِينَ بَايَعَهُمْ وَ اشْتَرَى مِنْهُمْ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِالْجِنَانِ فَلْيُصْلِحِ امْرُؤٌ مَا عَلِمَ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ تَقْصِيرٍ عَنْ ذَلِكَ وَ لْيَعْرِضْهَا عَلَى شَرَائِطِ اللَّهِ فَإِنْ رَأَى أَنَّهُ قَدْ وَفَى بِهَا وَ تَكَامَلَتْ فِيهِ فَإِنَّهُ مِمَّنْ أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ فِي الْجِهَادِ فَإِنْ أَبَى أَنْ لَا يَكُونَ مُجَاهِداً عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى الْمَعَاصِي وَ الْمَحَارِمِ وَ الْإِقْدَامِ عَلَى الْجِهَادِ بِالتَّخْبِيطِ وَ الْعَمَى وَ الْقُدُومِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْجَهْلِ وَ الرِّوَايَاتِ الْكَاذِبَةِ فَلَقَدْ لَعَمْرِي جَاءَ الْأَثَرُ فِيمَنْ فَعَلَ هَذَا الْفِعْلَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَنْصُرُ هَذَا الدِّينَ بِأَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ امْرُؤٌ وَ لْيَحْذَرْ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ فَقَدْ بَيَّنَ لَكُمْ وَ لَا عُذْرَ لَكُمْ بَعْدَ الْبَيَانِ فِي الْجَهْلِ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَ حَسْبُنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے قاسم بن برید سے، انہوں نے ابو عمرو زبیری سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ مجھے دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں فرمایئے کہ کیا یہ سب کسی ایک گروہ کے ساتھ خاص ہے کہ ان کے علاوہ کسی کیلئے جائز نہیں اور یہ کہ ان میں سے کسی کے علاوہ کسی اور کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا۔ یا پھر یہ خدا کو واحد ماننے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھنے والے ہر شخص کیلئے جائز ہے۔ پس جو بھی ایسا ہو وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔ لوگوں کو اطاعت خداوندی اور راہ خدا میں جہاد کی دعوت دے سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" ہاں یہ فقط خاص گروہ کیلئے جائز ہے نہ کہ ہر ایک کے لیے "میں نے عرض کی۔ وہ کون سا گروہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جو اللہ عزّ و جلّ کی طرف سے قتال و جہاد کیلئے عائد کردہ شرائط کے حامل ہوں۔ پس انہیں اجازت ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیں اور جن میں اللہ کی طرف سے جہاد کیلئے مجاہدین پر عائد شرائط مفقود ہوں انہیں نہ تو دعوت الی اللہ کی اجازت ہے اور نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ کی۔ تاوقتیکہ وہ اپنے اندر ان شرائط کو پیدا کرنے کیلئے اپنے نفس کو مجبور کریں۔ میں نے عرض کی۔ میرے لئے وضاحت فرمائیں۔ اللہ کا درود ہو آپ علیہ السلام پر۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ بتحقیق اللہ عزّ و جلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف دعوت دینے اور دعوت دینے والوں کی اچھی طرح خبر دی ہے اور اس نے ان دعوت دینے والوں کیلئے درجات قرار دیئے ہیں۔ جن کے ذریعے بعض دوسرے بعض کو پہنچاتا اور بعض دوسرے بعض پر استدلال کرتا ہے۔ پس اللہ عزّ و جلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اللہ عزّ و جلّ بذات خود پہلی ہستی ہے جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور انہیں اپنی اطاعت اور اپنے امر کی اتباع کی دعوت دیتا ہے۔ پس اللہ عزّ و جلّ نے اپنی ذات سے ابتداء فرماتے ہوئے فرمایا۔

" اللہ عزّ و جلّ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی راہنمائی کرتا ہے۔ (یونس 10:25)"

پھر ثانیاً اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا اور کہا" اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اپنے پالنے والے کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے اور ان سے بحث کرو تو اچھے طریقہ سے" (نحل 16:125) یعنی قرآن کے ذریعے۔

پس وہ اللہ کی طرف دعوت دینے والا نہیں ہو سکتا جو اللہ کے امر کی مخالفت کرے۔ اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اس ذریعے کے علاوہ کہ جس ذریعے (کے ساتھ بلانے کا) اللہ عزّ و جلّ نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے۔ ان امور کے علاوہ کے ساتھ کہ جن کے بارے میں اللہ عزّ و جلّ نے حکم دیا ہے کہ نہ بلایا جائے ان کے علاوہ کے ساتھ۔

اور اللہ عزّ و جلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا۔ "یقیناً آپؐ ہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔" (شوریٰ 42:52)۔ کہا تمؐ بلاؤ۔ پھر ثالثاً اپنی کتاب کے ذریعے اپنی طرف دعوت کا ذکر فرمایا۔" یہ قرآن سب سے زیادہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور مومنین کو خوشخبری دیتا ہے"(اسراء 91)

پھر اللہ عزّ و جلّ نے اپنی کتاب میں انؑ کا ذکر فرمایا کہ جنہیں اللہ عزّ و جلّ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعوت الی اللہ کی اجازت دی گئی ہے اور فرمایا۔" تم میں ایسا گروہ ضرور ہونا چاہیے کہ جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ یہی کامیاب ہونے والے ہیں۔" (آل عمران 3:104) پھر اللہ عزّ و جلّ نے اس گروہ کے بارے میں خبر دی کہ وہ کن میں سے ہیں اور فرمایا کہ گروہ ساکنان حرم ابراہیم علیہ السلام واسماعیل علیہ السلام کی ذریت میں سے ہیں اور انؑ میں سے ہیں کہ جنہوں نے قطعاً غیر خدا کی عبادت نہیں کی وہؑ کہ جن پر دعوت الی اللہ واجب تھی۔ ابراہیم علیہ السلام واسماعیل علیہ السلام کی طرح وہ اہل حرمؑ (مسجد) کہ جن کے بارے میں اللہ عزّ و جلّ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ "انہیں اللہ عزّ و جلّ نے ہر نجاست سے دور رکھا ہے اور انہیںؑ ویسا پاکیزہ بنایا ہے کہ جیسے پاکیزگی کا حق ہے۔" یہ وہ لوگ ہیں کہ امت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں جن کے اوصاف ہم نے بیان کر دیئے ہیں۔ وہ لوگ کہ اللہ عزّ و جلّ نے جن کو اپنے قول میں مراد لیا ہے۔ "بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف میں (سورہ یوسف 108) بلاتا ہوں اور وہ لوگ جو کہ میری اتباع کرتے ہیں۔" یعنی وہ کہ جنہوں نے اللہ پر ایمان لانے میں سب سے پہلے ان کی اتباع کی اور ہر اس چیز کی تصدیق کی کہ جو وہ خدا کی طرف سے اس امت میں لائے۔ جن میں وہ مبعوث ہوئے۔ جن میں سے وہ تھے اور جن کی ہدایت کرنے آئے تھے۔ خلق سے پہلے ان میں سے ہیں کہ جنہوں نے کبھی اللہ کا شریک نہیں بنایا اور کبھی بھی ظلم یعنی شرک کا لباس نہیں پہنا۔ پھر اللہ عزّ و جلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع جو اس امت میں سے ہیں اور جنہیں اللہ عزّ و جلّ نے اپنی کتاب میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کی صفت دی اور انہیں اپنا داعی قرار دیتے ہوئے دعوت الی اللہ کی اجازت دی ہے کا ذکر کیا اور فرمایا۔ "اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کیلئے اللہ اور وہ صاحبانؑ ایمان کافی ہیں کہ جو آپؐ کی اتباع کرتے ہیں" (انفال 64) پھر اللہ عزّ و جلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان صاحبانؑ ایمان تابعین کی توصیف فرمائی اور فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسولؐ ہیں اور وہؑ جو انؐ کے ساتھ ہیں کافروں کیلئے انتہائی سخت اور آپس میں بہت مہربان ہیں۔ تم ہمیشہ انؑ کو رکوع و سجود میں دیکھو گے کہ وہؑ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے امیدوار ہیں انؑ کی پیشانیوں پر سجدے کے نشان ہیں۔ انؑ کے یہ وصف توریت میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ذکر کئے گئے ہیں۔" (فتح 29)۔ اور فرمایا "روز حساب اللہ عزّ و جلّ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان صاحبانؑ ایمان کو ہر قسم کی رسوائی سے دور رکھے گا۔ درحالیکہ انؑ کا نور انؑ کے سامنے اور انؑ کے دائیں طرف نظر آئے گا۔" (تحریم 8) یعنی وہی صاحب ایمان ہیں اور فرمایا "بتحقیق صاحبانؑ ایمان فلاح پا گئے" (مومنون 2:23) پھر اللہ عزّ و جلّ نے ان مومنین کا حلیہ ان کے اوصاف بیان فرمائے تاکہ ان کا غیر ان میں سے ہونے کی لالچ نہ کر بیٹھے۔ پس اللہ عزّ و جلّ نے ان کے حلیے اور اوصاف کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔" وہ کہ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں اور لغو سے پرہیز کرتے ہیں۔۔۔ یہی وارث ہیں جو وراثت میں جنت پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اسی طرح اللہ عزّ و جلّ نے ان صاحبانؑ ایمان کی صفات و امتیاز میں فرمایا۔ "اور وہؑ کہ جو اللہ عزّ و جلّ کے ساتھ ساتھ کسی اور خدا کو نہیں پوجتے اور نہ ہی بغیر حق کسی ایسے نفس کا قتل کرتے ہیں کہ جس کا قتل اللہ عزّ و جلّ نے حرام قرار دیا ہے

اور نہ ہی بدکاری کرتے ہیں اور جو یہ کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور اس کیلیئے قیامت کے دن عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلت کے ساتھ خوار رہے گا۔" (الفرقان 24:68,69)

پھر اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان صفات کے حامل صاحبان ایمانؑ اور ان جیسوں سے اپنے عہد (اپنی تجارت) کی خبر دی۔

"یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ نے صاحبان ایمانؑ سے ان کی جانیں اور اموال خرید لیا ہے اس کے عوض ان کیلیئے جنت ہے۔ لڑتے ہیں، اللہ عَزّوجَلَّ کی راہ میں قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے پکا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں" (توبہ 9:111)

پھر اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان صاحبان ایمانؑ کی وعدہ وفائی اور سودے کی پاسداری کا ذکر فرمایا اور کہا۔

"اور جس نے اللہ عَزّوجَلَّ سے کیئے گئے وعدے میں وفا کی پس تم اللہ عَزّوجَلَّ سے اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ اور یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے" (توبہ 111)

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ نے صاحبان ایمانؑ سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے جن کے عوض ان کیلیئے جنت ہے۔" (توبہ 111) تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جس نے تلوار اٹھائی اور راہ خدا میں جنگ کی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا۔ حالانکہ وہ محارم الہی پر عمل بھی کرتا تھا۔ کیا وہ شہید ہوا؟

تب اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔

"توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے، حدود الٰہی کی نگہبانی کرنے والے خوشخبری دیں ان صاحبان ایمانؑ کو" (توبہ 9:112)

پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان صفات و امتیازات کے حامل صاحبان ایمان مجاہدین کو جنت و شہادت کی خوشخبری سنائی۔ فرمایا۔ التائبون یعنی گناہوں سے باز رہنے والے۔" العابدون" یعنی جو اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے۔"الحامدون" یعنی ہر حال میں اللہ کی حمد کرنے والے خواہ کشائش ہو یا تنگی۔"الصائمون" روزہ دار،"الراکعون الساجدون" ایسے رکوع و سجود کرنے والے کہ جو نماز پنجگانہ کی باقاعدگی سے پابند ہوں اور نماز کی اس کے رکوع، سجود، اس میں خشوع و خضوع اور اس کے اوقات کے ذریعے حفاظت کرنے والے۔"الامرون بالمعروف" ایسے نیکی کا حکم دینے والے جو بعد میں اس پر خود بھی عمل کرتے ہوں۔"والناھون عن المنکر" برائی سے روکنے والے ایسے کہ جو خود بھی اس سے باز رہتے ہوں۔ فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان شروط کے حامل مقتول کو شہادت اور جنت کی خوشخبری دی۔ پھر اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اللہ عَزّوجَلَّ قتال (جہاد) کا حکم ان شرائط کے حاملین کے علاوہ کسی کو نہیں دیتا۔ پس اللہ عَزّوجَلَّ نے فرمایا۔"اجازت دی گئی ہے ان کو کہ جن کے ساتھ ناحق ظلم کیا گیا ہو، جنگ کی گئی۔ بے شک اللہ ان کی مدد پر پوری طرح قادر ہے۔ وہ مظلوم کہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے

اتنی سی بات پر نکال دیا گیا کہ انہوں نے کہا۔ اللہ ہمارا پالنے والا ہے۔" (حج 39:22-40) یہ اس لئے کہ زمین و آسمان کا سب کچھ اللہ عزّ وجلّ کی ملکیت ہے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پیروی کرنے والے، ان صفات کے حامل صاحبان ایمان کیلئے ہے۔ پس دنیا کی جو چیز بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین اور انؐ کی اطاعت سے گریزاں، مشرکین، کفار، ظالم اور فاجر لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس میں انہوں نے ان صفات کے حامل مومنین پر ظلم کیا۔ پس اللہ عزّ وجلّ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو لطف فرمایا اس کے ذریعے اگر وہ ان پر غلبہ حاصل کریں تو یہ ان کا حق ہے کہ جو اللہ عزّ وجلّ نے ان کو پلٹا دیا۔ بے شک "فیئ" کا معنی یہ ہے کہ جو مشرکین کے پاس چلا گیا تھا (جس پر مشرکین نے قبضہ کر لیا تھا) اس (چیز) کا ان کے پاس پلٹ آنا کہ جن پر غلبہ کیا گیا (یعنی جن سے چھینا گیا تھا) یا جس (چیز) میں غلبہ کیا گیا تھا۔ پس قول و فعل میں سے جو بھی اپنے اصلی مکان کی طرف پلٹے اللہ عزّ وجلّ کے اس قول کی مثل ہے۔ جیسا کہ اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا "وہ لوگ کہ جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھاتے ہیں پس اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (البقرہ 2:226) یعنی پلٹ آئیں پھر فرمایا "اگر وہ طلاق کا ارادہ کر لیں تو اللہ سننے، جاننے والا ہے" (بقرہ 2:227) جیسا کہ اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے "اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی صلح کرا دو اور اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو سرکشی کرنے والے سے لڑ پڑو۔ یہاں تک کہ وہ امر الٰہی کی طرف پلٹ آئے۔ پس اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل سے صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" (حجرات 49:10) یعنی اللہ کے اس قول میں تَفِيءَ کے معنی واپس کرنے کے ہیں پس یہ اس بات پر دلیل ہے کہ تَفِيءَ کا معنی ہر چیز کا اس مقام یا اس حالت میں پلٹ آنا ہے کہ جس میں وہ تھی۔ اسی طرح زوال شمس کے وقت کہا جاتا ہے کہ سورج پلٹا جب وہ زوال زدہ ہو جائے۔ اسی طرح اللہ عزّ وجلّ کفار سے مومنین کی طرف پلٹائے۔ یقیناً یہ مومنین کے حقوق ہیں جو ان پر کفار کے ظلم کے بعد پلٹے ہیں۔ پس یہی اللہ عزّ وجلّ کے اس قول کا مطلب ہے کہ " أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا " "اجازت دی گئی ہے مومنوں کو لڑنے کی جن پر ظلم کیا گیا" اور یہ جو کہا گیا ہے کہ کفار کے اموال پر مومنین کا ان سے زیادہ حق ہے تو صرف ان مومنین کو اجازت دی گئی ہے کہ جو مذکورہ اوصاف کے حامل ہوں اور یہ جو اجازت قتال ہے مظلوم کیلئے ہے۔ مظلوم ہو گا تو مومن ہو گا۔ اور مومن ہو گا تو ان شرائط ایمان کا حامل ہو گا کہ جو اللہ نے مومن مجاہدین کیلئے عائد کی ہیں۔ پس جس میں اللہ کی طرف سے عائد کردہ شرائط کامل ہوں گی تو مومن ہو گا۔ اور جب مومن ہو گا تو مظلوم ہو گا اور جب مظلوم ہو گا تو اسے قتال کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اللہ عزّ وجلّ کا قول ہے۔" أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ "

ترجمہ: اجازت دی گئی ہے قتال کی ان کو اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا اور یقیناً اللہ ان کی نصرت پر بالکل قادر ہے۔" اور اگر شرائط ایمان پوری نہ رکھتا ہو تو پھر وہ ظالم ہے اور اسے ان میں سے ہونا چاہیے کہ جن کے خلاف جہاد واجب ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے پس ان جیسوں کو جہاد اور اللہ کی طرف دعوت دینے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ان مظلوم مومنین میں سے نہیں کہ جنہیں قرآن میں قتال کی اجازت دی گئی ہے۔ جب یہ آیت "أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا" نازل ہوئی تو ان مہاجرین کیلئے کہ جن کو اہل مکہ نے ان کے گھروں اور اموال سے نکال باہر کیا تھا۔ اہل مکہ سے جہاد اور ان کے جہاد کو جائز قرار دیا گیا۔ ان پر اہل مکہ کے ظلم کے سبب اور انہیں قتال کی اجازت دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی۔ یہ آیت مہاجرین کے حق میں ان پر مکہ کے مشرکوں کے ظلم کے سبب نازل ہوئی ہے تو کسریٰ، قیصر اور دوسرے مشرکین قبائل عرب کے خلاف ان کے جہاد کا جواز کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر انہیں فقط اہل مکہ میں سے ان کے ظالموں کے خلاف جہاد کی اجازت ملی ہوتی تو ان کے پاس قیصر و کسریٰ اور اہل مکہ کے علاوہ دوسرے قبائل کے گروہ سے جہاد کا کوئی راستہ نہ تھا کیونکہ جنہوں نے ان پر ظلم کیا وہ ان سب کے علاوہ تھے اور بے شک ان کو اجازت صرف اہل مکہ کے ظالموں سے جہاد کی ہوتی کہ جنہوں نے ناحق ان کو ان کے گھروں اور اموال سے نکال باہر کر کے ان پر ظلم کیا۔ اب اگر آیت کی مراد صرف وہ مہاجرین ہوتے کہ جن پر اہل مکہ نے انہیں گھروں اور اموال سے دربدر کیا تو پھر یہ آیت ان مہاجرین کے بعد والوں سے فرض جہاد کو ختم کرنے والی ہوتی کیونکہ نہ

ظالموں میں سے کوئی بچا اور نہ مظلوموں میں سے کوئی بچا اور جہاد کا فرض بعد والے لوگوں سے مرتفع ہو جاتا لیکن جیسا تم نے گمان کیا ہے ایسا نہیں ہے اور نہ ہی جیسا تم نے کہا ہے۔ دراصل مہاجرین پر دو قسم کے ظلم ہوئے۔ ایک یہ کہ انہیں اہل مکہ نے ان کے گھروں اور اموال سے نکال کر ان پر ظلم کیا جس کے سبب اللہ کے حکم سے انہوں نے ان سے جہاد کیا اور دوسرا ظلم ان پر قیصر و کسریٰ۔ دیگر قبائل عرب اور عجم نے ان پر مومنین کے حقوق پر قبضہ جما کر کیا۔ پس پھر اس سبب سے انہوں نے اللہ کی اجازت سے ان سب سے جہاد کیا۔ پس اس آیت کی دلیل کے ساتھ ہر زمانے کا مومن جہاد کر سکتا ہے اور بے شک اللہ کا یہ اذن جہاد خاص ہے۔ صرف ان مومنین کے ساتھ کہ جو ان شرائط کے حامل ہوں کہ جن شرائط کو اللہ عزّوجلّ نے مومنین کیلئے ایمان و جہاد میں لازم قرار دیا ہے۔ پس جو یہ شرائط رکھتا ہو وہ مومن ہے اور مظلوم ہے اور اس معنٰی میں اسے جہاد کی اجازت دی گئی ہے۔ اور جو اس کے برخلاف ہو وہ ظالم ہے اور مظلوموں میں اس کا شمار نہیں ہوتا۔ اور اسے جہاد کی اجازت نہیں اور نہ ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں ہے اور اسے دعوت الی اللہ کی بھی اجازت نہیں کیونکہ وہ ان کی مثل مجاہد نہیں کہ جنہیں داعی الی اللہ ہونے کی اجازت ہے اور نہ ہی مجاہد ہے کہ مومنین کو اپنی طرف سے جہاد کا حکم دے اسے خود کو جہاد سے دور کیا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے جس کو حق اور توبہ کی طرف دعوت دیئے جانے کا حکم ہو وہ داعی الی اللہ نہیں ہو سکتا جبکہ اسے تو خود کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیے جانے کا حکم ہو۔ جسے خود کو نیکی کا حکم دیا جائے وہ دوسروں کو نیکی کا حکم کیا دے گا۔ جسے خود برائی سے روکا جائے وہ دوسروں کو برائی سے کیا روکے گا۔ پس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے جس میں ان سب (جہاد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر) کے اہل پر اللہ کی طرف سے عائد کردہ شرائط کامل ہوں وہ مظلوم ہے تو اسے جہاد کی اجازت دی گئی ہے جس طرح کہ اس سے پہلے انہیں جہاد کی اجازت دی گئی تھی۔ کیونکہ اللہ کا حکم اولین و آخرین سب کیلئے ہے۔ اور اس کے فرائض سب کے لئے برابر ہیں۔ ہاں مگر یہ کوئی بیماری ہو یا حادثہ ہو جائے تو اس میں بھی اولین و آخرین سب شامل ہیں۔ ان پر ایک ہی فرائض ہیں جن فرائض کے بارے میں اولین سے پوچھا جائے گا ان کے بارے میں آخرین سے بھی سوال ہو گا۔ اور اولین سے جس کا حساب ہو گا آخرین سے بھی اس کا حساب لیا جائے گا۔ پس جس میں ان مومنین کی صفات نہ پائی جائیں کہ جن کو اللہ عزّوجلّ نے جہاد کی اجازت دی تو وہ اہل جہاد میں سے نہ ہوں گے اور انہیں جہاد کی اجازت نہیں ہو گی یہاں تک کہ ان شرائط کی طرف پلٹیں کہ جو اللہ نے جہاد کیلئے لازم قرار دی ہیں۔ پس جب اس میں اللہ کی طرف سے مومنین و مجاہدین کیلئے عائد کردہ شرائط کامل ہو جائیں تو وہ ان میں سے ہو جائے گا کہ جنہیں جہاد کی اجازت دی گئی ہے۔ پس بندے کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور ایسی خواہشات سے دھوکا نہ کھائے کہ جنہیں اللہ عزّوجلّ نے ممنوع قرار دیا ہے یعنی ایسی من گھڑت احادیث بیان نہ کرے کہ جنہیں قرآن جھٹلاتا ہے۔ اور بندہ ان احادیث کے حاملین اور ان کے راویوں سے بیزاری اختیار کرے اور اللہ کے بارے میں ایسے شبہات قائم نہ کرے کہ جس کا عذر نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کی منزلت سے زیادہ اللہ نے کسی کو منزلت نہیں دی اور یہ منزلت اعمال کی انتہا ہے پس انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس پر کنٹرول کرے اسے کتاب اللہ کے حقائق دیکھنے چاہئیں اور انہیں اپنے نفس پر پیش کرے انسان اپنے نفس کا سب سے بڑا عارف ہے۔ پس اگر وہ اپنے اندر وہ شرائط کہ جو اللہ نے جہاد کیلئے لازم قرار دی ہیں۔ پائے تو ضرور جہاد کی طرف قدم بڑھائے اور اگر سمجھے کہ وہ شرائط مکمل نہیں تو اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اس میں وہ شرائط قائم کرے جو اللہ نے جہاد کیلئے فرض کی ہیں۔ پھر جہاد کیلئے نکلے۔ یہ شرائط پاک ہیں اور اس کے اور اس کے جہاد کے درمیان ہر قسم کی کثافت کو پاک کرنے والی ہیں۔ جو جہاد کرنا چاہتا ہے مگر جہاد کیلئے اللہ عزّوجلّ کی طرف سے عائد کردہ مذکورہ شرائط نہیں رکھتا تو ہمؑ اسے یہ تو نہیں کہتے کہ وہ جہاد نہ کرے بلکہ ہمؑ تو یہ کہتے ہیں کہ ہمؑ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ ان اہل جہاد کیلئے کہ جن سے اللہ نے ان کی جانوں کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے کچھ شرطیں رکھیں ہیں۔ پس اس شخص کو چاہئے کہ ان شرائط میں سے جو وہ اپنے نفس میں نہیں رکھتا یا کم ہیں ان کی اصلاح کرے اور اپنے نفس کو پیش کرے۔ اب اگر اس کا نفس وفا کرے اور اس میں یہ شرائط کامل ہو جائیں تو وہ ان میں سے ہو جائے گا کہ جنہیں اللہ عزّوجلّ نے اذن جہاد دیا ہے اور اگر وہ انکار کرے اور معصیت خداوندی اور محارم الٰہی پر اصرار کے سبب حقیقی مجاہد نہ بنے اور اس کے باوجود بھی جہاد کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف جہل اور جھوٹی روایت کی نسبت دیتا ہے۔

زندگی کی قسم! اس کا اثر ضرور ہو گا اس شخص کی ذات میں کہ جو یہ کام کرے گا۔ بے شک اللہ عزّ و جلّ دین کی مدد ان (لوگوں) کے ذریعے بھی کرتا ہے کہ جن کا آخرت میں کوئی نصیب (حصہ) نہیں ہوتا۔ پس آدمی کو چاہیے کہ اللہ عزّ و جلّ کے قہر و غضب سے ڈرے اور اس (چیز) سے بچے کہ کہیں ان لوگوں میں سے نہ ہو جائے۔ تمہارے لئے سب واضح ہو چکا وضاحت کے بعد عذرِ جہالت ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہی ہم سب کی بازگشت ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا عَبْدَ الْمَلِكِ مَا لِي لَا أَرَاكَ تَخْرُجُ إِلَى هَذِهِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي يَخْرُجُ إِلَيْهَا أَهْلُ بِلَادِكَ قَالَ قُلْتُ وَ أَيْنَ فَقَالَ جُدَّةُ وَ عَبَّادَانُ وَ الْمَصِّيصَةُ وَ قَزْوِينُ فَقُلْتُ انْتِظَاراً لِأَمْرِكُمْ وَ الِاقْتِدَاءِ بِكُمْ فَقَالَ إِي وَ اللَّهِ لَوْ كَانَ خَيْراً مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَإِنَّ الزَّيْدِيَّةَ يَقُولُونَ لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ جَعْفَرٍ خِلَافٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَرَى الْجِهَادَ فَقَالَ أَنَا لَا أَرَاهُ بَلَى وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ وَ لَكِنْ أَكْرَهُ أَنْ أَدَعَ عِلْمِي إِلَى جَهْلِهِمْ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حکم بن مسکین سے اس نے عبد المالک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے عبد الملک کیا وجہ ہے میں نے تجھے ان مقامات کی طرف جاتے نہیں دیکھا جس طرف تیرے علاقے والے جاتے ہیں ؟ میں نے عرض کی۔ کہاں، کس طرف؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جدۃ، عبادان، مصیصہ اور قزوین! میں نے عرض کی: آپؑ کی اقتداء کرتے ہوئے آپؑ کے حکم کے انتظار میں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ سچ ہے اگر اس میں بھلائی ہوتی تو کیا ہمؑ سبقت کرنے والوں میں نہ ہوتے؟ میں نے عرض کی: زیدیہ کہتے ہیں کہ ہم اور جعفر صادق علیہ السلام میں کوئی اختلاف نہیں مگر یہ کہ وہ جہاد کے قائل نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میںؑ قائل نہیں جہاد کا؟ ہاں اللہ کی قسم میںؑ اس جہاد کا قائل نہیں ہوں۔ مجھےؑ پسند نہیں کہ میںؑ ان کی جہالت کی بناء پر اپنا علم چھوڑ دوں۔

بابُ الْغَزْوِ مَعَ النَّاسِ إِذَا خِيفَ عَلَى الْإِسْلَامِ

(لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جب اسلام کے مٹ جانے کا خوف ہو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُكْثِرُ الْغَزْوَ وَ أَبْعُدُ فِي طَلَبِ الْأَجْرِ وَ أُطِيلُ الْغَيْبَةَ فَحُجِرَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقَالُوا لَا غَزْوَ إِلَّا مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ فَمَا تَرَى أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنْ شِئْتَ أَنْ أُجْمِلَ لَكَ أَجْمَلْتُ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُلَخِّصَ لَكَ لَخَّصْتُ فَقَالَ بَلْ أَجْمِلْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَكَأَنَّهُ اشْتَهَى أَنْ يُلَخِّصَ لَهُ قَالَ فَلَخِّصْ لِي أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَقَالَ هَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ غَزَوْتُ فَوَاقَعْتُ الْمُشْرِكِينَ فَيَنْبَغِي قِتَالُهُمْ قَبْلَ أَنْ أَدْعُوَهُمْ فَقَالَ إِنْ كَانُوا غَزَوْا وَ قُوتِلُوا وَ قَاتَلُوا فَإِنَّكَ تَجْتَرِئُ بِذَلِكَ وَ إِنْ كَانُوا قَوْماً لَمْ يَغْزُوا وَ لَمْ يُقَاتِلُوا فَلَا يَسَعُكَ قِتَالُهُمْ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ قَالَ الرَّجُلُ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَجَابَنِي مُجِيبٌ وَ أَقَرَّ بِالْإِسْلَامِ فِي قَلْبِهِ وَ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ فَجِيرَ عَلَيْهِ فِي الْحُكْمِ وَ انْتُهِكَتْ حُرْمَتُهُ وَ أُخِذَ مَالُهُ وَ اعْتُدِيَ عَلَيْهِ فَكَيْفَ بِالْمَخْرَجِ وَ أَنَا دَعَوْتُهُ فَقَالَ إِنَّكُمَا مَأْجُورَانِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ وَ هُوَ مَعَكَ يَحُوطُكَ مِنْ وَرَاءِ حُرْمَتِكَ وَ يَمْنَعُ قِبْلَتَكَ وَ يَدْفَعُ عَنْ كِتَابِكَ وَ يَحْقُنُ دَمَكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَلَيْكَ يَهْدِمُ قِبْلَتَكَ وَ يَنْتَهِكُ حُرْمَتَكَ وَ يَسْفِكُ دَمَكَ وَ يُحْرِقُ كِتَابَكَ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابو عمرۃ السلمی سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کرتے ہوئے عرض کی۔ میں اکثر لڑائیوں میں شریک ہوتا ہوں۔ طلب اجر میں دور دراز جاتا ہوں۔ لمبے لمبے عرصے تک گھر سے غائب رہتا ہوں۔ میرے لئے یہ سب کٹھن ہوتا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں امام عادل کے علاوہ کے ساتھ جہاد نہیں ہوتا۔ اس میں آپؑ کا کیا نظریہ

ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو کہے کہ اجمالاً بتلاؤں تو اجمالاً بتلائے دیتا ہوں اور اگر تو کہے تشریحاً تو تشریحاً بتلائے دیتا ہوں؟ اس نے عرض کی: اجمالاً بتلایئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزّوجلّ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں کے ساتھ محشور فرمائے گا راوی کہتا ہے کہ مولا علیہ السلام کا یہ جملہ ایسا تھا کہ اس میں تشریح و تفصیل کی پیاس جاگ اٹھی۔ اس نے عرض کی۔ مجھے تفصیل کے ساتھ بتائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوال لاؤ۔ اس نے عرض کی: میں ایک جنگ میں شریک ہوا۔ مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی کیا ان کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے ان کا قتال جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ لڑائی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے قتال کیا اور مارے گئے تو ان کا تم پر کوئی گناہ نہیں اور اگر وہ ایسا گروہ تھا کہ جو لڑائی میں شریک نہ تھا اور نہ ہی اس نے قتال کیا تو ان کو دعوت اسلام دینے سے قبل ان کا قتال جائز نہیں۔ اس نے عرض کی: میں نے دعوت دی۔ جواب دینے والے نے جواب دیا اور دل سے اسلام کا اقرار کیا اور اسلام میں داخل ہو گیا لیکن اس پر (دوسروں نے) جبر کیا گیا۔ حکم میں اس کی ہتکِ حرمت کی گئی۔ اس کا مال لوٹا گیا، اس پر زیادتی کی گئی اب کیا ہو گا۔ جبکہ میں اسے دعوت دینے والا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ ہوا اس میں تم دونوں کو (یعنی تم کو اور جس پر ظلم کیا گیا) اجر ملے گا۔ وہ تمہارے ساتھ ہوا تمہاری حرمت کا رکھوالا ہو گا۔ تمہارے قبلہ سے ضرر کو روکے گا، تمہاری کتاب کا دفاع کرے گا، تمہارے خون کو رائیگاں جانے سے روکے گا۔ یہ سب بہتر ہے اس سے کہ وہ تمہارا مخالف ہوتا۔ تمہارے قبلہ کو منہدم کرتا، تمہاری بے حرمتی کرتا، تمہارا خون بہاتا اور تمہاری کتاب کو جلاتا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِيكَ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يُعْطِي السَّيْفَ وَ الْفَرَسَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَتَاهُ فَأَخَذَهُمَا مِنْهُ وَ هُوَ جَاهِلٌ بِوَجْهِ السَّبِيلِ ثُمَّ لَقِيَهُ أَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ السَّبِيلَ مَعَ هَؤُلَاءِ لَا يَجُوزُ وَ أَمَرُوهُ بِرَدِّهِمَا فَقَالَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ قَدْ طَلَبَ الرَّجُلَ فَلَمْ يَجِدْهُ وَ قِيلَ لَهُ قَدْ شَخَصَ الرَّجُلُ قَالَ فَلْيُرَابِطْ وَ لَا يُقَاتِلْ قَالَ فَفِي مِثْلِ قَزْوِينَ وَ الدَّيْلَمِ وَ عَسْقَلَانَ وَ مَا أَشْبَهَ هَذِهِ الثُّغُورَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ يُجَاهِدُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَخَافَ عَلَى ذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ [فَقَالَ] أَ رَأَيْتَكَ لَوْ أَنَّ الرُّومَ دَخَلُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَنْبَغِ لَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ يُرَابِطُ وَ لَا يُقَاتِلُ وَ إِنْ خَافَ عَلَى بَيْضَةِ الْإِسْلَامِ وَ الْمُسْلِمِينَ قَاتَلَ فَيَكُونُ قِتَالُهُ لِنَفْسِهِ وَ لَيْسَ لِلسُّلْطَانِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ جَاءَ الْعَدُوُّ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي هُوَ فِيهِ مُرَابِطٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُقَاتِلُ عَنْ بَيْضَةِ الْإِسْلَامِ لَا عَنْ هَؤُلَاءِ لِأَنَّ فِي دُرُوسِ الْإِسْلَامِ دُرُوسَ دِينِ مُحَمَّدٍ (**صلى الله عليه وآله**) .

2- علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے عرض کی۔ قربان جاؤں آپ علیہ السلام کے، آپ علیہ السلام کے چاہنے والوں سے ایک چاہنے والے کو خبر ملی کہ فلاں شخص فی سبیل اللہ تلوار اور گھوڑا دیتا ہے۔ پس وہ اس کے پاس آیا اور اس سے تلوار اور گھوڑا لیا۔ درحالانکہ یہ کہ وہ وجہ سبیل سے جاہل تھا۔ پھر اسے اس کے دوست ملے اور انہوں نے اسے بتایا کہ ان کے ساتھ جہاد جائز نہیں ہے اور اسے گھوڑا اور تلوار اس شخص کو واپس کرنے کا کہا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ میں نے عرض کی: اس نے اس شخص کو بہت تلاش کیا مگر نہ پایا۔ اسے کہا گیا کہ وہ شخص کوچ کر گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھوڑے کو باندھے مگر قتال نہ کرے۔ میں نے عرض کی: قزوین، ویلم، عسلان اور ان جیسے دیگر علاقوں میں بھی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: جہاد کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ جب نسل المسلمین کو خطرہ ہو۔ میں نے عرض کی؛ کیا فرماتے ہیں۔ آپ کہ اگر روم والے مسلمانوں کے علاقے میں داخل ہو جائیں تو کیا اسے ان کو روکنا نہیں چاہیے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قتال نہ کرے اور اگر بیضۂ اسلام و مسلمین کو خطرہ ہو تو قتال کرے تب اس کا قتال اپنی ذات کی طرف سے ہو گا۔ بادشاہ کے دفاع کیلئے نہیں۔ میں نے عرض کی: اگر دشمن اسلامی چھاؤنی تک آ پہنچے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیضۂ اسلام (مرکز اسلام) کی حفاظت کیلئے قتال کرے۔ حکومت کے دفاع کیلئے نہیں۔ کیونکہ بیضۂ اسلام کی تباہی میں دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تباہی ہے۔

3-عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) نَحْوَهُ .

3- علی نے اپنے بابا سے اس نے یحییٰ بن ابی عمران سے اس نے یونس سے اس نے امام رضا علیہ السلام سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

باب الْجِهَادِ الْوَاجِبِ مَعَ مَنْ يَكُونُ (جہاد کن کے ساتھ مل کر واجب ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَقِيَ عَبَّادٌ الْبَصْرِيُّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**صلوات الله عليه**) فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ تَرَكْتَ الْجِهَادَ وَ صُعُوبَتَهُ وَ أَقْبَلْتَ عَلَى الْحَجِّ وَ لِينَتِه إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْراةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الْقُرْآنِ وَ مَنْ أَوْفى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بايَعْتُمْ بِهِ وَ ذلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) أَتِمَّ الْآيَةَ فَقَالَ التَّائِبُونَ الْعابِدُونَ الْحامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) إِذَا رَأَيْنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ هَذِهِ صِفَتُهُمْ فَالْجِهَادُ مَعَهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْحَجِّ .

1- علی بن ابراہیم نے اس کے بابا سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے۔ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عباد بصری نے مکہ کے راستے میں علی ابن الحسین علیہ السلام سے ملاقات کی۔ تو اس نے آپ علیہ السلام سے کہا۔ اے علیؑ ابن الحسینؑ آپ علیہ السلام نے جہاد اور اس کی مشکلات کو ترک کر کے حج اور اس کی آسانیوں کو منتخب کر لیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزّ و جلّ ارشاد فرماتا ہے۔" اللہ نے مومنین کی جانوں اور ان کے اموال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔ وہ فی سبیل اللہ قتال کرتے ہیں اور مارے جاتے ہیں، اللہ نے ان سے یہ وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں کیا ہے اور اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس اس سودا کیلئے تم کو خوشخبری ہو اور بڑی کامیابی ہے۔(توبہ 9:111)

تو علی علیہ السلام ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: آیت کو پورا تلاوت کرو۔

اس نے تلاوت کی۔"توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد بجالانے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے اور اللہ کی حدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں۔ ان مومنین کو خوشخبری دو۔" (توبہ 9:112)

علی ابن الحسین علیہما السلام نے فرمایا: جب ہمؑ ایسے لوگوں کو دیکھیں گے تو ان کے ساتھ مل کر جہاد کیلئے نکلنا حج سے افضل ہو گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لِلرِّضَا (**صلوات الله عليه**) وَ أَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِهِمْ إِنَّ فِي بِلَادِنَا مَوْضِعَ رِبَاطٍ يُقَالُ لَهُ قَزْوِينُ وَ عَدُوّاً يُقَالُ لَهُ الدَّيْلَمُ فَهَلْ مِنْ جِهَادٍ أَوْ هَلْ مِنْ رِبَاطٍ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْبَيْتِ فَحُجُّوهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْبَيْتِ فَحُجُّوهُ أَ مَا يَرْضَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِهِ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ طَوْلِهِ يَنْتَظِرُ أَمْرَنَا فَإِنْ أَدْرَكَهُ كَانَ كَمَنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بَدْراً وَ إِنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا كَانَ كَمَنْ كَانَ مَعَ قَائِمِنَا (**عليه السلام**) هَكَذَا فِي فُسْطَاطِهِ وَ جَمَعَ بَيْنَ السَّبَّابَتَيْنِ وَ لَا أَقُولُ هَكَذَا وَ جَمَعَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطَى فَإِنَّ هَذِهِ أَطْوَلُ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) صَدَقَ .

2- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے محمد بن عبد اللہ اور محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن معروف سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ

نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی اور میں سن رہا تھا کہ مجھے بتایا ہے میرے باپ نے اس سے اس کے آباء نے کہ بعض کو کہا گیا ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک چھاؤنی ہے جسے قزوین کہتے ہیں اور ایک دشمن کا علاقہ ہے جسے ویلم کہتے ہیں۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ جہاد پہ جائیں یا بیت اللہ میں رہیں؟ فرمایا! تم پر اس گھر میں رہنا (بیت اللہ میں) واجب ہے پس تم اس کا دفاع کرو۔ اس نے حدیث دہرائی آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا تم پر گھر میں رہنا اور اس کا دفاع کرنا واجب ہے۔ کیا تمہاری رضا کیلئے کافی نہیں کہ تم گھروں میں رہو، ان پر خرچ کرو اور طویل عرصہ تک ہمارے ؑ حکم کا انتظار کرو۔ پس اگر تم ہمارے ؑ قائم علیہ السلام کو پالو تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہونے کا اجر ملے گا اور اگر ہمارے ؑ حکم کے انتظار میں فوت ہو جاؤ تو تمہیں وہ ملے گا جو قائم ؑ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے والوں کو اجر ملے گا۔ یہ بات آپ علیہ السلام کے خیمے میں ہوئی۔ آپ ؑ نے دونوں شہادت والی انگلیوں کو ملایا پھر انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ میں نے عرض کی۔ یہ اس سے بڑی ہے۔ فرمایا سچ ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيُّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي قُلْتُ لَكَ إِنَّ الْقِتَالَ مَعَ غَيْرِ الْإِمَامِ الْمَفْرُوضِ طَاعَتُهُ حَرَامٌ مِثْلَ الْمَيْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ فَقُلْتَ لِي هُوَ كَذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هُوَ كَذَلِكَ هُوَ كَذَلِكَ .

3- بشیر دہان نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے آپ ؑ کو خواب میں دیکھنے کا شرف حاصل کیا اور میں نے خواب ہی میں آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کہ ایسا امام کہ جس کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ اس کے غیر کے ساتھ مل کر جہاد کرنا مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح حرام ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا (خواب میں) ہاں اسی طرح ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اسی طرح، ہاں اسی طرح۔

بَابُ دُخُولِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ وَ الْمُعْتَزِلَةِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام)

(عمرو بن عبید معتزلہ کا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مناظرہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عُتْبَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بِمَكَّةَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أُنَاسٌ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ وَاصِلُ بْنُ عَطَاءٍ وَ حَفْصُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ وَ نَاسٌ مِنْ رُؤَسَائِهِمْ وَ ذَلِكَ حِدْثَانُ قَتْلِ الْوَلِيدِ وَ اخْتِلَافِ أَهْلِ الشَّامِ بَيْنَهُمْ فَتَكَلَّمُوا وَ أَكْثَرُوا وَ خَطَبُوا فَأَطَالُوا فَقَالَ لَهُمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ عَلَيَّ فَأَسْنِدُوا أَمْرَكُمْ إِلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ وَ لْيَتَكَلَّمْ بِحُجَجِكُمْ وَ يُوجِزْ فَأَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ فَتَكَلَّمَ فَأَبْلَغَ وَ أَطَالَ فَكَانَ فِيمَا قَالَ أَنْ قَالَ قَدْ قَتَلَ أَهْلُ الشَّامِ خَلِيفَتَهُمْ وَ ضَرَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ وَ شَتَّتَ اللَّهُ أَمْرَهُمْ فَنَظَرْنَا فَوَجَدْنَا رَجُلًا لَهُ دِينٌ وَ عَقْلٌ وَ مُرُوَّةٌ وَ مَوْضِعٌ وَ مَعْدِنٌ لِلْخِلَافَةِ وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَجْتَمِعَ عَلَيْهِ فَنُبَايِعَهُ ثُمَّ نَظْهَرَ مَعَهُ فَمَنْ كَانَ بَايَعَنَا فَهُوَ مِنَّا وَ كُنَّا مِنْهُ وَ مَنِ اعْتَزَلَنَا كَفَفْنَا عَنْهُ وَ مَنْ نَصَبَ لَنَا جَاهَدْنَاهُ وَ نَصَبْنَا لَهُ عَلَى بَغْيِهِ وَ رَدِّهِ إِلَى الْحَقِّ وَ أَهْلِهِ وَ قَدْ أَحْبَبْنَا أَنْ نَعْرِضَ ذَلِكَ عَلَيْكَ فَتَدْخُلَ مَعَنَا فَإِنَّهُ لَا غِنَى بِنَا عَنْ مِثْلِكَ لِمَوْضِعِكَ وَ كَثْرَةِ شِيعَتِكَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ كُلُّكُمْ عَلَى مِثْلِ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالُوا نَعَمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا نَسْخَطُ إِذَا عُصِيَ اللَّهُ فَأَمَّا إِذَا أُطِيعَ رَضِينَا أَخْبِرْنِي يَا عَمْرُو لَوْ أَنَّ الْأُمَّةَ قَلَّدَتْكَ أَمْرَهَا وَ وَلَّتْكَ بِغَيْرِ قِتَالٍ وَ لَا مَئُونَةٍ وَ قِيلَ لَكَ وَ لِّهَا مَنْ شِئْتَ مَنْ كُنْتَ تُوَلِّيهَا قَالَ كُنْتُ أَجْعَلُهَا شُورَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَيْنَ فُقَهَائِهِمْ وَ خِيَارِهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْبِرْنِي يَا عَمْرُو أَ تَتَوَلَّى أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ أَوْ تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا قَالَ أَتَوَلَّاهُمَا فَقَالَ فَقَدْ خَالَفْتَهُمَا مَا تَقُولُونَ أَنْتُمْ تَتَوَلَّوْنَهُمَا أَوْ تَتَبَرَّءُونَ مِنْهُمَا قَالُوا نَتَوَلَّاهُمَا قَالَ يَا عَمْرُو إِنْ كُنْتَ رَجُلًا تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا فَإِنَّهُ يَجُوزُ لَكَ الْخِلَافُ عَلَيْهِمَا وَ إِنْ كُنْتَ تَتَوَلَّاهُمَا فَقَدْ خَالَفْتَهُمَا قَدْ عَهِدَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ وَ لَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَداً ثُمَّ رَدَّهَا أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ وَ لَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَداً ثُمَّ جَعَلَهَا عُمَرُ شُورَى بَيْنَ سِتَّةٍ وَ أَخْرَجَ مِنْهَا جَمِيعَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ غَيْرَ أُولَئِكَ السِّتَّةِ مِنَ

قُرَيْشٍ وَ أَوْصَى فِيهِمْ شَيْئاً لَا أَرَاكَ تَرْضَى بِهِ أَنْتَ وَ لَا أَصْحَابُكَ إِذْ جَعَلْتَهَا شُورَى بَيْنَ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَ مَا صَنَعَ قَالَ أَمَرَ صُهَيْباً أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ أَنْ يُشَاوِرَ أُولَئِكَ السِّتَّةَ لَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا ابْنُ عُمَرَ يُشَاوِرُونَهُ وَ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَ أَوْصَى مَنْ بِحَضْرَتِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ إِنْ مَضَتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغُوا أَوْ يُبَايِعُوا رَجُلًا أَنْ يَضْرِبُوا أَعْنَاقَ أُولَئِكَ السِّتَّةِ جَمِيعاً فَإِنِ اجْتَمَعَ أَرْبَعَةٌ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ خَالَفَ اثْنَانِ أَنْ يَضْرِبُوا أَعْنَاقَ الِاثْنَيْنِ أَ فَتَرْضَوْنَ بِهَذَا أَنْتُمْ فِيمَا تَجْعَلُونَ مِنَ الشُّورَى فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا لَا ثُمَّ قَالَ يَا عَمْرُو دَعْ ذَا أَ رَأَيْتَ لَوْ بَايَعْتُ صَاحِبَكَ الَّذِي تَدْعُونِي إِلَى بَيْعَتِهِ ثُمَّ اجْتَمَعَتْ لَكُمُ الْأُمَّةُ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْكُمْ رَجُلَانِ فِيهَا فَأَفَضْتُمْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُسْلِمُونَ وَ لَا يُؤَدُّونَ الْجِزْيَةَ أَ كَانَ عِنْدَكُمْ وَ عِنْدَ صَاحِبِكُمْ مِنَ الْعِلْمِ مَا تَسِيرُونَ بِسِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي الْمُشْرِكِينَ فِي حُرُوبِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَصْنَعُ مَا ذَا قَالَ نَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَوْا دَعَوْنَاهُمْ إِلَى الْجِزْيَةِ قَالَ وَ إِنْ كَانُوا مَجُوساً لَيْسُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ سَوَاءٌ قَالَ وَ إِنْ كَانُوا مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَ عَبَدَةَ الْأَوْثَانِ قَالَ سَوَاءٌ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْقُرْآنِ تَقْرَؤُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اقْرَأْ قَاتِلُوا الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لا يُحَرِّمُونَ ما حَرَّمَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ لا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صاغِرُونَ فَاسْتِثْنَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اشْتِرَاطُهُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ فَهُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يُؤْتُوا الْكِتَابَ سَوَاءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمَّنْ أَخَذْتَ ذَا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَالَ فَدَعْ ذَا فَإِنْ هُمْ أَبَوُا الْجِزْيَةَ فَقَاتَلْتَهُمْ فَظَهَرْتَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْغَنِيمَةِ قَالَ أُخْرِجُ الْخُمُسَ وَ أَقْسِمُ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْخُمُسِ مَنْ تُعْطِيهِ قَالَ حَيْثُمَا سَمَّى اللَّهُ قَالَ فَقَرَأَ وَ اعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبى وَ الْيَتامى وَ الْمَساكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ قَالَ الَّذِي لِلرَّسُولِ مَنْ تُعْطِيهِ وَ مَنْ ذُو الْقُرْبَى قَالَ قَدِ اخْتَلَفَ فِيهِ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرَابَةُ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَهْلُ بَيْتِهِ وَ قَالَ بَعْضُهُمُ الْخَلِيفَةُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ قَرَابَةُ الَّذِينَ قَاتَلُوا عَلَيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَأَيَّ ذَلِكَ تَقُولُ أَنْتَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ فَأَرَاكَ لَا تَدْرِي فَدَعْ ذَا ثُمَّ قَالَ أَ رَأَيْتَ الْأَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ تَقْسِمُهَا بَيْنَ جَمِيعِ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي سِيرَتِهِ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فُقَهَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ مَشِيخَتُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ وَ لَا يَتَنَازَعُونَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّمَا صَالَحَ الْأَعْرَابَ عَلَى أَنْ يَدَعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَ لَا يُهَاجِرُوا عَلَى إِنْ دَهِمَهُ مِنْ عَدُوِّهِ دَهْمٌ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ وَ أَنْتَ تَقُولُ بَيْنَ جَمِيعِهِمْ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي كُلِّ مَا قُلْتَ فِي سِيرَتِهِ فِي الْمُشْرِكِينَ وَ مَعَ هَذَا مَا تَقُولُ فِي الصَّدَقَةِ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْآيَةَ إِنَّمَا الصَّدَقاتُ لِلْفُقَراءِ وَ الْمَساكِينِ وَ الْعامِلِينَ عَلَيْها إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ نَعَمْ فَكَيْفَ تَقْسِمُهَا قَالَ أَقْسِمُهَا عَلَى ثَمَانِيَةِ أَجْزَاءٍ فَأُعْطِي كُلَّ جُزْءٍ مِنَ الثَّمَانِيَةِ جُزْءاً قَالَ وَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنْهُمْ عَشَرَةَ آلَافٍ وَ صِنْفٌ مِنْهُمْ رَجُلًا وَاحِداً أَوْ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً جَعَلْتَ لِهَذَا الْوَاحِدِ مِثْلَ مَا جَعَلْتَ لِلْعَشَرَةِ آلَافٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ تَجْمَعُ صَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ وَ أَهْلِ الْبَوَادِي فَتَجْعَلُهُمْ فِيهَا سَوَاءً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي كُلِّ مَا قُلْتَ فِي سِيرَتِهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَقْسِمُ صَدَقَةَ أَهْلِ الْبَوَادِي فِي أَهْلِ الْبَوَادِي وَ صَدَقَةَ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَ لَا يَقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ إِنَّمَا يَقْسِمُهُ عَلَى قَدْرِ مَا يَحْضُرُهُ مِنْهُمْ وَ مَا يَرَى وَ لَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ مُوَظَّفٌ وَ إِنَّمَا يَصْنَعُ ذَلِكَ بِمَا يَرَى عَلَى قَدْرِ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنْهُمْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ مِمَّا قُلْتُ شَيْءٌ فَالْقَ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَذَا كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ فَقَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ وَ أَنْتُمْ أَيُّهَا الرَّهْطُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي وَ كَانَ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَعْلَمَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ مَنْ ضَرَبَ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى نَفْسِهِ وَ فِي الْمُسْلِمِينَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ فَهُوَ ضَالٌّ مُتَكَلِّفٌ

1-علی بن ابراہیم نے اس کے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارہ سے، اس نے عبدالکریم بن عتبہ ہاشمی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں مکہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ جب معتزلہ کے کچھ لوگ کہ جن میں عمرو بن عبید، واصل بن عطاء، ابن ھبیرہ کا غلام حفص بن سالم اور دیگر رؤساء آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے ولید کے قتل اور شام والوں کے درمیان باہمی اختلاف کی بات چھیڑ دی۔ ہر کوئی بولنے لگا اور مکالمہ لمبا ہو گیا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم سب مجھؑ سے بات کرنے لگے ہو۔ ایسا کرو کہ اپنے میں سے ایک کو مجھؑ سے بات کرنے کیلئے منتخب کرو تا کہ وہ تمہارے دلائل کے ساتھ مجھؑ سے گفتگو کرے۔ تب سب نے عمرو بن عبید کو منتخب کیا اور اس نے طویل مبالغہ آمیز گفتگو کی جس کا لب لباب یہ تھا کہ "اہل شام نے اپنے خلیفہ کو قتل کر ڈالا ہے۔ نیتجتاً اللہ عزّوجلّ نے ان کی آپس میں لڑائی کرا دی ہے اور وہ افراتفری کا شکار ہو گئے ہیں۔ پس اس لئے ہم نے ایک ایسے شخص کو خلافت کیلئے دیکھا ہے کہ جو دیندار، صاحب عقل و مروت اور بلند مقام و مرتبہ ہے وہ محمد بن عبداللہ بن حسن علیہ السلام ہے۔ ہم سب نے ان کے پاس جا کر ان کی بیعت کر لی ہے۔ جو ہمارے ساتھ بیعت میں شامل ہو گا وہ ہم میں سے ہو گا اور جو ہمیں چھوڑے گا ہم اس کے لئے کافی ہوں گے۔ جو ہم سے عداوت کرے گا ہم اس سے جہاد کریں گے اور اس کی بغاوت کے سبب ہم اس کے دشمن

ہوں گے۔ تاکہ اسے حق اور اہلیان حق کی طرف پلٹائیں اور ہم نے چاہا کہ آپؑ کو یہ امر پیش کریں پس آپ علیہ السلام ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں کیونکہ آپؑ کے مقام و مرتبہ اور شیعوں کی کثرت کے سبب ہمارا آپؑ کے بنا گزارا نہیں۔ جب وہ اپنی تقریر سے فارغ ہوا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم سب بھی اسی نظریہ پر ہو کہ جس کا اظہار عمرو نے کیا ہے؟

سب نے کہا: جی ہاں۔ تب آپ علیہ السلام نے اللہ عزّ و جلّ کی حمد و ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا۔ اللہ کی نافرمانی سے ہمؑ غضبناک اور اس کی اطاعت سے ہمؑ راضی ہوتے ہیں۔ مجھےؑ بتاؤ اے عمرو! اگر امت مسلمہ تم کو اس کام کے لئے بغیر جنگ اور خرچہ کے سرپرست بنائے کہ جسے چاہو اسے حاکم بنادو تو کیا کرو گے؟

عمرو نے کہا: میں مسلمانوں سے صلاح و مشورہ کروں گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمام کے تمام مسلمانوں سے؟

عمرو نے کہا: ہاں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کے فقہاء اور نیکوکاروں سب سے؟

عمرو نے کہا: ہاں سب سے

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قریش و غیر قریش سب سے؟

عمرو نے کہا: ہاں سب سے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عرب و عجم سب سے؟

عمرو نے کہا: ہاں سب سے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو مجھے بتاؤ کہ کیا ابو بکر اور عمر کو دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزاری کرتے ہو؟

عمرو نے کہا: میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ تم نے اب تک کہا تم نے ان کی مخالفت کی۔ اب بتاؤ ان کو دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزاری کرتے ہو؟

سب نے کہا: ہم ان دونوں کو دوست رکھتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو! اگر تم ایسے آدمی ہوتے کہ جو ان دونوں سے بیزاری کرتا تو تمہارے لیے جائز تھا کہ تم ان دونوں سے اختلاف کرو مگر تم تو ان کو دوست رکھتے ہو جبکہ تم نے ان کی مخالفت بھی کی ہے۔ عمر نے ابو بکر پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی بیعت کر لی حالانکہ کسی ایک سے بھی اس معاملہ میں مشورہ نہیں لیا تھا۔ پھر ابو بکر نے خلافت عمر کو پلٹا دی۔ مگر اس نے بھی اس معاملہ میں فرد واحد سے بھی مشورہ نہیں لیا۔ پھر عمر نے خلافت چھ آدمیوں کی شوریٰ میں رکھ دی اور اس شوریٰ کے چھ قریشی افراد کے علاوہ تمام مہاجرین وانصار کو اس سے باہر رکھا۔ اور ان چھ قریشیوں کیلئے بھی ایسی وصیت کی کہ جس پر یقیناً تم اور تمہارے ساتھی بھی راضی نہ ہوں گے کیونکہ تم نے تو مسلمانوں کی شوریٰ بنا ڈالی۔

عمرو نے کہا: اس نے ایسا کیا کیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے صہیب بن سنان کو حکم دیا کہ لوگوں کو تین دن تک نماز پڑھائیں۔ اور وہ چھ ان تین دنوں میں امر خلافت پر آپس میں صلاح مشورہ کریں اور ان کے پاس ابن عمر کے سوا کوئی نہ ہو۔ البتہ ابن عمر کو امر خلافت سے کوئی سروکار نہ ہو گا اور مہاجرین وانصار میں سے اس کے پاس جو افراد موجود تھے انہیں وصیت کی کہ اگر تین دن گزر جائیں اور وہ چھ امر خلافت میں کسی ایک پر اتفاق کر کے اس کی بیعت نہ کریں تو ان چھ کے چھ کی گردن مار دی جائے اور اگر تین دن گزرنے سے پہلے ان میں سے چار اتفاق کر لیں اور دو اختلاف کریں تو ان دو کو قتل کر دیا جائے کیا تم بھی مسلمانوں کی ایسی شوریٰ بناؤ گے ؟

ان سب نے کہا: نہیں۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو اچھا اس بات کو چھوڑو اور مجھے یہ بتاؤ کہ بالفرض تم نے اس شخص کی بیعت کر لی کہ جس کی طرف تم نے مجھے دعوت دی ہے۔ پھر تمام امت مسلمہ کا بھی ایسا اجتماع ہوا کہ دو افراد نے بھی اختلاف نہ کیا اور تمہارا مشرکین سے سامنا ہو گیا کہ جو نہ تو اسلام لاتے ہوں اور نہ ہی جزیہ دیتے ہوں تو مجھے بتلاؤ کہ کیا تمہارے اور تمہارے خلیفہ کے پاس اس بات کا علم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے مشرکین سے لڑائیوں میں کون سا طریقہ اختیار کرتے تھے ؟

عمرو نے کہا: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اچھا ان کے ساتھ کیا کرو گے ؟

عمرو نے کہا: ہم انہیں اسلام کی دعوت دیں گے اور اگر انہوں نے انکار کیا تو ہم انہیں جزیہ کا کہیں گے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ مجوسی ہوں کہ جو اہل کتاب نہیں ؟

عمرو نے کہا: سب برابر ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ مشرکین عرب ہوں جو کہ بت پرستی کرتے ہوں ؟

عمرو نے کہا: کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے بتلاؤ کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟

عمرو نے کہا: جی ہاں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو ذرا اس آیۃ مجیدہ کو پڑھو۔" ان سے لڑو کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی حرام کردہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے اور جنؑ کو کتاب عطا کی گئی ہے انؑ سے دین حق نہیں لیتے۔ یہاں تک کہ وہ خود جزیہ دیں اور ذلیل و رسوا ہوں۔ (توبہ 9:29) امام علیہ السلام نے فرمایا پس اللہ عزّوجلّ نے جن کو کتاب عطا کی گئی ہے کی شرط لگا کر استثناء کر دیا ہے۔ تو کیا اہل کتاب ان کے برابر ہوں گے کہ جن کو کتاب نہیں دی گئی؟ عمرو نے کہا: ہاں

آپ علیہ السلام نے فرمایا تم نے یہ نظریہ کہاں سے لیا؟

عمرو نے کہا: میں نے لوگوں کو کہتے سنا

آپ علیہ السلام نے فرمایا؛ اچھا اسے رہنے دو۔ (مجھے یہ بتاؤ) اگر انہوں نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور تم نے ان سے لڑائی کی اور ان پر غلبہ پایا تو مالِ غنیمت کے ساتھ کیا کرو گے؟

عمرو نے کہا: اس مال میں سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) علیحدہ کر کے باقی چار حصے ان میں تقسیم کریں گے، جنہوں نے ان کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھےؑ بتاؤ کہ خمس کسے دو گے؟

عمرو نے کہا: اللہ عزّوجلّ نے جن کے نام لیئے ہیں اور پھر اس نے آیت پڑھی۔" جان لو کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قرابت داروں، یتیم، مساکین اور مسافر کا ہے۔" (انفال 8:41)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلیئے ہے کسے دو گے اور قرابت دار کون ہیں؟

عمرو نے کہا: اس بارے فقہاء میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی اور انؐ کے اہل بیت علیہ السلام اور بعض کہتے ہیں۔ خلیفۂ وقت اور بعض کہتے ہیں قتال کرنے والے مسلمانوں کے قرابت دار۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کس کے بارے میں کہتے ہو؟

عمرو نے کہا: میں نہیں جانتا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اس کو نہیں جانتے تو اسے چھوڑو اور پھر فرمایا۔ اچھا یہ بتاؤ۔ پانچ میں سے باقی چار حصوں کو کیا لڑائی میں شریک تمام میں برابر تقسیم کرو گے،

عمرو نے کہا: جی ہاں،

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مخالف ہوا۔ تیرا اور میرا فیصلہ اس بات میں مدینہ کے فقہاء اور مشائخ کریں گے جا کر ان سے پوچھ وہ اس بات میں کبھی تنازع یا اختلاف نہ کریں گے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صالح اعراب کو ان کے گھروں میں چھوڑ دیتے تھے اور ان کی ہجرت پہ اصرار نہیں فرمایا کرتے تھے کیونکہ دشمن کی کثرت تھی۔ اس لئے وہ مل کر ان سے مقابلہ کرتے، ان کیلئے غنیمت میں کوئی حصہ مقرر نہ تھا اور تم کہتے ہو کہ سب میں، پس تم نے جو بھی کہا اس میں مشرکین کا تعلق ہے۔

اس کے باوجود تم صدقہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

اس نے آپؑ کے سامنے آیۃ تلاوت فرمائی۔ "بے شک صدقات فقراء، مساکین اور صدقات عاملین کیلئے ہیں۔۔۔۔۔ الی آخر (توبہ 9:60)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو تم صدقات کو کیسے تقسیم کرو گے؟

عمرو نے کہا: میں صدقات کو آٹھ برابر حصوں میں تقسیم کروں گا ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دوں گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اور اگر ان کی ایک قسم میں دس ہزار افراد ہوں اور دوسری قسم میں صرف ایک آدمی یا صرف دو یا صرف تین ہوں تو کیا اس ایک کیلئے بھی وہی حصہ مقرر کرو گے جو ان دس ہزار کیلئے کرو گے؟

عمرو نے کہا: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شہر والوں اور دیہات والوں کے صدقات جمع کر کے تم پھر ان میں برابر برابر تقسیم کرو گے؟

عمرو نے کہا: ہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے ان سب باتوں میں کہ جو تم نے کہیں سیرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیہات والوں کا صدقہ دیہات والوں میں اور شہر والوں کا صدقہ شہر والوں میں تقسیم فرماتے تھے اور ان میں برابر برابر تقسیم نہ فرماتے تھے اور جن سے جتنا آتا تھا ان میں اتنا ہی تقسیم کرتے تھے اور اس کیلئے وقت مقرر نہ تھا جو میںؑ نے کہا اگر اس کے بارے میں تمہیں کوئی شبہ ہو تو مدینے کے فقہا سے پوچھو وہ تمہیں بتلائیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔ پھر آپؑ عمرو بن عبید کی طرف مڑے اور اسے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور تم سب بھی اللہ سے ڈرو، اے گروہ مجھےؑ میرے بابا علیہ السلام نے بتلایا اور وہ یقیناً اہل ارض میں سب سے افضل تھے اور وہ کتاب خدا اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے عالم تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کو تلوار سے مارے اور اپنی ذات کی طرف بلائے درحالیکہ مسلمانوں میں وہ بھی موجود ہو جو اس سے بڑا عالم ہو تو ایسا شخص گمراہ اور فساد برپا کرنے والا ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي قُلْتُ لَكَ إِنَّ الْقِتَالَ مَعَ غَيْرِ الْإِمَامِ الْمُفْتَرَضِ طَاعَتُهُ حَرَامٌ مِثْلُ الْمَيْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ فَقُلْتَ لِي نَعَمْ هُوَ كَذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هُوَ كَذَلِكَ هُوَ كَذَلِكَ .

2- محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے سوید قلانسی سے اس نے بشیر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے خواب میں آپؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور میں نے آپؑ کو عرض کی۔"امام غیر عادل کے ساتھ مل کر جہاد کرنا مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح حرام ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ ایسا ہی ہے۔

باب وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (علیہ السلام) فِي السَّرَايَا

(جنگی لشکر بھیجتے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کی وصیت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ سَرِيَّةً دَعَاهُمْ فَأَجْلَسَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ سِيرُوا بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَغُلُّوا وَ لَا تُمَثِّلُوا وَ لَا تَغْدِرُوا وَ لَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً وَ لَا صَبِيّاً وَ لَا امْرَأَةً وَ لَا تَقْطَعُوا شَجَراً إِلَّا أَنْ تُضْطَرُّوا إِلَيْهَا وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَدْنَى الْمُسْلِمِينَ أَوْ أَفْضَلِهِمْ نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهُوَ جَارٌ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ فَإِنْ تَبِعَكُمْ فَأَخُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ إِنْ أَبَى فَأَبْلِغُوهُ مَأْمَنَهُ وَ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے بابا سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے اس نے کہا مجھے گمان ہے کہ میں نے ابو حمزہ ثمالی سے سنا، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جنگی لشکر کو بھیجنے کا ارادہ کرتے تو انہیں بلا کر سامنے بٹھاتے اور پھر ان سے فرماتے۔ جاؤ اللہ کا نام لے کر اللہ کیلئے اللہ کی راہ میں ملّت رسولؐ بن کر، قیدیوں کو زنجیر نہ پہنانا، لاشوں کا مثلہ نہ کرنا، جنگ میں بے وفائی نہ کرنا، انتہائی بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ جب تک اشد ضرورت نہ پڑے درخت مت کاٹنا۔ چھوٹا بڑا جو بھی مسلمان کسی مشرک کو دیکھے اس کو پہلے پناہ دے پھر اسے اللہ کا کلام سنائے پس اگر وہ تمہاری اتباع کرے تو وہ تمہارا دینی بھائی ہو گا اور اگر انکار کرے تو اس کو اُدھر پہنچاؤ۔ جہاں اس کا حق ہے اور اللہ سے اس کے بارے میں مدد مانگو۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يُلْقَى السَّمُّ فِي بِلَادِ الْمُشْرِكِينَ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کے علاقے میں پانی میں زہر ملانے سے منع فرمایا ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَا بَيَّتَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَدُوّاً قَطُّ .

3- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عباد بن صہیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی دشمن پر شب خون نہیں مارا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِلَى الْيَمَنِ وَ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ لَا تُقَاتِلَنَّ أَحَداً حَتَّى تَدْعُوَهُ وَ ايْمُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ وَ لَكَ وَلَاؤُهُ يَا عَلِيُّ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور مجھے فرمایا اے علی (علیہ السلام)! دعوت اسلام سے قبل کسی ایک کو بھی ہر گز قتل نہ کرنا۔ خدا کی قسم سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک کی زمین پر تمہاری حکومت سے افضل یہ ہے کہ تمہارے ہاتھوں ایک شخص صاحب ایمان ہو۔ اے علی علیہ السلام! "اس کے دل میں ہمیشہ تیری ولایت ہو گی۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) لَا يُقَاتِلُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَ يَقُولُ تُفَتَّحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ تُقْبَلُ الرَّحْمَةُ وَ يَنْزِلُ النَّصْرُ وَ يَقُولُ هُوَ أَقْرَبُ إِلَى اللَّيْلِ وَ أَجْدَرُ أَنْ يَقِلَّ الْقَتْلُ وَ يَرْجِعَ الطَّالِبُ وَ يُفْلِتَ الْمُنْهَزِمُ .

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابو عمیر سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے یحیٰی بن ابی العلاء سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام سورج کے زوال پذیر ہونے سے قبل قتال نہیں فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ زوال شمس کے بعد آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ رحمت خداوندی میسر ہوتی ہے اور فتح نازل ہوتی ہے اور یہ کیفیت رات کے چھانے تک رہتی ہے اور جب رات ہو جائے تو جنگ روک لینی چاہیے تا کہ فاتح پلٹ آئے اور مفتوح آرام کرے۔

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ مَدِينَةٍ مِنْ مَدَائِنِ أَهْلِ الْحَرْبِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ وَ تُحْرَقَ بِالنَّارِ أَوْ تُرْمَى بِالْمَجَانِيقِ حَتَّى يُقْتَلُوا وَ فِيهِمُ النِّسَاءُ وَ الصِّبْيَانُ وَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَ الْأُسَارَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ التُّجَّارُ فَقَالَ يُفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ وَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُمْ لِهَؤُلَاءِ وَ لَا دِيَةَ عَلَيْهِمْ لِلْمُسْلِمِينَ وَ لَا كَفَّارَةَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ النِّسَاءِ كَيْفَ سَقَطَتِ الْجِزْيَةُ عَنْهُنَّ وَ رُفِعَتْ عَنْهُنَّ فَقَالَ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نَهَى عَنْ قِتَالِ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ فِي دَارِ الْحَرْبِ إِلَّا أَنْ يُقَاتِلُوا فَإِنْ قَاتَلَتْ أَيْضاً فَأَمْسِكْ عَنْهَا مَا أَمْكَنَكَ وَ لَمْ تَخَفْ خَلَلًا فَلَمَّا نَهَى عَنْ قَتْلِهِنَّ فِي دَارِ الْحَرْبِ كَانَ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ أَوْلَى وَ لَوِ امْتَنَعَتْ أَنْ تُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ لَمْ يُمْكِنْ قَتْلُهَا فَلَمَّا لَمْ يُمْكِنْ قَتْلُهَا رُفِعَتِ الْجِزْيَةُ عَنْهَا وَ لَوِ امْتَنَعَ الرِّجَالُ أَنْ يُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ كَانُوا نَاقِضِينَ لِلْعَهْدِ وَ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمْ وَ قَتْلُهُمْ لِأَنَّ قَتْلَ الرِّجَالِ مُبَاحٌ فِي دَارِ الشِّرْكِ وَ كَذَلِكَ الْمُقْعَدُ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ الْأَعْمَى وَ الشَّيْخُ الْفَانِي وَ الْمَرْأَةُ وَ الْوِلْدَانُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ رُفِعَتْ عَنْهُمُ الْجِزْيَةُ .

6- علی نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم ابن محمد سے، اس نے منقری سے، اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اہل حرب کے شہروں کے بارے میں کیا ان پر پانی چھوڑنا، ان کو آگ سے جلانا اور ان پر منجنیقوں سے گولہ باری کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ مارے جائیں۔ حالانکہ ان میں عورتیں، بچے، بوڑھے، مسلمان قیدی اور تاجر بھی ہوتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں ان کے ساتھ ایسا کرنا چاہیے اور ان کی خاطر ان سے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے نہ تو ایسا کرنے والے پر مسلمانوں کی دیت ہے اور نہ ہی کفارہ۔ میں نے سوال کیا: عورتوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ ان سے جزیہ کیوں ساقط ہوا اور ان سے جزیہ کا حکم اٹھا لیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے علاقہ جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ہاں مگر جب بھی وہ عورتیں قتال کریں تو ہر چیز ان سے روکی جائے اور کوئی خوف نہیں کھایا جائے گا۔ جب علاقہ جنگ میں ان کے قتل سے روکا ہے تو علاقہ اسلام میں بدرجہ اولیٰ منع ہے۔ اگرچہ وہ جزیہ نہ دیں تب بھی ان کو قتل نہ کیا جائے۔ جب ان کا قتل جائز نہیں تو ان سے جزیہ بھی اٹھالیا گیا۔ ہاں البتہ اگر مرد جزیہ دینے سے انکار کریں تو عہد شکن ہوں گے ان کا خون مباح ہو گا۔ ان کا قتل جائز ہو گا کیونکہ دار شرک (مشرکین کا علاقہ) میں ان کا قتل مباح ہے۔ اور یہی حکم ہے گھر میں بیٹھے رہنے والے ذمیوں کا، اندھوں کا، انتہائی بوڑھوں کا، عورتوں اور بچوں کا۔ جنگ زدہ علاقے میں، پس اسی وجہ سے ان سے جزیہ اٹھالیا گیا۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) كَانَ إِذَا بَعَثَ بِسَرِيَّةٍ دَعَا لَهَا .

7-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگی لشکر روانہ کرتے تو ان کیلئے دعا فرماتے تھے۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) كَانَ إِذَا بَعَثَ أَمِيراً لَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ أَمَرَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ ثُمَّ فِي أَصْحَابِهِ عَامَّةً ثُمَّ يَقُولُ اغْزُ بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَ لَا تَغْدِرُوا وَ لَا تَغُلُّوا وَ تُمَثِّلُوا وَ لَا تَقْتُلُوا وَلِيداً وَ لَا مُتَبَتِّلًا فِي شَاهِقٍ وَ لَا تُحْرِقُوا النَّخْلَ وَ لَا تُغْرِقُوهُ بِالْمَاءِ وَ لَا تَقْطَعُوا شَجَرَةً مُثْمِرَةً وَ لَا تُحْرِقُوا زَرْعاً لِأَنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ وَ لَا تَعْقِرُوا مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَكُمْ مِنْ أَكْلِهِ وَ إِذَا لَقِيتُمْ عَدُوّاً لِلْمُسْلِمِينَ فَادْعُوهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكُمْ إِلَيْهَا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَ كُفُّوا عَنْهُمْ ادْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ دَخَلُوا فِيهِ فَاقْبَلُوهُ مِنْهُمْ وَ كُفُّوا عَنْهُمْ وَ ادْعُوهُمْ إِلَى الْهِجْرَةِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَ كُفُّوا عَنْهُمْ وَ إِنْ أَبَوْا أَنْ يُهَاجِرُوا وَ اخْتَارُوا دِيَارَهُمْ وَ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي دَارِ الْهِجْرَةِ كَانُوا بِمَنْزِلَةِ أَعْرَابِ الْمُؤْمِنِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى أَعْرَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَا يَجْرِي لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَ لَا فِي الْقِسْمَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ أَبَوْا هَاتَيْنِ فَادْعُوهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَعْطَوُا الْجِزْيَةَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ عَنْهُمْ وَ إِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ وَ جَاهِدْهُمْ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَ إِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ عَلَى أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَا تَنْزِلْ لَهُمْ وَ لَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضِ فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَرَكْتُمُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ لَمْ تَدْرُوا تُصِيبُوا حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا وَ إِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ فَإِنْ آذَنُوكَ عَلَى أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى ذِمَّةِ اللَّهِ وَ ذِمَّةِ رَسُولِهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَ لَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى ذِمَمِكُمْ وَ ذِمَمِ آبَائِكُمْ وَ إِخْوَانِكُمْ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَ ذِمَمَ آبَائِكُمْ وَ إِخْوَانِكُمْ كَانَ أَيْسَرَ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَ ذِمَّةَ رَسُولِهِ (**صلى الله عليه وآله**)

8-علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدة بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی جنگی لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اسے فی نفسہ تقویٰ خداوندی کی خصوصاً نصیحت فرماتے۔ پھر اس کے اصحاب میں بھی عموماً پھر فرماتے۔ جنگ کرو اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جو بھی کفر باللہ کرے اسے قتل کرو۔ بے وفائی نہ کرنا۔ طوق نہ ڈالنا، لاشوں کو مثلہ (پامال) نہ کرنا۔ بچوں کو قتل نہ کرنا۔ تارکین دنیا کو قتل نہ کرنا، درختوں کو نہ جلاؤ اور نہ ہی انہیں زیر آب کرنا، پھلدار درختوں کو مت کاٹنا، کھیتوں کو مت جلانا، کیونکہ تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے تمہیں ان کی حاجت پڑے۔ اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کو پے نہ کرنا ہو سکتا ہے۔ ان کا گوشت کھانا تمہارے لئے لازم بن جائے اور جب تم مسلمانوں کے دشمن سے سامنا کرو تو اسے تین میں سے کسی ایک کی دعوت دو۔ ان کو اسلام کی دعوت دو۔ پس اگر وہ اس میں داخل ہو جائیں تو تم بھی ان کا اسلام لانا قبول کرو ان کے اسلام لانے پر ان کی کفایت کرو۔ ان کو اسلام لانے کے بعد ہجرت کی دعوت دو۔ پس اگر وہ چلے جائیں تو ان کا چلا جانا قبول کرو اور ان کی کفایت کرو۔ اور اگر ہجرت سے انکار کریں اور اپنے گھروں کو اختیار کریں اور دار ہجرت میں داخل ہونے سے انکاری ہوں۔ تو ان پر اعراب مومنین والا حکم جاری ہو گا۔ نہ تو ان کا مال غنیمت میں حصہ ہو گا اور جب تک راہ خدا میں ہجرت نہ کریں۔ تقسیم میں بھی ان کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔

پس اگر وہ ان دونوں چیزوں سے انکاری ہوں تو انہیں جزیہ کی طرف بلاؤ تا کہ اپنے ہاتھوں ذلیل ہو کر جزیہ دیں۔ اگر وہ جزیہ دیں تو ان سے قبول کرو اور ان کی کفایت کرو اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو ان پر اللہ سے مدد مانگو اور ان سے جہاد کرو۔ جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اور جب تم اہل قلعہ کا محاصرہ کرو تو اگر وہ چاہیں کہ حکم خداوندی سے وہاں سے نکلیں تو ان کی یہ بات قبول نہ کرنا اور انہیں کہنا کہ ہم اپنے حکم سے اندر آئیں گے اور جب یہ طے پا جائے تو جو چاہو ان سے سلوک کرو۔ اگر تم نے اس بنا پر حکم خداوندی چھوڑا تو تمہیں کیا پتا کہ تم ان میں حکم خدا کو پا یا نہیں۔ اور اگر تم اہل قلعہ کو محاصرے میں لو اور وہ تمہیں اللہ کے ذمہ پر اندر بلائیں تو مت جاؤ۔ بلکہ اپنی، اپنے آباء اور بھائیوں کے ذمہ پر جاؤ۔ کیونکہ اگر یہ ضمانت ٹوٹ بھی گئی تو آسان ہے اس سے کہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت ٹوٹے۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً دَعَا بِأَمِيرِهَا فَأَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَ أَجْلَسَ أَصْحَابَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سِيرُوا بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا تَغْدِرُوا وَ لَا تَغُلُّوا وَ لَا تُمَثِّلُوا وَ لَا تَقْطَعُوا شَجَرَةً إِلَّا أَنْ تُضْطَرُّوا إِلَيْهَا وَ لَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً وَ لَا صَبِيّاً وَ لَا امْرَأَةً وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَدْنَى الْمُسْلِمِينَ وَ أَفْضَلِهِمْ نَظَرَ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهُوَ جَارٌ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ فَإِذَا سَمِعَ كَلَامَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ تَبِعَكُمْ فَأَخُوكُمْ فِي دِينِكُمْ وَ إِنْ أَبَى فَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَ أَبْلِغُوهُ مَأْمَنَهُ .

9- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے وشاء سے، اس نے محمد بن حمران اور جمیل بن دراج دونوں سے، انہوں نے عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جنگی لشکر کو روانہ کرنے کا ارادہ کرتے تو اس کے سردار کو بلاتے اسے اپنے پہلو میں بٹھاتے اور اس کے ساتھیوں کو سامنے بٹھاتے اور پھر فرماتے۔ جاؤ اللہ کا نام لے کر، اللہ کیلئے، اللہ کی راہ میں، ملت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر، غداری نہ کرنا، کسی کو طوق وزنجیر نہ ڈالنا، لاشوں کو مثلہ نہ کرنا، جب تک اشد ضرورت نہ ہو درخت مت کاٹنا، انتہائی بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ تم مسلمانوں میں چھوٹا بڑا جو بھی کسی مشرک کو دیکھے تو اس سے ہاتھ روکے۔ یہاں تک اسے کلام الٰہی سنایا جائے اور جب وہ مشرک کلام الٰہی سن لے۔ اب اگر وہ تمہاری اتباع کرے۔ تو وہ تمہارا دینی بھائی ہو گا اور اگر انکار کرے تو اس کے مقابلے میں اللہ سے مدد مانگو اور جو اسے پہنچا سکتے ہو پہنچا دو۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِي أَقْصَى الْعَسْكَرِ وَ أَدْنَاهُ فَهُوَ جَارٌ .

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی جیسی روایت کی ہے مگر یہ کہ اس میں ہے کہ مسلمانوں میں سے جو آدمی بھی مشرکوں میں سے کسی شخص کو دیکھے خواہ وہ لشکر کے قریب ہو یا دور ہو وہ اس کی پناہ میں ہو گا۔

بَاب إِعْطَاءِ الْأَمَانِ (امان دینا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ قَالَ لَوْ أَنَّ جَيْشاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَاصَرُوا قَوْماً مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَشْرَفَ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطُونِي الْأَمَانَ حَتَّى أَلْقَى صَاحِبَكُمْ وَ أُنَاظِرَهُ فَأَعْطَاهُ أَدْنَاهُمُ الْأَمَانَ وَجَبَ عَلَى أَفْضَلِهِمُ الْوَفَاءُ بِهِ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔ "يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ"۔؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کا لشکر مشرکین کے کسی گروہ کا محاصرہ کر لے اور ایک مشرک آکر ان سے کہے کہ مجھے امان دو۔ یہاں تک کہ تمہارے سردار سے ملاقات کروں اور اس سے مناظرہ کروں اور ان مسلمانوں میں سے ایک چھوٹا سا فرد اس کو پناہ دے تو اس سے بڑوں کو چاہیے کہ اس کی امان کے وعدہ سے وفا کریں۔

2- عَلِيٌّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ عَلِيّاً (**عليه السلام**) أَجَازَ أَمَانَ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ لِأَهْلِ حِصْنٍ مِنَ الْحُصُونِ وَ قَالَ هُوَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

2- علی نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے محصورین میں سے کسی محصور کو عبد مملوک کی امان کو بھی جائز قرار دیا اور فرمایا وہ بھی تو مومنین میں سے ہے۔

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ آمَنَ رَجُلًا عَلَى ذِمَّةٍ ثُمَّ قَتَلَهُ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ لِوَاءَ الْغَدْرِ .

3- علی نے اپنے باپ سے، اس نے یحییٰ بن عمران سے، اس نے یونس سے، اس نے عبداللہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا، جو شخص بھی کسی کو اپنے ذمہ سے امان دے اور پھر اس کو قتل کر ڈالے تو وہ بروز قیامت غداری (بے وفائی) کے جھنڈے کا حامل ہو گا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَوْ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ لَوْ أَنَّ قَوْماً حَاصَرُوا مَدِينَةً فَسَأَلُوهُمُ الْأَمَانَ فَقَالُوا لَا فَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَالُوا نَعَمْ فَنَزَلُوا إِلَيْهِمْ كَانُوا آمِنِينَ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن الحکم سے اور اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام یا ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی قوم یا گروہ کسی شہر کا محاصرہ کرے اور اہل شہر ان سے امان کا سوال کریں اور وہ انہیں نہ کہیں جب کہ اہل شہر اس کو ہاں جانیں اور نیچے اتر آئیں۔ تو وہ لوگ امان میں لیے جائیں گے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَبِيهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ لِعَلِيٍّ (**عليه السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَتَبَ كِتَاباً بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ مَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ كُلَّ غَازِيَةٍ غَزَتْ بِمَا يُعَقِّبُ بَعْضُهَا بَعْضاً بِالْمَعْرُوفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ حَرْبٌ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا وَ إِنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَ لَا آثِمٍ وَ حُرْمَةَ الْجَارِ عَلَى الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ وَ أَبِيهِ لَا يُسَالِمُ مُؤْمِنٌ دُونَ مُؤْمِنٍ فِي قِتَالٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا عَلَى عَدْلٍ وَ سَوَاءٍ .

5- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے انہوں نے اپنے بابا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں نے علی علیہ السلام کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین و انصار اور ان کے مدینہ والے دیگر ساتھیوں کے درمیان ایک معاہدہ لکھا کہ جو بھی لڑائی لڑی جائے تو ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے پیچھے بھیجا جائے اور

عدل و انصاف سے کام لیا جائے اور سردار کی اجازت کے سوا جنگ جائز نہیں اور یہ کہ پڑوسی اپنی ذات جیسا ہے اسے کوئی ضرر نہ دیا جائے۔ ہمسائے کا احترام ماں باپ کے احترام جیسا ہے، جہاد میں مومن مومن کے علاوہ سالم نہیں رہ سکتا۔ مگر یہ کہ عدل اور برابری کی سطح پر۔

باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ كَانَ أَبِي (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ لِلْحَرْبِ حُكْمَيْنِ إِذَا كَانَتِ الْحَرْبُ قَائِمَةً لَمْ تَضَعْ أَوْزَارَهَا وَ لَمْ يُثْخَنْ أَهْلُهَا فَكُلُّ أَسِيرٍ أُخِذَ فِي تِلْكَ الْحَالِ فَإِنَّ الْإِمَامَ فِيهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ ضَرَبَ عُنُقَهُ وَ إِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَ رِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ بِغَيْرِ حَسْمٍ وَ تَرَكَهُ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ حَتَّى يَمُوتَ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّما جَزاءُ الَّذِينَ يُحارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَساداً أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيا وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذابٌ عَظِيمٌ أَ لَا تَرَى أَنَّ الْمُخَيَّرَ الَّذِي خَيَّرَ اللَّهُ الْإِمَامَ عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ وَ هُوَ الْكُفْرُ وَ لَيْسَ هُوَ عَلَى أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ قَالَ ذَلِكَ الطَّلَبُ أَنْ تَطْلُبَهُ الْخَيْلُ حَتَّى يَهْرُبَ فَإِنْ أَخَذَتْهُ الْخَيْلُ حُكِمَ عَلَيْهِ بِبَعْضِ الْأَحْكَامِ الَّتِي وَصَفْتُ لَكَ وَ الْحُكْمُ الْآخَرُ إِذَا وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا وَ أُثْخِنَ أَهْلُهَا فَكُلُّ أَسِيرٍ أُخِذَ فِي تِلْكَ الْحَالِ فَكَانَ فِي أَيْدِيهِمْ فَالْإِمَامُ فِيهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ مَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَرْسَلَهُمْ وَ إِنْ شَاءَ فَادَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ وَ إِنْ شَاءَ اسْتَعْبَدَهُمْ فَصَارُوا عَبِيداً .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ میرے باباعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جنگ کے دو حکم ہیں۔ ا۔ جب جنگ جاری ہو تو جنگ کے ہتھیار رکھ نہیں دینے چاہئیں اور جنگ کرنے والوں کو سستی نہیں کرنی چاہیے اس حالت میں جتنے بھی قیدی بنائے جائیں تو ان کے معاملے میں امام علیہ السلام کو پورا اختیار حاصل ہے اگر امام علیہ السلام چاہے تو اس کی گردن مارے اور اگر چاہے تو ایک طرف کا ہاتھ اور دوسرے طرف کا پیر کاٹ دے، بغیر جڑ کے اور اسے خون میں تڑپتا چھوڑے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے اور یہ اللہ عزّ وجلّ کے قول کے مطابق ہے۔" جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑے اور روئے زمین پر فساد کرے ان کو قتل کیا جائے یا سولی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پیر کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ ان کی اس دنیا میں رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔" (مائدہ 5:33) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے امام علیہ السلام کو فقط ایک چیز پر اختیار دیا ہے اور وہ تلوار کا اختیار ہے۔ امام علیہ السلام کو مختلف اشیاء پر اختیار نہیں ہے۔

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ اللہ عزّ وجلّ کے قول " أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ " کا کیا معنیٰ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پیچھے لشکر دوڑائے جائیں یہاں تک کہ وہ بھاگ کھڑے ہوں اور اگر لشکر ان کو پالیں تو مذکورہ احکام میں سے بعض کا ان پر اجراء کریں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِحْدَاهُمَا بَاغِيَةٌ وَ الْأُخْرَى عَادِلَةٌ فَهَزَمَتِ الْعَادِلَةُ الْبَاغِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ لِأَهْلِ الْعَدْلِ أَنْ يَتْبَعُوا مُدْبِراً وَ لَا يَقْتُلُوا أَسِيراً وَ لَا يُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ هَذَا إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ أَهْلِ الْبَغْيِ أَحَدٌ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِئَةٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهَا فَإِذَا كَانَ لَهُمْ فِئَةٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهَا فَإِنَّ أَسِيرَهُمْ يُقْتَلُ وَ مُدْبِرَهُمْ يُتْبَعُ وَ جَرِيحَهُمْ يُجْهَزُ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان المنقری سے اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے مومنین کے ان دو گروہوں کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں سے ایک باغی اور ایک گروہ عادل ہو اور عادل گروہ نے باغی گروہ کو شکست دے دی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہل عدل کو ان کا پیچھا نہیں کرنا چاہیے، قیدیوں کو قتل نہ کریں، زخمیوں کو نہ ستائیں۔ البتہ یہ تب ہے کہ جب میدان حرب میں باغیوں میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو اور ان کا کوئی ایسا دستہ بھی نہ بچا ہو کہ جو ان کی طرف لوٹ آئے اور اگر ان کا کوئی دستہ ان کی طرف لوٹنے والا ہو تو ان کے قیدی قتل کیے جائیں گے، بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے گا اور زخمیوں کو قتل کیا جائے گا۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**صلوات الله عليه**) إِنَّ عَلِيّاً (**عليه السلام**) سَارَ فِي أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِخِلَافِ سِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي أَهْلِ الشِّرْكِ قَالَ فَغَضِبَ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ سَارَ وَ اللَّهِ فِيهِمْ بِسِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَوْمَ الْفَتْحِ إِنَّ عَلِيّاً (**عليه السلام**) كَتَبَ إِلَى مَالِكٍ وَ هُوَ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ يَوْمَ الْبَصْرَةِ بِأَنْ لَا يَطْعُنَ فِي غَيْرِ مُقْبِلٍ وَ لَا يَقْتُلَ مُدْبِراً وَ لَا يُجِيزَ عَلَى جَرِيحٍ وَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَخَذَ الْكِتَابَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الْقَرَبُوسِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْرَأَهُ ثُمَّ قَالَ اقْتُلُوا فَقَتَلَهُمْ حَتَّى أَدْخَلَهُمْ سِكَكَ الْبَصْرَةِ ثُمَّ فَتَحَ الْكِتَابَ فَقَرَأَهُ ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى بِمَا فِي الْكِتَابِ .

3- حسین بن محمد اشعری نے معلی بن محمد سے، اس نے وشّاء سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے علی ابن الحسین علیہما السلام سے عرض کی کہ علی علیہ السلام نے اہل قبلہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے خلاف مشرکین جیسا سلوک کیا۔ یہ سن کر آپ علیہ السلام پُر جلال ہو گئے۔ آپ علیہ السلام بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ کی قسم علی علیہ السلام نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سیرت پر عمل کیا جو آپؐ نے فتح مکہ کے دن کی۔ بے شک علی علیہ السلام نے مالک کو جو کہ ان کے مقدمۃ الجیش کا سردار تھا۔ بصرہ والے دن" جو سامنے نہ آئے اس کو نیزہ نہ مارو، پیٹھ دکھانے والے کو قتل نہ کرو، زخمی کو مت مارنا، جو اپنا دروازہ بند کر لے امان میں ہو گا۔ پھر وہ تحریر اپنے سامنے زین پر رکھی اور اس نے کہا کہ لڑو۔ انہوں نے اہل بصرہ سے لڑائی کی یہاں تک کہ بصرہ کے گلی کوچوں تک جا پہنچے تو پھر اس نے خط کھولا اور منادی کو کہا کہ جو لکھا ہے اس کی ندا دو۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَسِيرَةُ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فِي أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانَتْ خَيْراً لِشِيعَتِهِ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّهُ عَلِمَ أَنَّ لِلْقَوْمِ دَوْلَةً فَلَوْ سَبَاهُمْ لَسُبِيَتْ شِيعَتُهُ قُلْتُ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْقَائِمِ (**عليه السلام**) يَسِيرُ بِسِيرَتِهِ قَالَ لَا إِنَّ عَلِيّاً (**صلوات الله عليه**) سَارَ فِيهِمْ بِالْمَنِّ لِلْعِلْمِ مِنْ دَوْلَتِهِمْ وَ إِنَّ الْقَائِمَ عَجَّلَ اللَّهُ فَرَجَهُ يَسِيرُ فِيهِمْ بِخِلَافِ تِلْكَ السِّيرَةِ لِأَنَّهُ لَا دَوْلَةَ لَهُمْ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے ابوبکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل بصرہ کے معاملہ میں علی علیہ السلام کی سیرت میں علی علیہ السلام کے شیعوں کی بہت بھلائی تھی۔ جو کہ ان سے بہتر ہے کہ جن پر سورج چمکتا ہے۔ وہؑ جانتے تھے کہ ان کی حکومت آئے گی۔ اگر ان کو قیدی بناتے تو انؑ کے شیعہ بھی قیدی بنائے جاتے۔ میں نے عرض کی مجھے قائم آلؑ محمدؐ علیہ السلام کے بارے میں بتلایئے کیا وہ بھی انؑ کی (علی علیہ السلام کی) سیرت پر عمل کریں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ علی علیہ السلام نے ان کی حکومت آنے کے علم کے سبب ان پر احسان کی سیرت اختیار فرمائی جب کہ قائم آلؑ

محمدؑ علیہ السلام اس کے بر خلاف عمل کریں گے کیونکہ ان کیلئے کوئی حکومت نہ ہو گی۔(قائم آلِ محمدؑ علیہ اسلام) کے دشمنوں کی خروج کے بعد حکومت نہیں آئے گی)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا هُزِمَ النَّاسُ يَوْمَ الْجَمَلِ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَا تَتْبَعُوا مُوَلِّياً وَ لَا تُجِيزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ قَتَلَ الْمُقْبِلَ وَ الْمُدْبِرَ وَ أَجَازَ عَلَى جَرِيحٍ فَقَالَ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ هَذِهِ سِيرَتَانِ مُخْتَلِفَتَانِ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَمَلِ قَتَلَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرَ وَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ قَائِماً بِعَيْنِهِ وَ كَانَ قَائِدَهُمْ.

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے محمد بن عذافر سے، اس نے عقبہ بن بشیر سے، اس نے عبداللہ بن شریک سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جمل والے دن شکست کھا گئے تو علی علیہ السلام نے فرمایا۔ بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، زخمیوں کو مت مارو اور جو دروازہ بند کر لے اسے امان دو۔ اور جب صفین کا دن آیا تو منہ موڑنے اور بھاگنے والے سب قتل کیے گئے۔ زخمیوں کے قتل کی اجازت دی گئی۔ ابان بن تغلب نے عبداللہ بن شریک سے کہا یہ تو دو مختلف سیر تیں نہیں؟

تو عبداللہ بن شریک نے کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا "جمل والے دن طلحہ اور زبیر قتل ہو گئے تھے مگر صفین والے دن معاویہ زندہ تھا اور ان کا قائد تھا۔"

باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ يَقُولُ مَنْ فَرَّ مِنْ رَجُلَيْنِ فِي الْقِتَالِ مِنَ الزَّحْفِ فَقَدْ فَرَّ وَ مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي الْقِتَالِ مِنَ الزَّحْفِ فَلَمْ يَفِرَّ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے حسن بن صالح سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ابو عبداللہ علیہ السلام فرمارہے تھے کہ جو مڈ بھیڑ کے دن دو آدمیوں کے مقابلے سے بھاگے مفرور ہے اور جو تین آدمیوں کے مقابلے سے بھاگے تو اسے مفرور نہیں کہا جائے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِبَرَاءَةَ مَعَ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) بَعَثَ مَعَهُ أُنَاساً وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنِ اسْتَأْسَرَ مِنْ غَيْرِ جِرَاحَةٍ مُثْقِلَةٍ فَلَيْسَ مِنَّا .

2- اصحاب کے ایک گروہ نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن الاصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ برأت دے کر علی علیہ السلام کو روانہ کیا تو انؑ کے ساتھ کچھ دیگر لوگوں کو بھی بھیجا اور ان سے فرمایا جو بھی بڑے بھاری زخم کے بغیر قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَالَ مَنِ اسْتَأْسَرَ مِنْ غَيْرِ جِرَاحَةٍ مُثْقِلَةٍ فَلَا يُفْدَى مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَ لَكِنْ يُفْدَى مِنْ مَالِهِ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُهُ .

3-علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو بڑے بھاری زخم کے بغیر گرفتار ہو جائے اس کا فدیہ بیت المال سے نہیں دیا جائے گا بلکہ اگر اس کے گھر والوں نے چاہا تو اس کے مال سے دیا جائے گا۔

باب طَلَبِ الْمُبَارَزَةِ (مقابلے کے لئے بلانا)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْخَشَّابِ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْمُبَارَزَةِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ بَعْدَ إِذْنِ الْإِمَامِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ وَ لَكِنْ لَا يُطْلَبُ إِلَّا بِإِذْنِ الْإِمَامِ .

1-حمید بن زیاد نے خشاب سے، اس نے ابن بقاح سے، اس نے معاذ بن ثابت سے، اس نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، پوچھا گیا ہے کہ جب صفیں لگ جائیں تو اذن امام علیہ السلام کے بغیر مبارزت طلب کرنا کیسا ہے؟ فرمایا اگرچہ کوئی حرج نہیں مگر چاہیے کہ امامؑ کے اذن سے ایسا کرو۔

باب الرِّفْقِ بِالْأَسِيرِ وَ إِطْعَامِهِ (قیدی کے ساتھ نرمی اور اس کو کھانا کھلانا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**صلوات الله عليه**) قَالَ إِذَا أَخَذْتَ أَسِيراً فَعَجَزَ عَنِ الْمَشْيِ وَ لَيْسَ مَعَكَ مَحْمِلٌ فَأَرْسِلْهُ وَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا حُكْمُ الْإِمَامِ فِيهِ قَالَ وَ قَالَ الْأَسِيرُ إِذَا أَسْلَمَ فَقَدْ حُقِنَ دَمُهُ وَ صَارَ فَيْئاً .

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے منقری سے، اس نے عیسیٰ بن یونس سے، اس نے اوزاعی سے، اس نے زہری سے روایت کی ہے کہ علی ابن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور تمہارے پاس محمل بھی نہ ہو تو اسے رہا کر دو اور اسے قتل مت کرو۔ کیونکہ تمہیں کیا معلوم امام علیہ السلام اس کے بارے میں کیا حکم جاری کریں۔ اور فرمایا قیدی جب اسلام لائے تو اس کا خون محفوظ ہوا اور وہ ہم میں سے ہو گیا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِطْعَامُ الْأَسِيرِ حَقٌّ عَلَى مَنْ أَسَرَهُ وَ إِنْ كَانَ يُرَادُ مِنَ الْغَدِ قَتْلُهُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يُطْعَمَ وَ يُسْقَى وَ [يُظَلَّ] وَ يُرْفَقَ بِهِ كَافِراً كَانَ أَوْ غَيْرَهُ .

2-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ قید کرنے والے پر قیدی کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ اگرچہ اگلی صبح اس کے قتل کا ارادہ کر چکا ہو اسے چاہیے کہ وہ قیدی کو کھانا کھلائے، پانی پلائے اس پر سایہ کرے، اس سے مہربانی کرے، خواہ قیدی کافر ہو یا غیر کافر۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْأَسِيرُ طَعَامُهُ عَلَى مَنْ أَسَرَهُ حَقٌّ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ كَافِراً يُقْتَلُ مِنَ الْغَدِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْؤُفَهُ وَ يُطْعِمَهُ وَ يَسْقِيَهُ .

3-احمد بن محمد کوفی نے حمدان قلانسی سے، اس نے محمد بن ولید سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ قیدی کا کھانا اس پر واجب ہے کہ جس نے اس کو قید کیا ہے۔ اگرچہ قیدی کافر ہو اور کل اسے قتل کیا جانا ہو۔ اسے چاہیے کہ قیدی سے نرمی کرے، اسے کھانا کھلائے اور پانی پلائے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي طَعَامِ الْأَسِيرِ فَقَالَ إِطْعَامُهُ حَقٌّ عَلَى مَنْ أَسَرَهُ وَ إِنْ كَانَ يُرِيدُ قَتْلَهُ مِنَ الْغَدِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يُطْعَمَ وَ يُسْقَى وَ يُظَلَّ وَ يُرْفَقَ بِهِ كَافِراً كَانَ أَوْ غَيْرَهُ .

4-علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے قاسم بن سلیمان سے، اس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے قیدی کے طعام کے بارے میں فرمایا۔ اس کا کھانا اس کو قید کرنے والے پر واجب ہے۔ اگرچہ اس کے قتل کا ارادہ ہی کیوں نہ کر چکا ہو۔ اسے چاہیے کہ قیدی کو کھانا دے، پانی دے، سایہ دے، اس کے ساتھ نرمی کرے، قیدی خواہ کافر ہو یا غیر کافر۔

بابُ الدُّعَاءِ إِلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ الْقِتَالِ (لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**صلوات الله عليه**) فَسَأَلُوهُ كَيْفَ الدَّعْوَةُ إِلَى الدِّينِ قَالَ تَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَدْعُوكُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى دِينِهِ وَ جِمَاعُهُ أَمْرَانِ أَحَدُهُمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْآخَرُ الْعَمَلُ بِرِضْوَانِهِ وَ إِنَّ مَعْرِفَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُعْرَفَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَ الرَّأْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْعِزَّةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْعُلُوِّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَ أَنَّهُ النَّافِعُ الضَّارُّ الْقَاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ الَّذِي لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا سِوَاهُ هُوَ الْبَاطِلُ فَإِذَا أَجَابُوا إِلَى ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ .

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد سے اس نے المنقری سے، اس نے سفیان بن عینیہ سے، اس نے زہری سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ قریش میں سے ایک شخص علی ابن الحسین علیہما السلام کے پاس حاضر ہوا اور اس نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا کہ دین کی دعوت کیسے دی جاتی ہے؟ فرمایا۔ تم کہو "بسم اللہ الرحمن الرحیم میں تمہیں اللہ اور اس کے دین کی طرف دعوت دیتا ہوں"۔ اس میں دو امر پوشیدہ ہیں۔ ایک اللہ عزّوجلّ کی معرفت اور دوسرا اس کی رضا کیلئے عمل، اور اللہ کی معرفت یہ ہے کہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ یکتا ہے، رؤف ہے، رحیم ہے، عزیز ہے، علیم ہے، قادر ہے، ہر شے سے بلند ہے، نفع اور نقصان دینے والا ہے، ہر شے کیلئے قہار (کنٹرول کرنے والا) ہے، اس کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ وہ لطیف وخبیر ہے۔ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبدؐ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جو چیز وہؐ لے کر آئے وہ اللہ کی طرف سے حق ہے۔ اس کے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) سوا ہر چیز باطل ہے۔ پس اگر وہ اس کو قبول کریں تو ان کو مسلمانوں کے تمام حقوق حاصل ہیں اور ان پر ہر وہ چیز واجب ہو گی جو مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَمَّا وَجَّهَنِي رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُقَاتِلْ أَحَداً حَتَّى تَدْعُوَهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ ايْمُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ وَ لَكَ وَلَاؤُهُ .

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھےؑ یمن کی طرف روانہ کیا تو مجھےؑ فرمایا" اے علی علیہ السلام! کسی کو قتل نہ کرنا جب تک اس سے پہلے اس کو اسلام کی دعوت نہ دے لو۔ مجھےؑ خدا کی قسم اگر اللہ تمہارےؑ ہاتھوں ایک بھی فرد کو ہدایت عطا فرمائے تو سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک کی زمین پر تیریؑ حکومت سے زیادہ تمہارےؑ لیے اچھا ہو گا۔

بَاب مَا كَانَ يُوصِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) بِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ

(قتال کے وقت امیر المومنین علیہ السلام کی نصیحتیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَقِيلٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كَانَ إِذَا حَضَرَ الْحَرْبَ يُوصِي لِلْمُسْلِمِينَ بِكَلِمَاتٍ فَيَقُولُ تَعَاهَدُوا الصَّلَاةَ وَ حَافِظُوا عَلَيْهَا وَ اسْتَكْثِرُوا مِنْهَا وَ تَقَرَّبُوا بِهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَوْقُوتاً وَ قَدْ عَلِمَ ذَلِكَ الْكُفَّارُ حِينَ سُئِلُوا ما سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَ قَدْ عَرَفَ حَقَّهَا مَنْ طَرَقَهَا وَ أُكْرِمَ بِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ لَا يَشْغَلُهُمْ عَنْهَا زَيْنُ مَتَاعٍ وَ لَا قُرَّةُ عَيْنٍ مِنْ مَالٍ وَ لَا وَلَدٍ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ إِقامِ الصَّلاةِ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مُنْصِباً لِنَفْسِهِ بَعْدَ الْبُشْرَى لَهُ بِالْجَنَّةِ مِنْ رَبِّهِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْها الْآيَةَ فَكَانَ يَأْمُرُ بِهَا أَهْلَهُ وَ يُصَبِّرُ عَلَيْهَا نَفْسَهُ ثُمَّ إِنَّ الزَّكَاةَ جُعِلَتْ مَعَ الصَّلَاةِ قُرْبَاناً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ مَنْ لَمْ يُعْطِهَا طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا يَرْجُو بِهَا مِنَ الثَّمَنِ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهَا فَإِنَّهُ جَاهِلٌ بِالسُّنَّةِ مَغْبُونُ الْأَجْرِ ضَالُّ الْعُمُرِ طَوِيلُ النَّدَمِ بِتَرْكِ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الرَّغْبَةِ عَمَّا عَلَيْهِ صَالِحُو عِبَادِ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ... يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلَّى مِنَ الْأَمَانَةِ فَقَدْ خَسِرَ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا وَ ضَلَّ عَمَلُهُ عُرِضَتْ عَلَى السَّمَاوَاتِ الْمَبْنِيَّةِ وَ الْأَرْضِ الْمِهَادِ وَ الْجِبَالِ الْمَنْصُوبَةِ فَلَا أَطْوَلَ وَ لَا أَعْرَضَ وَ لَا أَعْلَى وَ لَا أَعْظَمَ لَوِ امْتَنَعْنَ مِنْ طُولٍ أَوْ عَرْضٍ أَوْ عِظَمٍ أَوْ قُوَّةٍ أَوْ عِزَّةٍ امْتَنَعْنَ وَ لَكِنْ أَشْفَقْنَ مِنَ الْعُقُوبَةِ ثُمَّ إِنَّ الْجِهَادَ أَشْرَفُ الْأَعْمَالِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ وَ هُوَ قِوَامُ الدِّينِ وَ الْأَجْرُ فِيهِ عَظِيمٌ مَعَ الْعِزَّةِ وَ الْمَنَعَةِ وَ هُوَ الْكَرَّةُ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَ الْبُشْرَى بِالْجَنَّةِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ وَ بِالرِّزْقِ غَداً عِنْدَ الرَّبِّ وَ الْكَرَامَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْآيَةَ ثُمَّ إِنَّ الرُّعْبَ وَ الْخَوْفَ مِنْ جِهَادِ الْمُسْتَحِقِّ لِلْجِهَادِ وَ الْمُتَوَازِرِينَ عَلَى الضَّلَالِ ضَلَالٌ فِي الدِّينِ وَ سَلْبٌ لِلدُّنْيَا مَعَ الذُّلِّ وَ الصَّغَارِ وَ فِيهِ اسْتِيجَابُ النَّارِ بِالْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْقِتَالِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفاً فَلا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبارَ فَحَافِظُوا عَلَى أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي هَذِهِ الْمَوَاطِنِ الَّتِي الصَّبْرُ عَلَيْهَا كَرَمٌ وَ سَعَادَةٌ وَ نَجَاةٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ مِنْ فَظِيعِ الْهَوْلِ وَ الْمَخَافَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَعْبَأُ بِمَا الْعِبَادُ مُقْتَرِفُونَ لَيْلَهُمْ وَ نَهَارَهُمْ لَطُفَ بِهِ عِلْماً وَ كُلُّ ذَلِكَ فِي كِتابٍ لا يَضِلُّ رَبِّي وَ لا يَنْسى فَاصْبِرُوا وَ صَابِرُوا وَ اسْأَلُوا النَّصْرَ وَ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْقِتَالِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے ابو حمزہ سے اس نے عقیل خزاعی سے روایت کی ہے کہ جب جنگ کا وقت آتا تو امیر المومنین علیہ السلام مسلمانوں کو چند کلمے وصیت فرماتے اور فرماتے تھے، نماز کی پابندی کرو، اس کی حفاظت کرو، اسے کثرت سے پڑھو،، اس کے ذریعے تقرب الٰہی حاصل کرو، بے شک نماز اوقات کے ساتھ مومنین پر واجب کی گئی ہے۔ کفار اس کو تب سمجھیں گے کہ جب ان سے پوچھا جائے گا۔ کون سی چیز تمہیں جہنم کی وادی لے گئی وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے اور نہ اس کے حق کو سمجھا اور نہ اس کا اکرام کیا۔ ان مومنین کے لئے جنہیں متاع دنیا کی زینت، مال و دولت نے اور اولاد نے نماز سے غافل نہ کیا اللہ عزّوجلؑ فرماتا ہے۔ "وہ مرد کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے غافل نہیں کرتی اور نہ ہی نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے وہ ڈرتے ہیں اور نہ ہی اس دن سے کہ جب دل اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی" (نور38) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے رب کی طرف سے جنت کی بشارت کے بعد نماز کیلئے خود کو سختی میں ڈالتے تھے۔ اللہ عزّوجلؑ نے فرمایا "اپنی اہل بیت علیہ السلام کو نماز کا حکم دو خود بھی اس پر پابندی سے عمل کرو (طہ 20:132) تو آپؐ نے اپنے اہل بیت علیہما اسلام کو اس کا حکم دیا اور اس کی سختی پر اپنےؑ نفس کو بھی صابر کیا۔ پھر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو اہل اسلام کو اللہ کی قربت کیلئے اہل اسلام پہ ضروری قرار دیا گیا اور جو زکوٰۃ بخوشی نہ

دے اور اس کے ذریعے بانسبت نماز اس سے زیادہ اجر کی امید رکھے وہ جاہل ہے، سنت سے، اجر سے محروم عمر گنوانے والا اور امر الٰہی کو ترک کر کے طویل پشیمانی اٹھانے والا ہے۔ ایسی غفلت سے بچاؤ اس کیلئے واجب ہے۔ اے اللہ کے بندو۔ نیکی اختیار کرو، اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے۔ ”جو مومنین کے راستے کے علاوہ راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے جدھر وہ پھرنا چاہتا ہے پھرنے دیں گے۔ (4:115)“ امانت سے روگردان ہو جائے گا اور جو امانتدار نہیں نقصان میں رہے گا۔ اس کا عمل روگرداں ہو جائے گا۔ یہ امانت آسمان کے سائباں، زمین کے فرش گڑھے ہوئے پہاڑوں پر کہ جن سے طویل و عریض اور بلند و بالا کوئی نہیں۔ اگر چاہتے تو اپنے طول و عرض، عظمت و قوت اور عزت کے سبب انکار کر دیتے مگر انہوں نے تو سزا کے خوف سے اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ پھر اسلام لانے کے بعد جہاد سب سے اشرف عمل ہے۔ دین کی بقاء ہے۔ عزت و سربلندی کے ساتھ ساتھ اس کا اجر بھی بہت بڑا ہے۔ جہاد ایسی لڑائی ہے کہ جس میں نیکیاں ہیں اور بعد شہادت جنت، رب کی طرف سے رزق اور بزرگی کی بشارت ہے۔

اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے ”اور وہ کہ جو راہ خدا میں مارے جائیں انہیں مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں“۔ (آل عمران 3:160) جہاد کا رعب اور اس سے خوف جہاد کیلئے مستحق ہے۔ گمراہی پر کمربستہ دین سے گمراہ ہیں اس میں دنیا کی ذلت و پستی سے غرق ہو جانا ہے۔ قتال کے وقت میدان جنگ سے فرار آگ کو اپنی طرف بلانا ہے۔ اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے۔ ”اے صاحبان ایمان جب تم میدان جنگ میں کافروں کے سامنے جاؤ تو پیٹھ مت دکھاؤ“ (انفال 8:115) ان مواقع پر اللہ عَزّوجَلَّ کے امر کی حفاظت کرو جہاں صبر کرنا کرامت و خوش بختی اور دنیا و آخرت میں خوف سے نجات ہے۔ اور اللہ عزّوجَلَّ رات یا دن کو لوگوں کے متفرق ہونے کی پرواہ نہیں کرتا وہ اپنے علم سے جانتا ہے اور میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے، صبر کرو، صابر بنو اور مدد مانگو۔ اللہ عَزّوجَلَّ سے اپنی جانوں کو قتال کے لئے آمادہ کرو اور اللہ کے قہر و غضب سے ڈرو۔ بے شک اللہ عَزّوجَلَّ ان صاحبان تقویٰ کے ساتھ ہے کہ جو نیکوکار ہیں۔

2- وَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً (**عليه السلام**) يُحَرِّضُ النَّاسَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ الْجَمَلِ وَ صِفِّينَ وَ يَوْمِ النَّهَرِ يَقُولُ عِبَادَ اللَّهِ اتَّقُوا اللَّهَ وَ غُضُّوا الْأَبْصَارَ وَ اخْفِضُوا الْأَصْوَاتَ وَ أَقِلُّوا الْكَلَامَ وَ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْمُنَازَلَةِ وَ الْمُجَادَلَةِ وَ الْمُبَارَزَةِ وَ الْمُنَاضَلَةِ وَ الْمُنَابَذَةِ وَ الْمُعَانَقَةِ وَ الْمُكَادَمَةِ وَ فَاثْبُتُوا وَ اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيراً لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ... وَ لا تَنازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَ اصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ .

2- یزید بن اسحاق نے ابو صادق سے جو حدیث روایت کی ہے کہ میں نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ لوگوں کو تین مواقع پر جنگ کیلئے دعوت دے رہے تھے۔ جمل، صفین اور نہروان کے مواقع پر اور فرما رہے تھے کہ ”اللہ کے بندو اللہ کے غضب سے ڈرو۔ آنکھیں جھکاؤ، آوازیں نیچی کرو، باتیں کم کرو اور اپنی جانوں کو میدان میں اترنے، دشمن سے لڑنے، مبارزت، نیزہ بازی، جوشیلے پن، گھتم گھتا ہونے، کاٹ ڈالنے پر آمادہ کرو۔ ثابت قدم رہو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ اور آپس میں تنازعہ مت کرو۔ ایسا کرنے سے تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تم کمزور ہو جاؤ گے، صبر کرو کہ بے شک اللہ عَزّوجَلَّ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

3- وَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) كَانَ يَأْمُرُ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ لَقِينَا فِيهِ عَدُوَّنَا فَيَقُولُ لَا تُقَاتِلُوا الْقَوْمَ حَتَّى يَبْدَءُوكُمْ فَإِنَّكُمْ بِحَمْدِ اللَّهِ عَلَى حُجَّةٍ وَ تَرْكُكُمْ إِيَّاهُمْ حَتَّى يَبْدَءُوكُمْ حُجَّةٌ لَكُمْ أُخْرَى فَإِذَا هَزَمْتُمُوهُمْ فَلَا تَقْتُلُوا مُدْبِراً وَ لَا تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ لَا تَكْشِفُوا عَوْرَةً وَ لَا تُمَثِّلُوا بِقَتِيلٍ .

3- عبدالرحمن بن جندب کی اس حدیث میں کہ جو اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے میں ہے کہ جب بھی ہمارا دشمن سے سامنا ہوتا تو امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ ”کوئی گروہ جب تک پہل نہ کرے اس سے مت لڑو۔ اللہ عَزّوجَلَّ کا شکر ہے یقیناً تم حق پر ہو اور تمہارا ان کو اس

وقت تک چھوڑنا کہ جب تک وہ پہل نہ کریں تمہارے حق پر ہونے کی مزید دلیل ہے۔ اور جب تم ان کو شکست دو۔ تو پیٹھ دکھانے والے کو قتل نہ کرو۔ زخمی کو نہ مارنا کسی کی شرمگاہ نہ کھولنا کسی لاش کو مثلہ نہ کرنا۔

4- وَ فِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَرَّضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) النَّاسَ بِصِفِّينَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ دَلَّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذابٍ أَلِيمٍ وَ تُشْفِي بِكُمْ عَلَى الْخَيْرِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ جَعَلَ ثَوَابَهُ مَغْفِرَةً لِلذَّنْبِ وَ مَساكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيانٌ مَرْصُوصٌ فَسَوُّوا صُفُوفَكُمْ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُوصِ فَقَدِّمُوا الدَّارِعَ وَ أَخِّرُوا الْحَاسِرَ وَ عَضُّوا عَلَى النَّوَاجِدِ فَإِنَّهُ أَنْبَأُ لِلسُّيُوفِ عَلَى الْهَامِ وَ الْتَوُوا عَلَى أَطْرَافِ الرِّمَاحِ فَإِنَّهُ أَمْوَرُ لِلْأَسِنَّةِ وَ غُضُّوا الْأَبْصَارَ فَإِنَّهُ أَرْبَطُ لِلْجَأْشِ وَ أَسْكَنُ لِلْقُلُوبِ وَ أَمِيتُوا الْأَصْوَاتَ فَإِنَّهُ أَطْرَدُ لِلْفَشَلِ وَ أَوْلَى بِالْوَقَارِ وَ لَا تَمِيلُوا بِرَايَاتِكُمْ وَ لَا تُزِيلُوهَا وَ لَا تَجْعَلُوهَا إِلَّا مَعَ شُجْعَانِكُمْ فَإِنَّ الْمَانِعَ لِلذِّمَارِ وَ الصَّابِرَ عِنْدَ نُزُولِ الْحَقَائِقِ هُمْ أَهْلُ الْحِفَاظِ وَ لَا تُمَثِّلُوا بِقَتِيلٍ وَ إِذَا وَصَلْتُمْ إِلَى رِجَالِ الْقَوْمِ فَلَا تَهْتِكُوا سِتْراً وَ لَا تَدْخُلُوا دَاراً وَ لَا تَأْخُذُوا شَيْئاً مِنْ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مَا وَجَدْتُمْ فِي عَسْكَرِهِمْ وَ لَا تُهَيِّجُوا امْرَأَةً بِأَذًى وَ إِنْ شَتَمْنَ أَعْرَاضَكُمْ وَ سَبَبْنَ أُمَرَاءَكُمْ وَ صُلَحَاءَكُمْ فَإِنَّهُنَّ ضِعَافُ الْقُوَى وَ الْأَنْفُسِ وَ الْعُقُولِ وَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْكَفِّ عَنْهُنَّ وَ هُنَّ مُشْرِكَاتٌ وَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَنَاوَلُ الْمَرْأَةَ فَيُعَيَّرُ بِهَا وَ عَقِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ اعْلَمُوا أَنَّ أَهْلَ الْحِفَاظِ هُمُ الَّذِينَ يَحُفُّونَ بِرَايَاتِهِمْ وَ يَكْتَنِفُونَهَا وَ يَصِيرُونَ حِفَافَيْهَا وَ وَرَاءَهَا وَ أَمَامَهَا وَ لَا يُضَيِّعُونَهَا لَا يَتَأَخَّرُونَ عَنْهَا فَيُسَلِّمُوهَا وَ لَا يَتَقَدَّمُونَ عَلَيْهَا فَيُفْرِدُوهَا رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً وَاسَى أَخَاهُ بِنَفْسِهِ وَ لَمْ يَكِلْ قِرْنَهُ إِلَى أَخِيهِ فَيَجْتَمِعَ قِرْنُهُ وَ قِرْنُ أَخِيهِ فَيَكْتَسِبَ بِذَلِكَ اللَّائِمَةَ وَ يَأْتِيَ بِدَنَاءَةٍ وَ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَ هُوَ يُقَاتِلُ الِاثْنَيْنِ وَ هَذَا مُمْسِكٌ يَدَهُ قَدْ خَلَّى قِرْنَهُ عَلَى أَخِيهِ هَارِباً مِنْهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ هَذَا فَمَنْ يَفْعَلْهُ يَمْقُتْهُ اللَّهُ فَلَا تَعَرَّضُوا لِمَقْتِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّمَا مَمَرُّكُمْ إِلَى اللَّهِ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَ إِذاً لا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا وَ ايْمُ اللَّهِ لَئِنْ فَرَرْتُمْ مِنْ سُيُوفِ الْعَاجِلَةِ لَا تَسْلَمُونَ مِنْ سُيُوفِ الْآجِلَةِ فَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصِّدْقِ فَإِنَّمَا يَنْزِلُ النَّصْرُ بَعْدَ الصَّبْرِ فَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَ قَالَ (**عليه السلام**) حِينَ مَرَّ بِرَايَةٍ لِأَهْلِ الشَّامِ أَصْحَابُهَا لَا يَزُولُونَ عَنْ مَوَاضِعِهِمْ فَقَالَ (**عليه السلام**) إِنَّهُمْ لَنْ يَزُولُوا عَنْ مَوَاقِفِهِمْ دُونَ طَعْنٍ دِرَاكٍ يَخْرُجُ مِنْهُ النَّسِيمُ وَ ضَرْبٍ يَفْلِقُ الْهَامَ وَ يُطِيحُ الْعِظَامَ وَ يَسْقُطُ مِنْهُ الْمَعَاصِمُ وَ الْأَكُفُّ حَتَّى تُصَدَّعَ جِبَاهُهُمْ بِعَمَدِ الْحَدِيدِ وَ تَنْتَثِرَ حَوَاجِبُهُمْ عَلَى الصُّدُورِ وَ الْأَذْقَانِ أَيْنَ أَهْلُ الصَّبْرِ وَ طُلَّابُ الْأَجْرِ فَسَارَتْ إِلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَادَتْ مَيْمَنَتُهُ إِلَى مَوْقِفِهَا وَ مَصَافِّهَا وَ كَشَفَتْ مَنْ بِإِزَائِهَا فَأَقْبَلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ وَ قَالَ (**عليه السلام**) إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ جَوْلَتَكُمْ وَ انْحِيَازَكُمْ عَنْ صُفُوفِكُمْ تَحُوزُكُمُ الْجُفَاةُ وَ الطَّغَاةُ وَ أَعْرَابُ أَهْلِ الشَّامِ وَ أَنْتُمْ لَهَامِيمُ الْعَرَبِ وَ السَّنَامُ الْأَعْظَمُ وَ عُمَّارُ اللَّيْلِ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ دَعْوَةِ أَهْلِ الْحَقِّ إِذْ ضَلَّ الْخَاطِئُونَ فَلَوْ لَا إِقْبَالُكُمْ بَعْدَ إِدْبَارِكُمْ وَ كَرُّكُمْ بَعْدَ انْحِيَازِكُمْ لَوَجَبَ عَلَيْكُمْ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ دُبُرَهُ وَ كُنْتُمْ فِيمَا أَرَى مِنَ الْهَالِكِينَ وَ لَقَدْ هَوَّنَ عَلَيَّ بَعْضَ وَجْدِي وَ شَفَى بَعْضَ حَاجِ صَدْرِي إِذَا رَأَيْتُكُمْ حُزْتُمُوهُمْ كَمَا حَازُوكُمْ فَأَزَلْتُمُوهُمْ عَنْ مَصَافِّهِمْ كَمَا أَزَالُوكُمْ وَ أَنْتُمْ تَضْرِبُونَهُمْ بِالسُّيُوفِ حَتَّى رَكِبَ أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ كَالْإِبِلِ الْمَطْرُودَةِ الْهِيمِ الْآنَ فَاصْبِرُوا نَزَلَتْ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَ ثَبَّتَكُمُ اللَّهُ بِالْيَقِينِ وَ لْيَعْلَمِ الْمُنْهَزِمُ بِأَنَّهُ مُسْخِطٌ رَبَّهُ وَ مُوبِقٌ نَفْسَهُ إِنَّ فِي الْفِرَارِ مَوْجِدَةَ اللَّهِ وَ الذُّلَّ اللَّازِمَ وَ الْعَارَ الْبَاقِيَ وَ فَسَادَ الْعَيْشِ عَلَيْهِ وَ إِنَّ الْفَارَّ لَغَيْرُ مَزِيدٍ فِي عُمُرِهِ وَ لَا مَحْجُوزٍ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ يَوْمِهِ وَ لَا يُرْضِي رَبَّهُ وَ لَمَوْتُ الرَّجُلِ مَحْقاً قَبْلَ إِتْيَانِ هَذِهِ الْخِصَالِ خَيْرٌ مِنَ الرِّضَا بِالتَّلْبِيسِ بِهَا وَ الْإِقْرَارِ عَلَيْهَا وَ فِي كَلَامٍ لَهُ آخَرَ وَ إِذَا لَقِيتُمْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ غَداً فَلَا تُقَاتِلُوهُمْ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فَإِذَا بَدَءُوا بِكُمْ فَانْهَدُوا إِلَيْهِمْ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ وَ عَضُّوا عَلَى الْأَضْرَاسِ فَإِنَّهُ أَنْبَأُ لِلسُّيُوفِ عَنِ الْهَامِ وَ غُضُّوا الْأَبْصَارَ وَ مُدُّوا جِبَاهَ الْخُيُولِ وَ وُجُوهَ الرِّجَالِ وَ أَقِلُّوا الْكَلَامَ فَإِنَّهُ أَطْرَدُ لِلْفَشَلِ وَ أَذْهَبُ بِالْوَهَلِ وَ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْمُبَارَزَةِ وَ الْمُنَازَلَةِ وَ الْمُجَادَلَةِ وَ اثْبُتُوا وَ اذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَثِيراً فَإِنَّ الْمَانِعَ لِلذِّمَارِ عِنْدَ نُزُولِ الْحَقَائِقِ هُمْ أَهْلُ الْحِفَاظِ الَّذِينَ يَحُفُّونَ بِرَايَاتِهِمْ وَ يَضْرِبُونَ حَافَتَيْهَا وَ أَمَامَهَا وَ إِذَا حَمَلْتُمْ فَافْعَلُوا فِعْلَ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَ عَلَيْكُمْ بِالتَّحَامِي فَإِنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ لَا يَشُدُّونَ عَلَيْكُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَ لَا حَمْلَةً بَعْدَ جَوْلَةٍ وَ مَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَاقْبَلُوا مِنْهُ وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ فَإِنَّ بَعْدَ الصَّبْرِ النَّصْرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُها مَنْ يَشاءُ مِنْ عِبادِهِ وَ الْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ .

4-اور مالک ابن اعین کی حدیث میں ہے کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے صفین میں لوگوں کو جنگ کیلئے دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔ بے شک اللہ رب العزت نے تمہاری رہنمائی کی ہے۔ اس تجارت کی طرف کہ جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلانے والی ہے اور تمہیں بھلائی یعنی ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دی ہے اور اس کیلئے بطور ثواب تمہارے گناہوں کی معافی اور تمہارے لیے جنت عدن میں پاکیزہ ٹھکانوں کو رکھا ہے اور فرمایا۔ اللہ عزّ و جلّ نے "اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں سے جو اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح ثابت قدم رہتے ہیں (صف 4:61) اپنی صفیں برابر کرو پہلے زرہ پوشوں اور پھر دیگر پر حملہ کرواپنے دانتوں کو دانتوں پر جمالو کہ اس سے تلوار دشمن کے سر پر زور سے پیوست

ہوتی ہے۔ اپنے نیزوں کو اپنے گرد گھماتے رہو تاکہ ان کے بھالوں سے بچے رہو۔ آنکھیں نیچی رکھو کہ جوش بچا رہے گا اور دلوں کو سکون ملے گا۔ آوازوں کو دھیما رکھو ایسا کمزوری سے بچنے اور وقار کیلئے بہتر ہے۔ اپنے علَم کو مت جھکاؤ اور مت ہٹاؤ اور اپنے بہادر ترین افراد کو اٹھانے دو کیونکہ وہ لشکر کو روکنے اور سختیوں پر صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور محافظ ہوتے ہیں۔ قتل ہونے والوں کا مثلہ نہ کرو۔ اور جب تم کسی قوم کے افراد پر قابو پاؤ تو ان کا ستر مت کھولو۔ کسی کے گھر میں داخل مت ہونا۔ لشکر گاہ میں پائی جانے والی اشیاء کے علاوہ ان کے اموال سے کچھ مت لو۔ عورتوں سے تکرار نہ کرو۔ اگرچہ وہ تم کو گالیاں دیں۔ کیونکہ وہ کمزور جسم، کمزور نفس اور کمزور عقل ہوتی ہیں۔ یہ جان لو اگر کوئی شخص کسی عورت کو پالے اور اسے عیب دار بنائے تو اس کو سزا ہوگی۔ لشکر کے محافظ وہ ہوتے ہیں کہ جو اپنے علَم کے ارد گرد رہتے ہیں۔ اس کا دفاع کرتے ہیں اس کے تمام اطراف اور سامنے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسے ضائع نہیں ہونے دیتے۔ اپنے علَم کی سلامتی یقینی بناتے ہیں اسکے پیچھے رہ کر اور نہ اس سے آگے ہی بڑھ کر اسے اکیلے ہونے سے۔ اللہ رحم کرے اس شخص پر کہ جو اپنے بھائی کو اپنی ذات سے ناامید کرتا ہے اس کی شجاعت اپنے بھائی کے کام نہیں آتی۔ کہ اس کی اور اس کے بھائی کی شجاعت یکجا ہو۔ پس وہ سلامت کسب کرتا ہے اور خسیس (گھٹیا) بن جاتا ہے اور ایسا کیوں کرنہ ہو کہ اس کا بھائی دو سے لڑ رہا ہو اور یہ اپنے ہاتھ سے بخل کرتا ہے۔ بھائی کی مخالفت کے سبب بزدلی دکھاتا ہے۔ اور اس کو دیکھنے کے باوجود دور بھاگ جاتا ہے۔ پس جو بھی ایسا کرے گا۔ اللہ اس سے ناراض ہو گا۔ پس اللہ کی ناراضگی سے بچو کہ تمہاری گزر گاہ اللہ ہی کی طرف ہے اور اللہ عزّوجلَّ فرماتا ہے "اگر تم موت یا قتل ہونے سے فرار کرو۔ تو تم کو نفع نہ دے گا کہ کچھ دنوں سے زیادہ آرام نہ پاسکو گے" (الاحزاب 16:33) اللہ عزّوجلَّ کی قَسم اگر تم ان تلواروں سے فرار ہو بھی جاؤ تو آخرت کی تلواروں سے نہ بچ پاؤ گے۔ مدد مانگو صبر اور سچ کے ذریعے بے شک صبر کے بعد ہی نصرت نازل ہوتی ہے۔ جہاد کرو۔ اللہ کی راہ میں جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اللہ کے سوا کوئی طاقت ور نہیں۔ جب امیر المومنین علیہ السلام اہل شام کے جھنڈوں کے قریب سے گزرے تو دیکھا وہ اپنی جگہ سے ہلنے تک کو تیار نہ تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے جب تک ان پر متواتر حملہ نہ ہو۔ جب تک ان کو ایسی ضرب نہ لگے کہ جو ان کے سروں کو پھاڑ دے۔ ہڈیوں کو توڑ دے ان کے بچاؤ و دفاع کرنے والی چیزیں ان کے ہاتھوں سے نہ گر پڑیں۔ یہاں تک کہ ان کے جبڑے لوہے کی ضرب سے ٹوٹ جائیں۔ ان کی پلکیں اور ٹھوڑیاں ان کے سینوں پر آگریں۔ کہاں ہیں اہل صبر اور اجر کے طالب؟ پس مسلمانوں کا گروہ آپؑ کے پاس آیا۔ میمنہ اپنے مقام اور صفوں کی طرف پلٹ آیا جو بھی ان کے سامنے آیا اسے کاٹ ڈالا۔ آگے بڑھا یہاں تک کہ جھنڈوں تک جا پہنچا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میںؑ نے تمہارا پسپا ہونا اور صفوں کو چھوڑنا۔ دیکھا تمہیں اہل جفاو اہل طاغوت شام کے بدوؤں نے پسپا کر دیا۔ حالانکہ تم عرب کے شہسوار اور اشراف ہو۔ اور تلاوت قرآن کے ساتھ اپنی راتوں کو آباد کرنے والے ہو۔ اور دعوت حق دینے والے ہو۔ خطاکار گمراہ ہوئے اگر تم بھاگنے کے بعد نہ پلٹتے اور پسپا ہونے کے بعد حملہ نہ کرتے تو تمہارے لیے میدان سے فرار ہونے والوں جیسا سلوک واجب ہوتا اور تم ہلاکت اٹھانے والے ہو جاتے۔ بعض چیزیں مجھؑ پر ناگوار گزریں مگر بعض چیزوں نے مجھےؑ سکون دیا اور میراؑ سینہ پر جوش ہو گیا ہے۔ جب میںؑ نے دیکھا کہ تم نے ان کو ویسا پسپا کر دیا جیسا انہوں نے تم کو کیا تھا۔ اور انہیں ان کی صفوں سے تتر بتر کر دیا جیسا انہوں نے تمہیں کیا تھا اور تم نے ان کو تلواروں سے مارا۔ یہاں تک کہ ان کا پہلا ان کے آخری سے جا ملا اس وقت وہ ان اونٹوں کی مانند ہیں جو پیاسے ہوں اور انہیں اطراف سے ہانکا جائے۔ صبر کرو۔ تم پر سکون نازل ہوا۔ اللہ عزّوجلَّ تمہیں یقین پر ثابت قدم رکھے۔ یقیناً بھاگنے والا یہ جان لے کہ اس کا رب اس سے ناراض ہے وہ اپنے آپ سے بھاگنے والا ہے۔ یقیناً فرار ہونے میں اللہ عزّوجلَّ کی ناراضگی، یقینی ذلت، ہمیشہ باقی رہنے والی خجالت اور زندگی کی خرابی ہے۔ بھاگ جانے والے کی عمر میں اضافہ نہیں ہوتا۔ یہ بھاگنا اس کے اور اس کے آنے والے دن (موت) کے درمیان حائل نہیں ہوتا۔ اس کے رب کو راضی نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے کہ انسان ان خصلتوں کو اپنائے، ان کا لباس پہنے اس کیلئے موت بہتر ہے۔ آپ علیہ السلام کے دیگر کلام میں ہے۔" اور جب تمہارا اس قوم سے سامنا ہو تو اس وقت تک ان سے نہ لڑنا جب تک وہ تم سے نہ لڑیں۔ جب وہ ابتداء کریں تو تم بھی جنگ شروع کر دینا۔ تمہارے لئے وقار و سکون برقرار رکھنا لازم ہے۔ دانتوں کو بھینچ لینا ایسا کرنا سر پر تلوار کے وار کو روکتا ہے، آنکھیں جھکی رکھنا، اور دیکھو گھوڑوں کے سروں اور آدمیوں کے چہروں کی صفوں

کو سیدھا رکھنا، کم بولنا، ایسا کرنا قوت کو جمع رکھنا اور کمزوری کو بھگاتا ہے۔ اپنی جانوں کو مبارزت، میدان جنگ میں اترنے اور لڑائی کیلئے آمادہ کرو۔ ڈٹے رہو۔ اللہ عزّوجلّ کا ذکر کثرت سے کرو۔ سختیوں کے دفاع جنگجو بہادروں کے ذمہ ہے۔ وہی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جو اپنے علم کے ارد گرد رہتے ہیں۔ اس کے گرد اور سامنے جنگ کرتے ہیں اور جب تم حملہ کرو تو فرد واحد کی طرح اور تم پر لازم ہے ایک دوسرے کی پشت پناہی کرنا کیونکہ جنگ ایک عہد نامہ ہوتا ہے۔ تاکہ پیچھے ہٹنے کے بعد لڑائی اور بکھرنے کے بعد حملہ کرنے میں تمہارے لئے مسئلہ نہ ہو۔ جو تمہارے سامنے سلامتی کیلئے ہتھیار ڈال دے۔ قبول کرو۔ صبر کے ذریعے مدد چاہو۔ بے شک صبر کے بعد ہی اللہ کی طرف سے نصرت آتی ہے۔ یقیناً زمین کا مالک اللہ عزّوجلّ ہے وہ اسے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرے۔ البتہ آخرت صرف پرہیز گاروں کیلئے ہے۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) لِأَصْحَابِهِ إِذَا لَقِيتُمْ عَدُوَّكُمْ فِي الْحَرْبِ فَأَقِلُّوا الْكَلَامَ وَ اذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ فَتُسْخِطُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ تَسْتَوْجِبُوا غَضَبَهُ وَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمُ الْمَجْرُوحَ وَ مَنْ قَدْ نُكِّلَ بِهِ أَوْ مَنْ قَدْ طَمِعَ عَدُوُّكُمْ فِيهِ فَقُوهُ بِأَنْفُسِكُمْ .

5- احمد بن محمد کوفی نے، ابن جمہور سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے مفضل بن عمر سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ "جب تمہارا جنگ میں تمہارے دشمن سے سامنا ہو تو کلام کم کرو۔ اللہ کا ذکر کرو۔ ان کو پیٹھ مت دکھاؤ، ورنہ اللہ تم سے نالاں ہو گا۔ اور تم اس کے غضب کو حتماً دعوت دو گے اور جب تم اپنے زخمی بھائیوں کو دیکھو اور ان کو کہ جنہیں قید کر لیا گیا یا اس کو کہ جس میں تمہارے دشمن کو طمع ہو تو اپنی جان کے ذریعے ان کی حفاظت کرو۔

باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي السَّبْيِ يَأْخُذُهُ الْعَدُوُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْقِتَالِ مِنْ أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنْ مَمَالِيكِهِمْ فَيَحُوزُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ بَعْدُ قَاتَلُوهُمْ فَظَفِرُوا بِهِمْ وَ سَبَوْهُمْ وَ أَخَذُوا مِنْهُمْ مَا أَخَذُوا مِنْ مَمَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ وَ أَوْلَادِهِمُ الَّذِينَ كَانُوا أَخَذُوهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِمَا كَانُوا أَخَذُوهُ مِنْ أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ وَ مَمَالِيكِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَمَّا أَوْلَادُ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُقَامُونَ فِي سِهَامِ الْمُسْلِمِينَ وَ لَكِنْ يُرَدُّونَ إِلَى أَبِيهِمْ أَوْ أَخِيهِمْ أَوْ إِلَى وَلِيِّهِمْ بِشُهُودٍ وَ أَمَّا الْمَمَالِيكُ فَإِنَّهُمْ يُقَامُونَ فِي سِهَامِ الْمُسْلِمِينَ فَيُبَاعُونَ وَ يُعْطَى مَوَالِيهِمْ قِيمَةَ أَثْمَانِهِمْ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ .

1- محمد بن یحییٰ نے، احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسن بن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے بعض صحابہ سے، انہوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان قید ہونے والے مسلمانوں کے بارے میں کہ جنہیں دشمن مسلمانوں سے جنگ کے دوران قید کر لے کہ جو مسلمانوں کی اولاد ہوں یا مسلمانوں کے غلام ہوں۔ انہیں دشمن اپنے قبضے میں لے لے۔ پھر مسلمان دوبارہ لڑائی کر کے ان پر کامیابی حاصل کریں اور ان کو قیدی بنالیں اور ان سے مسلمانوں کی وہ اولاد اور وہ غلام کہ جنہیں دشمن نے مسلمانوں سے چھینا تھا۔ چھین لیں تو مسلمانوں کی اس اولاد اور ان غلاموں کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک اولاد المسلمین کا تعلق ہے وہ مسلمانوں کے سہم میں شامل نہ ہوں گے، بلکہ انہیں ان کے باپ، بھائی یا سرپرست کے حوالے کیا جائے گا۔ شواہد کی بنیاد پر اور البتہ غلام سہام مسلمین میں شامل ہوں گے، ان کو بیچا جائے گا اور ان کے مالکوں کو بیت المال مسلمین سے ان کی قیمت ادا کی جائے گی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَقِيَهُ الْعَدُوُّ وَ أَصَابَ مِنْهُ مَالًا أَوْ مَتَاعاً ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ أَصَابُوا ذَلِكَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِمَتَاعِ الرَّجُلِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَصَابُوهُ قَبْلَ أَنْ يَحُوزُوا مَتَاعَ الرَّجُلِ رُدَّ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ أَصَابُوهُ بَعْدَ مَا حَازُوهُ فَهُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَ هُوَ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا۔ کہ جس کا دشمن سے سامنا ہو جائے اور اسے دشمن سے مال و متاع حاصل ہو۔ پھر دیگر مسلمان بھی وہاں پہنچ جائیں تو اس شخص کے اس مال و متاع کا کیا کیا جائے گا؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مال فے میں شمار ہو گا تمام مسلمانوں کے درمیان لیکن اس کو حق شفع حاصل ہو گا اور وہ سب سے پہلے اس کو خریدنے کا حق دار ہو گا۔

باب أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَنْزِلَ دَارَ الْحَرْبِ

(مسلمانوں کا دار حرب میں قیام جائز نہیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) جَيْشاً إِلَى خَثْعَمٍ فَلَمَّا غَشِيَهُمْ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ أَعْطُوا الْوَرَثَةَ نِصْفَ الْعَقْلِ بِصَلَاتِهِمْ وَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) أَلَا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ نَزَلَ مَعَ مُشْرِكٍ فِي دَارِ الْحَرْبِ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر خثعم کی طرف روانہ کیا۔ جب وہ کفار کے سامنے ہوئے تو انہوں نے نماز کے ذریعے پناہ چاہی۔ ان میں سے بعض مارے گئے۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان کے وارثوں کو ان کی نماز کے سبب آدھی دیت دو۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار میں بری الذمہ ہوں ہر اس مسلمان سے جو مشرک کے ساتھ دار حرب (جنگ زدہ علاقہ) میں قیام کرے۔

باب قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ (مال غنیمت کی تقسیم)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) السَّرِيَّةُ يَبْعَثُهَا الْإِمَامُ فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ كَيْفَ تُقْسَمُ قَالَ إِنْ قَاتَلُوا عَلَيْهَا مَعَ أَمِيرٍ أَمَّرَهُ الْإِمَامُ عَلَيْهِمْ أُخْرِجَ مِنْهَا الْخُمُسُ لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ وَ قُسِمَ بَيْنَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُونُوا قَاتَلُوا عَلَيْهَا الْمُشْرِكِينَ كَانَ كُلُّ مَا غَنِمُوا لِلْإِمَامِ يَجْعَلُهُ حَيْثُ أَحَبَّ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ وہ جنگی لشکر جسے امام علیہ السلام بھیجے اگر انہیں مال غنیمت ملے تو کیسے تقسیم کریں؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر انہوں نے اس مال غنیمت کیلئے اس امید کی معیت میں قتال کیا کہ جسے امام علیہ السلام نے امیر بنایا تھا تو اس مال غنیمت میں سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خمس نکالا جائے گا اور ان کے درمیان باقی چار حصے تقسیم کیے جائیں گے۔ اور اگر انہوں نے اس مال غنیمت کیلئے مشرکین سے جنگ نہیں کی تو سارا مال غنیمت جو انہیں ملا امام علیہ السلام کا ہو گا۔ وہ جیسے چاہیں خرچ کریں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ بَعْضُ إِخْوَانِي أَنْ أَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ مَسَائِلَ مِنَ السُّنَنِ فَسَأَلْتُهُ أَوْ كَتَبْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَكَانَ فِيمَا سَأَلْتُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجَيْشِ إِذَا غَزَا أَرْضَ الْحَرْبِ فَغَنِمُوا غَنِيمَةً ثُمَّ لَحِقَهُمْ جَيْشٌ آخَرُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَ لَمْ يَلْقَوْا عَدُوّاً حَتَّى خَرَجُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ هَلْ يُشَارِكُونَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ وَ عَنْ سَرِيَّةٍ كَانُوا فِي سَفِينَةٍ وَ لَمْ يَرْكَبْ صَاحِبُ الْفَرَسِ فَرَسَهُ كَيْفَ تُقْسَمُ الْغَنِيمَةُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ وَ لِلرَّاجِلِ سَهْمٌ فَقُلْتُ وَ إِنْ لَمْ يَرْكَبُوا وَ لَمْ يُقَاتِلُوا عَلَى أَفْرَاسِهِمْ فَقَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ كَانُوا فِي عَسْكَرٍ فَتَقَدَّمَ الرُّجَّالُ فَقَاتَلُوا وَ غَنِمُوا كَيْفَ كَانَ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ أَ لَمْ أَجْعَلْ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَ لِلرَّاجِلِ سَهْماً وَ هُمُ الَّذِينَ غَنِمُوا دُونَ الْفُرْسَانِ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن محمد سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان بن داؤد سے، اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میرے بعض بھائیوں نے مجھے لکھا کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بعض مسائل کا ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کروں۔ پس میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کئے اور پھر ان کو لکھا۔ ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ مجھے اس لشکر کے بارے میں ارشاد فرمایئے کہ جس نے ارض حرب میں جنگ کی اور مال غنیمت پایا۔ پھر ان کے دارالسلام میں پہنچنے سے پہلے ان سے دوسرا لشکر جاملا۔ انہیں دشمن سے سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ وہ بھی دارالسلام پہنچ گیا۔ دوسرا لشکر پہلے لشکر کے ساتھ مال غنیمت میں شریک ہو گا۔ فرمایا: ہاں شریک ہو گا، میں نے آپؑ سے اس جنگ کے بارے میں سوال کیا کہ جو کشتیوں پر لڑی جائے اور گھوڑا سوار اپنے گھوڑوں پر سوار نہ ہوں تو ان کے درمیان غنیمت کیسے تقسیم ہو گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا گھوڑا بر داروں کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔ میں نے عرض کی۔ اگرچہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار نہیں ہوئے اور نہ ہی ان پر سوار ہو کر جنگ کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر گھوڑے بردار لشکر میں ہوں اور ان کے آگے پیادہ ہوں جو جنگ کریں اور غنیمت پائیں تو ان کے درمیان تقسیم کیسے ہوتی ہے۔ کیا گھوڑا برداروں کیلئے دو حصے اور پیادوں کے لئے ایک حصہ مقرر نہیں کیا جاتا؟ حالانکہ جنہوں نے غنیمت حاصل کی وہ گھوڑا بردار تو نہ تھے۔

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ أَفْرَاسٌ فِي الْغَزْوِ لَمْ يُسْهَمْ لَهُ إِلَّا لِفَرَسَيْنِ مِنْهَا .

3- ابو علی الاشعری نے محمد بن سالم سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے حسین بن عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کسی کے ساتھ جنگ میں بہت سے گھوڑے ہوں تو اسے فقط دو گھوڑوں کا حصہ دیا جائے گا اس سے زیادہ کا نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ يُؤْخَذُ الْخُمُسُ مِنَ الْغَنَائِمِ فَيُجْعَلُ لِمَنْ جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُقْسَمُ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ قَالَ وَ لِلْإِمَامِ صَفْوُ الْمَالِ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارِيَةَ الْفَارِهَةَ وَ الدَّابَّةَ الْفَارِهَةَ وَ الثَّوْبَ وَ الْمَتَاعَ مِمَّا يُحِبُّ وَ يَشْتَهِي فَذَلِكَ لَهُ قَبْلَ قِسْمَةِ الْمَالِ وَ قَبْلَ إِخْرَاجِ الْخُمُسِ قَالَ وَ لَيْسَ لِمَنْ قَاتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْأَرَضِينَ وَ لَا مَا غَلَبُوا عَلَيْهِ إِلَّا مَا احْتَوَى عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَ لَيْسَ لِلْأَعْرَابِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ وَ إِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْإِمَامِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) صَالَحَ الْأَعْرَابَ أَنْ يَدَعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَ لَا يُهَاجِرُوا عَلَى أَنَّهُ إِنْ دَهَمَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنْ عَدُوِّهِ دَهْمٌ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ وَ سُنَّةٌ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَ فِي غَيْرِهِمْ وَ الْأَرْضُ الَّتِي أُخِذَتْ عَنْوَةً بِخَيْلٍ أَوْ رِكَابٍ فَهِيَ مَوْقُوفَةٌ مَتْرُوكَةٌ فِي يَدَيْ مَنْ يَعْمُرُهَا وَ يُحْيِيهَا وَ يَقُومُ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ طَاقَتِهِمْ مِنَ الْحَقِّ النِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الثُّلُثَيْنِ عَلَى قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صَالِحاً وَ لَا يَضُرُّهُمْ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے بعض دوستوں سے، انہوں نے ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مال غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور اس خمس کو انہیں دیا جائے گا کہ جن کیلئے اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور پانچ میں سے باقی چار

حصے لڑائی کرنے والوں اور ان کے سرپرستوں میں تقسیم ہوں گے اور فرمایا۔ امامؑ کیلئے مال غنیمت کا اعلیٰ ترین مال ہو گا۔ وہؑ چاہے تو خوبصورت کنیز، بہترین سواری، بہترین لباس، بہترین متاع میں سے جو چاہے لے اور امامؑ کو یہ اختیار تقسیم سے پہلے اور خمس کے اخراج سے بھی پہلے ہے۔ اور فرمایا لڑائی میں شریک افراد کیلئے لشکر کی چھوڑی ہوئی اشیاء کے علاوہ کسی چیز میں حصہ نہ ہو گا۔ خواہ وہ کسی چیز پر قبضہ کریں اور اعراب کیلئے بھی غنیمت میں کچھ حصہ نہ ہو گا۔ اگرچہ وہ امام علیہ السلام کے ساتھ لڑائی میں شریک ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صالح اعراب کو ان کے گھروں میں چھوڑتے تھے اور انہیں ہجرت کا نہیں کہتے تھے۔ اس شرط پر کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کے دشمن کی طرف سے لشکر کشی ہوئی تو وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر ان کے دشمن سے لڑیں گے اور ان کیلئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہو گا۔ پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ان میں اور ان کے بعد والوں میں جاری ہو گی اور وہ زمین کہ جو سواروں اور پیادوں کے زور پر چھینی جائے گی تو یہ زمین وقف شمار ہو گی اور اس کے قبضہ میں دی جائے گی کہ جو اسے آباد کرے اور شاداب رکھے البتہ ان شرائط کے تحت کہ جو حاکم ان پر بقدر طاقت لگائے۔ آدھا حق، تیسرا حق، یا دو تہائی حق پر۔ اس قدر کہ جس کی وہ صلاحیت رکھتے ہوں اور نقصان نہ ہو۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَعْرَابِ عَلَيْهِمْ جِهَادٌ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُخَافَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيُسْتَعَانَ بِهِمْ قُلْتُ فَلَهُمْ مِنَ الْجِزْيَةِ شَيْءٌ قَالَ لَا .

5- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے منصور سے اور اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اعراب کے بارے میں کہ کیا ان پر جہاد واجب ہے؟ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ اسلام کو خطرہ ہو تو ان سے مدد لی جائے گی میں نے عرض کی کیا ان سے جزیہ لیا جائے گا؟ فرمایا نہیں۔

6- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) عَنْ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْقَوْمَ وَ قَدْ غَنِمُوا وَ لَمْ يَكُنْ شَهِدَ الْقِتَالَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) هَؤُلَاءِ الْمَحْرُومُونَ وَ أَمَرَ أَنْ يُقْسَمَ لَهُمْ .

6- اس سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے، انہوں نے علی علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو کسی گروہ کے پاس اس وقت آتا ہے جب کہ وہ مال غنیمت حاصل کر چکے ہوتے ہیں اور وہ قتال میں حصہ نہیں لے سکتا؟ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ وہ ثواب سے محروم ہو گا مگر مال غنیمت میں شریک ہو گا۔

7- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ يُخْرَجُ مِنْهَا خُمُسٌ لِلَّهِ وَ خُمُسٌ لِلرَّسُولِ وَ مَا بَقِيَ قُسِمَ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ .

7- محمد نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے غنیمت کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں سے اللہ عَزَّوجَلَّ اور اس کے رسول صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خمس (پانچواں حصہ) نکالا جائے گا اور جو باقی بچے وہ لڑائی میں شریک اور ان کی سرپرستی کرنے والوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَرَجَ بِالنِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ حَتَّى يُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَ لَمْ يَقْسِمْ لَهُنَّ مِنَ الْفَيْءِ شَيْئاً وَ لَكِنَّهُ نَفَلَهُنَّ .

8- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے محمد بن الحسن سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے اس نے صادقین علیہما السلام (یہ لفظ امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے لئے ایک ساتھ بولا جاتا ہے) میں سے کسی ایکؑ سے روایت کی ہے کہ انہوںؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ میں عورتوں کو ساتھ لے کر گئے یہاںتک کہ ان عورتوں نے زخمیوں کا علاج بھی کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے غنیمت میں سے کوئی حصہ نہ دیا لیکن یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور استحباب انہیں کچھ دیا۔

باب بغیر عنوان

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مِهْرَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ وَ خَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَ خَيْرُ الْعَسَاكِرِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَ لَا يُغْلَبُ عَشْرُ آلَافٍ مِنْ قِلَّةٍ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے مہران بن محمد سے، اس نے عمرو بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: بہترین ساتھی چار ہیں بہترین جنگجو چار سو ہیں اور بہترین لشکر چار ہزار ہے اور دس ہزار کا لشکر اپنے سے کم تر لشکر سے مغلوب نہیں ہوتا۔

2- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ خَيْثَمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا يُهْزَمُ جَيْشُ عَشَرَةِ آلَافٍ مِنْ قِلَّةٍ .

2- محمد نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے فضیل بن خثیم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دس ہزار کا لشکر اپنے سے کم والوں سے شکست نہیں کھاتا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَلْخِيُّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ لِيَ الْحَجَّاجُ وَ سَأَلَنِي عَنْ خُرُوجِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) إِلَى مَشَاهِدِهِ فَقُلْتُ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بَدْراً فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَ شَهِدَ أُحُداً فِي سِتِّمِائَةٍ وَ شَهِدَ الْخَنْدَقَ فِي تِسْعِمِائَةٍ فَقَالَ عَمَّنْ قُلْتُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) فَقَالَ ضَلَّ وَ اللَّهِ مَنْ سَلَكَ غَيْرَ سَبِيلِهِ

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے علی بن محمد سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان بن داوٗد منقری سے، اس نے کہا کہ مجھے خبر دی نصر بن اسماعیل بلخی نے، اس نے ابو حمزہ ثمالی سے، اس نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے حجاج نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے ساتھیوں کے ساتھ میدان جنگ گئے؟ تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر میں (313) تین سو تیرہ، احد میں (700) سات سو، اور خندق میں (900) نو سو تھے۔ تو حجاج نے کہا: ۔ تو نے کس سے سنا؟ تو میں نے کہا جعفر بن محمد علیہ السلام سے۔ تو حجاج نے کہا خدا کی قسم جو ان کے علاوہ کے راستہ پر چلا گمراہ ہو گیا۔

باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِيهِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كَانَ إِذَا أَرَادَ الْقِتَالَ قَالَ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمْتَ سَبِيلًا مِنْ سُبُلِكَ جَعَلْتَ فِيهِ رِضَاكَ وَ نَدَبْتَ إِلَيْهِ أَوْلِيَاءَكَ وَ جَعَلْتَهُ أَشْرَفَ سُبُلِكَ عِنْدَكَ ثَوَاباً وَ أَكْرَمَهَا لَدَيْكَ مَآباً وَ أَحَبَّهَا إِلَيْكَ مَسْلَكاً ثُمَّ اشْتَرَيْتَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْكَ حَقّاً فَاجْعَلْنِي مِمَّنِ اشْتَرَى فِيهِ مِنْكَ نَفْسَهُ ثُمَّ وَفَى لَكَ بِبَيْعِهِ الَّذِي بَايَعَكَ عَلَيْهِ غَيْرَ نَاكِثٍ وَ لَا نَاقِضٍ عَهْداً وَ لَا مُبَدِّلًا تَبْدِيلًا بَلِ اسْتِيجَاباً لِمَحَبَّتِكَ وَ تَقَرُّباً بِهِ إِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ خَاتِمَةَ عَمَلِي وَ صَيِّرْ فِيهِ فَنَاءَ عُمُرِي وَ ارْزُقْنِي فِيهِ لَكَ وَ بِهِ مَشْهَداً تُوجِبُ لِي بِهِ مِنْكَ الرِّضَا وَ تَحُطُّ بِهِ عَنِّي الْخَطَايَا وَ تَجْعَلُنِي فِي الْأَحْيَاءِ الْمَرْزُوقِينَ بِأَيْدِي الْعُدَاةِ وَ الْعُصَاةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَقِّ وَ رَايَةِ الْهُدَى مَاضِياً عَلَى نُصْرَتِهِمْ قُدُماً غَيْرَ مُوَلٍّ دُبُراً وَ لَا مُحْدِثٍ شَكّاً اللَّهُمَّ وَ أَعُوذُ بِكَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنَ الْجُبْنِ عِنْدَ مَوَارِدِ الْأَهْوَالِ وَ مِنَ الضَّعْفِ عِنْدَ مُسَاوَرَةِ الْأَبْطَالِ وَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْأَعْمَالِ فَأَحْجُمَ مَنْ شَكٍّ أَوْ مَضَى بِغَيْرِ يَقِينٍ فَيَكُونَ سَعْيِي فِي تَبَابٍ وَ عَمَلِي غَيْرَ مَقْبُولٍ .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے، سہیل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد سے، اس نے ابن القداح سے اس نے اپنے باپ میمون سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جب بھی قتال کا ارادہ کرتے تو یہ دعائیں فرماتے تھے۔ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمْتَ سَبِيلًا مِنْ سُبُلِكَ جَعَلْتَ فِيهِ رِضَاكَ وَ نَدَبْتَ إِلَيْهِ أَوْلِيَاءَكَ وَ جَعَلْتَهُ أَشْرَفَ سُبُلِكَ عِنْدَكَ ثَوَاباً وَ أَكْرَمَهَا لَدَيْكَ مَآباً وَ أَحَبَّهَا إِلَيْكَ مَسْلَكاً ثُمَّ اشْتَرَيْتَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْكَ حَقّاً فَاجْعَلْنِي مِمَّنِ اشْتَرَى فِيهِ مِنْكَ نَفْسَهُ ثُمَّ وَفَى لَكَ بِبَيْعِهِ الَّذِي بَايَعَكَ عَلَيْهِ غَيْرَ نَاكِثٍ وَ لَا نَاقِضٍ عَهْداً وَ لَا مُبَدِّلًا تَبْدِيلًا بَلِ اسْتِيجَاباً لِمَحَبَّتِكَ وَ تَقَرُّباً بِهِ إِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ خَاتِمَةَ عَمَلِي وَ صَيِّرْ فِيهِ فَنَاءَ عُمُرِي وَ ارْزُقْنِي فِيهِ لَكَ وَ بِهِ مَشْهَداً تُوجِبُ لِي بِهِ مِنْكَ الرِّضَا وَ تَحُطُّ بِهِ عَنِّي الْخَطَايَا وَ تَجْعَلُنِي فِي الْأَحْيَاءِ الْمَرْزُوقِينَ بِأَيْدِي الْعُدَاةِ وَ الْعُصَاةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَقِّ وَ رَايَةِ الْهُدَى مَاضِياً عَلَى نُصْرَتِهِمْ قُدُماً غَيْرَ مُوَلٍّ دُبُراً وَ لَا مُحْدِثٍ شَكّاً اللَّهُمَّ وَ أَعُوذُ بِكَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنَ الْجُبْنِ عِنْدَ مَوَارِدِ الْأَهْوَالِ وَ مِنَ الضَّعْفِ عِنْدَ مُسَاوَرَةِ الْأَبْطَالِ وَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْأَعْمَالِ فَأَحْجُمَ مَنْ شَكٍّ أَوْ مَضَى بِغَيْرِ يَقِينٍ فَيَكُونَ سَعْيِي فِي تَبَابٍ وَ عَمَلِي غَيْرَ مَقْبُولٍ

اے میرے معبود! بے شک تو اپنے راستوں میں سے اس راستے کو بہتر جانتا ہے کہ جس میں تو نے اپنی رضا رکھی ہے اور اس کی طرف اپنے دوستوں کو بلایا ہے اور تو نے اس راستے کو اپنے راستوں میں سے ثواب کے اعتبار سے اشرف قرار دیا ہے اور عزت کے اعتبار سے اپنے نزدیک اکرم قرار دیا ہے اور مسلک کے اعتبار سے اپنے نزدیک محبوب ترین قرار دیا ہے پھر تو نے اسمیں مومنین سے ان کی جانوں اور اموال کو خریدا ہے کہ اس کے عوض ان کے لئے جنت رکھی ہے وہ اللہ عزّوجلّ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کر دیے جاتے ہیں تیرے وعدے کو حق سمجھتے ہوئے پس مجھے ان میں سے قرار دے کہ جس نے اس میں اپنی جان تجھے فروخت کی پھر اپنی بیع (معاملہ) میں کہ جو اس نے تجھ سے کیا تھا وفا کی۔ نہ اس نے منہ موڑا اور نہ عہد کو توڑا اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کی بلکہ تیری محبت کو چاہا اور اس کے ذریعے تیرا قرب طلب کیا اور اسے میرے اعمال کا خاتمہ قرار فرما اور میری پوری زندگی اس میں صرف فرما اور اس میں مجھے اپنی رضا نصیب فرما اور اس کے ذریعے میرے تساہل سے صرف نظر فرما اور مجھے دشمن اور گناہ گاروں کے ہاتھوں علم حق و ہدایت کے نیچے شہادت پانے والوں میں سے قرار دے کہ جو زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں۔ جو صاحبان حق و ہدایت کی نصرت کے لئے چلے اور ان کے قدم نہ لڑکھڑائے اور نہ انہیں شک نے گھیرا۔ اے میرے معبود ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خوفناک صورت حال کے وقت خوف کھانے سے اور جنگجوؤں کا سامنا کرتے وقت کمزوری اور ایسے گناہ سے کہ جو اعمال کو حبط کرنے والا ہو اور یہ کہ مجھے شک گھیرے یا میں بغیر یقین کے چلوں اور میری کوشش عبث قرار پائے اور میرا عمل غیر مقبول ہو ان سب صورتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

باب الشِّعَارِ (نعرہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ شِعَارُنَا يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَ شِعَارُنَا يَوْمَ بَدْرٍ يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ اقْتَرِبْ وَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ وَ يَوْمَ بَنِي النَّضِيرِ يَا رُوحَ الْقُدُسِ أَرِحْ وَ يَوْمَ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَا رَبَّنَا لَا يَغْلِبَنَّكَ وَ يَوْمَ الطَّائِفِ يَا رِضْوَانُ وَ شِعَارُ يَوْمِ حُنَيْنٍ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ [يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ] وَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ حم لَا يُبْصِرُونَ وَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ يَا سَلَامُ أَسْلِمْهُمْ وَ يَوْمَ الْمُرَيْسِيعِ وَ هُوَ يَوْمُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَلَا إِلَى اللَّهِ الْأَمْرُ وَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَ يَوْمَ خَيْبَرَ يَوْمَ الْقَمُوصِ يَا عَلِيُّ آتِهِمْ مِنْ عَلُ وَ يَوْمَ الْفَتْحِ نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ حَقّاً حَقّاً وَ يَوْمَ تَبُوكَ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ وَ يَوْمَ بَنِي الْمَلُوحِ أَمِتْ أَمِتْ وَ يَوْمَ صِفِّينَ يَا نَصْرَ اللَّهِ وَ شِعَارُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) يَا مُحَمَّدُ وَ شِعَارُنَا يَا مُحَمَّدُ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابو نصر سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا نعرہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ہمارا بدر کے دن نعرہ يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ اقْتَرِبْ تھا۔ اُحد کے دن مسلمانوں کا نعرہ يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ تھا یوم بنی نصیر يَا رُوحَ الْقُدُسِ أَرِحْ تھا اور یوم بنی قینقاع قَيْنُقَاعَ يَا رَبَّنَا لَا يَغْلِبَنَّكَ تھا۔ یوم طائف يَا رِضْوَانُ یوم حنین يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ تھا اور یوم احزاب حم لَا يُبْصِرُونَ یوم بنی قریظہ يَا سَلَامُ أَسْلِمْهُمْ اور یوم مریسیع جو کہ یوم بنی المصطلق ہے أَلَا إِلَى اللَّهِ الْأَمْرُ اور یوم حدیبیہ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ اور یوم خیبر یوم القموص يَا عَلِيُّ آتِهِمْ مِنْ عَلُ اور یوم الفتح نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ حَقّاً حَقّاً اور یوم تبوک يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ اور یوم بنی الملوح أَمِتْ أَمِتْ اور یوم صفین يَا نَصْرَ اللَّهِ اور حسین علیہ السلام کا نعرہ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اور ہمارا نعرہ بھی يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

2- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ مُزَيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ مَا شِعَارُكُمْ قَالُوا حَرَامٌ قَالَ بَلْ شِعَارُكُمْ حَلَالٌ .

2- علی نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مدینہ کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نعرہ ہے؟ کہنے لگے ہمارا نعرہ ہے حرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمہارا نعرہ حلال ہے۔

وَ رُوِيَ أَيْضاً أَنَّ شِعَارَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ يَا مَنْصُورُ أَمِتْ وَ شِعَارَ يَوْمِ أُحُدٍ لِلْمُهَاجِرِينَ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ لِلْأَوْسِ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ .

اوراسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کا نعرہ بدر کے دن یا منصور امت اور احد کے دن مہاجرین کا نعرہ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ اوراوس کے لیے يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ تھا۔

باب فَضْلِ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ وَ إِجْرَائِهَا وَ الرَّمْيِ (گھوڑے پالنے وغیرہ کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ الْخَيْلَ كَانَتْ وُحُوشاً فِي بِلَادِ الْعَرَبِ فَصَعِدَ إِبْرَاهِيمُ وَ إِسْمَاعِيلُ (**عليهما السلام**) عَلَى جَبَلِ جِيَادٍ ثُمَّ صَاحَا أَلَا هَلَا أَلَا هَلْ قَالَ فَمَا بَقِيَ فَرَسٌ إِلَّا أَعْطَاهُمَا بِيَدِهِ وَ أَمْكَنَ مِنْ نَاصِيَتِهِ .

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے بہت سوں سے، انہوں نے ابان سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ عرب کے علاقے میں گھوڑے وحشی (غیر پالتو) ہوتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ھودی پر چڑھے اور پکارا أَلَا هَلَا أَلَا هَلْ فرمایا کوئی گھوڑا نہ بچا مگر یہ کہ ان کی اطاعت کی طرف آیا۔

2- عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

2-علی بن حکم نے عمر بن ابان سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر جڑی ہوئی ہے۔

3- عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْخَيْرُ كُلُّهُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

3-ابن فضال نے ثعلبہ سے، اس نے معمر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام کی تمام بھلائی گھوڑوں کی پیشانی سے جڑی ہے قیامت تک۔

4- عَنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ رَبَطَ فَرَساً عَتِيقاً مُحِيَتْ عَنْهُ ثَلَاثُ سَيِّئَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ كُتِبَ لَهُ إِحْدَى عَشْرَةَ حَسَنَةً وَ مَنِ ارْتَبَطَ هَجِيناً مُحِيَتْ عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَيِّئَتَانِ وَ كُتِبَ لَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ وَ مَنِ ارْتَبَطَ بِرْذَوْناً يُرِيدُ بِهِ جَمَالًا أَوْ قَضَاءَ حَوَائِجَ أَوْ دَفْعَ عَدُوٍّ عَنْهُ مُحِيَتْ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ وَ كُتِبَ لَهُ سِتُّ حَسَنَاتٍ .

4- قاسم بن یحیٰی نے اپنے دادا حسن بن راشد سے، اس نے یعقوب بن جعفر بن ابراہیم جعفری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ جو بھی ایک عتیق گھوڑا پالے اس کے تین گناہ ہر روز معاف ہوں گے اور اس کے لیے گیارہ (۱۱) نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو ھجین گھوڑا باندھے اس کی روزانہ دو برائیاں ختم ہونگی اور اس کے نامۂ اعمال میں سات نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو خچر برزون گھوڑا باندھے اور اس سے ارادہ کرے جمال کا یا قضاءِ حوائج کا یا دشمن کے دفع کرنے کا اس سے ہر روز ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور اس کے لیے چھ (6) نیکیاں لکھی جائیں گی۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَبِيهِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَجْرَى الْخَيْلَ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَ سَبَّقَهَا مِنْ ثَلَاثِ نَخَلَاتٍ فَأَعْطَى السَّابِقَ عَذْقاً وَ أَعْطَى الْمُصَلِّيَ عَذْقاً وَ أَعْطَى الثَّالِثَ عَذْقاً .

5- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گھڑ سوار کو جس نے حضاء سے مسجد زریق تک گھڑ دوڑ میں شامل ہو کر سبقت حاصل کی تھی اس کو آپؐ نے کھجور کا درخت پھل سمیت اور اسکے بعد والے کو بھی ویسا ہی، اور تیسرے کو بھی ویسا ہی انعام دیا۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ سَوَاءً .

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ يَعْنِي النِّضَالَ .

6- حسین بن محمد اشعری نے معلّی بن محمد سے، اس نے وشّاء سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ مقابلے کی اجازت نہیں مگر صرف تین میں اونٹ دوڑ، بیل دوڑ، اور گھوڑ دوڑ۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَجْرَى الْخَيْلَ وَ جَعَلَ سَبَقَهَا أَوَاقِيَّ مِنْ فِضَّةٍ .

7- محمد بن یحییٰ نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے بابا علیہ السلام سے، انہوںؑ نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے دوڑائے اور ان میں سے سبقت لے جانے والے کو سات مثقال یا ایک اوقیہ چاندی بطور انعام عطا فرمائی۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا حَرَنَتْ عَلَى أَحَدِكُمْ دَابَّةٌ يَعْنِي أَقَامَتْ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلْيَذْبَحْهَا وَ لَا يُعَرْقِبْهَا .

8- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری سواری نافرمان ہو جائے جبکہ تم دشمن کے علاقے میں ہو یا فی سبیل اللہ جنگ کی حالت میں ہو تو اسکو ذبح کر دو اسکے پاؤں مت کاٹو۔

9- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا الرِّهَانَ وَ مُلَاعَبَةَ الرَّجُلِ أَهْلَهُ .

9- حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے اس نے سعدان سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ملائکہ کسی تفریح میں حاضر نہیں ہوتے ماسوائے گھوڑ دوڑ یا شوہر جب بیوی سے محبت کا اظہار کرے۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) قَالَ الرَّمْيُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْإِسْلَامِ

10- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انکے آباء علیہما السلام نے فرمایا کہ تیر اندازی اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ مِنْ رِباطِ الْخَيْلِ قَالَ الرَّمْيُ .

11- محمد بن یحییٰ نے عمران بن موسیٰ سے، اس نے حسن بن ظریف سے اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے کہ اور اپنی استطاعت کے مطابق جتنی تم قوت رکھتے ہو گھوڑے باندھ کے تیار رکھو(انفال8:60)۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) ارْكَبُوا وَ ارْمُوا وَ إِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا ثُمَّ قَالَ كُلُّ لَهْوِ الْمُؤْمِنِ بَاطِلٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ فِي تَأْدِيبِهِ الْفَرَسَ وَ رَمْيِهِ عَنْ قَوْسِهِ وَ مُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ فَإِنَّهُنَّ حَقٌّ أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيُدْخِلُ فِي السَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلَاثَةَ الْجَنَّةَ عَامِلَ الْخَشَبَةِ وَ الْمُقَوِّيَ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ الرَّامِيَ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

12- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے علی بن اسماعیل سے مرفوع روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سواری کرو اور تیر اندازی کرو اور اگر صرف تیر اندازی کرو تو تمہارا تیر اندازی کرنا میرے لیے تمہاری سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر فرمایا"مومن کا ہر کھیل باطل ہے مگر تین کے علاوہ۔ 1۔ گھوڑے کو بنانا۔ 2۔ کمان سے تیر پھینکنا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا، کیونکہ یہ ان کا حق ہے۔ ہاں مگر یہ کہ اللہ عزّوجلّ ان تین میں سے کسی میں حصہ لینے والے کو جنت میں ضرور داخل کرے گا۔ 1۔ تیر ساز۔ 2۔ تیر دے کر جہاد فی سبیل اللہ کو طاقت دینے والا۔ 3۔ تیر کو فی سبیل اللہ چلانے والا۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ يَعْنِي النِّضَالَ .

13- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کوئی سبقت نہیں ہے مگر یہ کہ گھوڑ دوڑ، بیل دوڑ اور اونٹ دوڑ میں۔

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ كَانَ يَحْضُرُ الرَّمْيَ وَ الرِّهَانَ .

14- علی بن ابراہیم اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن البختری سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ کے مقابلوں کو دیکھنے کے لیے جاتے تھے۔

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَنَادَى فِيهَا مُنَادٍ يَا سُوءَ صَبَاحَاهْ فَسَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي الْخَيْلِ فَرَكِبَ فَرَسَهُ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ وَ كَانَ أَوَّلَ أَصْحَابِهِ لَحِقَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ وَ كَانَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) سَرْجٌ دَفَّتَاهُ لِيفٌ لَيْسَ فِيهِ أَشَرٌ وَ لَا بَطَرٌ فَطَلَبَ الْعَدُوَّ فَلَمْ يَلْقَوْا أَحَداً وَ تَتَابَعَتِ الْخَيْلُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْعَدُوَّ قَدِ انْصَرَفَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ نَسْتَبِقَ فَقَالَ نَعَمْ فَاسْتَبَقُوا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) سَابِقاً عَلَيْهِمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ قُرَيْشٍ إِنَّهُ لَهُوَ الْجَوَادُ الْبَحْرُ يَعْنِي فَرَسَهُ .

15- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مشرکین نے مدینہ کے نواح میں غارت گری کی اور ان میں منادی نے ندا دی یَا سُوءَ صَبَاحَاهْ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ منادی سنی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے تاکہ دشمن تک پہنچ پائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے ابو قتادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے ایسی زین تھی کہ جس پر کھجور کے پتے تھے اور اس میں کوئی سجاوٹ نہ تھی۔ دشمن کو تلاش کیا مگر کوئی ایک بھی نہ ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا گاہ کی طرف واپسی اختیار کی تو ابو قتادہ نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمن بھاگ گیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرمائیں تو ہم گھوڑوں کو دوڑانے میں مقابلہ کریں؟ فرمایا ہاں کرو مقابلہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آگے نکل گئے پھر ان کے پاس واپس آئے اور فرمایا میں قریش میں سے عواتک کا بیٹا ہوں۔ اور میرا گھوڑا بہترین گھوڑا ہے۔

باب الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ اللِّصَّ (راہزنوں سے دفاع)

1- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ فَزَارَةَ عَنْ أَنَسٍ أَوْ هَيْثَمِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) اللِّصُّ يَدْخُلُ فِي بَيْتِي يُرِيدُ نَفْسِي وَ مَالِي قَالَ اقْتُلْ فَأُشْهِدُ اللَّهَ وَ مَنْ سَمِعَ أَنَّ دَمَهُ فِي عُنُقِي .

1- احمد بن محمد کوفی نے محمد بن احمد قلانسی سے، اس نے احمد بن فضل سے، اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے اس نے فزارہ سے، اس نے انس سے یا ھیثم بن براء سے، اس نے کہا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ چور میرے گھر میں داخل ہو کر میری جان یا میرے مال کا ارادہ کرتا ہے۔ فرمایا اللہ کو گواہ بناؤ اور اسے قتل کر دو۔ اور جو بھی سنے وہ بھی ایسا کرے اس کا خون میری گردن پر ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَمْقُتُ الرَّجُلَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اللِّصُّ فِي بَيْتِهِ فَلَا يُحَارِبُ .

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ عزّ وجلّ اس شخص سے ناراض ہوتا ہے کہ جسکے گھر میں چور داخل ہو اور وہ اس سے نہ لڑے۔

3- وَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ لِصّاً دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِي فَسَرَقَ حُلِيَّهَا فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَمَا إِنَّهُ لَوْ دَخَلَ عَلَى ابْنِ صَفِيَّةَ لَمَا رَضِيَ بِذَلِكَ حَتَّى يَعُمَّهُ بِالسَّيْفِ .

3- اس نے اپنی اسناد کیساتھ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی اے امیر المومنین علیہ السلام چور میری بیوی کے پاس آیا اور میری بیوی کا زیور چرا کر چلا گیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اگر چور ابن صفیہ پر داخل ہوتا تو وہ اس پر راضی نہ ہوتا یہاں تک کہ اسے اپنی تلوار سے اندھا کر دیتا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ اللِّصُّ الْمُحَارِبُ فَاقْتُلْهُ فَمَا أَصَابَكَ فَدَمُهُ فِي عُنُقِي .

4 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ، اس نے ابن ابی عمیر سے ، اس نے آبان بن عثمان سے ، اس نے اس شخص سے کہ جس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب تمھارے ہاں اسلحہ بردار چور آئے تو اسے قتل کر ڈالو تم سے باز پرس نہ ہو گی اس کا خون میری گردن پر ہے۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ (جو بغیر جرم مارا جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ، اس نے عبد الرحمن بن ابی بخران سے ، اس نے عبد اللہ بن سنان سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جو بغیر کسی جرم کے مارا جائے وہ شہید ہے۔

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مَرْيَمَ هَلْ تَدْرِي مَا دُونَ مَظْلِمَتِهِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يُقْتَلُ دُونَ أَهْلِهِ وَ دُونَ مَالِهِ وَ أَشْبَاهِ ذَلِكَ فَقَالَ يَا أَبَا مَرْيَمَ إِنَّ مِنَ الْفِقْهِ عِرْفَانَ الْحَقِّ

2- مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ ابو مریم نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بغیر جرم کے قتل ہو وہ شہید ہے۔ پھر ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اے ابو مریم کیا تم نے بغیر جرم کو سمجھا؟ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اھل ومال وغیرہ کی حفاظت میں مارا جائے۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یقیناً سوچنے سے ہی حق کی پہچان ہوتی ہے۔

3- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ دُونَ مَالِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الشَّهِيدِ قُلْتُ أَ يُقَاتِلُ أَفْضَلُ أَوْ لَمْ يُقَاتِلْ قَالَ أَمَّا أَنَا لَوْ كُنْتُ لَمْ أُقَاتِلْ وَ تَرَكْتُهُ .

3- اس نے احمد بن محمد سے ، اس نے علی بن الحکم سے ، اس نے حسین بن ابو العلاء سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی اس شخص کے بارے میں جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے ؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بمنزلہ شہید ہے

4- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ حَبِيبٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنِ اعْتُدِيَ عَلَيْهِ فِي صَدَقَةِ مَالِهِ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

4- اس نے احمد سے ، اس نے وشّاء سے ، اس نے صفوان بن یحییٰ سے ، اس نے ارطاۃ بن حبیب الاسدی سے ، اس نے اس شخص سے کہ جس نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جسکے مال کے صدقے میں اس پر ظلم ہو اور وہ لڑائی کرے اور مارا جائے وہ شہید ہو گا۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي السَّفَرِ وَ مَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَيَجِيءُ قَوْمٌ يُرِيدُونَ أَخْذَ جَارِيَتِهِ أَ يَمْنَعُ جَارِيَتَهُ مِنْ أَنْ تُؤْخَذَ وَ إِنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْقَتْلَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ كَذَلِكَ إِنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ كَذَلِكَ الْأُمُّ وَ الْبِنْتُ وَ ابْنَةُ الْعَمِّ وَ الْقَرَابَةُ يَمْنَعُهُنَّ وَ إِنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْقَتْلَ قَالَ نَعَمْ [قُلْتُ] وَ كَذَلِكَ الْمَالُ يُرِيدُونَ أَخْذَهُ فِي سَفَرٍ فَيَمْنَعُهُ وَ إِنْ خَافَ الْقَتْلَ قَالَ نَعَمْ .

5-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے اس نے کہ جس کا ذکر ہو چکا ہے اس نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی مولاؑ اگر ایک شخص سفر میں ہو اور اسکے ساتھ اسکی کنیز ہو اور ایک گروہ آ کر اس سے اسکی کنیز کو چھینناچاہے تو کیا وہ اپنی کنیز کے چھیننے کو روکے حالانکہ اسے اپنی ذات کے قتل کا خوف بھی ہو؟ فرمایاہاں۔ میں نے عرض کی اسی طرح اگر اس کی بیوی ساتھ ہو تو؟ فرمایاہاں۔ میں نے عرض کی اسی طرح اگر ماں ہو یا بیٹی ہو یا چچازاد بہن ہو یا کوئی رشتہ دار خاتون تو کیا انکی بھی ایسے ہی حفاظت کرے اگرچہ اسے قتل کا خوف ہو؟ فرمایاہاں۔ میں نے عرض کی اگر اسی طرح سفر میں اگر اس کے پاس مال ہو اور وہ گروہ اس کو چھیننے کا ارادہ کریں تو خواہ قتل کا خوف ہو پھر بھی اس کا دفاع کرے؟ فرمایا"ہاں"۔

باب فَضْلِ الشَّهَادَةِ (شہادت کی فضیلت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ اللَّهِ لَأَلْفُ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ أَهْوَنُ مِنْ مَوْتٍ عَلَى فِرَاشٍ قَالَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

1-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے سعد بن سعد سے، اس نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے سعد نے کہا میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا امیر المومنین علیہ لسلام کے اس قول کے بارے میں کہ اللہ عزّوجلّ کی قسم تلوار کی ہزار ضربیں بستر پر موت سے آسان ہیں فرمایاوہ ضربیں کہ جو فی سبیل اللہ لگیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَوْقَ كُلِّ ذِي بِرٍّ بَرٌّ حَتَّى يُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ .

2-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکوکار کے اوپر نیکوکار ہے یہاںتک کہ فی سبیل اللہ مارا جائے اور جب فی سبیل اللہ مارا جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی نیکوکار نہیں ہوتا۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَطْرَةِ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے عنبسۃ سے اس نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ علیؑ ابن الحسین علیہ السلام فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایااللہ عزّوجلّ کے نزدیک فی سبیل اللہ بہہ جانے والے خون کے قطرے سے افضل کوئی قطرہ نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ رَفَعَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) خَطَبَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَتَيْتُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَ دَعَوْتُهُمْ وَ احْتَجَجْتُ عَلَيْهِمْ فَدَعَوْنِي إِلَى أَنْ أَصْبِرَ لِلْجِلَادِ وَ أَبْرُزَ لِلطِّعَانِ فَلِأُمِّهِمُ الْهَبَلُ وَ قَدْ كُنْتُ وَ مَا أُهَدَّدُ بِالْحَرْبِ وَ لَا أُرْهَبُ بِالضَّرْبِ أَنْصَفَ الْقَارَةَ مَنْ رَامَاهَا فَلِغَيْرِي فَلْيُبْرِقُوا وَ لْيُرْعِدُوا فَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ الَّذِي فَلَلْتُ حَدَّهُمْ وَ فَرَّقْتُ جَمَاعَتَهُمْ وَ بِذَلِكَ الْقَلْبِ أَلْقَى عَدُوِّي وَ أَنَا عَلَى مَا وَعَدَنِي رَبِّي مِنَ النَّصْرِ وَ التَّأْيِيدِ وَ الظَّفَرِ وَ إِنِّي لَعَلَى يَقِينٍ مِنْ رَبِّي وَ غَيْرِ شُبْهَةٍ مِنْ أَمْرِي أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْمَوْتَ لَا يَفُوتُهُ الْمُقِيمُ وَ لَا يُعْجِزُهُ الْهَارِبُ لَيْسَ عَنِ الْمَوْتِ مَحِيصٌ وَ مَنْ لَمْ يَمُتْ يُقْتَلْ وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْمَوْتِ الْقَتْلُ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَلْفُ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِيتَةٍ عَلَى فِرَاشٍ وَا عَجَبَا لِطَلْحَةَ أَلَّبَ النَّاسَ عَلَى ابْنِ عَفَّانَ حَتَّى إِذَا قُتِلَ أَعْطَانِي صَفْقَتَهُ بِيَمِينِهِ طَائِعاً ثُمَّ نَكَثَ بَيْعَتِي اللَّهُمَّ خُذْهُ وَ لَا تُمْهِلْهُ وَ إِنَّ الزُّبَيْرَ نَكَثَ بَيْعَتِي وَ قَطَعَ رَحِمِي وَ ظَاهَرَ عَلَيَّ عَدُوِّي فَاكْفِنِيهِ الْيَوْمَ بِمَا شِئْتَ .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے مرفوع روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے جمل کے دن خطاب فرمایااللہ عَزّوجَلَّ کی حمد وثنا کے بعد فرمایااے لوگو! میں ؑاس قوم کے پاس آیااور انہیں دعوت حق دی اور ان پر دلیل قائم کی اور وہ مجھے ؑدعوت دیتے ہیں مقابلہ کرنے اور مقاتلہ کرنے کی۔ ان کی ماں بے اولاد ہو اور میں ؑنہ تو جنگ سے ڈرنے والا ہوں اور نہ ہی ضرب سے۔ میں ؑان کے لیے تیر اندازوں کی صف قائم کروں گا جو ان پر تیر برسائے گی وہ میرے ؑغیر ہیں کہ جو بھاگتے یا کانپتے ہیں۔ پس میں ابوالحسن علیہ السلام ہوں میں انکی حدیں توڑ کر انکی جماعت کو پراگندہ کر دوں گا۔ اور میں ؑاسی دل کیساتھ دشمن کا سامنا کروں گا اور میں ؑتو اپنے رب کے وعدے پر قائم ہوں کہ اس نے مجھ ؑسے نصرت، تائید اور کامیابی کا وعدہ کیا ہے اور میں ؑیقیناً اپنے رب کی طرف ہوں مجھے ؑاپنے امر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اے لوگو! موت کو نہ تو کھڑے رہنے والا ختم کر سکتا ہے اور نہ اس سے بھاگنے والا ٹال سکتا ہے موت سے بچاؤ نہیں ہے اور جو نہیں مرنا چاہتا وہ قتل ہو جائے کیونکہ قتل ہونا موت سے افضل ہے اس ذات کی قسم کہ جسکے قبضے میں میری ؑجان ہے میرے ؑلیے بستر پر مرنے سے تلوار کی ہزار ضرب کھانا زیادہ سہل ہے۔ تعجب ہے طلحہ پر کہ اس نے ابن عفان کے خلاف لوگوں کو جمع کیا یہاں تک کہ وہ مارا گیا پھر طلحہ میرے ؑپاس آیا تو اس نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی مرضی سے میری ؑبیعت کر لی پھر اس نے میری ؑبیعت توڑ ڈالی خدایا اس کو پکڑ اور اسے مہلت نہ دے اور زبیر نے میری ؑبیعت توڑ دی اور قطع رحمی کی اور مجھ ؑسے دشمنی کا اظہار کیا۔ اے اللہ عَزّوجَلَّ آج کے دن مجھے ؑاس کے شر سے جیسے تو چاہے بچا۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) مَا بَالُ الشَّهِيدِ لَا يُفْتَنُ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ [النَّبِيُّ] (**صلى الله عليه وآله**) كَفَى بِالْبَارِقَةِ فَوْقَ رَأْسِهِ فِتْنَةً .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کیا وجہ ہے کہ شہید کو اسکی قبر میں کوئی سوال نہ ہو گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے سر پر پڑنے والی تلوار کا امتحان اس کیلئے کافی تھا۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يُعَرِّفْهُ اللَّهُ شَيْئاً مِنْ سَيِّئَاتِهِ .

6۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے، اس نے سعدان سے، اس نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو راہ خدا میں مارا جائے خدا اسے اسکے گناہوں میں سے کچھ نہ دکھائے گا (یعنی اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے)۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَ أُهْرِيقَ دَمُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے سوید قلانسی سے، اس نے ساعتہ سے، اس نے ابو بصیر سے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا! جس میں گھوڑے کی جب ٹانگیں کٹ چکی ہوں تو وہ اللہ کی راہ میں اپنا خون بہا دے۔

باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى رَجُلٍ فِي كَتِيبَةٍ يَعْرِضُ لَهُمْ سَبُعٌ أَوْ لِصٌّ فَحَمَاهُمْ أَنْ يَجُوزُوا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابو جمیلہ سے اس نے سعد بن طریف سے، اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّ و جلّ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے کہ جو لشکر میں ہو اور انہیں جنگلی درندے یا چور آ پہنچیں اور وہ اس سے دفاع میں انکی حمایت کرے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَوْنُكَ الضَّعِيفَ مِنْ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کمزور کی مدد کرنا تمہارا صدقہ دینے سے افضل ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُثَنًّى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَادِيَةَ مَاءٍ أَوْ نَارٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے مثنیٰ سے، اس نے فطر بن خلیفہ سے، اسنے محمدؑ بن علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے بابا علیہ السلام سے انہوںؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بھی مسلمانوں کو آگ اور پانی کے نقصان سے بچائے اس پر جنت واجب ہے۔

باب بغیر عنوان

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى الطَّوِيلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَسْطَ اللِّسَانِ وَ كَفَّ الْيَدِ وَ لَكِنْ جَعَلَهُمَا يُبْسَطَانِ مَعاً وَ يُكَفَّانِ مَعاً .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے یحیٰی طویل سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ نے ایسا نہیں کیا کہ زبان کو چھوڑا ہو اور ہاتھوں کو روکا ہو بلکہ اللہ عزّوجلّ نے یا تو دونوں کو کھولا یا دونوں کو بند کیا ہے ایک ساتھ۔

باب الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ (امر بالمعروف و نہی عن المنکر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ قَاضِي مَرْوَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُتَّبَعُ فِيهِمْ قَوْمٌ مُرَاءُونَ يَتَقَرَّءُونَ وَ يَتَنَسَّكُونَ حُدَثَاءُ سُفَهَاءُ لَا يُوجِبُونَ أَمْراً بِمَعْرُوفٍ وَ لَا نَهْياً عَنْ مُنْكَرٍ إِلَّا إِذَا أَمِنُوا الضَّرَرَ يَطْلُبُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرُّخَصَ وَ الْمَعَاذِيرَ يَتَّبِعُونَ زَلَّاتِ الْعُلَمَاءِ وَ فَسَادَ عَمَلِهِمْ يُقْبِلُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ مَا لَا يَكْلِمُهُمْ فِي نَفْسٍ وَ لَا مَالٍ وَ لَوْ أَضَرَّتِ الصَّلَاةُ بِسَائِرِ مَا يَعْمَلُونَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَبْدَانِهِمْ لَرَفَضُوهَا كَمَا رَفَضُوا أَسْمَى الْفَرَائِضِ وَ أَشْرَفَهَا إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةٌ عَظِيمَةٌ بِهَا تُقَامُ الْفَرَائِضُ هُنَالِكَ يَتِمُّ غَضَبُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ فَيَعُمُّهُمْ بِعِقَابِهِ فَيُهْلَكُ الْأَبْرَارُ فِي دَارِ الْفُجَّارِ وَ الصِّغَارُ فِي دَارِ الْكِبَارِ إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ سَبِيلُ الْأَنْبِيَاءِ وَ مِنْهَاجُ الصُّلَحَاءِ فَرِيضَةٌ عَظِيمَةٌ بِهَا تُقَامُ الْفَرَائِضُ وَ تَأْمَنُ الْمَذَاهِبُ وَ تَحِلُّ الْمَكَاسِبُ وَ تُرَدُّ الْمَظَالِمُ وَ تُعْمَرُ الْأَرْضُ وَ يُنْتَصَفُ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَ يَسْتَقِيمُ الْأَمْرُ فَأَنْكِرُوا بِقُلُوبِكُمْ وَ الْفِظُوا بِأَلْسِنَتِكُمْ وَ صُكُّوا بِهَا جِبَاهَهُمْ وَ لَا تَخَافُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ فَإِنِ اتَّعَظُوا وَ إِلَى الْحَقِّ رَجَعُوا فَلَا سَبِيلَ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولئِكَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ هُنَالِكَ فَجَاهِدُوهُمْ بِأَبْدَانِكُمْ وَ أَبْغِضُوهُمْ بِقُلُوبِكُمْ غَيْرَ طَالِبِينَ سُلْطَاناً وَ لَا بَاغِينَ مَالًا وَ لَا مُرِيدِينَ بِظُلْمٍ ظَفَراً حَتَّى يَفِيئُوا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ وَ يَمْضُوا عَلَى طَاعَتِهِ قَالَ وَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى شُعَيْبٍ النَّبِيِّ (**صلوات الله عليه**) أَنِّي مُعَذِّبٌ مِنْ قَوْمِكَ مِائَةَ أَلْفٍ أَرْبَعِينَ أَلْفاً مِنْ شِرَارِهِمْ وَ سِتِّينَ أَلْفاً مِنْ خِيَارِهِمْ فَقَالَ (**عليه السلام**) يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ الْأَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْأَخْيَارِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ دَاهَنُوا أَهْلَ الْمَعَاصِي وَ لَمْ يَغْضَبُوا لِغَضَبِي .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے بشر بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عصمۃ مرو کے قاضی سے اس نے جابر سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم ہو گی انمیں اس گروہ کی اتباع کی جائے گی کہ جو ریاکار ہوں گے ان کے اعمال بچوں کی طرح بغیر علم اور معرفت کے ہوں گے وہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ضرورت اس وقت تک محسوس نہ کریں گے کہ جب تک انہیں (نام نہاد) نقصان سے امان نہ ہو گی وہ اپنے لیے بہانے اور گنجائش تلاش کریں گے جس کے لیے وہ مذہبی رہنماؤں کی غلطیاں اور بداعمالیاں استعمال کریں گے۔ وہ اپنی جانوں کیلئے فرائض سے رعایت اور معذرت کے طالب ہوں گے۔ نماز، روزہ اور ہر اس شے کی طرف آئیں گے کہ جو ان کے مال یا جان کو مجروح نہ کرلے اور اگر انکے دوسرے اعمال کی طرح نماز بھی ان کے اموال وجان کے لیے نقصان دہ ہونے لگی تو پھر دوسرے اشرف واعظم فرائض کی طرح اسے بھی ترک کر دیں گے یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک عظیم فریضہ ہے۔ اسی سے فرائض کا قیام ہے۔ اسی وجہ سے اللہ عزّوجلّ کا ان پر غضب پورا ہو گا اور اللہ عزّوجلّ انہیں اپنی سزا سے اندھا بنا دے گا یہاں تک کہ نیکوکار فاجر لوگوں کے گھروں میں اگر جائیں گے تو ضرور ہلاک ہوں گے اور چھوٹے بڑوں کے گھروں میں۔ یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انبیاءؑ کا راستہ اور صالحینؑ کا طریقہ ہے۔ اور ایک عظیم فریضہ ہے کہ جس سے فرائض کا قیام ہے اور مذہب کا امن بھی۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہی سے کسب حلال اور مظالم کو رد کیا جاتا ہے اسی سے زمین کی آبادی، دشمنوں سے انصاف کیا جاتا اور امر کو سیدھا کیا جاتا ہے پس اپنے دلوں کیساتھ نہی عن المنکر کرو اور اپنی زبانوں کو الفاظ دو کہ ان کے ذریعے انکی پیشانیوں پر شدید ضرب لگاؤ اللہ عزّوجلّ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔ پس اگر وہ وعظ کو قبول کریں اور حق کی طرف پلٹ آئیں تو ان سے لڑنے کا کوئی راستہ نہیں۔

بیشک جہاد ان کے خلاف ہے جو لوگوں پر ظلم کریں اور بغیر کسی حق کے زمین پر بغاوت کریں وہی ہیں کہ جن کے لیے دردناک عذاب ہے (شوریٰ 42:42) ایسے لوگوں سے اپنے جسموں کے ذریعے جہاد کرو اور اپنے دلوں میں ان کے لیے بغض رکھو۔ نہ تو فوقیت کے لیے نہ مال کے لیے اور نہ

ہی ظلم کرنے کے لیے ان پر کامیابی حاصل کرو۔ یہاں تک کہ وہ امر الہی کی طرف پلٹ آئیں اور اسکی اطاعت کو تسلیم کریں۔ فرمایا اللہ عزّوجلّ نے شعیب علیہ السلام پر وحی کی کہ میں نے تیری قوم کے ایک لاکھ چالیس ہزار برے لوگوں اور ساٹھ ہزار اچھے لوگوں کو عذاب دیا ہے شعیب علیہ السلام نے عرض کی جو برے تھے سو ٹھیک ہوا البتہ نیکو کاروں کو عذاب کس وجہ سے ہوا؟ تو اللہ عزّوجلّ نے انکی طرف وحی فرمائی وہ گنہگاروں کو نیکی کی ہدایت نہیں کرتے تھے اور میرے غضب کردہ چیزوں سے غضبناک نہیں ہوتے تھے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَمْ يُؤْخَذْ لِضَعِيفِهَا مِنْ قَوِيِّهَا بِحَقِّهِ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ .

2۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے کہ "وہ امت مقدس نہیں ہے جو کہ اپنے کمزور فرد کو اپنے طاقت ور فرد سے اسکا حق بغیر کسی ضرر کے نہ دلا سکے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَتَنْهُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُسْتَعْمَلَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ فَيَدْعُو خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عیسی سے، اس نے محمد بن عمر بن عرفہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ تمھیں ضرور بالضرور امر بالمعروف اور نہی عن االمنکر کرنا چاہیے ورنہ تم پر اشرار مسلط ہونگے تمھارے نیکو کار انکے خلاف بد دعا بھی کریں گے تو انکی دعا قبول نہ ہو گی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ وَيْلٌ لِقَوْمٍ لَا يَدِينُونَ اللَّهَ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے اس نے عبداللہ بن مسکان سے، اس نے داؤد بن فرقد سے اس نے ابو سعید الزہری سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جہنم کی ایک وادی ہے اس قوم کیلئے کہ جو اللہ کے دین کیلئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرتے"

5- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) بِئْسَ الْقَوْمُ قَوْمٌ يَعِيبُونَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

5۔ انہی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا" تمام قوموں سے بری قوم وہ ہے کہ جو امر بالمعروف اور نہی المنکر کو عیب گردانتے ہیں"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ حَسَنٍ قَالَ خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَيْثُ مَا عَمِلُوا مِنَ الْمَعَاصِي وَ لَمْ يَنْهَهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَ الْأَحْبَارُ عَنْ ذَلِكَ وَ إِنَّهُمْ لَمَّا تَمَادَوْا فِي الْمَعَاصِي وَ لَمْ يَنْهَهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَ الْأَحْبَارُ عَنْ ذَلِكَ نَزَلَتْ بِهِمُ الْعُقُوبَاتُ فَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَمْ يُقَرِّبَا أَجَلًا وَ لَمْ يَقْطَعَا رِزْقاً إِنَّ الْأَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ إِلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّرَ اللَّهُ لَهَا مِنْ زِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ فَإِنْ أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فِي أَهْلٍ أَوْ مَالٍ أَوْ نَفْسٍ وَ رَأَى عِنْدَ أَخِيهِ غَفِيرَةً فِي أَهْلٍ أَوْ مَالٍ أَوْ نَفْسٍ فَلَا تَكُونَنَّ عَلَيْهِ فِتْنَةً فَإِنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ لَبَرِيءٌ مِنَ الْخِيَانَةِ مَا لَمْ يَغْشَ دَنَاءَةً تَظْهَرُ فَيَخْشَعُ لَهَا إِذَا ذُكِرَتْ وَ يُغْرَى بِهَا لِئَامُ النَّاسِ كَانَ كَالْفَالِجِ الْيَاسِرِ الَّذِي يَنْتَظِرُ أَوَّلَ فَوْزَةٍ مِنْ

قِدَاحِهِ تُوجِبُ لَهُ الْمَغْنَمَ وَ يُدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْمَغْرَمُ وَ كَذَلِكَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِيءُ مِنَ الْخِيَانَةِ يَنْتَظِرُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ إِمَّا دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ وَ إِمَّا رِزْقَ اللَّهِ فَإِذَا هُوَ ذُو أَهْلٍ وَ مَالٍ وَ مَعَهُ دِينُهُ وَ حَسَبُهُ إِنَّ الْمَالَ وَ الْبَنِينَ حَرْثُ الدُّنْيَا وَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ حَرْثُ الْآخِرَةِ وَ قَدْ يَجْمَعُهُمَا اللَّهُ لِأَقْوَامٍ فَاحْذَرُوا مِنَ اللَّهِ مَا حَذَّرَكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَ اخْشَوْهُ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ وَ اعْمَلُوا فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَ لَا سُمْعَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ لِغَيْرِ اللَّهِ يَكِلْهُ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ نَسْأَلُ اللَّهَ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَ مُعَايَشَةَ السُّعَدَاءِ وَ مُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے اس نے ابو حمزہ سے اس نے یحیٰی بن عقیل سے اس نے حسن سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے خطبہ دیا جس میں خدا کی حمد و ثنا کی اور فرمایا "تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ گناہ کرتے تھے مگر ان کو راہب اور پادری نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے پس جب وہ اپنے گناہوں میں حد سے تجاوز کر جاتے تھے اور انکے نیکوکار لوگ انہیں منع نہیں کرتے تھے تو اس سبب سے ان پر عذاب نازل ہوئے تھے پس امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو اور جان لو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ تو موت کو قریب کرتے ہیں اور نہ ہی رزق کو ختم کرتے ہیں یقیناً تمام امور بارش کے قطروں کی طرح ہر نفس کیلیئے آسمان سے نازل ہوتے ہیں جتنا جس نفس کیلیئے اللہ نے کم یا زیادہ مقدار کے مطابق مقرر فرمایا ہے۔ پس اگر تم میں سے کسی کو اھل، مال یا جان میں مصیبت آجائے اور دیکھے کہ اسکے بھائی کے پاس اھل، مال اور جان بہت زیادہ ہے تو اس کیلیئے فتنہ بپا نہ کرے یقیناً مسلمان مرد خیانت سے دور رہتا ہے جو کہ خسیس پن سے دھوکا نہیں کھاتا۔ پس گھٹیا لوگ خیانت کے ذریعے دھوکا دے کر کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے کہ ایک جو کامیابی کے انتظار میں ہوتا ہے تاکہ جو اس کیلیئے مال ملنے کا سبب اور اس سے نقصان کو دور کرنے کا سبب بنے۔ اسطرح مرد مسلم خیانت سے بری ہوتا ہے اور منتظر ہوتا ہے اور اللہ عزّ و جلّ کی طرف سے دو میں سے کسی ایک حسنہ کا کہ یا تو اللہ اسے بھیجے گا اس کیطرف کہ جو اس کے نزدیک بھلائی ہے یا پھر اللہ کا رزق پس جب وہ صاحب اھل و مال ہو تو اسی سے اسکا دین اور حسب ہے بے شک مال اور اولاد دنیا کی کھیتی اور نیک اعمال آخرت کی کھیتی ہیں اور کبھی کبھی اللہ ان دونوں کو چند لوگوں کیلیئے جمع بھی کر دیتا ہے۔ بچو اللہ کے غضب سے جیسا کہ وہ خود تم کو اس سے بچانا چاہتا ہے اور اس سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے ایسا ڈرنا نہیں کہ جو ذات تقصیر سے ڈرنا ہوتا ہے۔ عمل کرو مگر لوگوں کو دکھانے یا سنانے کیلیئے نہیں کیونکہ جو غیر خدا کیلیئے عمل کرے گا تو اللہ اسکے اجر کیلیئے بھی اس عامل کو اس کے پاس بھیجے گا کہ جس کیلیئے اس نے عمل کیا۔ ہمؑ اللہ سے منازل شہداء معیشت سعدا اور رفاقت انبیاءؑ کا سوال کرتے ہیں۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ (**عليه السلام**) أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ ذَنْبَكَ وَ جَعَلْتُ عَارَ ذَنْبِكَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ كَيْفَ يَا رَبِّ وَ أَنْتَ لَا تَظْلِمُ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يُعَاجِلُوكَ بِالنَّكِرَةِ .

7۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے ابو اسحاق خراسانی سے اس نے اپنے بعض لوگوں سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ عزّ و جلّ نے داؤد نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تمھارے گناہ معاف کر دیئے اور تمھارے گناہوں کی عار بنی اسرائیل پر ڈال دی ہے تو داؤد نبی علیہ السلام نے عرض کی یہ کیسے اے پالنے والے جبکہ تو ظلم بھی نہیں کرتا؟ تو اللہ عزّ و جلّ نے فرمایا کیونکہ انہوں نے تمھیں (لوگوں کو) اس سے روکا نہیں۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ مَلَكَيْنِ إِلَى أَهْلِ مَدِينَةٍ لِيَقْلِبَاهَا عَلَى أَهْلِهَا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَجَدَا رَجُلًا يَدْعُو اللَّهَ وَ يَتَضَرَّعُ فَقَالَ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ لِصَاحِبِهِ أَ مَا تَرَى هَذَا الدَّاعِيَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ وَ لَكِنْ أَمْضِي لِمَا أَمَرَ بِهِ رَبِّي فَقَالَ لَا وَ لَكِنْ لَا أُحْدِثُ شَيْئاً حَتَّى أُرَاجِعَ رَبِّي فَعَادَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي انْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَجَدْتُ عَبْدَكَ فُلَاناً يَدْعُوكَ وَ يَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ فَقَالَ امْضِ بِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَإِنَّ ذَا رَجُلٌ لَمْ يَتَمَعَّرْ وَجْهُهُ غَيْظاً لِي قَطُّ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے حسین بن اسحاق سے، اس نے علی بن مہزیار سے، اس نے نضر بن سوید سے، انہوں نے درست سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے دو فرشتے ایک شہر کی طرف بھیجے تا کہ وہ جاکر شہر والوں پر انکے شہر کو الٹادیں جب دونوں فرشتے شہر میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص اللہ سے دعا کر رہا ہے اور گریہ وزاری کر رہا ہے تو ایک فرشتے نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کیا تم نے اس دعا کرنے والے کو نہیں دیکھا؟ اس نے کہا دیکھا ہے مگر تم وہ کرو جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا ہے اس نے کہا جب تک رب کے پاس واپس نہ جاؤں کچھ نہ کروں گا پس وہ واپس رب کے پاس گیا اور عرض کی میں اس شہر میں گیا مگر وہاں دیکھا کہ آپ کا فلاں بندہ گریہ وزاری کے ساتھ آپ سے دعا کر رہا ہے تو اللہ عزّوجلّ نے فرمایا جو تمھیں کہا گیا ہے وہ کرو جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے تو وہ دوسروں کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا رہا مگر میرے لیے اس کے چہرے پر آثار غضب نہیں دیکھے گئے۔

9- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَجُلًا مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا أَفْضَلُ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ قَالَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ .

9۔ حمید بن زیاد نے حسین بن محمد سے اس نے سماعۃ سے اس نے بہت سوں سے انہوں نے ابان بن عثمان سے اس نے عبداللہ بن محمد سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص خثعم کے علاقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتایئے کہ افضل الاسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اس نے عرض کی اسکے بعد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک) اس نے عرض کی اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ اس شخص نے عرض کی اللہ کے نزدیک مغضوب ترین عمل کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اس نے عرض کی اسکے بعد؟ فرمایا قطع رحمی اس نے عرض کی پھر؟ فرمایا برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ نَلْقَى أَهْلَ الْمَعَاصِي بِوُجُوهٍ مُكْفَهِرَّةٍ .

10۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم گناہ کرنے والے کو ترش رو چہروں سے ملیں۔

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَمَنْ نَصَرَهُمَا أَعَزَّهُ اللَّهُ وَ مَنْ خَذَلَهُمَا خَذَلَهُ اللَّهُ .

11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اللہ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں پس جو انکی نصرت کرے گا اللہ عزّوجلّ اسے عزت دے گا اور جو انکی عدم نصرت کرے گا اس کو اللہ رسوا کرے گا۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا مَرَّ بِجَمَاعَةٍ يَخْتَصِمُونَ لَا يَجُوزُهُمْ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثاً اتَّقُوا اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

12۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن یحیٰی سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام جب بھی کسی ایسے گروہ کے نزدیک سے گزرتے کہ جو آپس میں تنازع کررہے ہوتے تو آپؑ وہاں سے اس وقت تک نہیں گزرتے تھے کہ جب تک تین مرتبہ انہیں یہ نہیں کہتے "اللہ سے ڈرو" اور آپؑ کی آواز بلند ہوتی تھی۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَقُولُ إِذَا أُمَّتِي تَوَاكَلَتِ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَلْيَأْذَنُوا بِوِقَاعٍ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن عرفہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "جب میریؐ امت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ایک دوسرے پر چھوڑ دے گی تو اللہ عزّوجلّ ان پر شدید جنگ مسلط کرے گا"

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) كَيْفَ بِكُمْ إِذَا فَسَدَتْ نِسَاؤُكُمْ وَ فَسَقَ شَبَابُكُمْ وَ لَمْ تَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ لَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ فَقِيلَ لَهُ وَ يَكُونُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَ نَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ مُنْكَراً وَ الْمُنْكَرَ مَعْرُوفاً

14۔ علی ابن ابراہیم نے ھارون بن مسلم سے اس نے مسعدہ بن صدقہ سے اس نے ابوعبداللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا گزرے گی تم پر کہ جب تمہاری عورتیں خراب اور جوان فاسق ہو جائیں گے اور تم نہ تو نیکی کا حکم دوگے اور نہ برائی سے روکو گے آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہاں بلکہ اس سے بھی برا یہ کہ کیا حالت ہوگی تمہاری جب تم برائی کا حکم اور نیکی سے روکو گے عرض کیا گیا کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ ہاں اس سے بھی برا۔ یہ کہ کیا حالت ہوگی تمہاری اس وقت کہ جب تم دیکھو گے نیکی کو برائی کی مانند اور برائی کو نیکی کی مانند پیش کیا جائے گا

15- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا دِينَ لَهُ فَقِيلَ لَهُ وَ مَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا دِينَ لَهُ قَالَ الَّذِي لَا يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ

15۔ انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ عزّوجلّ اس کمزور مومن کو ناپسند فرماتا ہے کہ جسکا کوئی دین نہیں عرض کی گئی وہ کون مومن ہے کہ جسکا کوئی دین نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کہ جو برائی سے نہیں روکتا۔

16- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ أَ وَاجِبٌ هُوَ عَلَى الْأُمَّةِ جَمِيعاً فَقَالَ لَا فَقِيلَ لَهُ وَ لِمَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْقَوِيِّ الْمُطَاعِ الْعَالِمِ بِالْمَعْرُوفِ مِنَ الْمُنْكَرِ لَا عَلَى الضَّعِيفِ الَّذِي لَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى أَيٍّ مِنْ أَيٍّ يَقُولُ مِنَ الْحَقِّ إِلَى الْبَاطِلِ وَ الدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَوْلُهُ وَ لْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَهَذَا خَاصٌّ غَيْرُ عَامٍّ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنْ قَوْمِ مُوسى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ وَ لَمْ يَقُلْ عَلَى أُمَّةِ مُوسَى وَ لَا عَلَى كُلِّ قَوْمِهِ وَ هُمْ يَوْمَئِذٍ أُمَمٌ مُخْتَلِفَةٌ وَ الْأُمَّةُ وَاحِدَةٌ فَصَاعِداً كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ إِبْراهِيمَ كانَ أُمَّةً قانِتاً لِلَّهِ يَقُولُ مُطِيعاً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَيْسَ عَلَى مَنْ يَعْلَمُ ذَلِكَ فِي هَذِهِ الْهُدْنَةِ مِنْ حَرَجٍ إِذَا

كَانَ لَا قُوَّةَ لَهُ وَ لَا عُذْرَ وَ لَا طَاعَةَ قَالَ مَسْعَدَةُ وَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ مَا مَعْنَاهُ قَالَ هَذَا عَلَى أَنْ يَأْمُرَهُ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ وَ هُوَ مَعَ ذَلِكَ يُقْبَلُ مِنْهُ وَ إِلَّا فَلَا .

16۔اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب ان سے سوال کیا گیا امر بالمعروف و نہی المنکر کے بارے میں کیا یہ تمام امت پر واجب ہے ؟ تو فرمایا نہیں پوچھا گیا تو کس لیے پوری قوم پر واجب نہیں ؟۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ اسلام نے فرمایا بے شک یہ اس پر واجب ہے کہ جو طاقت ور ہو اور اسکی اطاعت کی جاتی ہو اور نیکی سے بدی کی پہچان رکھتا ہو اس کمزور پر نہیں کہ جسے خود کو راستے کا پتہ نہیں ہے اور وہ حق سے باطل کی دعوت دے بیٹھے اس پر دلیل اللہ کی کتاب ہے کہ اللہ کا قول ہے "تم میں سے ایک گروہ ضرور ہونا چاہیے کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں(آل عمران3:104) یہ آیت خاص ہے عام نہیں ہے جسطرح کہ اللہ عَزّوجَلّ نے فرمایا موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک گروہ تھا کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتے اور اسی کے ذریعے عدل کرتے تھے(اعراف7:158)اللہ عَزّوجَلّ نے ساری اُمتِ موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں فرمایا بلکہ وہ ان دنوں مختلف گروہوں میں بٹے تھے پس ایک کے بارے میں فرمایا جسطرح کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ یقیناً ابراہیمؑ اللہ کی مطیع امت تھے(نحل16:119)فرمایا کہ اللہ کے مطیع تھے اور اس پر انہوں نے کبھی بھی حرجدار صلح نہیں کی جس میں ان کیلئے نہ کوئی طاقت ہو نہ کوئی عُذر ہو اور نہ ہی اطاعت ہو مسودہ نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب انؑ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کا معنی کیا ہے "افضل ترین جہاد ظالم امام کے سامنے کلمہ عدل کہنا ہے ؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ تب ہے کہ جب کہنے والا خود اسکی (کلمہ عدل کی) معرفت رکھتا ہو ااور اسکے ساتھ ساتھ اس سے قبول بھی کیا جائے ورنہ نہیں

باب إِنْكَارِ الْمُنْكَرِ بِالْقَلْبِ (دل سے برائی کا انکار)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى الطَّوِيلِ صَاحِبِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ حَسْبُ الْمُؤْمِنِ عِزّاً إِذَا رَأَى مُنْكَراً أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَلْبِهِ إِنْكَارَهُ .

1۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے،اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے منقری سے،اس نے درست یحیٰی طویل سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن کی عزت کیلئے کافی ہے کہ جب وہ برائی کو دیکھے تو اللہ عَزّوجَلّ کے علم میں ہو کہ مومن دل سے برائی کا انکار کرنے والا ہے۔

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّمَا يُؤْمَرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يُنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ مُؤْمِنٌ فَيَتَّعِظُ أَوْ جَاهِلٌ فَيَتَعَلَّمُ وَ أَمَّا صَاحِبُ سَوْطٍ أَوْ سَيْفٍ فَلَا .

2۔انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بے شک نیکی کی ہدایت کرنے اور برائی سے روکنا اس مومن کا کام ہے کہ جو یا تو وعظ کرے یا جاہل کو سکھلائے البتہ ڈنڈا بردار اور تلوار والا یہ کام نہیں کر سکتا۔

3- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لِي يَا مُفَضَّلُ مَنْ تَعَرَّضَ لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ فَأَصَابَتْهُ بَلِيَّةٌ لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهَا وَ لَمْ يُرْزَقِ الصَّبْرَ عَلَيْهَا .

3۔ اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے مفضل بن یزید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا "جو بھی ظالم بادشاہ سے اُلجھے اور اسے کوئی مصیبت آن پڑے تو اللہ عزّ و جلّ کی طرف سے اس مصیبت کے عوض کوئی اجر نہ ملے گا اور نہ ہی اسے صبر عطا کیا جائے گا"

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا مَرَّ بِجَمَاعَةٍ يَخْتَصِمُونَ لَمْ يَجُزْهُمْ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثاً اتَّقُوا اللَّهَ اتَّقُوا اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

4۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام جب بھی کسی ایسی جماعت کے قریب سے گزرتے کہ جو آپس میں جھگڑ رہی ہوتی تو جب تک تین مرتبہ اتَّقُوا اللَّهَ اتَّقُوا اللَّهَ (تم تقویٰ اختیار کرو اللہ شاہد ہے) نہ کہتے اس وقت تک نہ جاتے اور آپؑ کی آواز بھی بلند ہوتی تھی۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَحْفُوظٍ الْإِسْكَافِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَ انْصَرَفَ فَمَشَيْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُطَرِّقِ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ أَصْفَرُ عَمْرَكِيٌّ قَدْ أَدْخَلَ عُودَةً فِي الْأَرْضِ شِبْهَ السَّابِحِ وَ رَبَطَهُ إِلَى فُسْطَاطِهِ وَ النَّاسُ وُقُوفٌ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يَمُرُّوا فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ هَذَا الَّذِي تَصْنَعُهُ لَيْسَ لَكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْعَمْرَكِيُّ أَ مَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَذْهَبَ إِلَى عَمَلِكَ لَا يَزَالُ الْمُكَلِّفُ الَّذِي لَا يُدْرَى مَنْ هُوَ يَجِيئُنِي فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ قَالَ فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بِخِطَامِ بَعِيرٍ لَهُ مَقْطُوراً فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ فَمَضَى وَ تَرَكَهُ الْعَمْرَكِيُّ الْأَسْوَدُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے محفوظ الاسکاف سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے جمیرہ العقبۃ کو رمی کیا اور چل پڑے میں بھی انکے سامنے راستہ چلنے والوں میں سے تھا۔ ہم ایک ایسے راستے پر پہنچے کہ جہاں ایک عمر کی شخص نے زمین میں پرانے راستے پر کیل ٹھونک کر اپنا خیمہ باندھا ہوا تھا اور لوگ رکے ہوئے تھے کہ گزرنے کی جگہ نہ تھی کہ جہاں سے گزرا جائے تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے غضب سے ڈرو جو تم نے کیا ہوا ہے یہ تمھارے لئے جائز نہیں تو اس عمر کی نے کہا کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم جاؤ اور اپنا کام کرو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے غضب سے ڈرو پس آپ علیہ السلام نے ناقہ کی لگام پکڑی اسے ہلایا اور سر ہلاتے ہوئے چل دیئے اور اس عمر کی سیاہ دل کو اسکے حال پر چھوڑ دیا۔

باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ ناراً جَلَسَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْكِي وَ قَالَ أَنَا عَجَزْتُ عَنْ نَفْسِي كُلِّفْتُ أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) حَسْبُكَ أَنْ تَأْمُرَهُمْ بِمَا تَأْمُرُ بِهِ نَفْسَكَ وَ تَنْهَاهُمْ عَمَّا تَنْهَى عَنْهُ نَفْسَكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے محمد بن عُذافِر سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے آل سام کے غلام عبد الاعلی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آیہ مجیدہ "اے ایمان والوں بچاؤ اپنی جانوں کو اور اپنے اھل و عیال کو جہنم کی آگ سے" (تحریم 66:6) نازل ہوئی تو وہاں بیٹھے مسلمانوں میں سے ایک شخص رونے لگا اور کہنے لگا میں تو خود کو بچانے سے عاجز ہوں اپنے اھل و

عیال کو کیسے بچاؤں؟تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمھارے لیے اتنا کافی ہے کہ جس کی خود کو دعوت دیتے ہو اسی کی دعوت گھر والوں کو بھی دو اور جس چیز سے خود دامن بچاتے ہو اس سے دامن بچانے کا حکم گھر والوں کو بھی دو۔

2- عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَاراً قُلْتُ كَيْفَ أَقِيهِمْ قَالَ تَأْمُرُهُمْ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ وَ تَنْهَاهُمْ عَمَّا نَهَاهُمُ اللَّهُ فَإِنْ أَطَاعُوكَ كُنْتَ قَدْ وَقَيْتَهُمْ وَ إِنْ عَصَوْكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ .

2۔اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سَمَاعَۃ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے آیت مجیدہ "بچاؤ خود اور اپنے اھل کو آگ سے" کے بارے میں روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی میں انہیں (اھل وعیال) کو کیسے بچا سکتا ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا انکو اللہ کے امر کا حکم دو اور جس چیز سے اللہ نے روکا ہے اس سے روکو اگر وہ تمھاری اطاعت کریں تو یقیناً تم نے انکو جہنم سے بچا لیا اگر تمھاری نافرمانی کریں تو جو واجب تم پر تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَاراً كَيْفَ نَقِي أَهْلَنَا قَالَ تَأْمُرُونَهُمْ وَ تَنْهَوْنَهُمْ .

3۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حَفْصِ بن عثمان سے اس نے سماعۃ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت مجیدہ کے بارے میں" قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَاراً "ہم کیسے اپنے اھل کو آگ سے بچائیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تم انکو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرو۔

بَاب مَنْ أَسْخَطَ الْخَالِقَ فِي مَرْضَاةِ الْمَخْلُوقِ

(جو مخلوق کی مرضی کیلئے اللہ کو ناراض کرے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ بِمَا يُسْخِطُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامّاً وَ مَنْ آثَرَ طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا يُغْضِبُ النَّاسَ كَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَدَاوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ وَ حَسَدَ كُلِّ حَاسِدٍ وَ بَغْيَ كُلِّ بَاغٍ وَ كَانَ اللَّهُ لَهُ نَاصِراً وَ ظَهِيراً .

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے سیف ابن عمیرہ سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مخلوق کی مرضی کے لئے اللہ کو ناراض کرے تو لوگوں میں اس کی تعریف کرنے والے اس کی مذمت کرنے والے بن جائیں گے اور جس نے اللہ کو ناراض کرنے والی چیزوں میں اللہ کی اطاعت کی چاہے لوگ ناراض ہی ہوئے تو اللہ اسے ہر دشمن کی عداوت ہر حاسد کے حسد اور ہر باغی کی بغاوت سے بچائے گا اور اللہ عزّوجلّ اس کا مددگار ہو گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِسَخَطِ اللَّهِ خَرَجَ عَنْ دِينِ الْإِسْلَامِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اللہ کو ناراض کیا تو وہ دین اسلام سے خارج ہو گیا۔

3- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ بِمَا يُسْخِطُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامّاً .

3۔ انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کی رضا کے لئے اللہ کو ناراض کرے اسکی تعریف کرنے والے اسکی مذمت کرنے والے بن جائیں گے۔

باب كَرَاهَةِ التَّعَرُّضِ لِمَا لَا يُطِيقُ (جس کی طاقت نہیں اس کو کرنے کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يَكُونَ ذَلِيلًا أَ مَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ عَزِيزاً وَ لَا يَكُونُ ذَلِيلًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَعَزُّ مِنَ الْجَبَلِ إِنَّ الْجَبَلَ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ بِالْمَعَاوِلِ وَ الْمُؤْمِنَ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ .

1۔ محمد بن الحسین نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اس نے عبداللہ بن حماد انصاری سے اس نے عبداللہ بن سنان سے اس نے ابوالحسن احمسی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً اللہ عزّوجلّ نے اپنے تمام امور مومن کے سپرد کئے ہیں مگر یہ سپردگی نہیں کی کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے کیا تم نے اللہ عزّوجلّ کا یہ قول نہیں سنا "عزت صرف اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کیلئے ہے" (المنافقون 63:7) پس مومن عزت دار ہوتا ہے اور اپنی مرضی سے ذلیل نہیں ہوتا پھر فرمایا آپ علیہ اسلام نے مومن پہاڑ سے زیادہ عزت دار ہے کیونکہ پہاڑ حوادث سے خود کو گھٹاتا رہتا ہے مگر مومن اپنے دین سے کچھ نہیں گھٹاتا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ أَ لَمْ تَسْمَعْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ فَالْمُؤْمِنُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ عَزِيزاً وَ لَا يَكُونَ ذَلِيلًا يُعِزُّهُ اللَّهُ بِالْإِيمَانِ وَ الْإِسْلَامِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے اپنے تمام امور مومن کے سپرد کئے ہیں لیکن اس کی رعایت نہ دی ہے کہ وہ خود کو ذلیل کرے کیا تم نے اللہ عزّوجلّ کا یہ قول نہیں سنا کہ "عزت صرف اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کیلئے ہے" (المنافقون 63:7) پس مومن کو چاہیے کہ وہ عزت دار ہو اور ذلیل نہ ہو اللہ نے اسے ایمان اور اسلام کے ذریعے عزت دی ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا إِذْلَالَ نَفْسِهِ .

3۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے عبد اللہ بن مسکان سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ و جلَّ نے مومن کو ہر چیز کی اجازت دی ہے سوائے اپنے آپ کو ذلیل کرنے کے۔ (کہ اس کی اجازت نہیں)

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قِيلَ لَهُ وَ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِمَا لَا يُطِيقُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے داود رقی سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ مومن کو چاہئے کہ خود کو ذلیل نہ کرے عرض کی گئی "مومن خود کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا جسکی استطاعت نہیں رکھتا۔ اس میں ہاتھ ڈال کر۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قُلْتُ بِمَا يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَدْخُلُ فِيمَا يَتَعَذَّرُ مِنْهُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے مفضل ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "مومن کو اپنے آپ کو ذلیل نہیں کرنا چاہیے" میں نے عرض کیا کس چیز کے ذریعے سے وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے گا؟ فرمایا اس کام میں داخل ہو کر کہ جسکے بعد اسکو معذرت کرنی پڑے گی۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أُمُورَهُ كُلَّهَا وَ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ أَ لَمْ يَرَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ هَاهُنَا وَ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكُونَ عَزِيزاً وَ لَا يَكُونَ ذَلِيلًا . تَمَّ كِتَابُ الْجِهَادِ مِنَ الْكَافِي وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ التِّجَارَةِ .

6۔ محمد بن احمد نے عبد اللہ بن صلت سے اس نے یونس سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ و جلَّ نے یقیناً تمام امور میں مومن کو اجازت دی ہے مگر اپنے آپ کو ذلیل کرنے کی اجازت نہیں دی ہے کیا تم نے نہیں سنا اللہ عزّ و جلَّ کا یہ قول "عزت صرف اللہ ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کیلئے ہے" (المنافقون 7) اور مومن کو چاہئے کہ وہ عزت دار ہو ذلیل نہ بنے۔

كتاب الْمَعِيشَةِ (کتاب معیشت)

باب دُخُولِ الصُّوفِيَّةِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) وَ احْتِجَاجِهِمْ عَلَيْهِ فِيمَا يَنْهَوْنَ النَّاسَ عَنْهُ مِنْ طَلَبِ الرِّزْقِ

(صوفیوں کالوگوں کو طلب رزق سے روکنا" ابو عبداللہ علیہ اسلام کے پاس آکر اپنے نظریہ پر مناظرہ)

1-عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ دَخَلَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَرَأَى عَلَيْهِ ثِيَابَ بِيضٍ كَأَنَّهَا غِرْقِئُ الْبَيْضِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذَا اللِّبَاسَ لَيْسَ مِنْ لِبَاسِكَ فَقَالَ لَهُ اسْمَعْ مِنِّي وَ عِ مَا أَقُولُ لَكَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكَ عَاجِلًا وَ آجِلًا إِنْ أَنْتَ مِتَّ عَلَى السُّنَّةِ وَ الْحَقِّ وَ لَمْ تَمُتْ عَلَى بِدْعَةٍ أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَانَ فِي زَمَانٍ مُقْفِرٍ جَدْبٍ فَأَمَّا إِذَا أَقْبَلَتِ الدُّنْيَا فَأَحَقُّ أَهْلِهَا بِهَا أَبْرَارُهَا لَا فُجَّارُهَا وَ مُؤْمِنُوهَا لَا مُنَافِقُوهَا وَ مُسْلِمُوهَا لَا كُفَّارُهَا فَمَا أَنْكَرْتَ يَا ثَوْرِيُّ فَوَ اللَّهِ إِنَّنِي لَمَعَ مَا تَرَى مَا أَتَى عَلَيَّ مُذْ عَقَلْتُ صَبَاحٌ وَ لَا مَسَاءٌ وَ لِلَّهِ فِي مَالِي حَقٌّ أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَهُ مَوْضِعاً إِلَّا وَضَعْتُهُ قَالَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِمَّنْ يُظْهِرُونَ الزُّهْدَ وَ يَدْعُونَ النَّاسَ أَنْ يَكُونُوا مَعَهُمْ عَلَى مِثْلِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ مِنَ التَّقَشُّفِ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ صَاحِبَنَا حَصِرَ عَنْ كَلَامِكَ وَ لَمْ تَحْضُرْهُ حُجَجُهُ فَقَالَ لَهُمْ فَهَاتُوا حُجَجَكُمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ حُجَجَنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ فَأَدْلُوا بِهَا فَإِنَّهَا أَحَقُّ مَا اتُّبِعَ وَ عُمِلَ بِهِ فَقَالُوا يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مُخْبِراً عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ يُؤْثِرُونَ عَلى أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كانَ بِهِمْ خَصاصَةٌ وَ مَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ فَمَدَحَ فِعْلَهُمْ وَ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَ يُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَ يَتِيماً وَ أَسِيراً فَنَحْنُ نَكْتَفِي بِهَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْجُلَسَاءِ إِنَّا رَأَيْنَاكُمْ تَزْهَدُونَ فِي الْأَطْعِمَةِ الطَّيِّبَةِ وَ مَعَ ذَلِكَ تَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْخُرُوجِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ حَتَّى تَمَتَّعُوا أَنْتُمْ مِنْهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) دَعُوا عَنْكُمْ مَا لَا تَنْتَفِعُونَ بِهِ أَخْبِرُونِي أَيُّهَا النَّفَرُ أَ لَكُمْ عِلْمٌ بِنَاسِخِ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوخِهِ وَ مُحْكَمِهِ مِنْ مُتَشَابِهِهِ الَّذِي فِي مِثْلِهِ ضَلَّ مَنْ ضَلَّ وَ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالُوا لَهُ أَوْ بَعْضِهِ فَأَمَّا كُلُّهُ فَلَا فَقَالَ لَهُمْ فَمِنْ هُنَا أُتِيتُمْ وَ كَذَلِكَ أَحَادِيثُ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ إِخْبَارِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّانَا فِي كِتَابِهِ عَنِ الْقَوْمِ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ بِحُسْنِ فَعَالِهِمْ فَقَدْ كَانَ مُبَاحاً جَائِزاً وَ لَمْ يَكُونُوا نُهُوا عَنْهُ وَ ثَوَابُهُمْ مِنْهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ تَقَدَّسَ أَمَرَ بِخِلَافِ مَا عَمِلُوا بِهِ فَصَارَ أَمْرُهُ نَاسِخاً لِفِعْلِهِمْ وَ كَانَ نَهَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَحْمَةً مِنْهُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ نَظَراً لِكَيْلَا يُضِرُّوا بِأَنْفُسِهِمْ وَ عِيَالَاتِهِمْ مِنْهُمُ الضَّعَفَةُ الصِّغَارُ وَ الْوِلْدَانُ وَ الشَّيْخُ الْفَانِي وَ الْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ الَّذِينَ لَا يَصْبِرُونَ عَلَى الْجُوعِ فَإِنْ تَصَدَّقْتُ بِرَغِيفِي وَ لَا رَغِيفَ لِي غَيْرُهُ ضَاعُوا وَ هَلَكُوا جُوعاً فَمِنْ ثَمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَمْسُ تَمَرَاتٍ أَوْ خَمْسُ قُرَصٍ أَوْ دَنَانِيرُ أَوْ دَرَاهِمُ يَمْلِكُهَا الْإِنْسَانُ وَ هُوَ يُرِيدُ أَنْ يُمْضِيَهَا فَأَفْضَلُهَا مَا أَنْفَقَهُ الْإِنْسَانُ عَلَى وَالِدَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةُ عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ ثُمَّ الثَّالِثَةُ عَلَى قَرَابَتِهِ الْفُقَرَاءِ ثُمَّ الرَّابِعَةُ عَلَى جِيرَانِهِ الْفُقَرَاءِ ثُمَّ الْخَامِسَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ هُوَ أَخَسُّهَا أَجْراً وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِلْأَنْصَارِيِّ حِينَ أَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهِ خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً مِنَ الرَّقِيقِ وَ لَمْ يَكُنْ يَمْلِكُ غَيْرَهُمْ وَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ لَوْ أَعْلَمْتُمُونِي أَمْرَهُ مَا تَرَكْتُكُمْ تَدْفِنُوهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ يَتْرُكُ صِبْيَةً صِغَاراً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ الْأَدْنَى فَالْأَدْنَى ثُمَّ هَذَا مَا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ رَدّاً لِقَوْلِكُمْ وَ نَهْياً عَنْهُ مَفْرُوضاً مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ وَ الَّذِينَ إِذا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَ لَمْ يَقْتُرُوا وَ كانَ بَيْنَ ذلِكَ قَواماً أَ فَلَا تَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ غَيْرَ مَا أَرَاكُمْ تَدْعُونَ النَّاسَ إِلَيْهِ مِنَ الْأَثَرَةِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ سَمَّى مَنْ فَعَلَ مَا تَدْعُونَ النَّاسَ إِلَيْهِ مُسْرِفاً وَ فِي غَيْرِ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ فَنَهَاهُمْ عَنِ الْإِسْرَافِ وَ نَهَاهُمْ عَنِ التَّقْتِيرِ وَ لَكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ لَا يُعْطِي جَمِيعَ مَا عِنْدَهُ ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُ لِلْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ أَصْنَافاً مِنْ أُمَّتِي لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دُعَاؤُهُمْ رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى وَالِدَيْهِ وَ رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى غَرِيمٍ ذَهَبَ لَهُ بِمَالٍ فَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِ وَ لَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى امْرَأَتِهِ وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ تَخْلِيَةَ سَبِيلِهَا بِيَدِهِ وَ رَجُلٌ يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ وَ يَقُولُ رَبِّ ارْزُقْنِي وَ لَا يَخْرُجُ وَ لَا يَطْلُبُ الرِّزْقَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ عَبْدِي أَ لَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إِلَى الطَّلَبِ وَ الضَّرْبِ فِي الْأَرْضِ بِجَوَارِحَ صَحِيحَةٍ فَتَكُونَ قَدْ أُعْذِرْتَ فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي الطَّلَبِ لِاتِّبَاعِ أَمْرِي وَ لِكَيْلَا تَكُونَ كَلًّا عَلَى أَهْلِكَ فَإِنْ شِئْتُ رَزَقْتُكَ وَ إِنْ شِئْتُ قَتَّرْتُ عَلَيْكَ وَ أَنْتَ غَيْرُ مَعْذُورٍ عِنْدِي وَ رَجُلٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا كَثِيراً فَأَنْفَقَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ يَدْعُو يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَمْ أَرْزُقْكَ رِزْقاً وَاسِعاً

فَهَلَّا اقْتَصَدْتَ فِيهِ كَمَا أَمَرْتُكَ وَ لِمَ تُسْرِفُ وَ قَدْ نَهَيْتُكَ عَنِ الْإِسْرَافِ وَ رَجُلٌ يَدْعُو فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ ثُمَّ عَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيَّهُ (**صلى الله عليه وآله**) كَيْفَ يُنْفِقُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أُوقِيَّةٌ مِنَ الذَّهَبِ فَكَرِهَ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَهُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فَأَصْبَحَ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ شَيْءٌ وَ جَاءَهُ مَنْ يَسْأَلُهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهِ فَلَامَهُ السَّائِلُ وَ اغْتَمَّ هُوَ حَيْثُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهِ وَ كَانَ رَحِيماً رَقِيقاً فَأَدَّبَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ (**صلى الله عليه وآله**) بِأَمْرِهِ فَقَالَ وَ لا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلى عُنُقِكَ وَ لا تَبْسُطْها كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَحْسُوراً يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ يَسْأَلُونَكَ وَ لَا يَعْذِرُونَكَ فَإِذَا أَعْطَيْتَ جَمِيعَ مَا عِنْدَكَ مِنَ الْمَالِ كُنْتَ قَدْ حَسَرْتَ مِنَ الْمَالِ فَهَذِهِ أَحَادِيثُ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يُصَدِّقُهَا الْكِتَابُ وَ الْكِتَابُ يُصَدِّقُهُ أَهْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ مَوْتِهِ حَيْثُ قِيلَ لَهُ أَوْصِ فَقَالَ أُوصِي بِالْخُمُسِ وَ الْخُمُسُ كَثِيرٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ رَضِيَ بِالْخُمُسِ فَأَوْصَى بِالْخُمُسِ وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الثُّلُثَ عِنْدَ مَوْتِهِ وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّ الثُّلُثَ خَيْرٌ لَهُ أَوْصَى بِهِ ثُمَّ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ بَعْدَهُ فِي فَضْلِهِ وَ زُهْدِهِ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَمَّا سَلْمَانُ فَكَانَ إِذَا أَخَذَ عَطَاهُ رَفَعَ مِنْهُ قُوتَهُ لِسَنَتِهِ حَتَّى يَحْضُرَ عَطَاؤُهُ مِنْ قَابِلٍ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَنْتَ فِي زُهْدِكَ تَصْنَعُ هَذَا وَ أَنْتَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ تَمُوتُ الْيَوْمَ أَوْ غَداً فَكَانَ جَوَابُهُ أَنْ قَالَ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِيَ الْبَقَاءَ كَمَا خِفْتُمْ عَلَيَّ الْفَنَاءَ أَ مَا عَلِمْتُمْ يَا جَهَلَةُ أَنَّ النَّفْسَ قَدْ تَلْتَاثُ عَلَى صَاحِبِهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مِنَ الْعَيْشِ مَا يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فَإِذَا هِيَ أَحْرَزَتْ مَعِيشَتَهَا اطْمَأَنَّتْ وَ أَمَّا أَبُو ذَرٍّ فَكَانَتْ لَهُ نُوَيْقَاتٌ وَ شُوَيْهَاتٌ يَحْلُبُهَا وَ يَذْبَحُ مِنْهَا إِذَا اشْتَهَى أَهْلُهُ اللَّحْمَ أَوْ نَزَلَ بِهِ ضَيْفٌ أَوْ رَأَى بِأَهْلِ الْمَاءِ الَّذِينَ هُمْ مَعَهُ خَصَاصَةً نَحَرَ لَهُمُ الْجَزُورَ أَوْ مِنَ الشِّيَاهِ عَلَى قَدْرِ مَا يَذْهَبُ عَنْهُمْ بِقَرَمِ اللَّحْمِ فَيَقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ وَ يَأْخُذُ هُوَ كَنَصِيبِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لَا يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ وَ مَنْ أَزْهَدُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ قَدْ قَالَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا قَالَ وَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْ أَمْرِهِمَا أَنْ صَارَا لَا يَمْلِكَانِ شَيْئاً الْبَتَّةَ كَمَا تَأْمُرُونَ النَّاسَ بِإِلْقَاءِ أَمْتِعَتِهِمْ وَ شَيْئِهِمْ وَ يُؤْثِرُونَ بِهِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ عِيَالَاتِهِمْ وَ اعْلَمُوا أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَرْوِي عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ يَوْماً مَا عَجِبْتُ مِنْ شَيْءٍ كَعَجَبِي مِنَ الْمُؤْمِنِ إِنَّهُ إِنْ قُرِّضَ جَسَدُهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ كَانَ خَيْراً لَهُ وَ إِنْ مَلَكَ مَا بَيْنَ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا كَانَ خَيْراً لَهُ وَ كُلُّ مَا يَصْنَعُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ فَلَيْتَ شِعْرِي هَلْ يَحِيقُ فِيكُمْ مَا قَدْ شَرَحْتُ لَكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ أَمْ أَزِيدُكُمْ أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ أَنْ يُقَاتِلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَشَرَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُوَلِّيَ وَجْهَهُ عَنْهُمْ وَ مَنْ وَلَّاهُمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ فَقَدْ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ حَوَّلَهُمْ عَنْ حَالِهِمْ رَحْمَةً مِنْهُ لَهُمْ فَصَارَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَيْهِ أَنْ يُقَاتِلَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ تَخْفِيفاً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فَنَسَخَ الرَّجُلَانِ الْعَشَرَةَ وَ أَخْبِرُونِي أَيْضاً عَنِ الْقُضَاةِ أَ جَوَرَةٌ هُمْ حَيْثُ يَقْضُونَ عَلَى الرَّجُلِ مِنْكُمْ نَفَقَةَ امْرَأَتِهِ إِذَا قَالَ إِنِّي زَاهِدٌ وَ إِنِّي لَا شَيْءَ لِي فَإِنْ قُلْتُمْ جَوَرَةٌ ظَلَّمَكُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَ إِنْ قُلْتُمْ بَلْ عُدُولٌ خَصَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَ حَيْثُ تَرُدُّونَ صَدَقَةَ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَى الْمَسَاكِينِ عِنْدَ الْمَوْتِ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ أَخْبِرُونِي لَوْ كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ كَالَّذِينَ تُرِيدُونَ زُهَّاداً لَا حَاجَةَ لَهُمْ فِي مَتَاعِ غَيْرِهِمْ فَعَلَى مَنْ كَانَ يُتَصَدَّقُ بِكَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ وَ النُّذُورِ وَ الصَّدَقَاتِ مِنْ فَرْضِ الزَّكَاةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ سَائِرِ مَا وَجَبَ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ إِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَمَا تَقُولُونَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْبِسَ شَيْئاً مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا إِلَّا قَدَّمَهُ وَ إِنْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ فَبِئْسَمَا ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ وَ حَمَلْتُمُ النَّاسَ عَلَيْهِ مِنَ الْجَهْلِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَحَادِيثِهِ الَّتِي يُصَدِّقُهَا الْكِتَابُ الْمُنْزَلُ وَ رَدِّكُمْ إِيَّاهَا بِجَهَالَتِكُمْ وَ تَرْكِكُمُ النَّظَرَ فِي غَرَائِبِ الْقُرْآنِ مِنَ التَّفْسِيرِ بِالنَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمِ وَ الْمُتَشَابِهِ وَ الْأَمْرِ وَ النَّهْيِ وَ أَخْبِرُونِي أَيْنَ أَنْتُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ (**عليه السلام**) حَيْثُ سَأَلَ اللَّهَ مُلْكاً لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ جَلَّ اسْمُهُ ذَلِكَ وَ كَانَ يَقُولُ الْحَقَّ وَ يَعْمَلُ بِهِ ثُمَّ لَمْ نَجِدِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَابَ عَلَيْهِ ذَلِكَ وَ لَا أَحَداً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ دَاوُدَ النَّبِيِّ (**صلوات الله عليه**) قَبْلَهُ فِي مُلْكِهِ وَ شِدَّةِ سُلْطَانِهِ ثُمَّ يُوسُفَ النَّبِيِّ (**عليه السلام**) حَيْثُ قَالَ لِمَلِكِ مِصْرَ اجْعَلْنِي عَلى خَزائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ الَّذِي كَانَ أَنِ اخْتَارَ مَمْلَكَةَ الْمَلِكِ وَ مَا حَوْلَهَا إِلَى الْيَمَنِ وَ كَانُوا يَمْتَارُونَ الطَّعَامَ مِنْ عِنْدِهِ لِمَجَاعَةٍ أَصَابَتْهُمْ وَ كَانَ يَقُولُ الْحَقَّ وَ يَعْمَلُ بِهِ فَلَمْ نَجِدْ أَحَداً عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ ذُو الْقَرْنَيْنِ عَبْدٌ أَحَبَّ اللَّهَ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ وَ طَوَى لَهُ الْأَسْبَابَ وَ مَلَّكَهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا وَ كَانَ يَقُولُ الْحَقَّ وَ يَعْمَلُ بِهِ ثُمَّ لَمْ نَجِدْ أَحَداً عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَتَأَدَّبُوا أَيُّهَا النَّفَرُ بِآدَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ اقْتَصِرُوا عَلَى أَمْرِ اللَّهِ وَ نَهْيِهِ وَ دَعُوا عَنْكُمْ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ مِمَّا لَا عِلْمَ لَكُمْ بِهِ وَ رُدُّوا الْعِلْمَ إِلَى أَهْلِهِ تُوجَرُوا وَ تُعْذَرُوا عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ كُونُوا فِي طَلَبِ عِلْمِ نَاسِخِ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوخِهِ وَ مُحْكَمِهِ مِنْ مُتَشَابِهِهِ وَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِيهِ مِمَّا حَرَّمَ فَإِنَّهُ أَقْرَبُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ وَ أَبْعَدُ لَكُمْ مِنَ الْجَهْلِ وَ دَعُوا الْجَهَالَةَ لِأَهْلِهَا فَإِنَّ أَهْلَ الْجَهْلِ كَثِيرٌ وَ أَهْلَ الْعِلْمِ قَلِيلٌ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ .

1۔ علی ابن ابراہیم نے ھارون ابن مسلم سے اس نے مسعدہ بن صدقتہ سے روایت کی ہے اس نے کہا سفیان ثوری حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا تو امام علیہ السلام نے سفید رنگ کا قیمتی لباس زیب تن کیا ہوا تھا اس نے امام علیہ السلام سے کہا یہ (قیمتی) لباس آپ کو زیب نہیں دیتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا میری بات سن اور اسے اپنے پلے باندھ لے کہ تیری زندگی اور موت دونوں کیلئے بہتر ہے اگر تو بدعت پہ نہیں بلکہ سنت و حق پر موت چاہتا ہے تو دیکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس زمانے میں زندگی گزاردی جب معاشی بدحالی تھی (زمین پانی سے خالی تھی بارش برائے نام تھی) اب جب دنیا خوشحال ہوگئی ہے تو اس پر دنیا کے فاجروں کی نسبت صالحین کا حق زیادہ ہے منافقوں کی نسبت مومنین اور کافروں کی نسبت مسلمانوں کا حق اولی

ہے اور میرے مال میں اللہ کا حق ہے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اس کے مقام پر رکھوں تو میں نے رکھ دیا۔ مسعدۃ نے کہا ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک گروہ آیا جو زہد کا دکھاوا کرتے تھے اور وہ لوگوں کو دعوت دیتے تھے کہ وہ بھی انکی طرح بدحالی اختیار کریں اور میں نے ہمیشہ اللہ کا حق اپنے مال سے نکالا ہے۔ انہوں نے آکر آپ علیہ السلام سے کہا "ہمارا سردار آپکی باتوں کے سبب خاموش ہو گیا اور اپنی دلیلیں ذکر نہیں کیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا تو تم اپنی دلیلیں بیان کرو۔ گروہ نے کہا ہماری دلیلیں کتاب خدا سے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا لاؤ وہ اس بات کا زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انکی اتباع کی جائے اور ان پر عمل کیا جائے گروہ نے کہا اللہ عزّوجلّ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک گروہ کے بارے میں کہا ہے آیتہ "وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انکو اس چیز کی اشد ضرورت ہے اور جن کو اپنی ذاتی شہوت سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہیں"(حشر ۔59:10)اسطرح اللہ عزّوجلّ نے انکے عمل کی تعریف کی اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا آیہ "وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں"(دھر 76:8)ہمارے مقصد کو بیان کرنے کیلئے یہ آیات کافی ہیں۔ قریب بیٹھے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا ہم نے تمھیں لذیذ کھانوں سے پرہیز کرتے دیکھا ہے اسکے ساتھ ساتھ تم لوگوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ وہ اپنے مال سے نکالیں تاکہ تم اس میں سے عیش کرسکو؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے گروہ دور کرو اپنے سے تم اس چیز کو کہ جو تمھارے لئے فائدہ مند نہیں ہے اچھا ذرا مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم علم رکھتے ہو قرآن کے ناسخ کے ذریعے منسوخ کا محکم کے ذریعے اس متشابہ کا کہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ہلاک ہوا جس نے ہلاک ہونا چاہا اور گمراہ ہوا اس امت میں سے جس نے گمراہ ہونا چاہا گروہ نے آپ علیہ السلام سے کہا ہاں ان میں سے بعض کو البتہ تمام کو نہیں آپ علیہ السلام نے ان سے کہا پس یہیں سے تم مصیبت میں گرفتار ہوئے ہو اور اسی طرح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں بھی ہے اور جہاں تک تم نے ہم سے ذکر کیا ہے اللہ کی کتاب میں اللہ عزّوجلّ کی اس خبر کا کہ جو اس نے اس گروہ کے بارے میں دی تو ان کے اچھے اعمال کے سبب دی یقیناً تب وہ مباح اور جائز تھے اور انہیں ان سے منع نہیں کیا گیا تھا اور اسکا ثواب اللہ عزّوجلّ کے ذمہ ہے اور جب اللہ نے انکے اعمال کے خلاف امر دیا تو یہ امر انکے افعال کا ناسخ بن گیا اور اللہ کی نہی اسکی طرف سے مومنین کے لئے رحمت اور ان پر اسکا نظر کرم تھا اس لئے کہ مومنین خود کو اور اپنے عیال کہ جن میں کمزور بچے، والدین، بڑے بوڑھے اور ناتواں ضعیف عورتیں ہیں کہ جو بھوک پر صبر نہیں کرسکتے ہیں انکو ضرر نہ پہنچائیں پس (مثلاً) اگر تم نے میری روٹی کے اس آٹے کو صدقہ کر دیا کہ جسکے سوا میرے پاس کچھ نہیں تو گویا تم نے مجھے بھوک سے ضائع اور ہلاک کر دیا پس اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پانچ کھجور یا پانچ روٹیاں یا پانچ دینار یا پانچ درہم جو انسان کی ملکیت ہوں اور وہ چاہے کہ اسے اچھے طریقے سے خرچ کرے تو سب سے افضل یہ ہے کہ اپنے والدین پر خرچ کرے پھر ثانیاً اپنی ذات اور عیال پر خرچ کرے پھر ثالثاً اپنے قریبی رشتہ دار فقراء پر خرچ کرے پھر رابعاً اپنے نادار ہمسائیوں پر خرچ کرے پھر پانچواں راہ خدا میں خرچ کرے اور یہ اجر کے اعتبار سے کم تر ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انصاری کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس نے موت کے وقت 5 یا 6 غلاموں کو آزاد کر دیا حالانکہ اسکے علاوہ اسکی کوئی ملکیت نہ تھی اور اس کی اولاد چھوٹی تھی "اگر تم نے مجھے اُس کا یہ قضیہ بتایا ہوتا تو میں تمھیں اس (انصاری) کو مسلمانوں کے ساتھ دفن کرنے کی اجازت نہ دیتا اس نے چھوٹے بچوں کو ایسے ہی چھوڑ دیا تاکہ وہ لوگوں سے مٹھی بھر کھانا مانگتے پھریں" پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے میرے باباؑ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو سب سے پہلے اقرباء کا حق نکالو اس کے بعد اوروں کا۔

پھر یہ کہ کتاب اللہ نے تمھارے قول کے رد اور اس کی نہی میں جو کہا ہے عزیز و حکیم اللہ کی طرف سے فرض ہے اللہ عزّوجلّ نے فرمایا اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں بلکہ ان کا خرچ اعتدال کیساتھ ہوتا ہے "(فرقان 25:67) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ عزّوجلّ نے تمھاری رائے کہ جسکی طرف تم لوگوں کو دعوت دیتے ہو اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح کے خلاف کہا ہے اور اس کام کو کہ جسکی طرف تم

لوگوں کو بلاتے ہو اسراف کا نام دیا ہے اور اسکے علاوہ کتاب اللہ کی دوسری آیت میں فرمایا خدا اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (الانعام 6:141،الاعراف 7:31)پس اللہ عَزّوَجَلّ نے لوگوں کو اسراف سے روکا ہے اور بخل (عیال کے اوپر خرچ کرنے میں بخل) سے بھی روکا ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ انکا درمیانی راستہ اختیار کرو۔جو کچھ اس کے پاس ہے سارے کا سارا نہ دے دے ورنہ اگر خدا سے دعا مانگے کہ اس کو رزق دے تو اسکی دعا نہیں سنی جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث میں ارشاد ہے کہ میری ؐامت کے کچھ اقسام کے لوگوں کی دعا قبول نہ ہوگی

1۔ایسے شخص کی دعا جو والدین کے خلاف بددعا کرے

2۔ قرض خواہ کی مقروض کے خلاف بددعا کہ جو اس کی رقم لے کر بھاگ گیا ہو اور اس کے پاس نہ تو کوئی عہد نامہ تحریر کیا اور نہ ہی دو گواہ بنائے۔

3۔شوہر کی بیوی کے خلاف بددعا جبکہ اللہ نے اس کو طلاق دینے کا اختیار دے رکھا ہے۔

4۔اس شخص کی دعا جو گھر بیٹھ جائے اور کہے اے پالنے والے مجھے رزق دے نہ باہر نکلے اور نہ رزق کے لئے دوڑ دھوپ کرے تو اللہ عَزّوَجَلّ اسے کہتا ہے کہ اے میرے بندے کیا میں نے تمھیں صحیح و سالم اعضاءوجوارح دے کر طلب رزق کیلئے زمین پر بھاگ دوڑ کرنے کا موقع نہیں دیا جبکہ تو اپنے اور میرے درمیان رزق طلب کیلئے میرے امر کی اتباع سے عذر کرنے لگا ہے اور اپنے گھر والوں پر بوجھ بن کر رہ گیا۔پس اگر میں چاہوں تو تجھے رزق دوں اور چاہوں تو تنگدستی جبکہ تو میرے نزدیک معذور نہیں ہے

5۔اور اس شخص کی دعا کہ جسے اللہ عَزّوَجَلّ مال کثیر عطا کرے اور وہ اسے آناً فاناً خرچ کر ڈالے پھر دعا کرنے لگے اے پالنے والے مجھے رزق دے تو اللہ عَزّوَجَلّ فرماتا ہے کیا میں نے تمھیں رزق وسیع نہیں دیا؟تو تو اسمیں منصوبہ بندی کرتا جسطرح میں نے تمھیں حکم دیا تھا تو نے کس لیے اسراف سے کام لیا حالانکہ میں نے تمھیں اسراف سے منع کیا تھا۔

6۔اس شخص کی دعا کہ جو قطع رحمی کیلئے دعا کرے پھر اللہ عَزّوَجَلّ نے اپنے نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سکھایا کہ وہ کیسے خرچ کریں۔

پھر اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو بتایا کہ خرچ کیسے کیا جاتا ہے وہ یوں کہ آپؐ کے پاس سات مثقال سونا تھا آپؐ نے ناپسند فرمایا کہ وہ فقط ایک رات کے لیے بھی آپؐ کے پاس ذخیرہ رہے۔آپؐ نے اسے صدقہ کر دیا۔صبح کے وقت تک آپؐ کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔آپؐ کے پاس سائل آیا تو اُسے دینے کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔تو سائل نے آپؐ کو طعنہ دیا جس سے آپؐ بہت غمگین ہوئے کہ آپؐ کے پاس کچھ بھی نہ تھا کہ جو اسے عطا فرماتے حالانکہ آپؐ نہایت مہربان اور نرم دل تھے۔پس اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو اپنے امر کے ذریعہ تادیب کی۔اور اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن سے بھی باندھیے (کنجوسی مت کیجیے)اور نہ ہی انہیں بالکل کھول دیں کہ آپؐ کو شرمندگی اور غم کا سامنا کرنا پڑے۔(اسراء17:31)فرمایا۔لوگ تو تم سے سوال کریں گے تو تمہاری معذرت قبول نہ کریں گے جب تم سب مال انہیں دے دوگے تو یقیناً مالی طور پر پریشان ہو جاوگے۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان احادیث کی تصدیق کتاب خدا کرتی ہے اور کتاب خدا کی تصدیق اسکے اھل مومنین کرتے ہیں اور فرمایا(ابوعبداللہ علیہ السلام نے) ابو بکر کو اسکی موت کے وقت کہا گیا کہ وصیت کرو تو اس نے کہا میں پانچویں حصے کی بارے میں وصیت کرتا ہوں اور پانچواں حصہ بہت ہے یقیناً اللہ عَزّوَجَلّ بے شک پانچویں حصے سے راضی ہوتا ہے پس اس نے پانچویں حصے کی وصیت کی جبکہ اللہ عَزّوَجَلّ نے تو موت کے وقت اس کیلئے تیسرا حصہ مقرر کیا تھا اگر اسے خبر ہوتی کہ تیسرا حصہ

اس کیلئے اچھا ہے تو اسکی وصیت کرتا۔ پھر تم لوگ جنکے فضل و زہد سے اچھی طرح واقف ہو سلمانؓ اور ابو ذرؓ ہیں جہاں تک سلمانؓ کی بات ہے تو جب ان کے پاس مال آتا تھا تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق پہلے اپنا نان نفقہ جدا کرتے اور پھر باقی حقداروں کو عطا کر دیتے تھے سلمانؓ سے کہا گیا اے ابا عبد اللہ آپ تو بہت زاہد آدمی ہیں پھر بھی یہ کرتے ہیں (نان نفقہ رکھتے ہیں) حالانکہ تم نہیں جانتے کہ آج مر وگے یا کل تو سلمانؓ جواباً فرماتے تھے تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم جسطرح میرے فنا ہونے کا خوف رکھتے ہو اسی طرح میری بقاء کی امید کیوں نہیں رکھتے اے جاہلو! کیا تم نہیں جانتے کہ انسان کے پاس ایسا کچھ نہ ہو کہ جس پر زندہ رہنے کیلئے اعتماد کرے تو نفس اسے بغاوت پر اکساتا ہے اور جب اس کی معیشت کو دیکھتا ہے تو اطمینان میں رہتا ہے۔ اور جہاں تک ابو ذرؓ کی بات ہے تو ان کے پاس اونٹ اور بکریاں تھیں وہ انکا دودھ دوہتے تھے اور جب ان کے اہل خانہ کو گوشت کی طلب ہوتی یا ان کے پاس مہمان آتا یا وہ لوگ جو ان کو پانی مہیا کرتے تھے ان کیلئے جانور ذبح کرتے تھے اھل الماء کو دیکھتے کہ جو انکے ساتھ غربا ہوتے تھے تو ان کیلئے اونٹنی نحر کرتے یا بھیڑ بکری ذبح کرتے اس قدر کہ ان کی گوشت کی طلب پوری ہو جائے اور گوشت ان میں تقسیم کرتے اور خود انکی طرح ایک برابر کا حصہ لیتے کسی سے زیادہ نہیں لیتے تھے ان لوگوں سے زیادہ زاہد کون ہو سکتا ہے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جو کسی اور کے بارے میں نہ کہا جبکہ ان کی حالت تو یہاں تک پہنچی تھی کہ ان کی ملکیت میں کچھ نہ بچا ہو جبکہ تم لوگوں کو انکے اموال و اشیاء پھینک کر ضائع کر دینے کا حکم دیتے ہو حالانکہ وہ انکے ذریعے اپنے اور اپنے عیال پر صرف کرتے تھے۔

جان لو اے گروہ میںؑ نے اپنے بابا علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے اپنے آبا علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا "مجھےؐ مومن سے زیادہ کسی شئے سے تعجب نہیں ہوتا کہ مومن اگر اپنے جسم کو اس دنیا میں قینچیوں کے ساتھ کاٹ ڈالے تو اس کے لئے بھلائی ہے اور اگر زمین کے مشارق و مغارب کا مالک بنا دیا جائے تو بھی اس کیلئے بہتر ہے اور جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ کرے اس کیلئے بہتر ہے اے کاش آج جس کی تشریح کر رہا ہوں یا تمھیں مزید بتا رہا ہوں وہ تم میں اثر کر جائے کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابتدا امر میں مومنین پر فرض کیا تھا کہ ان میں سے ہر ایک دس مشرکین کے ساتھ لڑے اور اس کیلئے جائز نہ تھا کہ وہ ان کو پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑا ہو اور جو ان کو پیٹھ دکھائے اس روز تو اس کا پیٹ آگ سے بھرا جائے گا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مومنین کے حال پر رحم کھاتے ہوئے تخفیف فرمائی پھر یہ ہو گیا کہ مومنین میں سے ہر شخص دو مشرکین سے لڑے پس دو کے حکم نے دس کے حکم کو منسوخ کر دیا مجھےؑ بتاؤ تم کیا کہتے ہو؟ ان قاضیوں کے بارے میں کہ جو تم میں سے کسی ایک کے خلاف اسکی بیوی کے نفقہ کا فیصلہ دیتے ہیں جب کہ تم کہو کہ میں زاہد ہوں میرے پاس تو کوئی شے نہیں اگر تم کہو کہ انہوں نے تم سے ظلم کی نسبت دی تو تم کو اھل اسلام نے ظالم کہا اور اگر تم کہو کہ قاضیوں نے عدل کیا تو تم اپنے نفسوں کو ملامت کرو اور موت کے وقت مسکین پر ثلث سے زیادہ صدقہ کرنے والے کی تم مذمت کرو گے۔

مجھےؑ بتاؤ کہ اگر تمام لوگ جسطرح کہ تم چاہتے ہو زاہد ہو جائیں اور انہیں دوسروں کے اموال میں کوئی حاجت نہ رہے تو بتاؤ کفارات ایمان و نذر کن پر تصدق کئے جائیں اور واجب صدقات جیسے سونے، چاندی، کھجور، انگور کی زکوٰۃ اور ہر وہ شے کہ زکوٰۃ جسکی واجب ہے جیسے اونٹ، گائے، اور بھیڑ بکریاں وغیرہ کس پر تصدق کئے جائیں جس طرح کہ تم کہتے ہو کہ کوئی بھی دنیاوی چیز کو اپنے پاس نہ رکھے بلکہ اسے آگے بھیج دے۔ چاہے تم کو اس کی اشد ضرورت ہی کیوں نہ ہو

کتنا برا راستہ ہے جسکی طرف تم چل نکلے ہو اور تم نے لوگوں کو بھی اس پر لگا دیا ہے یہ سب تمھاری جہالت کے سبب ہے تم جاہل ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور اسؐ کی ان احادیث سے کہ جن کی تصدیق اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب کرتی ہے۔ کیونکہ تم نے اپنی جہالت سے انہیں رد کر دیا ہے اور تم نے ترک کر دیا ہے قرآن کی تفسیر کے غرائب اور نہ دیکھا ناسخ و منسوخ محکم و متشابہ اور امر و نہی میں سے مجھےؑ

بتاؤ کہ تمھارا سلیمانؑ بن داؤد علیہ السلام کے بارے میں کیا نظریہ ہے کیونکہ انہوںؑ نے تو اللہ سے ایسے ملک (حکومت) کا سوال کیا تھا جو انؑ کے بعد کسی کو نہ ملے پس اللہ جل اسمہ نے ان کو عطا فرمائی اور سلیمانؑ بن داؤد علیہ السلام حق کہتے تھے اور اس پر عمل بھی کرتے تھے پھر اس میں نہیں ملا کہ اللہ عزّوجلّ نے انؑ کی مذمت فرمائی ہو اور نہ ہی مومنین میں سے کسی ایک نے اور اس سے پہلے تم داؤد نبی علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو انؑ کی حکومت بھی تھی اور وہؑ سخت بادشاہ بھی تھے پھر یوسف نبی علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ انہوںؑ نے تو مصر کے بادشاہ کو فرمایا مجھےؑ زمین کے خزانے سونپ دے میںؑ حفاظت کرنے والا اور جاننے والا ہوں (یوسف 12:56) پھر اس کا جو بنا سو بنا اور یوسف نبی علیہ السلام نے سارے ملک کی یمن تک مملکت سنبھال لی اور اس قحط کے سبب کہ جو لوگوں کو آن پڑا سارے لوگ آپؑ ہی سے کھانے لے جاتے تھے اور جناب یوسفؑ حق کہتے اور حق پر عمل کرتے تھے ہمیں کوئی ایک بھی نہیں ملا جو اسؑ کو انکا عیب جانتا ہو اے لوگو اللہ عزّوجلّ نے مومنین کیلئے جو آداب مقرر کئے ہیں وہ آداب سیکھو اور فقط اللہ کے امر و نہی پر اعتقاد کرو اور جو تم نہیں جانتے اور وہ تم پر مشتبہ ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو علم ان کے اھل کیلئے چھوڑ دو تجارت کرو اور اللہ سے معذرت کرو اور قرآن کے ناسخ و منسوخ محکم و متشابہ اور حلال حرام کے طالب علم بن جاؤ یہ تمھیں اللہ کے قریب اور جہالت سے دور کر دے گا۔ اور جہالت کو انکے اھل کیلئے چھوڑ دو کیونکہ صاحبان جہالت بہت زیادہ اور اہل علم بہت تھوڑے ہیں اور اللہ عزّوجلّ نے فرمایا ہے ہر صاحب علم سے زیادہ ایک صاحبِ علم موجود ہے (یوسف 12:76)

باب مَعْنَى الزُّهْدِ (زھد کا معنی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَيْحَكَ حَرَامَهَا فَتَنَكَّبْهُ

1۔ علی ابن ابرہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی "دنیا کا زہد کیا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسکے حرام سے پرہیز کرو"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَهْمِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِإِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لَا تَحْرِيمِ الْحَلَالِ بَلِ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدِكَ أَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے جہم بن الحکم سے اس نے اسماعیل بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا دنیا میں زہد یہ نہیں ہے کہ مال ضائع کر دیا جائے اور نہ ہی حلال کو حرام کرنا زہد ہے جبکہ زہد یہ ہے کہ جو تمھارے ہاتھ میں ہے اس پر خدا کے ہاتھ میں چیزوں سے زیادہ بھروسہ نہ کرو۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) يَقُولُ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ وَ شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ وَ الْوَرَعُ عَنْ كُلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے معروف بن خربوذ سے اس نے ابی طفیل سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ دنیا میں زہد امیدوں کا چھوٹا ہونا ہر نعمت کا شکر ادا کرنا اور اللہ عزّوجلّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا ہے

باب الِاسْتِعَانَةِ بِالدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ (دنیاکے ذریعہ آخرت کیلئے مدد حاصل کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى تَقْوَى اللَّهِ الْغِنَى .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے اور اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تقویٰ کیلئے سب سے زیادہ مددگار اپنے وسائل پر بھروسہ کرنا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً رِضْوَانُ اللَّهِ وَ الْجَنَّةُ فِي الْآخِرَةِ وَ الْمَعَاشُ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ فِي الدُّنْيَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے قول "ربنا اتنافی الدنیاحسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ" کے بارے میں روایت کی ہے کہ اللہ کی رضا اور جنت آخرت کی حسنہ اور معیشت و حسن خلق دنیا کی حسنہ ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قِيلَ لَهُ مَا بَالُ أَصْحَابِ عِيسَى (**عليه السلام**) كَانُوا يَمْشُونَ عَلَى الْمَاءِ وَ لَيْسَ ذَلِكَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ عِيسَى (**عليه السلام**) كُفُوا الْمَعَاشَ وَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ابْتُلُوا بِالْمَعَاشِ .

3۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے، اس نے علی بن معلی سے، اس نے قاسم بن محمد سے اس نے مرفوعاً ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی آپ علیہ السلام کو عرض کیا گیا کہ کیا وجہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ پانی پر چلتے تھے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ایسے نہ تھے فرمایا اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابی معیشت میں خود کفیل تھے جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو معاش کے ذریعے آزمایا گیا۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْغِنَى فِي الدُّنْيَا وَ الْعَافِيَةَ وَ فِي الْآخِرَةِ الْمَغْفِرَةَ وَ الْجَنَّةَ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے عبد الاعلی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے اس دنیا میں ثروت، ضرورت کے مطابق وسائل اور عافیت اور آخرت میں مغفرت و جنت طلب کرو۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا خَيْرَ فِي مَنْ لَا يُحِبُّ جَمْعَ الْمَالِ مِنْ حَلَالٍ يَكُفُّ بِهِ وَجْهَهُ وَ يَقْضِي بِهِ دَيْنَهُ وَ يَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابی عبداللہ سے اس نے عبدالرحمن بن محمد سے اس نے حارث بن بہرام سے اس نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے کی میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا اسمیں کوئی بھلائی نہیں جو مال کو اس لئے جمع کرنا اچھا نہ سمجھتا ہو کہ اس سے اپنی حالت بہتر کرے اور اس سے اپنے فرض کو ادا کرے اور صلہ رحمی کرے۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ فِي وَصِيَّتِهِ لِلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ اسْتَعِينُوا بِبَعْضِ هَذِهِ عَلَى هَذِهِ وَ لَا تَكُونُوا كُلُولًا عَلَى النَّاسِ .

6-۔ حسین بن محمد نے جعفر بن محمد سے اس نے قاسم بن ربیع سے اسکی مفضل بن عمر کو وصیت سے روایت کیا ہے کہ میں نے سنا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے تھے اس دنیا میں بعض وسائل کے ذریعے دوسرے بعض امور پر مدد حاصل کرو اور لوگوں پر اپنا بوجھ مت ڈالو۔

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْخَزْرَجِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَلْعُونٌ مَنْ أَلْقَى كَلَّهُ عَلَى النَّاسِ .

7۔ علی بن محمد بن بُندَار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے ابی لخزرج انصاری سے اس نے علی بن غراب سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ جو اپنا بوجھ دوسرے لوگوں پر ڈالے۔

8- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ ذَرِيحِ بْنِ يَزِيدَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ .

8۔ اس نے احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے ذریح بِن یَزِیدَ المُحَارِبِی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا آخرت کیلئے بہترین مددگار دنیا ہے۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الْآخِرَةِ الدُّنْيَا .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے ذریح المُحَارِبِی سے روایت کی ہے کہ دنیا آخرت کیلئے بہترین مددگار ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ اللَّهِ إِنَّا لَنَطْلُبُ الدُّنْيَا وَ نُحِبُّ أَنْ نُؤْتَاهَا فَقَالَ تُحِبُّ أَنْ تَصْنَعَ بِهَا مَا ذَا قَالَ أَعُودُ بِهَا عَلَى نَفْسِي وَ عِيَالِي وَ أَصِلُ بِهَا وَ أَتَصَدَّقُ بِهَا وَ أَحُجُّ وَ أَعْتَمِرُ فَقَالَ (**عليه السلام**) لَيْسَ هَذَا طَلَبَ الدُّنْيَا هَذَا طَلَبُ الْآخِرَةِ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے عبداللہ ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی اللہ عزّ و جلّ کی قسم ہم دنیا کے بہت طالب ہیں اور ہمیں پسند ہے کہ ہمیں دنیا ملے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کے ذریعے کیا کرنا چاہتے ہو اس نے کہا اسکے ذریعے اپنی جان اور اپنے عیال پر خرچ کروں گا صلہ رحمی کروں گا اس کے ذریعے صدقہ کروں گا حج کروں گا عمرہ کروں گا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ دنیا کی نہیں آخرت کی طلب ہے۔

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) غِنًى يَحْجُزُكَ عَنِ الظُّلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَقْرٍ يَحْمِلُكَ عَلَى الْإِثْمِ .

11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایاثروت جو تمھیں ظلم سے روکتی ہے اچھی ہے فقر سے کہ جو تمھیں گناہ پر اکساتی ہے۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يُصْبِحُ الْمُؤْمِنُ أَوْ يُمْسِي عَلَى ثُكْلٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُصْبِحَ أَوْ يُمْسِيَ عَلَى حَرَبٍ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْحَرَبِ .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبداللہ بن سنان سے اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایامومن کا صبح وشام روتے پیٹتے گزارنا اپنے پیاروں کے مرنے پر اس سے اچھاہے کہ وہ صبح شام جہاد میں بسر کرے۔ میں جنگ سے اللہ کی پناہ چاہتاہوں۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بَارِكْ لَنَا فِي الْخُبْزِ وَ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ فَلَوْ لَا الْخُبْزُ مَا صَلَّيْنَا وَ لَا صُمْنَا وَ لَا أَدَّيْنَا فَرَائِضَ رَبِّنَا .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابی البختری سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایااللہ عزّوجلّ سے دعاکرو کہ ہمارے رزق میں برکت عطافرمااور ہمیں رزق سے محروم نہ کر۔ بغیر رزق کے تو نہ تم نماز پڑھ سکتے نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ ہی اپنے رب کے فرائض اداکرسکتے ہو

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى طَلَبِ الْآخِرَةِ .

14۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی حمسی سے اس نے کسی مرد سے روایت کی ہے کہ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام نے فرمایاطلب آخرت کیلئے دنیا بہترین مدد گارہے۔

15- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ .

15۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے ذریح الْمُحَارِبِي سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایادنیاآخرت کیلئے بہترین مدد گارہے۔

بَاب مَا يَجِبُ مِنَ الِاقْتِدَاءِ بِالْأَئِمَّةِ (عليهم السلام) فِي التَّعَرُّضِ لِلرِّزْقِ

(طلب رزق میں آئمہ علیہما السلام کی اقتداء میں جو چیز واجب ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ كَانَ يَقُولُ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) يَدَعُ خَلَفاً أَفْضَلَ مِنْهُ حَتَّى رَأَيْتُ ابْنَهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِظَهُ فَوَعَظَنِي فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ وَعَظَكَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ فَلَقِيَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ كَانَ رَجُلًا بَادِناً ثَقِيلًا وَ هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى غُلَامَيْنِ أَسْوَدَيْنِ أَوْ مَوْلَيَيْنِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ شَيْخٌ مِنْ أَشْيَاخِ قُرَيْشٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا أَمَا لَأَعِظَنَّهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ بِنَهْرٍ وَ هُوَ يَتَصَابُّ عَرَقاً فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ شَيْخٌ مِنْ أَشْيَاخِ قُرَيْشٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا أَ رَأَيْتَ لَوْ جَاءَ أَجَلُكَ وَ أَنْتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فَقَالَ لَوْ جَاءَنِي الْمَوْتُ وَ أَنَا عَلَى هَذِهِ الْحَالِ جَاءَنِي وَ أَنَا فِي [طَاعَةٍ مِنْ] طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَكُفُّ بِهَا نَفْسِي وَ عِيَالِي عَنْكَ وَ عَنِ النَّاسِ وَ إِنَّمَا كُنْتُ أَخَافُ أَنْ لَوْ جَاءَنِي الْمَوْتُ وَ أَنَا عَلَى مَعْصِيَةٍ مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَقُلْتُ صَدَقْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَرَدْتُ أَنْ أَعِظَكَ فَوَعَظْتَنِي .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے انہوں نے ایک ساتھ ابن ابی عمیر سے اس نے عبدالرحمن بن الحجاج سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ محمد بن المنکدر نے کہا کہ میں نے علیؑ ابن الحسین علیہ السلام کے فرزندوں میں سے انؑ کے فرزند محمدؑ بن علی علیہ السلام سے زیادہ افضل کسی کو نہیں دیکھا میں نے ارادہ کیا کہ انکو وعظ کروں تو انہوںؑ نے مجھے وعظ فرمایا اسکے دوستوں نے پوچھا کس چیز کے ذریعے وعظ فرمایا اس نے کہا میں ایک دن عین گرمی کے وقت مدینے کے بعض نواحی علاقے کی طرف گیا تو میرا سامنا محمدؑ بن علی علیہ السلام سے ہوا وہ فربہی مائل شخص تھے اور انہوںؑ نے دو غلاموں کا سہارا لیا ہوا تھا میں نے اندر ہی اندر کہا سبحان اللہ قریش کے سرداروں میں سے سردارؑ اس گرمی کے وقت میں اس حالت میں بھی طلب دنیا کے لئے چل رہا ہے میں اسے ضرور وعظ کروں گا میں ان کے قریب گیا اور انہیں سلام کیا انہوںؑ نے جواب دیا در حالانکہ وہؑ پسینے میں شرابور تھے میں نے کہا اللہ آپؑ کے احوال کی اصلاح کرے۔ آپؑ قریش کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ ہیں۔ آپؑ اس وقت اس حالت میں بھی طلب دنیا میں مصروف ہیں آپ کیا کہتے ہیں کہ اگر اس حالت میں آپ پر اجل (موت) آجائے تو آپؑ کیا کریں گے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس حالت میں موت آتی ہے تو مجھےؑ آجائے کیونکہ میںؑ اطاعت خداوندی میں ہوں اپنیؑ جان اور اپنےؑ عیال کو تم سے اور لوگوں سے بچا رہا ہوں اور بے شک تمھیں خوف یہ تھا اگر موت آئے تو میںؑ معصیت خداوندی میں ہوں؟ میں نے عرض کی ”اللہ آپ علیہ السلام پر رحم کرے آپ علیہ السلام نے سچ فرمایا میرا ارادہ تھا کہ آپؑ کو وعظ کروں مگر آپ علیہ السلام نے مجھے اچھی نصیحت فرمائی۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَضْرِبُ بِالْمَرِّ وَ يَسْتَخْرِجُ الْأَرَضِينَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَمَصُّ النَّوَى بِفِيهِ وَ يَغْرِسُهُ فَيَطْلُعُ مِنْ سَاعَتِهِ وَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَعْتَقَ أَلْفَ مَمْلُوكٍ مِنْ مَالِهِ وَ كَدِّ يَدِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے شریف بن سابق سے اس نے فضل بن ابی قرۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام بیلچے سے زمین میں جگہ بناتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دہن اقدس سے بیج کو (گھٹلی کو) تر کرتے اور اسے بو دیتے چنانچہ وہ ایک گھنٹہ میں ہی اُگ آتا تھا امیر المومنین علیہ السلام نے اپنےؑ مال سے ایک ہزار غلاموں کو آزاد کرایا اور جن کے حصول کیلئے آپ علیہ السلام نے اپنیؑ خون پسینے کی کمائی استعمال کی تھی۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ حَالُكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَرَابَتُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَنْتَ تُجْهِدُ لِنَفْسِكَ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ فَقَالَ يَا عَبْدَ الْأَعْلَى خَرَجْتُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لِأَسْتَغْنِيَ عَنْ مِثْلِكَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے عبد اللہ بن دھقان سے اس نے درست سے اس نے آل سام کے غلام عبد الاعلی سے روایت کی ہے کہ مجھے مدینہ کے ایک راستے پر ابو عبد اللہ علیہ السلام ملے اس دن میں جو کہ انتہائی گرم دن تھا۔ تو میں نے عرض کی آپؑ پر قربان جاؤں آپ کی عند اللہ منزلت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت ہے اس کے باوجود بھی آپؑ اس جیسے گرم دن میں اپنے لئے کوشش میں لگے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عبد الاعلی میں طلب رزق کے لئے نکلا ہوں تاکہ تیری طرح کے لوگوں کا محتاج نہ بن جاؤں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ وَ سَلَمَةَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَعْتَقَ أَلْفَ مَمْلُوكٍ مِنْ كَدِّ يَدِهِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے سیف بن عمیرۃ سے، اس نے سلمہ صاحب السابری سے اس نے ابی اسامہ زَید الشَّحام سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے ایک ہزر غلام آزاد کرائے۔

5- أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَالَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى دَاوُدَ (**عليه السلام**) أَنَّكَ نِعْمَ الْعَبْدُ لَوْ لَا أَنَّكَ تَأْكُلُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَ لَا تَعْمَلُ بِيَدِكَ شَيْئاً قَالَ فَبَكَى دَاوُدُ (**عليه السلام**) أَرْبَعِينَ صَبَاحاً فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى الْحَدِيدِ أَنْ لِنْ لِعَبْدِي دَاوُدَ فَأَلَانَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْحَدِيدَ فَكَانَ يَعْمَلُ كُلَّ يَوْمٍ دِرْعاً فَيَبِيعُهَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَعَمِلَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّينَ دِرْعاً فَبَاعَهَا بِثَلَاثِمِائَةٍ وَ سِتِّينَ أَلْفاً وَ اسْتَغْنَى عَنْ بَيْتِ الْمَالِ .

5۔ احمد بن ابی عبد اللہ نے شریف بن سابق سے اس نے فضل بن ابی قرۃ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزّ و جَلَّ نے داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی تمؑ اچھے بندے ہو مگر یہ کہ تمؑ بیت المال سے کھاتے ہو اور اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہیں کرتے ہو فرمایا پس داؤد علیہ السلام چالیس دن تک روتے رہے تو اللہ عزّو جَلَّ نے لوہے کو وحی فرمائی کہ تو میرے بندے داؤد علیہ السلام کیلئے نرم ہو جا پس اللہ عزّو جَلَّ نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم فرمایا تو وہؑ ہر روز ایک ذرہ بناتے تھے اور اسے ہزار درہم میں فروخت کرتے تھے پس انہوں نے کام کیا اور تین سو ساٹھ ذرہیں بنائیں اور ان کو تین لاکھ ساٹھ ہزار میں فروخت کر کے بیت المال سے بے نیاز ہو گئے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَقِيَ رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) وَ تَحْتَهُ وَسْقٌ مِنْ نَوًى فَقَالَ لَهُ مَا هَذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ تَحْتَكَ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفِ عَذْقٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَغَرَسَهُ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُ نَوَاةٌ وَاحِدَةٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے زرارہ سے رویت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے ملاقات کی تو آپ علیہ السلام کے نیچے کھجور کی گٹھلیوں کا ایک ڈھیر پڑا تھا اس نے عرض کی اے امیر المومنین علیہ السلام آپ علیہ السلام کے نیچے کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ایک لاکھ کھجور کے پھل دار درخت انشاء اللہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا پس امیر المومنین علیہ السلام نے ان کو بویا اور ان میں سے ایک گٹھلی بھی خراب نہ ہوئی (یعنی سب اُگ گئیں)۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ عَمَّارٍ السِّجِسْتَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَضَعَ حَجَراً عَلَى الطَّرِيقِ يَرُدُّ الْمَاءَ عَنْ أَرْضِهِ فَوَ اللَّهِ مَا نَكَبَ بَعِيراً وَ لَا إِنْسَاناً حَتَّى السَّاعَةِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابی المغرا سے اس نے عمار سجستانی سے اسنے ابو عبداللہ علیہ السلام سے آپؑ نے اپنے باباعلیہ السلام سے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زمین سے پانی پلٹانے کے لئے ایک پتھر راستے میں رکھا اللہ کی قسم اس پتھر کو نہ کسی انسان اور نہ کسی جانور نے کچھ عرصے تک ہٹایا۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَسَأَلَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ مَا فَعَلَ فَقُلْتُ صَالِحٌ وَ لَكِنَّهُ قَدْ تَرَكَ التِّجَارَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَمَلُ الشَّيْطَانِ ثَلَاثاً أَ مَا عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) اشْتَرَى عِيراً أَتَتْ مِنَ الشَّامِ فَاسْتَفْضَلَ فِيهَا مَا قَضَى دَيْنَهُ وَ قَسَمَ فِي قَرَابَتِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ يَقُولُ الْقُصَّاصُ إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يَكُونُوا يَتَّجِرُونَ كَذَبُوا وَ لَكِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَدَعُونَ الصَّلَاةَ فِي مِيقَاتِهَا وَ هُوَ أَفْضَلُ مِمَّنْ حَضَرَ الصَّلَاةَ وَ لَمْ يَتَّجِرْ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا تو آپ علیہ السلام نے ہم سے محمد بن مسلم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا کرتا ہے میں نے عرض کی نیک ہے مگر اس نے تجارت ترک کردی آپ علیہ السلام نے فرمایا شیطان کا عمل ہے اور آپ علیہ السلام نے یہ تین مرتبہ فرمایا کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شام سے غذا لدے اونٹ لا کر بیچے اور منافع ہوا تو اس میں سے اپنا قرض ادا کیا اور اپنے قرابتداروں میں تقسیم فرمائے اللہ نے فرمایا وہ اشخاص کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی (نور 24:36) جبکہ قصہ خواں کہتے ہیں کہ فلاں قوم نے تجارت نہیں کی اور جھوٹ بولتے ہیں دراصل بات یہ ہے کہ انہوں نے نماز کو اسکے اوقات میں نہیں چھوڑا اور یہ افضل ہے اس سے کہ جس نے نماز ادا کی مگر تجارت نہ کی۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كَانَ يَخْرُجُ وَ مَعَهُ أَحْمَالُ النَّوَى فَيُقَالُ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا مَعَكَ فَيَقُولُ نَخْلٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَيَغْرِسُهُ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُ وَاحِدَةٌ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اسنے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام باہر نکلے تو انؑ کے ساتھ گٹھلیوں کی ایک تھیلی تھی تو آپ علیہ السلام کو عرض کی گئی کہ یہ آپ علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے اے ابوالحسن علیہ السلام، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا باغیچہ ہے کھجوروں کا، آپ علیہ السلام نے انکو بویا اور ان میں سے ایک بھی خراب نہ ہوا۔

10- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَعْمَلُ فِي أَرْضٍ لَهُ قَدِ اسْتَنْقَعَتْ قَدَمَاهُ فِي الْعَرَقِ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَيْنَ الرِّجَالُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ قَدْ عَمِلَ بِالْيَدِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي فِي أَرْضِهِ وَ مِنْ أَبِي فَقُلْتُ لَهُ وَ مَنْ هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ آبَائِي (**عليهم السلام**) كُلُّهُمْ كَانُوا قَدْ عَمِلُوا بِأَيْدِيهِمْ وَ هُوَ مِنْ عَمَلِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الصَّالِحِينَ .

10۔ سھل بن زیاد نے جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین میں کام کر رہے تھے اور آپ علیہ السلام کے پیر پسینے سے غرق تھے میں نے آپ علیہ السلام کو عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ کسی آدمی سے کرا لیتے۔ فرمایا! اے علی جو مجھؑ سے بہتر تھے انہوں نے بھی اپنی زمین میں اپنے ہاتھ سے کام کیا ان میں سے میرےؑ باباعلیہ السلام بھی

www.hubeali.com

ہیں۔ میں نے عرض کی ''اور کون ہے'' تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام اور میرے ؑ آباء علیہم السلام سب نے اپنے ہاتھ سے کام کیا کیونکہ یہ انبیاءؑ مرسلینؑ اوصیاءؑ اور صالحینؑ کا عمل ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ إِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ لَهُ بِيَدِهِ مِسْحَاةٌ وَ هُوَ يَفْتَحُ بِهَا الْمَاءَ وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ شِبْهُ الْكَرَابِيسِ كَأَنَّهُ مَخِيطٌ عَلَيْهِ مِنْ ضِيقِهِ .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن سنان سے اس نے اسماعیل بن جابر سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا درحالیکہ وہ اپنے ایک باغ میں تھے انکےؑ ہاتھ میں ایک بیلچہ تھا جس سے پانی کھول رہے تھے اور انہوںؑ نے کھدر جیسی قمیض جو کہ تنگ سلی تھی پہنی ہوئی تھی۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَبِي أَلْفاً وَ سَبْعَمِائَةِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ اتَّجِرْ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لِي رَغْبَةٌ فِي رِبْحِهَا وَ إِنْ كَانَ الرِّبْحُ مَرْغُوباً فِيهِ وَ لَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِيَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ مُتَعَرِّضاً لِفَوَائِدِهِ قَالَ فَرَبِحْتُ لَهُ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ ثُمَّ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ رَبِحْتُ لَكَ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ قَالَ فَفَرِحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بِذَلِكَ فَرَحاً شَدِيداً فَقَالَ لِي أَثْبِتْهَا فِي رَأْسِ مَالِي قَالَ فَمَاتَ أَبِي وَ الْمَالُ عِنْدَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَكَتَبَ عَافَانَا اللَّهُ وَ إِيَّاكَ إِنَّ لِي عِنْدَ أَبِي مُحَمَّدٍ أَلْفاً وَ ثَمَانَمِائَةِ دِينَارٍ أَعْطَيْتُهُ يَتَّجِرُ بِهَا فَادْفَعْهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِي كِتَابِ أَبِي فَإِذَا فِيهِ لِأَبِي مُوسَى عِنْدِي أَلْفٌ وَ سَبْعُمِائَةِ دِينَارٍ وَ اتُّجِرَ لَهُ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سِنَانٍ وَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ يَعْرِفَانِهِ .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے محمد بن عذافر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے باپ کو ایک ہزار سات سو دینار عطا فرمائے اور اسے فرمایا کے تجارت کرو اور فرمایا اگرچہ اسکا نفع مرغوب ہے مگر پھر بھی مجھے نفع میں کوئی دلچسپی نہیں میں تو فقط یہ چاہتا ہوں کہ اللہ عزّ و جلّ مجھےؑ اسکے فائدے حاصل کرنے والوں میں دیکھے کہا کہ میں نے اسمیں ایک سو دینار کا نفع پایا اور آپ علیہ السلام سے ملاقات کی اور عرض کی میں نے ایک سو دینار کا نفع آپ علیہ السلام کیلئے حاصل کیا ہے تو آپ علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اسے میرےؑ اصل مال میں شامل کرو۔ راوی نے کہا اسکے بعد میرا باپ مر گیا جبکہ مال اسی کے پاس ہی تھا تب ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا خدا ہمیںؑ اور تم کو عافیت میں رکھے میرےؑ ابو محمد کے پاس ایک ہزار آٹھ سو دینار تھے جو کہ میںؑ نے اسے تجارت کرنے کیلئے دیئے تھے پس تم وہ سب عمر ابن یزید کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ کی کتاب میں لکھا پایا ابو موسیٰ (ابو عبداللہ) علیہ السلام کے میرے ذمے ایک ہزار سات سو دینار تھے اور اسمیں میں سو دینار تجارت سے نفع کیا اس پر عبداللہ بن سنان اور عمر بن یزید گواہ ہیں۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَمِيلُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ بِيَدِهِ مِسْحَاةٌ وَ عَلَيْهِ إِزَارٌ غَلِيظٌ يَعْمَلُ فِي حَائِطٍ لَهُ وَ الْعَرَقُ يَتَصَابُّ عَنْ ظَهْرِهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَعْطِنِي أَكْفِكَ فَقَالَ لِي إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَتَأَذَّى الرَّجُلُ بِحَرِّ الشَّمْسِ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سیلمان سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ مجھے بتایا جمیل بن صالح نے اس نے عمرو شیبانی سے سنا۔ اس نے کہا! میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو دیکھا انؑ کے ہاتھ میں بیلچہ تھا وہؑ اپنے باغیچے میں کام کر رہے تھے اور انہوںؑ نے موٹا لباس پہنا ہوا تھا پسینہ انؑ کی پشت سے بہہ رہا تھا۔ میں نے عرض کی میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ مجھے دیجیے میں آپؑ کی جگہ کام کرتا ہوں۔ مجھے فرمایا! مجھےؑ پسند ہے کہ انسان کو طلب معیشت کیلئے سورج کی گرمی سے اذیت پہنچے۔

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنِّي لَا أُحْسِنُ أَنْ أَعْمَلَ عَمَلًا بِيَدِي وَ لَا أُحْسِنُ أَنْ أَتَّجِرَ وَ أَنَا مُحَارَفٌ مُحْتَاجٌ فَقَالَ اعْمَلْ فَاحْمِلْ عَلَى رَأْسِكَ وَ اسْتَغْنِ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَدْ حَمَلَ حَجَراً عَلَى عَاتِقِهِ فَوَضَعَهُ فِي حَائِطٍ لَهُ مِنْ حِيطَانِهِ وَ إِنَّ الْحَجَرَ لَفِي مَكَانِهِ وَ لَا يُدْرَى كَمْ عُمْقُهُ إِلَّا أَنَّهُ ثَمَّ [بِمُعْجِزَتِهِ] .

14۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا پسند نہیں اور نہ ہی مجھے تجارت اچھی لگتی ہے میں محروم و محتاج ہو گیا ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کام کرو اور اپنا بوجھ اپنے سر لو اور لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ؐپشت پر پتھر اٹھایا اور اسے اپنے باغوں میں سے ایک باغ کی دیوار میں لگایا اور وہ پتھر کہ جس کے بارے میں تمہیں معلوم نہیں کہ کتنا وزنی ہے ابھی تک اپنی جگہ پر موجود ہے۔

15- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنِّي لَأَعْمَلُ فِي بَعْضِ ضِيَاعِي حَتَّى أَعْرَقَ وَ إِنَّ لِي مَنْ يَكْفِينِي لِيَعْلَمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنِّي أَطْلُبُ الرِّزْقَ الْحَلَالَ .

15۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ اس نے حسین بن سعید سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام کو فرماتے سنا میں ؑاپنی بعض زرعی زمینوں میں اتنا کام ضرور کرتا ہوں کہ مجھے پسینہ آجائے اس کے باوجود کہ کام کرنے والے میسر ہیں لیکن صرف اس لیے کہ اللہ عزّو جلَّ مجھے ؑحصولِ رزق کیلئے محنت کرتا ہوا پائے۔

16- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) سَبْعَمِائَةِ دِينَارٍ وَ قَالَ يَا عُذَافِرُ اصْرِفْهَا فِي شَيْءٍ أَمَّا عَلَى ذَاكَ مَا بِي شَرَهٌ وَ لَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُتَعَرِّضاً لِفَوَائِدِهِ قَالَ عُذَافِرٌ فَرَبِحْتُ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَقُلْتُ لَهُ فِي الطَّوَافِ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ رَزَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَقَالَ أَثْبِتْهَا فِي رَأْسِ مَالِي .

16۔ علی بن محمد نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے محمد بن عذافر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے سات سو دینار بھیجے اور فرمایا اے عذافر! ان کو کسی کام (تجارت) میں لگا دو اسمیں کوئی برائی نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ خدا مجھے ؑ اسکے فوائد کا طالب پائے عذافر نے کہا میں نے اس میں سو دینار کا نفع حاصل کیا تو میں نے راستے میں آپ علیہ السلام سے عرض کی آپ ؑپر قربان جاؤں اللہ عزّو جلَّ نے اسمیں سو دینار کا رزق دیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکو اصل سرمایہ میں رکھو۔

باب الْحَثِّ عَلَى الطَّلَبِ وَ التَّعَرُّضِ لِلرِّزْقِ (طلب و تعرض رزق پر ابھارنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ قَالَ لَأَقْعُدَنَّ فِي بَيْتِي وَ لَأُصَلِّيَنَّ وَ لَأَصُومَنَّ وَ لَأَعْبُدَنَّ رَبِّي فَأَمَّا رِزْقِي فَسَيَأْتِينِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَذَا أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں تو بس اپنے گھر ہی میں بیٹھوں گا نماز پڑھوں گا روزے رکھوں گا اور اپنے رب کی عبادت کروں گا اور جہاں تک رزق کی بات ہے تو میرا رب مجھے پہنچائے گا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ ان تین میں سے ایک ہے کہ جنکی دعا قبول نہیں ہوتی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ رَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَيْتَهُ وَ أَغْلَقَ بَابَهُ أَ كَانَ يَسْقُطُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ السَّمَاءِ .

2۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے حسن بن عطیہ سے اس نے عمر ابن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے ایسا شخص دیکھا ہے کہ جو اپنے گھر کے اندر داخل ہو اور اپنا دروازہ بند کر لے اور آسمان سے اس پر کوئی چیز گرتی ہو (مطلب ایسا نہیں ہے بلکہ باہر نکل کر کام کرنا پڑتا ہے)۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَيُّوبَ أَخِي أُدَيْمٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذْ أَقْبَلَ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ فَجَلَسَ قُدَّامَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي فِي دَعَةٍ فَقَالَ لَا أَدْعُو لَكَ اطْلُبْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے ادیم بیاع الھروی کے بھائی ایوب سے روایت کی ہے کہ ہم سب ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر بیٹھے تھے کہ العلاء بن کامل آیا اور ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے بیٹھ کر عرض کی دعا کیجیے اللہ عزّ وجلّ سے کے مجھے بغیر کام کے رزق دے۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے لئے دعا نہیں کروں گا جاؤ رزق کی طلب میں نکلو جسطرح کہ اللہ عزّ وجلّ نے تمھیں حکم دیا ہے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الشَّعْرَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقِيلَ لَهُ أَصَابَتْهُ الْحَاجَةُ قَالَ فَمَا يَصْنَعُ الْيَوْمَ قِيلَ فِي الْبَيْتِ يَعْبُدُ رَبَّهُ قَالَ فَمِنْ أَيْنَ قُوتُهُ قِيلَ مِنْ عِنْدِ بَعْضِ إِخْوَانِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ اللَّهِ لَلَّذِي يَقُوتُهُ أَشَدُّ عِبَادَةً مِنْهُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابی طالب شعرانی سے اس نے سلیمان بن معلی بن خنیس سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں پوچھا میں انکے پاس تھا آپؑ کو عرض کیا گیا اسے محتاجی نے گھیر لیا ہے فرمایا ان دنوں کیا کر رہا ہے کہا گیا گھر میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کر رہا ہے فرمایا اسکا کھانا کہاں سے آتا ہے کہا گیا اسکے بھائیوں میں سے بعض کے ہاں سے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم جو اس کو کھانا دیتا ہے اس کی عبادت اس سے کہیں زیادہ ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ طَلَبَ [الرِّزْقَ فِي] الدُّنْيَا اسْتِعْفَافاً عَنِ النَّاسِ وَ تَوْسِيعاً عَلَى أَهْلِهِ وَ تَعَطُّفاً عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کی محتاجی سے بچے اپنے اھل وعیال کی آسانی اور پڑوسیوں پر مہربانی کرنے کیلئے رزق طلب کرے بروز قیامت اللہ سے سامنا اس حال میں کرے گا کہ اسکا چہرہ چودویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہو گا۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكُوفِيِّ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْعِبَادَةُ سَبْعُونَ جُزْءاً أَفْضَلُهَا طَلَبُ الْحَلَالِ

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو خالد کوفی سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے۔ ابو جعفر علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاعبادت کے ستر جزو ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل رزق حلال کی طلب ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ هِشَامٍ الصَّيْدَلَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا هِشَامُ إِنْ رَأَيْتَ الصَّفَّيْنِ قَدِ الْتَقَيَا فَلَا تَدَعْ طَلَبَ الرِّزْقِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے اسماعیل بن محمد المنقری سے اس نے حشام صیدلانی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایااے حشام جب تو دیکھے کہ دو تجارتی قافلے آپس میں مل رہیں ہے تو اس دن طلب رزق کو مت چھوڑنا۔

8- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَقْرِءُوا مَنْ لَقِيتُمْ مِنْ أَصْحَابِكُمُ السَّلَامَ وَ قُولُوا لَهُمْ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَ قُولُوا لَهُمْ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا يُنَالُ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِنِّي وَ اللَّهِ مَا آمُرُكُمْ إِلَّا بِمَا نَأْمُرُ بِهِ أَنْفُسَنَا فَعَلَيْكُمْ بِالْجِدِّ وَ الِاجْتِهَادِ وَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ وَ انْصَرَفْتُمْ فَبَكِّرُوا فِي طَلَبِ الرِّزْقِ وَ اطْلُبُوا الْحَلَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ سَيَرْزُقُكُمْ وَ يُعِينُكُمْ عَلَيْهِ .

8۔ احمد بن عبداللہ نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے صفوان سے اس نے خالد بن نجیح سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایااپنے دوستوں میں جسے ملو اسے سلام پہنچاؤ اور ان کو کہو کہ فلاں بن فلاں نے تم کو سلام بھیجا ہے اور انہیں کہنا تم پر تقویٰ الٰہی واجب ہے اس طرح تم پر اللہ کی مصیبت نہ آئے گی خدا کی قسم میں تمھیں نہیں دیتا کوئی امر (حکم) مگر یہ کہ وہ حکم ہم اپنے آپ کو بھی دیتے ہیں۔ تم پر واجب ہے محنت اور کوشش کرنا اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو چلے جاؤ اور طلب رزق میں سویر کرو رزق حلال تلاش کرو یقیناً اللہ تمھیں رزق حلال دے گا اور اس پر مدد بھی کریگا۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنْ ظَنَنْتَ أَوْ بَلَغَكَ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ كَائِنٌ فِي غَدٍ فَلَا تَدَعَنَّ طَلَبَ الرِّزْقِ وَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَكُونَ كَلًّا فَافْعَلْ .

9۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے حسین بن احمد سے اس نے شہاب بن عبد ربہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایااگر تمھیں گمان ہو یا تم تک خبر پہنچے کہ کل امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہونے والا ہے تو تب بھی تلاش رزق مت چھوڑنا۔

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ أَ يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ النَّمْلَةِ فَإِنَّ النَّمْلَةَ تَجُرُّ إِلَى جُحْرِهَا .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعتہ سے اس نے اس سے کہ جس نے اس سے ذکر کیا اس نے ابان سے اس نے علاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سناوہ فرمارہے تھے کہ کیا تم چیونٹی جتنا کرنے سے بھی عاجز ہو چیونٹی بھی اپنے بل تک تجارت کر کے لے جاتی ہے۔

11- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ كُلَيْبٍ الصَّيْدَاوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لِي فِي الرِّزْقِ فَقَدِ الْتَاثَتْ عَلَيَّ أُمُورِي فَأَجَابَنِي مُسْرِعاً لَا اخْرُجْ فَاطْلُبْ .

www.hubeali.com

11۔ سھل بن زیاد نے ھثیم بن ابی مسروق سے اس نے محمد بن عمر بزیع سے ،اس نے احمد بن عائذ سے اس نے کلیب صیداوی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میرے لئے رزق کی دعا کریں کہ مجھ پر بہت سے امور مشکل ہو گئے ہیں پس آپ علیہ السلام نے فوراً جواب دیانہیں ! باہر نکلو اور رزق کی تلاش کرو۔

باب الْإِبْلَاءِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ (طلب رزق میں امتحان)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ الصَّحَّافِ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَيُّ شَيْءٍ عَلَى الرَّجُلِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فَقَالَ إِذَا فَتَحْتَ بَابَكَ وَ بَسَطْتَ بِسَاطَكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عبدالرحمن بن حماد سے اس نے زیاد القندی سے اس نے حسین صحاف اس نے سدیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو عرض کی تلاش رزق میں انسان پر کیا واجب ہے فرمایا جب تم اپنا دروازہ کھولو گے اور اپنی تجارت کی اشیاء بچھاؤ گے جو تمھارے اوپر واجب ہے وہ تم نے ادا کر دیا

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الطَّيَّارِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ فَقُلْتُ مَا أَنَا فِي شَيْءٍ قَالَ فَخُذْ بَيْتاً وَ اكْنُسْ فِنَاهُ وَ رُشَّهُ وَ ابْسُطْ فِيهِ بِسَاطاً فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا وَجَبَ عَلَيْكَ قَالَ فَقَدِمْتُ فَفَعَلْتُ فَرُزِقْتُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن افضال سے اس نے اپنے سے ذکر کرنے والے سے اس نے طیار سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے مجھے فرمایا کیا کر رہے ہو میں نے عرض کی کوئی چیز بھی نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ایک گھر لو اسمیں جھاڑو دو، پانی چھڑکو، اسمیں چٹائی بچھاؤ اور بیچنے والی اشیاء بچھا لیا کرو۔ جب تم نے یہ کر لیا تو جو تم پر واجب ہے وہ تم نے ادا کر دیا میں واپس آیا میں نے ایسا کیا تو مجھے رزق ملا

باب الْإِجْمَالِ فِي الطَّلَبِ (طلب رزق میں حسن)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا إِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَا تَمُوتُ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَسَمَ الْأَرْزَاقَ بَيْنَ خَلْقِهِ حَلَالًا وَ لَمْ يَقْسِمْهَا حَرَاماً فَمَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ صَبَرَ أَتَاهُ اللَّهُ بِرِزْقِهِ مِنْ حِلِّهِ وَ مَنْ هَتَكَ حِجَابَ السِّتْرِ وَ عَجَّلَ فَأَخَذَهُ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ قُصَّ بِهِ مِنْ رِزْقِهِ الْحَلَالِ وَ حُوسِبَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

1) محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الوداع والے دن جبرائیل امین علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک نہیں مر سکتا کہ جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہ کرے پس اللہ سے ڈرو طلب رزق احسن انداز سے کرو تم اپنے آپ کو طلب رزق کے راستے پر یوں نہ لگا دو کہ تم مصیت خداوندی کے ذریعے بھی اسے طلب کرتے پھرو اللہ عزّو جلّ اپنی مخلوق کے درمیان

حلال رزق تقسیم فرماتا ہے حرام تقسیم نہیں کرتا پس جو اللہ عزّ و جلّ کے غضب سے ڈرے اور صبر کرے تو اللہ عزّ و جلّ اسے اپنے حلال رزق میں سے عطا فرماتا ہے اور جو حجاب کے پردے کو پھاڑ ڈالے اور جلدی کرے تو وہ رزق کو غیر حلال سے لیتا ہے اور اس کے ذریعے اسکا رزق حلال کم ہوتا ہے اور قیامت کے دن اس سے حساب بھی لیا جائے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا رِزْقَهَا حَلَالًا يَأْتِيهَا فِي عَافِيَةٍ وَ عَرَضَ لَهَا بِالْحَرَامِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ فَإِنْ هِيَ تَنَاوَلَتْ شَيْئاً مِنَ الْحَرَامِ قَاصَّهَا بِهِ مِنَ الْحَلَالِ الَّذِي فَرَضَ لَهَا وَ عِنْدَ اللَّهِ سِوَاهُمَا فَضْلٌ كَثِيرٌ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سْئَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے ابراہیم بن ابی البلاد سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ و جلّ نے ہر نفس کیلئے رزق حلال کا حصہ مقرر فرمایا ہے جو اسے عافیت کے ساتھ ملتا ہے اور دوسری طرف سے اس کیلئے حرام تک رسائی بھی ممکن رکھی ہے پس اگر یہ حرام سے کوئی چیز لے تو اللہ نے جو اس کیلئے حلال مقرر فرمایا ہے اسمیں کمی واقع ہوتی ہے اور اللہ کے ہاں تو ان دونوں سے زیادہ فضل بھی ہے اور وہ اللہ کا قول ہے اللہ سے اسکے فضل میں سے سوال کرو(نساء3:37)

3- إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ نَفَثَ فِي رُوعِي رُوحُ الْقُدُسِ أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَ إِنْ أَبْطَأَ عَلَيْهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ تُصِيبُوهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِالطَّاعَةِ .

3۔ ابراہیم بن ابی بلاد نے اپنے باپ سے اس نے صادقین علیہ السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو روح القدس نے میرے قلب پر یہ بات نازل کی ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک نہیں مر سکتا کہ جب تک اپنا رزق پورا نہ پالے گا اگرچہ وہ اس میں کتنا ہی تنگ و دو کرے اللہ کے غضب سے ڈرو جو چیز اللہ عزّ و جلّ کے پاس ہے اسکے بارے میں خود کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالو کہ تم اسے اللہ کی معصیت کے ذریعے پاؤ یقیناً اللہ عزّ و جلّ کے پاس سے کسی چیز کو نہیں پایا جا سکتا مگر صرف اطاعت کے ذریعے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَوْ كَانَ الْعَبْدُ فِي حَجَرٍ لَأَتَاهُ اللَّهُ بِرِزْقِهِ فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ .

4۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی ھاشم سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر بندہ پتھر کے اندر بھی ہو تو اللہ عزّ و جلّ وہاں بھی اس کا رزق پہنچائے گا پس تم رزق کی تلاش اچھے انداز سے کرو۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَ خَلَقَ مَعَهُمْ أَرْزَاقَهُمْ حَلَالًا طَيِّباً فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئاً مِنْهَا حَرَاماً قُصَّ بِهِ مِنْ ذَلِكَ الْحَلَالِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے عمر بن ابی زیاد سے اس نے اسحق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ و جلّ نے مخلوق کو خلق فرمایا اور انکے ساتھ انکے رزق کو بھی حلال و طیب خلق فرمایا پس جو بھی رزق میں سے حرام لیتا ہے تو اس حرام کے ذریعے اس حلال میں کمی واقع ہوتی ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كَمْ مِنْ مُتْعِبٍ نَفْسَهُ مُقْتِرٍ عَلَيْهِ وَ مُقْتَصِدٍ فِي الطَّلَبِ قَدْ سَاعَدَتْهُ الْمَقَادِيرُ .

6۔ علی بن محمد نے سہل بن زیاد سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بہت سے ایسے ہیں کہ جو اپنے نفس کو مشکل میں ڈالتے ہیں کہ اس پر خرچ کرتے ہیں تنگی کرتے ہوئے اور ایک طرف دوسرے لوگ ہیں جو میانہ روی سے خرچ کرتے ہیں اور تقدیر ان کی مدد کرتی ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْقَصِيرِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) غَلَاءُ السِّعْرِ فَقَالَ وَ مَا عَلَيَّ مِنْ غَلَائِهِ إِنْ غَلَا فَهُوَ عَلَيْهِ وَ إِنْ رَخُصَ فَهُوَ عَلَيْهِ .

7۔ علی بن محمد بن عبد اللہ قمی نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل قصیر سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام کے پاس قیمتوں کے بڑھنے کا ذکر کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا قیمتوں کا بڑھ جانا میرےؒ اوپر نہیں اگر قیمتیں بڑھیں تو بھی اور اگر کم ہوں تو بھی اس پر (خدا پر) ہیں۔

8- عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لِيَكُنْ طَلَبُكَ لِلْمَعِيشَةِ فَوْقَ كَسْبِ الْمُضَيِّعِ وَ دُونَ طَلَبِ الْحَرِيصِ الرَّاضِي بِدُنْيَاهُ الْمُطْمَئِنِّ إِلَيْهَا وَ لَكِنْ أَنْزِلْ نَفْسَكَ مِنْ ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمُنْصِفِ الْمُتَعَفِّفِ تَرْفَعُ نَفْسَكَ عَنْ مَنْزِلَةِ الْوَاهِنِ الضَّعِيفِ وَ تَكْتَسِبُ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ إِنَّ الَّذِينَ أُعْطُوا الْمَالَ ثُمَّ لَمْ يَشْكُرُوا لَا مَالَ لَهُمْ .

8۔ اس نے ابن فضال سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تمھارا معیشت کو طلب کرنا فضول کام کرنے سے زیادہ ہو البتہ حریص جتنا طلب نہ ہو کہ جو دنیا سے راضی اور اس پر مطمئن ہو جاتا ہے بلکہ اپنے آپ کو حرص کی منزل سے عدل و پاکیزگی کی منزل پر لاؤ اور اپنے آپ کو سست و کمزور کے درجے سے بلند رکھو دنیا سے اتنا کماؤ کہ جسکے بغیر گذارہ نہیں یقیناً جنکو مال دیا جاتا ہے پھر وہ اسکا شکر ادا نہیں کرتے اور پھر ان سے مال چھین لیا جاتا ہے (یعنی تھوڑا مگر شکر کے ساتھ مال ہمیشہ باقی رہتا ہے)

9- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كَثِيراً مَا يَقُولُ اعْلَمُوا عِلْماً يَقِيناً أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَجْعَلْ لِلْعَبْدِ وَ إِنِ اشْتَدَّ جَهْدُهُ وَ عَظُمَتْ حِيلَتُهُ وَ كَثُرَتْ مُكَابَدَتُهُ أَنْ يَسْبِقَ مَا سُمِّيَ لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ وَ لَمْ يَحُلْ مِنَ الْعَبْدِ فِي ضَعْفِهِ وَ قِلَّةِ حِيلَتِهِ أَنْ يَبْلُغَ مَا سُمِّيَ لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَنْ يَزْدَادَ امْرُؤٌ نَقِيراً بِحِذْقِهِ وَ لَمْ يَنْتَقِصِ امْرُؤٌ نَقِيراً لِحُمْقِهِ فَالْعَالِمُ لِهَذَا الْعَامِلُ بِهِ أَعْظَمُ النَّاسِ رَاحَةً فِي مَنْفَعَتِهِ وَ الْعَالِمُ لِهَذَا التَّارِكُ لَهُ أَعْظَمُ النَّاسِ شُغُلًا فِي مَضَرَّتِهِ وَ رُبَّ مُنْعَمٍ عَلَيْهِ مُسْتَدْرَجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَ رُبَّ مَغْرُورٍ فِي النَّاسِ مَصْنُوعٍ لَهُ فَأَفِقْ أَيُّهَا السَّاعِي مِنْ سَعْيِكَ وَ قَصِّرْ مِنْ عَجَلَتِكَ وَ انْتَبِهْ مِنْ سِنَةِ غَفْلَتِكَ وَ تَفَكَّرْ فِيمَا جَاءَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ احْتَفِظُوا بِهَذِهِ الْحُرُوفِ السَّبْعَةِ فَإِنَّهَا مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَى وَ مِنْ عَزَائِمِ اللَّهِ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِخَلَّةٍ مِنْ هَذِهِ الْخِلَالِ الشِّرْكِ بِاللَّهِ فِيمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَوْ إِشْفَاءِ غَيْظٍ بِهَلَاكِ نَفْسِهِ أَوْ إِقْرَارٍ بِأَمْرٍ يَفْعَلُ غَيْرُهُ أَوْ يَسْتَنْجِحَ إِلَى مَخْلُوقٍ بِإِظْهَارِ بِدْعَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ يَسُرَّهُ أَنْ يَحْمَدَهُ النَّاسُ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ وَ الْمُتَجَبِّرِ الْمُخْتَالِ وَ صَاحِبِ الْأُبَّهَةِ وَ الزَّهْوِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ السِّبَاعَ هِمَّتُهَا التَّعَدِّي وَ إِنَّ الْبَهَائِمَ هِمَّتُهَا بُطُونُهَا وَ إِنَّ النِّسَاءَ هِمَّتُهُنَّ الرِّجَالُ وَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مُشْفِقُونَ خَائِفُونَ وَجِلُونَ جَعَلَنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ مِنْهُمْ .

9۔ علی بن محمد نے ابن جمہور سے اس نے اپنے باپ سے اس نے مرفوعاً ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمھیں یقین کی آخری حد تک علم ہونا چاہئے کہ بندہ جتنا زیادہ کوشش کرے جتنے بڑے حیلے کرے اور جتنا زیادہ مشقت کرے کہ وہ لوح محفوظ میں لکھے ہوئے سے زیادہ حاصل نہیں کر پائے گا۔ اللہ عزّوجلّ نے اس کے لئے یہ اختیار نہیں رکھا اور نہ ہی ایسا ممکن ہے کہ وہ اپنی ناتوانی اور قلت

حیلہ کے سبب لوح محفوظ میں لکھے گئے سے محروم رہ جائے گا۔ اے لوگو! جان لو کہ کوئی شخص اپنی قابلیت سے رائی کے دانے کے برابر رزق میں زیادتی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی شخص اسمیں اپنی حماقت کے سبب کمی کر سکتا ہے۔ پس جو یہ جانتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نفع حاصل کرتا اور جو یہ جاننے کے باوجود اسکو ترک کرنے والا (اس پر عمل نہ کرنے والا) ہے وہ لوگوں میں زیادہ نقصان اٹھانے والا ہے بہت سے نعمت پانے والے ایسے ہیں کہ جو اپنے اوپر احسان الٰہی کے ذریعے درجات طے کرنے والے ہیں اور بہت سے غافل ایسے ہیں کہ جو لوگوں میں اسکا فقط دکھاوا کرتے ہیں پس اے کوشش کرنے والے اپنی کوشش میں خدا کے غضب سے ڈر اور جلد بازی ترک کر دے اور غفلت سے بیدار ہو جا اور جو اللہ کی طرف سے اسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر نازل ہوا اسمیں فکر کر پس اے لوگو ان سات حروف کو حفظ کر لو یہ اھل دلیل کے اقوال میں سے اور قرآن کریم میں اللہ عزّوجلّ کے حقوق و فرائض میں سے ہیں کسی کیلئے اچھا نہیں کہ وہ ان سات میں سے کسی خصلت کیساتھ خدا سے ملاقات کریں

1۔ اللہ عَزّوجلّ نے جو اسپر فرض کیا ہے اسمیں کسی کو اللہ کا شریک بنائے

2۔ اپنے آپ کو ھلاک کر کے اللہ کے غیظ و غضب کو ترجیح دے

3۔ اس عمل کا اقرار کرے کہ جو اللہ کے غیر نے کیا ہو

4۔ دین میں بدعت کے ذریعے لوگوں پر کامیابی حاصل کرے

5۔ اسے خوشی ہو اس پر کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ ایسے کام پر جو اس نے انجام ہی نہ دیا ہو۔

6۔ جبر کرنے والا متکبر ہونا

7۔ خود کو صاحب عظمت اور دوسروں کو حقیر جاننے والا

اے لوگو! درندوں کی تمام تر کوشش پھاڑ کھانا چوپائیوں کی تمام تر کوشش انکے پیٹ اور عورتوں کی تمام تر کوشش مرد ہوتے ہیں اور یقیناً مومنین پیار کرنے والے خوف کھانے والے اور ڈرنے والے ہوتے ہیں (خدا سے) اللہ ہمیں اور تم کو ان مومنین میں شمار فرمائے۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَسَّعَ فِي أَرْزَاقِ الْحَمْقَى لِيَعْتَبِرَ الْعُقَلَاءُ وَ يَعْلَمُوا أَنَّ الدُّنْيَا لَيْسَ يُنَالُ مَا فِيهَا بِعَمَلٍ وَ لَا حِيلَةٍ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ربیع بن محمد المسلی سے اس نے عبداللہ بن سیلمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا یقیناً اللہ عَزّوجلّ نے احمقوں کے رزق کو اس لئے وسیع فرمایا تاکہ عقلاء کو اعتبار آجائے اور وہ جان لیں کہ دنیا کا حصول صرف کام کرنے اور حیلے کے ذریعے ہی حاصل نہیں ہوتا

11- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَمْ أَدَعْ شَيْئاً يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَ يُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَ قَدْ نَبَّأْتُكُمْ بِهِ أَلَا وَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ [قَدْ] نَفَثَ فِي رُوعِي وَ أَخْبَرَنِي أَنْ لَا

تَمُوتُ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ .

11۔ احمد بن محمد نے علی بن نعمان سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں نے کچھ نہیں چھوڑا (یعنی سب بتا دیا ہے)۔ ان چیزوں میں سے جو جنت سے قریب کرنے والی اور جہنم سے دور کرنے والی ہیں اور ہر چیز کے بارے میں تمھیں خبر دے دی ہے ہاں مگر یہ کہ روح القدس نے میرے دل پر القاء کیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ کسی نفس کو اس وقت تک موت نہیں آسکتی یہاں تک کہ وہ اپنا رزق پورا پالے۔ اے لوگو! اللہ کے غضب سے ڈرو۔ اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو رزق میں وسعت کیلئے خود کو ایسے راستے پر مت ڈالو کہ تم معصیت الٰہی کے ذریعے بھی رزق بڑھانے لگو کیونکہ اللہ عزّ و جلّ کے ہاں پائی جانے والی چیز کو فقط اطاعت کے ذریعے ہی پایا جا سکتا ہے۔

باب الرِّزْقِ مِنْ حَيْثُ لَا يُحْتَسَبُ (بے حساب رزق)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَبَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ أَرْزَاقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے ابو ایوب خزاز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّ و جلّ نے مومنین کیلئے بے حساب رزق مقرر فرمایا ہے

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ كُنْ لِمَا لَا تَرْجُو أَرْجَى مِنْكَ لِمَا تَرْجُو فَإِنَّ مُوسَى (**عليه السلام**) ذَهَبَ لِيَقْتَبِسَ لِأَهْلِهِ نَاراً فَانْصَرَفَ إِلَيْهِمْ وَ هُوَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابو جمیلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا تم جس چیز کی امید رکھتے ہو اس سے زیادہ اس چیز کی امید رکھو کہ جسکی تم امید نہیں رکھتے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام گئے تھے کہ اپنے اھل و عیال کیلئے آگ لائیں اور جب انکی طرف واپس آئے تو نبیؑ مرسل تھے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ (**عليهما السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كُنْ لِمَا لَا تَرْجُو أَرْجَى مِنْكَ لِمَا تَرْجُو فَإِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ (**عليه السلام**) خَرَجَ يَقْتَبِسُ لِأَهْلِهِ نَاراً فَكَلَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجَعَ نَبِيّاً مُرْسَلًا وَ خَرَجَتْ مَلِكَةُ سَبَإٍ فَأَسْلَمَتْ مَعَ سُلَيْمَانَ (**عليه السلام**) وَ خَرَجَتْ سَحَرَةُ فِرْعَوْنَ يَطْلُبُونَ الْعِزَّ لِفِرْعَوْنَ فَرَجَعُوا مُؤْمِنِينَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے علی بن محمد القاسانی سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے عبد اللہ بن قاسم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے آپ علیہ السلام نے اپنےؑ بابا علیہ السلام سے انہوںؑ نے آپؑ کے دادا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جسکی تمھیں امید ہے اس سے زیادہ اسکی امید رکھو جسکی تمھیں امید نہیں ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر والوں کے لئے آگ لینے

گئے تھے تو اللہ نے ان سے کلام فرمایا اور جب پلٹے تو بنیؑ مرسل تھے۔ ملکہ سباء جب نکلی تو سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں ایمان قبول کیا فرعون کے جادو گر نکلے تو وہ فرعون کی عزت چاہتے تھے مگر پلٹے تو مومنین تھے۔

4- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْهَزْهَازِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ أَرْزَاقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَجْهَ رِزْقِهِ كَثُرَ دُعَاؤُهُ .

4۔ اس نے اپنے باپ سے اس نے صفوان سے اس نے محمد بن ابی الھزھاز سے اس نے علی بن السری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا وہؑ فرمارہے تھے۔ اللہ عزّ وجلّ نے مومنین کا رزق بے حساب مقرر فرمایا ہے یہ اس لئے کہ جب بندہ رزق نہیں پاتا تو بہت سی دعائیں کرتا ہے۔

5- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْبَلَ عَلَى الْعِبَادَةِ وَ تَرَكَ التِّجَارَةَ فَقَالَ وَيْحَهُ أَ مَا عَلِمَ أَنَّ تَارِكَ الطَّلَبِ لَا يُسْتَجَابُ لَهُ إِنَّ قَوْماً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَمَّا نَزَلَتْ وَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ أَغْلَقُوا الْأَبْوَابَ وَ أَقْبَلُوا عَلَى الْعِبَادَةِ وَ قَالُوا قَدْ كُفِينَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تُكُفِّلَ لَنَا بِأَرْزَاقِنَا فَأَقْبَلْنَا عَلَى الْعِبَادَةِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ عَلَيْكُمْ بِالطَّلَبِ .

5۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے ہارون بن حمزہ سے اس نے علی بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا عمر بن مسلم کیا کر رہا ہے۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں تجارت ترک کر کے عبادت کر رہا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا افسوس ہے اس پر۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ رزق کی تلاش کو ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی جب آیتِ مجیدہ جو بھی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اسے کشائش عطا فرماتا ہے اور اسے بے حساب رزق دیتا ہے (تحریم 66:7) نازل ہوئی تو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک گروہ دروازے بند کر کے گھر میں عبادت کرنے بیٹھ گیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا اور پوچھا کس چیز نے تمھیں اس کام پر لگایا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے رزق کا ذمہ لے لیا گیا پس ہم صرف عبادت کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بھی اسطرح کرے گا اسکی دعا قبول نہ ہوگی تم پر رزق کی تلاش واجب ہے

بَاب كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ وَ الْفَرَاغِ (زیادہ نیند اور فضول رہنے سے کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَثْرَةُ النَّوْمِ مَذْهَبَةٌ لِلدِّينِ وَ الدُّنْيَا

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا زیادہ نیند دین و دنیا دونوں کو ختم کرنے والی ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ يُبْغِضُ الْعَبْدَ النَّوَّامَ الْفَارِغَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن افضال سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے بشیر الدھان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ (کاظم) علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا اللہ عزّوجلّ زیادہ نیند کرنے والے فارغ شخص سے نفرت کرتا ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ وَ صَالِحٍ النِّيلِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ كَثْرَةَ النَّوْمِ وَ كَثْرَةَ الْفَرَاغِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن سنان سے اس نے عبداللہ بن مسکان سے اس نے صالح السنیلی سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً اللہ عزّوجلّ زیادہ نیند اور زیادہ فراغت سے نفرت فرماتا ہے

باب كَرَاهِيَةِ الْكَسَلِ (کاہلی سے کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ عَدُوُّ الْعَمَلِ الْكَسَلُ

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے جعفر محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کاہلی (سستی) کام کی دشمن ہے۔

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَبِي (**عليه السلام**) لِبَعْضِ وُلْدِهِ إِيَّاكَ وَ الْكَسَلَ وَ الضَّجَرَ فَإِنَّهُمَا يَمْنَعَانِكَ مِنْ حَظِّكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ .

2۔ سھل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے سعد بن ابی خلف سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ (کاظم) علیہ السلام نے فرمایا کہ میرےؑ والد ماجد علیہ السلام نے اپنے کسی فرزند کو فرمایا تم کو سستی اور بے چینی سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ دونوں تمھیں دنیا اور آخرت سے تمھارے حصے سے محروم کرتی ہیں

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ كَسِلَ عَنْ طَهُورِهِ وَ صَلَاتِهِ فَلَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ لِأَمْرِ آخِرَتِهِ وَ مَنْ كَسِلَ عَمَّا يُصْلِحُ بِهِ أَمْرَ مَعِيشَتِهِ فَلَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ لِأَمْرِ دُنْيَاهُ .

3۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینۃ سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو طہارت اور نماز میں سستی کرے اس کیلئے امور آخرت میں خیر نہیں اور جو معیشت کی اصلاح کرنے والے امور میں کاہلی کرے اسکے لیے امر دنیا میں خیر نہیں

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِنِّي لَأُبْغِضُ الرَّجُلَ أَوْ أُبْغِضُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ كَسْلَاناً [كَسْلَانَ] عَنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ مَنْ كَسِلَ عَنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ فَهُوَ عَنْ أَمْرِ آخِرَتِهِ أَكْسَلُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے اس نے العلاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا میں نفرت کرتا ہوں اس شخص سے کہ جو اپنے دنیاوی امور میں کاہلی کرے کیونکہ جو اپنے دنیاوی امور میں کاہل ہو وہ اپنے اخروی امور میں اس سے زیادہ کاہل ہو گا

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قَالَ إِيَّاكَ وَ الْكَسَلَ وَ الضَّجَرَ فَإِنَّكَ إِنْ كَسِلْتَ لَمْ تَعْمَلْ وَ إِنْ ضَجِرْتَ لَمْ تُعْطِ الْحَقَّ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن موسیٰ (کاظم) علیہ السلام نے فرمایا تمھیں کاہلی اور کبیدہ خاطر ہونے سے بچنا چاہیے کیونکہ اگر تم سست ہوئے تو کام نہ کروگے اور اگر کبیدہ خاطر (تنگ دل) بنے تو حق نہ دو گے۔

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ صَالِحِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَسْتَعِنْ بِكَسْلَانَ وَ لَا تَسْتَشِيرَنَّ عَاجِزاً .

6۔ احمد بن محمد نے ہمارے بعض اصحاب سے انہوں نے صالح بن عمر سے اس نے حسن بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کاہلوں (کاہل کی جمع) سے مدد نہ لو اور کمزور رائے لوگوں سے مشورہ مت لو۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْهَيْثَمِ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَمْرٍو الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْقَتَّاتِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ تَجَنَّبُوا الْمُنَى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ بَهْجَةَ مَا خُوِّلْتُمْ وَ تَسْتَصْغِرُونَ بِهَا مَوَاهِبَ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَكُمْ وَ تُعْقِبُكُمُ الْحَسَرَاتُ فِيمَا وَهَّمْتُمْ بِهِ أَنْفُسَكُمْ .

7۔ احمد بن محمد نے الہثیم النہدی سے اس نے عبد العزیز بن عمرو الواسطی سے اس نے احمد بن عمر الحلبی سے اس نے زید اقتات سے اس نے ابان تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا تم سب دل کی تمناؤں (دنیائی بلاؤں) سے بچو کیونکہ یہ اللہ کی تم پر نعمتوں کی خوبصورتی ختم کر دیتی ہیں اور تم اللہ عزّ و جلّ کی بخشش کو چھوٹا محسوس کرنے لگو گے اور جو خیالی پلاؤ تم پکاتے ہو ان کا نتیجہ حسرتوں کے علاوہ کچھ نہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِنَّ الْأَشْيَاءَ لَمَّا ازْدَوَجَتْ ازْدَوَجَ الْكَسَلُ وَ الْعَجْزُ فَنُتِجَا بَيْنَهُمَا الْفَقْرَ .

8۔ علی بن محمد نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ اسلام نے فرمایا کہ جب اللہ عزّ و جلّ نے چیزوں کے جوڑے بنائے تو کاہلی اور ناکامی کو منسلک کیا اور ان دونوں کے ملاپ سے فقر نے جنم لیا۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَّا بَعْدُ فَلَا تُجَادِلِ الْعُلَمَاءَ وَ لَا تُمَارِ السُّفَهَاءَ فَيُبْغِضَكَ الْعُلَمَاءُ وَ يَشْتِمَكَ السُّفَهَاءُ وَ لَا تَكْسَلْ عَنْ مَعِيشَتِكَ فَتَكُونَ كَلًّا عَلَى غَيْرِكَ أَوْ قَالَ عَلَى أَهْلِكَ .

9۔ علی بن ابراہیم نے ھارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی کو تحریر فرمایا۔ امابعد! تم حد سے زیادہ اصحاب سے بحث مت کرو اور نہ ہی بے وقوفوں سے۔ اگر ایسا کروگے تو اصحاب تم سے نفرت کریں گے اور بے وقوف گالیاں دیں گے اور اپنے رزق کے سلسلے میں سستی مت کرو ورنہ تمہاری زندگی کا بوجھ اوروں پر پڑ جائے گا یا یہ کہا کہ تمہارے گھر والوں پر۔

باب عَمَلِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ (آدمی کا گھر میں کام کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَحْتَطِبُ وَ يَسْتَقِي وَ يَكْنُسُ وَ كَانَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا تَطْحَنُ وَ تَعْجِنُ وَ تَخْبِزُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے ھشام بن سالم سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام لکڑیاں اکٹھی کرتے پانی بھرتے اور (صحن خانہ سے) غیر ضروری (اشیاء) کو دور کرتے اور حضرت فاطمہ سلام علیھا آٹا گوندکر خمیر کرتیں اور اس سے روٹی بناتی تھیں

2- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدَلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُعَاذٍ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَحْلُبُ عَنْزَ أَهْلِهِ .

2۔ احمد بن عبداللہ نے احمد بن عبداللہ سے اس نے عبدل بن مالک سے اس نے ھارون بن الجہم سے اس نے کاہلی سے اس نے تھلیاں فروخت کرنے والے معاذ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کیلئے بکری کا دودھ دوہتے تھے۔

باب إِصْلَاحِ الْمَالِ وَ تَقْدِيرِ الْمَعِيشَةِ (مال کی اصلاح اور معیشت میں میانہ روی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ الْعَاقِلِ أَنْ لَا يُرَى ظَاعِناً إِلَّا فِي ثَلَاثٍ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ أَوْ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ أَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ ذَاتِ مُحَرَّمٍ وَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ سَاعَةٌ يُفْضِي بِهَا إِلَى عَمَلِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَاعَةٌ يُلَاقِي إِخْوَانَهُ الَّذِينَ يُفَاوِضُهُمْ وَ يُفَاوِضُونَهُ فِي أَمْرِ آخِرَتِهِ وَ سَاعَةٌ يُخَلِّي بَيْنَ نَفْسِهِ وَ لَذَّاتِهَا فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ فَإِنَّهَا عَوْنٌ عَلَى تِلْكَ السَّاعَتَيْنِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے، اس نے محمد بن سماعۃ سے اس نے محمد بن مروان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ آل داؤد علیہ السلام کی حکمت میں ہے کہ مسلمان عاقل کو چاہیے کہ ان تین کے علاوہ کسی چیز کیلئے سفر نہ کریں

1) -معیشت کی اصلاح کیلئے , 2) -آخرت کے اجر میں اضافہ کیلئے, ۔3) اللہ عزّوجلّ کی طرف سے حلال کردہ لذت کے لئے اور مسلمان عاقل کو چاہئے کہ وہ وقت کا کچھ حصہ اپنے اور رب کے درمیان معاملات (واجبات) کو دے اور کچھ وقت اپنے دوستوں سے ملاقات کو دے کہ جو اسکو اور وہ ان کو امر آخرت پر مدد دیتے ہیں اور چند ساعت خود کو صرف اللہ عزّوجلّ کی حلال کردہ لذت کے ساتھ چھوڑ دے کیونکہ یہ ایک گھنٹہ باقی دو گھنٹوں کیلئے مددگار ثابت ہوگا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ فِي ثَلَاثَةٍ وَ ذَكَرَ فِي الثَّلَاثَةِ التَّقْدِيرَ فِي الْمَعِيشَةِ .

2۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن عمیر سے اس نے ربعی سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ سارا کا سارا کمال تین چیزوں میں ہے اور ان تین میں معیشت کی بہتری کی منصوبہ بندی بھی شامل ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ وَ غَيْرِهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِصْلَاحُ الْمَالِ مِنَ الْإِيمَانِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ وغیرہ سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مال کی اصلاح ایمان کا جزء ہے

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَكِيلُ تَمْراً بِيَدِهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَوْ أَمَرْتَ بَعْضَ وُلْدِكَ أَوْ بَعْضَ مَوَالِيكَ فَيَكْفِيَكَ فَقَالَ يَا دَاوُدُ إِنَّهُ لَا يُصْلِحُ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِلَّا ثَلَاثَةٌ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ حُسْنُ التَّقْدِيرِ فِي الْمَعِيشَةِ .

4۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کھجوروں کا وزن کر رہے تھے میں نے عرض کی آپؑ پر قربان جاؤں آپ علیہ السلام اپنے بیٹوں یا غلاموں میں سے کسی کو حکم دیتے تو وہ یہ کر دیتے آپ علیہ السلام کو نہ کرنا پڑتا آپ علیہ السلام نے فرمایا اے داؤد مرد مسلم کی اصلاح تین چیزوں میں ہے دین میں سمجھ بوجھ، مصیبتوں پر صبر ،معیشت میں میانہ روی

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْراً رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِي الْمَعِيشَةِ .

5- علی بن محمد بن عبد اللہ نے محمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے محمد بن علی سے اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے اس نے ذریح المحاربی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ عزّو جلّ کسی گھر والوں کی بھلائی چاہتا ہے تو انہیں معیشت میں آسانی عطا فرماتا ہے۔

6- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَلَيْكَ بِإِصْلَاحِ الْمَالِ فَإِنَّ فِيهِ مَنْبَهَةً لِلْكَرِيمِ وَ اسْتِغْنَاءً عَنِ اللَّئِيمِ .

6۔ اس نے احمد سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے صالح بن حمزہ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تم پر اصلاح مال واجب ہے یہ کریم لوگوں کیلئے شرف کا باعث ہے اور کمینے لوگوں سے بے نیازی ہے۔

www.hubeali.com

باب مَنْ كَدَّ عَلَى عِيَالِهِ (اپنے عیال کیلئے سخت محنت مزدوری کرنے والا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْكَادُّ عَلَى عِيَالِهِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے عیال کیلئے سخت محنت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ الَّذِي يَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا يَكُفُّ بِهِ عِيَالَهُ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے زکریا بن آدم سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اللہ عزّوجلّ کے فضل سے جو اس شے کا طالب ہو کہ جسکے ذریعے اپنے عیال کی کفالت کرے وہ مجاہد فی سبیل اللہ سے زیادہ اجر پانے والا ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُعْسِراً فَيَعْمَلُ بِقَدْرِ مَا يَقُوتُ بِهِ نَفْسَهُ وَ أَهْلَهُ وَ لَا يَطْلُبُ حَرَاماً فَهُوَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل ابن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی بن عبداللہ سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب انسان تنگ دست ہو جائے اور اتنا کام کرے کہ جس سے اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پال سکے اور حرام کا طالب نہ ہو تو ایسا شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے

باب الْكَسْبِ الْحَلَالِ (کسب حلال)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ أَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ أَ تَدْرِي مَا الْحَلَالُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَّا الَّذِي عِنْدَنَا فَالْكَسْبُ الطَّيِّبُ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) يَقُولُ الْحَلَالُ قُوتُ الْمُصْطَفَيْنَ وَ لَكِنْ قُلْ أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے رزق حلال عطا فرمائے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ حلال کیا ہے میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں وہی جو ہمارے ہاں پاک کمائی کہلاتی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا علیؑ ابن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے چنے ہوئے بندوں کی غذا رزقِ حلال ہے۔ بلکہ تمھیں ایسے دعا کرنی چاہیے "اے اللہ عزّوجلّ میں تجھ سے رزق وسیع کا سوال کرتا ہوں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّانِي (**عليه السلام**) قَالَ نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِلَى رَجُلٍ وَ هُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) سَأَلْتَ قُوتَ النَّبِيِّينَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقاً وَاسِعاً طَيِّباً مِنْ رِزْقِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن عبد اللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے، ان تمام نے معمر بن خلاد اور علی بن محمد بن بندار سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن ثانی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے ایک شخص کی طرف دیکھا کہ وہ کہہ رہا تھا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ **(اے اللہ مجھے رزق حلال عطا فرما) تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا تم نے انبیاءؑ کی غذا کا سوال کیا ہے بلکہ تم کہو** اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقاً وَاسِعاً طَيِّباً مِنْ رِزْقِكَ **(اے اللہ مجھے وسیع اور پاک رزق عطا فرما)**

باب إِحْرَازِ الْقُوتِ (نان ونفقہ کا جمع کرنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا أَدْخَلَ طَعَامَ سَنَتِهِ خَفَّ ظَهْرُهُ وَ اسْتَرَاحَ وَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا يَشْتَرِيَانِ عُقْدَةً حَتَّى يُحْرِزَ إِطْعَامُ سَنَتِهِمَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے حسن بن الجہم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا انسان جب سال کا کھانا گھر میں لا کر رکھ دیتا ہے تو اسکا بوجھ کم ہو جاتا ہے اور آرام محسوس کرتا ہے اور ابو جعفر علیہ السلام و ابو عبد اللہ علیہ السلام کسی چیز کو اس وقت تک خرید نہیں فرماتے تھے جب تک اس کیلئے سال کا کھانا جمع نہ کر لیتے تھے

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ النَّفْسَ إِذَا أَحْرَزَتْ قُوتَهَا اسْتَقَرَّتْ .

2۔ ابو علی الاشعری نے ابو محمد الذھلی سے اس نے ابو ایوب المدائنی سے اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس نے ابن بکیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نفس اپنا نان ونفقہ جمع کر لیتا ہے تو اطاعت خداوندی پر قائم رہتا ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ النَّفْسَ قَدْ تَلْتَاثُ عَلَى صَاحِبِهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مِنَ الْعَيْشِ مَا تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فَإِذَا هِيَ أَحْرَزَتْ مَعِيشَتَهَا اطْمَأَنَّتْ .

3۔ علی بن ابراہیم نے ھارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ سلمان فارسی علیہ السلام نے فرمایا نفس اپنے صاحب کے خلاف بغاوت کھڑی کر دیتا ہے جب تک نفس ایسی کوئی چیز نہ پائے کہ جس پر اپنی زندگی قائم رکھ سکے اور جب ایسی چیز جمع پاتا ہے (کہ جس پر زندہ رہ سکے) تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

باب كَرَاهِيَةِ إِجَارَةِ الرَّجُلِ نَفْسَهُ (آدمی کیلئے خود کو اجرت پر دینے کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ فَقَدْ حَظَرَ عَلَى نَفْسِهِ الرِّزْقَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَ كَيْفَ لَا يَحْظُرُهُ وَ مَا أَصَابَ فِيهِ فَهُوَ لِرَبِّهِ الَّذِي آجَرَهُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اس نے منصور بن یونس سے اس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے خود کو اجرت پر دے دیا پس اس نے خود سے رزق کو منع کر دیا اور دوسری روایت میں ہے کہ کیسے منع نہیں کر سکتا جبکہ جو اسے رزق ملتا ہے وہ اسکا ہوتا ہے جو اسے اجرت پر رکھتا ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِجَارَةِ فَقَالَ صَالِحٌ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا نَصَحَ قَدْرَ طَاقَتِهِ قَدْ آجَرَ مُوسَى (**عليه السلام**) نَفْسَهُ وَ اشْتَرَطَ فَقَالَ إِنْ شِئْتُ ثَمَانِيَ وَ إِنْ شِئْتُ عَشْراً فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِنْدِكَ .

2۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا۔ اجارۃ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اچھا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں جب وہ اپنی طاقت کے مطابق اچھی طرح کر سکے۔ بتحقیق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود کو اجرت پر دیا ان پر شرط رکھی گئی کہ اگر تم چاہو تو آٹھ سال اور چاہو تو دس سال پس اللہ عزّوجلّ نے اسی میں نازل فرمایا کہ شرط یہ ہے کہ تم میری خدمت کرو آٹھ سال اور اگر تم دس سال پورے کرو تو تمھاری اپنی طرف سے ہوگا (القصص 28)

3- أَحْمَدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَتَّجِرُ فَإِنْ هُوَ آجَرَ نَفْسَهُ أُعْطِيَ مَا يُصِيبُ فِي تِجَارَتِهِ فَقَالَ لَا يُؤَاجِرْ نَفْسَهُ وَ لَكِنْ يَسْتَرْزِقُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَتَّجِرُ فَإِنَّهُ إِذَا آجَرَ نَفْسَهُ حَظَرَ عَلَى نَفْسِهِ الرِّزْقَ .

3۔ احمد نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن عمر سے اس نے عمار ساباطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص تجارت کرتا ہے پس اگر وہ خود کو اجرت پر دے تو اسکے ہاتھوں ہونے والی تجارت سے جو حاصل ہوگا کیا اسے دیا جائے گا ؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے اپنے آپ کو اجرت پر نہیں دینا چاہیے بلکہ اللہ عزّوجلّ سے رزق مانگنا چاہیے اور تجارت کرنی چاہیے کیونکہ جب اس نے خود کو اجرت پر دے دیا تو اپنے نفس سے رزق کو ممنوع کر دیا

باب مُبَاشَرَةِ الْأَشْيَاءِ بِنَفْسِهِ (اشیاء کو خود سنبھالنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ بَاشِرْ كِبَارَ أُمُورِكَ بِنَفْسِكَ وَ كِلْ مَا شَفَّ إِلَى غَيْرِكَ قُلْتُ ضَرْبَ أَيِّ شَيْءٍ قَالَ ضَرْبَ أَشْرِيَةِ الْعَقَارِ وَ مَا أَشْبَهَهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اس نے یونس سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے تمام بڑے امور اور جو تمھیں دوسرے کے سامنے کمزور کرنے کا سبب بن سکتے ہوں خود سنبھالو میں نے عرض کی کس قسم کے؟ فرمایا املاک بیچنے اور اسکے مشابہ دیگر تمام امور

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنِ الْأَرْقَطِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) لَا تَكُونَنَّ دَوَّاراً فِي الْأَسْوَاقِ وَ لَا تَلِي دَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ بِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ذِي الْحَسَبِ وَ الدِّينِ أَنْ يَلِيَ شِرَاءَ دَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ بِنَفْسِهِ مَا خَلَا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لِذِي الدِّينِ وَ الْحَسَبِ أَنْ يَلِيَهَا بِنَفْسِهِ الْعَقَارَ وَ الرَّقِيقَ وَ الْإِبِلَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عمرو بن ابراہیم سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے ھارون بن الجہم سے اس نے ارقط سے روایت کی ہے کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم بازاروں میں گھومنے والا ہرگز نہ بنو اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کے امور اپنے ہاتھ میں مت لو کیونکہ دین دار و صاحب شرف مرد مسلم کیلئے زیبا نہیں کہ چھوٹی چھوٹی اشیاء کی خرید و فروخت کا ذمہ لیتا پھرے صاحب شرف و دین کو چاہئے کہ جائیداد غلام اور اونٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ اپنے ہاتھ میں رکھے۔

بَابُ شِرَاءِ الْعَقَارَاتِ وَ بَيْعِهَا (جائیداد کی خرید و فروخت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (عليه السلام) يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى جَعْفَراً (صلوات الله عليه) شَبِيهاً بِالْمُسْتَنْصِحِ لَهُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ صِرْتَ اتَّخَذْتَ الْأَمْوَالَ قِطَعاً مُتَفَرِّقَةً وَ لَوْ كَانَتْ فِي مَوْضِعٍ [وَاحِدٍ] كَانَتْ أَيْسَرَ لِمَئُونَتِهَا وَ أَعْظَمَ لِمَنْفَعَتِهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) اتَّخَذْتُهَا مُتَفَرِّقَةً فَإِنْ أَصَابَ هَذَا الْمَالَ شَيْءٌ سَلِمَ هَذَا الْمَالُ وَ الصُّرَّةُ تُجْمَعُ بِهَذَا كُلِّهِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا۔ جیسا کہ وہ آپ علیہ السلام کو نصیحت کرنے والا ہو۔ اور اس نے کہا۔ اے ابوعبداللہ علیہ السلام! کیا ہو گیا ہے آپ علیہ السلام کو کہ آپ علیہ السلام نے اموال کو چھوٹے ٹکڑوں میں متفرق رکھا ہوا ہے۔ اگر یہ اموال ایک جگہ ہوتے تو انکی دیکھ بھال اور انکی منفعت زیادہ ہوتی تب ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا میں ؑ نے خود انکو متفرق رکھا ہوا ہے اگر ایک مال کو کوئی ضرر پہنچا تو دوسرا محفوظ رہے گا اگر اکٹھا ہو تو سب کے سب کو نقصان پہنچے گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) يَقُولُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ شَيْئاً أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَالِ الصَّامِتِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ قَالَ يَجْعَلُهُ فِي الْحَائِطِ يَعْنِي فِي الْبُسْتَانِ أَوِ الدَّارِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے زرارہ سے روایت کہ ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا انسان کیلئے مال صامت (سونا، چاندی) سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں میں نے عرض کی اسکے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا انہیں دیوار میں یا گھر میں رکھے۔

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ دَعَانِي جَعْفَرٌ (عليه السلام) فَقَالَ بَاعَ فُلَانٌ أَرْضَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّهُ مَنْ بَاعَ أَرْضاً أَوْ مَاءً وَ لَمْ يَضَعْهُ فِي أَرْضٍ أَوْ مَاءٍ ذَهَبَ ثَمَنُهُ مَحْقاً .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے انہوں نے ابان بن عثمان سے روایت کی ہے کہ مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے بلا بھیجا اور مجھے فرمایا کیا فلاں شخص نے اپنی زمین فروخت کر دی میں نے عرض کی جی ہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا توریت میں لکھا ہے کہ جو شخص پانی یا زمین بیچے اور اسے پھر پانی یا زمین میں نہ لگائے تو انکی قیمت سے برکت ختم ہو جاتی ہے (یعنی فضول کاموں میں ضائع ہو جاتی ہے)۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ وَهْبٍ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مُشْتَرِي الْعُقْدَةِ مَرْزُوقٌ وَ بَائِعُهَا مَمْحُوقٌ .

4۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے وھب حریری سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جائیداد خریدنے والا مرزوق (رزق پانے والا) اور جائیداد فروخت کرنے والا ممحوق (رزق سے محروم) ہوتا ہے

5- الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لِمُصَادِفٍ مَوْلَاهُ اتَّخِذْ عُقْدَةً أَوْ ضَيْعَةً فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَزَلَتْ بِهِ النَّازِلَةُ أَوِ الْمُصِيبَةُ فَذَكَرَ أَنَّ وَرَاءَ ظَهْرِهِ مَا يُقِيمُ عِيَالَهُ كَانَ أَسْخَى لِنَفْسِهِ .

5۔ حسن بن محمد نے محمد بن النہدی سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن مرازم سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے غلام مصارف سے فرمایا زمین یا جائیداد لو کیونکہ جب کسی شخص پر موت یا مصیبت نازل ہوتی ہے تو اسے یاد رہتا ہے کہ اسکی پشت پر ایسی چیز ہے کہ جسکے ذریعے اسکے عیال کی زندگی قائم رہے گی تو وہ جان بھی آسانی سے دے سکتا ہے (مطلب وہ موت یا مصیبت سے نہیں گھبراتا)

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) قَالَ ثَمَنُ الْعَقَارِ مَمْحُوقٌ إِلَّا أَنْ يُجْعَلَ فِي عَقَارٍ مِثْلِهِ .

6۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے محمد بن علی بن یوسف سے اس نے عبد السلام سے اس نے ھشام بن احمر سے روایت کی ہے کہ ابو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جائیداد کی قیمت ضائع ہو جاتی ہے ھاں مگر یہ کہ اسکے جیسی دوسری جائیداد میں لگا دیں (یعنی تب ضائع نہ ہو گی)

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) الْمَدِينَةَ خَطَّ دَوْرَهَا بِرِجْلِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ بَاعَ رِبَاعَهُ فَلَا تُبَارِكْ لَهُ .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن حسن بن علی الکوفی سے اس نے عبیس بن ھشام سے، اس نے عبد الصمد بن بشیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو اسکی دیواروں کو اپنے پاؤں سے لکیر دی اور فرمایا اے اللہ جو مدینہ کے گھروں کو بیچے اسکو برکت سے محروم فرمانا

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِي أَرْضاً تُطْلَبُ مِنِّي وَ يُرَغِّبُونِّي فَقَالَ لِي يَا أَبَا سَيَّارٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ مَنْ بَاعَ الْمَاءَ وَ الطِّينَ ذَهَبَ مَالُهُ هَبَاءً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَبِيعُ بِالثَّمَنِ الْكَثِيرِ وَ أَشْتَرِي مَا هُوَ أَوْسَعُ رُقْعَةً مِمَّا بِعْتُ قَالَ فَلَا بَأْسَ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمعون سے اس نے اصم سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میری کچھ زمین ہے جسے لوگ خریدنا چاہتے ہیں اور اسکی اچھی خاصی قیمت بھی ملتی ہے؟ تب آپ علیہ السلام نے

فرمایا۔اے ابو سیار !کیا تو نہیں جانتا کہ جو مٹی یا پانی بیچے اسکی قیمت ضائع ہو جاتی ہے۔میں نے عرض کی آپؑ پر قربان جاؤں میں اسے بھاری قیمت سے فروخت کررہاہوں اسکے ذریعے ایسا ٹکڑا خریدوں گا کہ جو پہلے سے زیادہ وسیع ہو گا کہ جسے میں بیچ رہاہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا تب کوئی قباحت نہیں

باب الدَّيْنِ (قرض)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ وَ بَوَارِ الْأَيِّمِ .

۔ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایاتم اللہ کی پناہ مانگو قرض کے غلبہ اور لوگوں کے غلبہ اور بے شوہر عورتوں سے

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) مَنْ طَلَبَ هَذَا الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهِ لِيَعُودَ بِهِ عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَلْيَسْتَدِنْ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ مَا يَقُوتُ بِهِ عِيَالَهُ فَإِنْ مَاتَ وَ لَمْ يَقْضِهِ كَانَ عَلَى الْإِمَامِ قَضَاؤُهُ فَإِنْ لَمْ يَقْضِهِ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنَّمَا الصَّدَقاتُ لِلْفُقَراءِ وَ الْمَساكِينِ وَ الْعامِلِينَ عَلَيْها إِلَى قَوْلِهِ وَ الْغارِمِينَ فَهُوَ فَقِيرٌ مِسْكِينٌ مُغْرَمٌ .

2۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص رزق کو حلال ذریعے سے تلاش کرے تا کہ اس کے ذریعے اپنا اور اپنے اھل وعیال کا نان ونفقہ چلائے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جیسا ہے۔پس اس شخص پر فقر غالب آجائے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھروسے پر اس قدر قرض لے کہ جس سے اپنے اھل وعیال کو کھانا کھلا سکے اگر مر جائے اور اسے ادانہ کرپائے تو اس کا قرض ادا کرنا امامؑ وقت پر واجب ہے اب اگر امامؑ اس کا قرض ادا نہ کرے تو اس کے قرض کا بوجھ امامؑ پر ہو گا بتحقیق اللہ عزّوجلّ نے فرمایا بے شک صدقات فقرا مساکین اکٹھا کرنے والوں اور مقروضوں کے لئے ہیں(توبہ 9:61)پس وہ فقیر مسکین اور مقروض تھا

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَمْدَانِيِّ رَفَعَهُ إِلَى بَعْضِ الصَّادِقِينَ (**عليهما السلام**) قَالَ إِنِّي لَأُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ يَنْوِي قَضَاءَهُ .

3۔احمد بن محمد نے حمدان بن ابراہیم ہمدانی سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ صادقین علیھا السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا میںؑ اس شخص سے محبت کرتاہوں کہ جس پر قرض ہو وہ قرض ادا کرنے کی نیت کرے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلَ الرِّضَا (**عليه السلام**) رَجُلٌ وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ إِنْ كانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلى مَيْسَرَةٍ أَخْبِرْنِي عَنْ هَذِهِ النَّظِرَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ لَهَا حَدٌّ يُعْرَفُ إِذَا صَارَ هَذَا الْمُعْسِرُ إِلَيْهِ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُنْتَظَرَ وَ قَدْ أَخَذَ مَالَ هَذَا الرَّجُلِ وَ أَنْفَقَهُ عَلَى عِيَالِهِ وَ لَيْسَ لَهُ غَلَّةٌ يُنْتَظَرُ إِدْرَاكُهَا وَ لَا دَيْنٌ يُنْتَظَرُ مَحِلُّهُ وَ لَا مَالٌ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ قُدُومُهُ قَالَ نَعَمْ يُنْتَظَرُ بِقَدْرِ مَا يَنْتَهِي خَبَرُهُ إِلَى الْإِمَامِ فَيَقْضِي عَنْهُ مَا عَلَيْهِ مِنْ سَهْمِ الْغَارِمِينَ إِذَا كَانَ أَنْفَقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَنْفَقَهُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَى الْإِمَامِ قُلْتُ فَمَا لِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي ائْتَمَنَهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ فِيمَا أَنْفَقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ أَمْ فِي مَعْصِيَتِهِ قَالَ يَسْعَى لَهُ فِي مَالِهِ فَيَرُدُّهُ عَلَيْهِ وَ هُوَ صَاغِرٌ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن سلیمان سے اس نے اہل جزیرہ کے ابو محمد کنیت رکھنے والے شخص سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا میں سن رہا تھا کہ اس نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ اللہ عَزّ وجَلَّ فرماتا ہے اگر کوئی تنگ دست ہو تو اسے خوشحالی تک مہلت ہے مجھے بتلایئے اس مہلت کے بارے میں کہ جسے اللہ عَزّ وجَلَّ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اسکی حد کیا ہے تاکہ پہچانا جاسکے کہ اب تنگ دست اس مہلت تک پہنچ گیا ہے اور قرض خواہ کیلئے لازم ہو کہ وہ اسکے اس حد تک پہنچنے کا انتظار کرے درحالیکہ مقروض نے اس شخص (قرض خواہ) کا مال اٹھایا اور اپنے اہل عیال پر خرچ کر دیا حالانکہ اسکا (مقروض کا) کوئی زرعی فائدہ (غلہ) بھی نہیں کہ جسکا قرض خواہ انتظار کرے اور نہ ہی مقروض نے کسی سے قرض لینا ہے کہ اسکے واپس ہونے کا قرض خواہ انتظار کرے اور نہ ہی اسکا کوئی گمشدہ مال ہے جسکی واپسی کا انتظار کرسکے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں قرض خواہ اس وقت تک اسکو مہلت دے کہ اسکی خبر امام علیہ السلام تک پہنچے اور وہ نماز میں (قرض داروں) کے سہم سے اسکا قرض ادا کرے یہ تب ہے جب مقروض نے قرض اطاعت الٰہی میں صرف کیا ہو پس اگر وہ قرض اطاعت الٰہی میں صرف نہیں ہوا تو اس قرض کی ادائیگی میں سے امام علیہ السلام پر کچھ بھی واجب نہیں میں نے عرض کی اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جسے معلوم نہ ہو اس نے اطاعت الٰہی میں صرف کیا ہے یا نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے مال کی تلاش کی جائے اور اس میں سے اس کے قرض خواہ کو پلٹایا جائے درحالانکہ کہ اس میں وہ ذلیل ہو جائے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ [عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ] عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ يُكَفِّرُهُ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا الدَّيْنَ لَا كَفَّارَةَ لَهُ إِلَّا أَدَاؤُهُ أَوْ يَقْضِيَ صَاحِبُهُ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي لَهُ الْحَقُّ .

5۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے یا حنان بن سدیر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ماسوائے قرض کے کہ اس کا کوئی کفارہ نہیں مگر یہ کہ اسے ادا کرے یا اس کے ورثا اس کی قضا کریں یا جس کا قرض ہے وہ اسے معاف کرے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْإِمَامُ يَقْضِي عَنِ الْمُؤْمِنِينَ الدُّيُونَ مَا خَلَا مُهُورَ النِّسَاءِ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے عباس سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا (عادل) امام مومنین کے قرض ادا کرتے ہیں ماسوائے عورتوں کے حق مہر کے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَدَّعِي عَلَى الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ دَيْناً عَلَيْهِ فَقَالَ ذَهَبَ بِحَقِّي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) ذَهَبَ بِحَقِّكَ الَّذِي قَتَلَهُ ثُمَّ قَالَ لِلْوَلِيدِ قُمْ إِلَى الرَّجُلِ فَاقْضِهِ مِنْ حَقِّهِ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُبَرِّدَ عَلَيْهِ جِلْدَهُ الَّذِي كَانَ بَارِداً .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ ایک شخص ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور معلی بن خنیس کے خلاف قرض کا دعویٰ کیا کہ وہ میرا مال لے کر دنیا سے چلا گیا ابو عبداللہ علیہ السلام نے

فرمایا تمہارا حق لے کر وہ بھاگا جس نے اسے (معلی بن خنیس کو) قتل کیا پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ولید سے فرمایا اٹھو اس شخص کو اس کے حق کی قضا کرو میں چاہتا ہوں کہ اس کے اس پر کوڑے ٹھنڈے کروں جیسا کہ ٹھنڈے تھے۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ مِنْ أَهْلِ هَمَدَانَ عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي (**عليه السلام**) إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَلْزَمَ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِينَةَ وَ عَلَيَّ دَيْنٌ فَمَا تَقُولُ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَدِّهِ إِلَى مُؤَدَّى دَيْنِكَ وَ انْظُرْ أَنْ تَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَ لَيْسَ عَلَيْكَ دَيْنٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَخُونُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے عثمان بن سعید سے اس نے ہمدان کے عبد الکریم سے اس نے ابی ثمامہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر ثانیؑ سے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ مکہ یا مدینہ میں رہوں درحالیکہ مجھ پر قرض ہے تو آپؑ کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا جاؤ اور جسے ادا کرنا ہے اسے قرض ادا کرو اور یاد رکھو تم اللہ سے یوں ملاقات نہ کرو کہ تم پر کسی کا قرض واجب الادا ہو۔ کیونکہ مومن خیانت نہیں کرتا۔

9- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) يُنْشِدُ فَإِنْ يَكُ يَا أُمَيْمُ عَلَيَّ دَيْنٌ فَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى يَسْتَدِينُ

9۔ علی بن محمد نے اسحاق بن محمد نخعی سے اس نے محمد بن جمہور سے اس نے فضالہ سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام موسیٰ (کاظم) علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے شعر فرمایا فَإِنْ يَكُ يَا أُمَيْمُ عَلَيَّ دَيْنٌ فَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى يَسْتَدِينُ اے چھوٹی ماں اگر میں مقروض ہو جاؤں تو عمران بن موسیٰ اسکو ادا کرے گا۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) قَالَ إِيَّاكُمْ وَ الدَّيْنَ فَإِنَّهُ مَذَلَّةٌ بِالنَّهَارِ وَ مَهَمَّةٌ بِاللَّيْلِ وَ قَضَاءٌ فِي الدُّنْيَا وَ قَضَاءٌ فِي الْآخِرَةِ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اسنے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے انہوںؑ نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا قرض سے بچو کیونکہ یہ دن کو ذلیل اور رات کو پریشان کرنے والا ہے یہ اگر دنیا میں باقی ہے تو آخرت میں بھی باقی ہوگا،

باب قَضَاءِ الدَّيْنِ (قرض کی ادائیگی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَنْوِي قَضَاءَهُ كَانَ مَعَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَافِظَانِ يُعِينَانِهِ عَلَى الْأَدَاءِ عَنْ أَمَانَتِهِ فَإِنْ قَصَرَتْ نِيَّتُهُ عَنِ الْأَدَاءِ قَصَرَا عَنْهُ مِنَ الْمَعُونَةِ بِقَدْرِ مَا قَصَرَ مِنْ نِيَّتِهِ .

1) ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے اس نے حسن بن علی بن رباط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا جس پر قرض ہو اور وہ اسکی ادائیگی کی نیت بھی رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے دو فرشتے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں کہ جو

اس امانت کی ادائیگی میں اسکی مدد کرتے ہیں اگر اسکی نیت ادائیگی کے بارے میں کم ہو تو وہ اسکے رزق سے اسی قدر کمی کر دیتے ہیں جس قدر اس کی نیت کم ہو۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ عِنْدَهُ الشَّيْءُ يَتَبَلَّغُ بِهِ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَ يُطْعِمُهُ عِيَالَهُ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَيْسَرَةٍ فَيَقْضِيَ دَيْنَهُ أَوْ يَسْتَقْرِضُ عَلَى ظَهْرِهِ فِي خُبْثِ الزَّمَانِ وَ شِدَّةِ الْمَكَاسِبِ أَوْ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ قَالَ يَقْضِي بِمَا عِنْدَهُ دَيْنَهُ وَ لَا يَأْكُلْ أَمْوَالَ النَّاسِ إِلَّا وَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي إِلَيْهِمْ حُقُوقَهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجارَةً عَنْ تَراضٍ مِنْكُمْ وَ لَا يَسْتَقْرِضْ عَلَى ظَهْرِهِ إِلَّا وَ عِنْدَهُ وَفَاءٌ وَ لَوْ طَافَ عَلَى أَبْوَابِ النَّاسِ فَرَدُّوهُ بِاللُّقْمَةِ وَ اللُّقْمَتَيْنِ وَ التَّمْرَةِ وَ التَّمْرَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلِيٌّ يَقْضِي دَيْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ لَيْسَ مِنَّا مِنْ مَيِّتٍ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ وَلِيّاً يَقُومُ فِي عِدَتِهِ وَ دَيْنِهِ فَيَقْضِي عِدَتَهُ وَ دَيْنَهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو ایوب سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ہم میں سے ایک شخص کے پاس صرف گزارے جتنا مال ہے اس پر قرض بھی واجب الادا ہے کیا وہ اس مال سے اپنے عیال کو کھانا کھلائے اور جب اللہ کی طرف سے کشائش پہنچے تو اپنا قرض ادا کرے یا پھر یہ کہ اپنی پشت پر قرض مانگ کر اور محنت کی سختی سے زمانے کے لوگوں کے قرض اتارے یا پھر یہ کہ صدقہ قبول کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو اسکے پاس ہے اس سے قرض ادا کرے اور لوگوں کے اموال نہ کھائے جب تک کہ کوئی ایسا (ولی) نہ رکھتا ہو جو اسکے بعد لوگوں کو انکے حقوق ادا کرے اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے ایک دوسرے کا مال آپس میں نا جائز طریقے سے مت کھاؤ مگر یہ کہ آپس میں رضامندی سے تجارت کے ذریعے (نساء 4:29) اور اپنی پشت پر قرض کا بوجھ نہ اٹھائے مگر یہ کہ جب اسکے پاس پلٹانے والے اسباب موجود ہوں اگر لوگوں کے دروازے پر جائے گا تو وہ اسے ایک یا دو لقمے یا ایک یا دو کھجور کے دانے دیں گے ہاں قرض اٹھائے جب اسکا کوئی ولی ہو کہ جو اسکے بعد اس کا قرض ادا کرے کیونکہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جسکا اللہ عزّوجلّ نے ولی نہ بنایا ہو جو اسکے وعدوں اور قرضوں کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسکے وعدے پورے کرے اور قرض ادا کرتا ہو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُبَاعُ الدَّارُ وَ لَا الْجَارِيَةُ فِي الدَّيْنِ وَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا بُدَّ لِلرَّجُلِ مِنْ ظِلٍّ يَسْكُنُهُ وَ خَادِمٍ يَخْدُمُهُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے بابا سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا قرض کی ادائیگی کیلئے گھر اور کنیز کو نہیں بیچا جاسکتا اور یہ اس کے لئے کہ آدمی کیلئے ضروری ہے کہ ایک چھت کا ہونا کہ جسکے نیچے زندگی گزار دے اور ایک خادم کا ہونا کہ جو اسکی خدمت کرے۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ عَلَيَّ دَيْناً وَ أَظُنُّهُ قَالَ لِأَيْتَامٍ وَ أَخَافُ إِنْ بِعْتُ ضَيْعَتِي بَقِيتُ وَ مَا لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَا تَبِعْ ضَيْعَتَكَ وَ لَكِنْ أَعْطِهِ بَعْضاً وَ أَمْسِكْ بَعْضاً .

4۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابوعبداللہ سے روایت کی ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابوعبداللہ بن مغیرہ سے اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی مجھ پر قرض ہے اور بہت پریشان ہوں اسکی ادائیگی کیلئے مجھے خوف ہے اگر میں نے اپنا سامان بیچ دیا تو میرے پاس کوئی چیز نہ بچے گی فرمایا اپنا متاع مت بیچو بلکہ قرض خواہ کو کچھ دے دو اور کچھ روک لو (یہاں تک کہ باقی ادا کر سکو کچھ دیر بعد)

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقْتَضِيهِ وَ أَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ عِنْدَنَا الْيَوْمَ شَيْءٌ وَ لَكِنَّهُ يَأْتِينَا خِطْرٌ وَ وَسِمَةٌ فَتُبَاعُ وَ نُعْطِيكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ عِدْنِي فَقَالَ كَيْفَ أَعِدُكَ وَ أَنَا لِمَا لَا أَرْجُو أَرْجَى مِنِّي لِمَا أَرْجُو .

5۔ علی بن محمد نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اس نے عبداللہ بن حماد سے اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آکر آپ علیہ السلام سے قرض کا تقاضا کرنے لگا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا آج ہمارےؑ پاس کوئی چیز نہیں مگر ہمارےؑ پاس خطر ووسمہ(خضاب کی جڑی بوٹیاں) آنے والی ہیں میں انہیں بیچوں گا تو انشاء اللہ تمھیں دیں گے اس شخص نے کہا وعدہ کیجیے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیسے وعدہ کروں کہ جسکی مجھے امید نہ ہو اس سے زیادہ امید ہے اس سے کہ جسکی مجھے امید ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عِيسَى قَالَ ضَاقَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) ضِيقَةٌ فَأَتَى مَوْلًى لَهُ فَقَالَ لَهُ أَقْرِضْنِي عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ إِلَى مَيْسَرَةٍ فَقَالَ لَا لِأَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي وَ لَكِنْ أُرِيدُ وَثِيقَةً قَالَ فَشَقَّ لَهُ مِنْ رِدَائِهِ هُدْبَةً فَقَالَ لَهُ هَذِهِ الْوَثِيقَةُ قَالَ فَكَانَ مَوْلَاهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَغَضِبَ وَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْوَفَاءِ أَمْ حَاجِبُ بْنُ زُرَارَةَ فَقَالَ أَنْتَ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ فَكَيْفَ صَارَ حَاجِبٌ يَرْهَنُ قَوْساً وَ إِنَّمَا هِيَ خَشَبَةٌ عَلَى مِائَةِ حَمَالَةٍ وَ هُوَ كَافِرٌ فَيَفِي وَ أَنَا لَا أَفِي بِهُدْبَةِ رِدَائِي قَالَ فَأَخَذَهَا الرَّجُلُ مِنْهُ وَ أَعْطَاهُ الدَّرَاهِمَ وَ جَعَلَ الْهُدْبَةَ فِي حُقٍّ فَسَهَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْمَالَ فَحَمَلَهُ إِلَى الرَّجُلِ ثُمَّ قَالَ لَهُ قَدْ أَحْضَرْتُ مَالَكَ فَهَاتِ وَثِيقَتِي فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ضَيَّعْتُهَا فَقَالَ إِذَنْ لَا تَأْخُذُ مَالَكَ مِنِّي لَيْسَ مِثْلِي مَنْ يَسْتَخِفُّ بِذِمَّتِهِ قَالَ فَأَخْرَجَ الرَّجُلُ الْحُقَّ فَإِذَا فِيهِ الْهُدْبَةُ فَأَعْطَاهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) الدَّرَاهِمَ وَ أَخَذَ الْهُدْبَةَ فَرَمَى بِهَا وَ انْصَرَفَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے یوسف السحت سے اس نے علی بن محمد بن سلیمان سے، اس نے فضل سے اس نے عباس بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ علیؑ ابن الحسین علیہ السلام پر انتہائی تنگی آئی۔ آپ علیہ السلام کا ایک چاہنے والا آیا تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا مجھے دس ہزار درھم تنگی دور ہونے تک بطور قرض دو اس نے عرض کی جب تک آپ علیہ السلام مجھے بطور رہن کوئی چیز نہ دیں میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ علیہ السلام نے اپنی رداسے ایک ٹکڑا اپھاڑ کر دیا اور اسے فرمایا یہ رہن ہے آپؑ کے موالی نے اسکو بطور رہن لینا پسند نہ کیا تو آپ علیہ السلام نے پُر جلال ہو کر اس سے فرمایا حاجب بن زرارۃ وعدہ وفائی میں اولی ہے یا میںؑ اس سے اولی ہوں اس نے عرض کی آپ علیہ السلام اس سے افضل ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر حاجب نے اپنی کمان کو رہن رکھا تھا اور بے شک وہ لکڑی تھی کہ جس نے سو تاوان دینے والوں کی جگہ لی تھی وہ کافر تھا اس نے رہن کو بچایا تو کیا میںؑ اپنی رداء کے ٹکڑے کے رہن کو نہ بچاؤں گا راوی نے کہا کہ وہ شخص اٹھا اس نے آپ علیہ السلام سے وہ لیا اور آپؑ کو درھم دیئے اور رداء کو تھیلے میں ڈال لیا پس جب اللہ عزّو جلَّ نے آپ علیہ السلام کو مال میں آسانی دی تو آپ علیہ السلام نے اسکی رقم لی اس شخص کے پاس گئے اور اسے فرمایا میں نے تمہارا مال حاضر کر دیا ہے اب تم میرا رہن مجھےؑ دو اس نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں نے اسے گم کر دیا آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر مجھؑ سے اپنا مال بھی مت لو کیونکہ مجھؑ جیسا اپنے حقوق کو خفیف نہیں سمجھتا راوی کہتا ہے اس شخص نے تھیلا نکالا تو اسمیں ٹکڑا موجود تھا اس نے وہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام کو دیا آپ علیہ السلام نے اسکو لے کر اسکے درھم دئے اور چلے گئے۔ اور وہ ٹکڑا وہاں پھینک دیا۔

7- عَنْهُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ احْتُضِرَ عَبْدُ اللَّهِ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ غُرَمَاؤُهُ فَطَالَبُوهُ بِدَيْنٍ لَهُمْ فَقَالَ لَا مَالَ عِنْدِي فَأُعْطِيَكُمْ وَ لَكِنِ ارْضَوْا بِمَا شِئْتُمْ مِنِ ابْنَيْ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَقَالَ الْغُرَمَاءُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مَلِيٌّ مَطُولٌ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) [رَجُلٌ] لَا مَالَ لَهُ صَدُوقٌ وَ هُوَ أَحَبُّهُمَا إِلَيْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ أَضْمَنُ لَكُمُ الْمَالَ إِلَى غَلَّةٍ وَ لَمْ تَكُنْ لَهُ غَلَّةٌ تَجَمُّلًا فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ رَضِينَا وَ ضَمِنَهُ فَلَمَّا أَتَتِ الْغَلَّةُ أَتَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْمَالَ فَأَدَّاهُ .

7۔اس نے یوسف بن اسحٰق سے اس نے علی بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے یحییٰ بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ کا وقت احتضار آیا تو اسکے قرض خواہ اکھٹے ہوئے اور اس سے اپنا قرض طلب کیا تو اس نے کہا میرے پاس کوئی مال نہیں کہ جو تمھیں دوں لیکن اگر تم چاہو تو میرے ابن عم علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اور عبد اللہؒ ابن جعفر علیہ السلام کی ضمانت پر راضی ہو جاؤ قرض خواہوں نے کہا عبد اللہؒ بن جعفر علیہ السلام قرض خواہوں کو لمبی مدت دینے والے ہیں اور علیؑ بن الحسین علیہ السلام ایسے شخص ہیں کہ جنکے پاس مال نہیں ہے سچے آدمی ہیں وہؑ ہمیں ان میں سے زیادہ پسند ہیں پس عبد اللہ علیہ السلام نے انکو آپ علیہ السلام کے پاس بھیجا اور آپ علیہ السلام کو خبر کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میںؑ تمھیں مال کی ضمانت دیتا ہوں البتہ غلہ آئے گا تو دوں گا گروہ نے کہا ہم راضی ہوئے اور انکی ضمانت قبول کی اور جب غلہ کا موسم آیا تو اللہ عزّوجلّ نے آپ علیہ السلام کو مال عطا فرمایا جس سے آپ علیہ السلام نے اس ضمانت کو ادا کیا۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِي عَلَى رَجُلٍ دَيْناً وَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ دَارَهُ فَيَقْضِيَنِي قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تُخْرِجَهُ مِنْ ظِلِّ رَأْسِهِ .

8۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابرہیم بن عبد الحمید سے اس نے عثمان بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے ایک شخص سے قرض لینا ہے اسکا ارادہ ہے کہ وہ گھر بیچ کر میرا قرض ادا کرے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ سے پناہ مانگ کہ تو اسے اسکے سر کے سائے سے نکالے۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الدَّيْنُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَأَنْظَرَ وَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ فَأَعْطَى وَ لَمْ يَمْطُلْ فَذَاكَ لَهُ وَ لَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ إِذَا كَانَ لَهُ اسْتَوْفَى وَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ أَوْفَى فَذَاكَ لَا لَهُ وَ لَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ إِذَا كَانَ لَهُ اسْتَوْفَى وَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ مَطَلَ فَذَاكَ عَلَيْهِ وَ لَا لَهُ .

9۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس خلف بن حماد سے اس نے محرز سے اس نے ابو بصیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض والے تین قسم کے ہیں ایک وہ جس کا قرض ہو تا ہے تو وہ مدت میں رعایت کرتا ہے اور اگر اس نے دینا ہو تو فوراً دے دیتا ہے تو اسکو اجر ملے گا اس پر کوئی سزا نہیں اور ایک وہ ہے کہ جب اس نے لینا ہو تو فوراً واپس لیتا ہے اور اگر دینا ہو تو فوراً واپس دیتا ہے اسکو کوئی اجر ہے نہ کوئی سزا ہے اور ایک وہ شخص کے جس نے لینا ہو تو فوراً واپس مانگتا ہے اور اگر دینا ہو تو ٹال مٹول کرتا ہے اسکو سزا ہے جزاء نہیں۔

باب قِصَاصِ الدَّيْنِ (قرض کا قصاص)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ لِي عِنْدَهُ مَالٌ فَكَابَرَنِي عَلَيْهِ وَ حَلَفَ ثُمَّ وَقَعَ لَهُ عِنْدِي مَالٌ فَآخُذُهُ مَكَانَ مَالِيَ الَّذِي أَخَذَهُ وَ أَجْحَدُهُ وَ أَحْلِفُ عَلَيْهِ كَمَا صَنَعَ فَقَالَ إِنْ خَانَكَ فَلَا تَخُنْهُ وَ لَا تَدْخُلْ فِيمَا عِبْتَهُ عَلَيْهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا کہ اس نے میرا مال دینا تھا کہ جسکا اس نے انکار کر دیا اور اس پر حلف بھی اٹھایا پھر اس کا مال میرے ہاتھ آ گیا تو میں نے اپنے اس مال کے بدلے میں لے لیا کہ جس کا اس نے انکار کر کے حلف دیا تھا اس طرح جس طرح اس نے کیا فرمایا اگر اس نے تم سے خیانت کی ہے تو تو اس سے خیانت نہ کر اور وہ کام نہ کر کہ جسکو تو اس کیلئے بھی عیب گردانتا ہے

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الْحَقُّ فَيَجْحَدُنِيهِ ثُمَّ يَسْتَوْدِعُنِي مَالًا أَ لِي أَنْ آخُذَ مَالِي عِنْدَهُ قَالَ لَا هَذِهِ خِيَانَةٌ .

2۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابرہیم بن عبدالحمید سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی وہ شخص کہ جس پر میرا حق تھا اور اس نے میرے اس حق کا انکار کر دیا تھا پھر اس نے میرے پاس اپنا مال چھوڑا ہے کیا میرے لئے جائز ہے اسمیں جو میرا اسکے پاس تھا لے لوں فرمایا نہیں یہ خیانت ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَجَحَدَهُ إِيَّاهُ وَ ذَهَبَ بِهِ ثُمَّ صَارَ بَعْدَ ذَلِكَ لِلرَّجُلِ الَّذِي ذُهِبَ بِمَالِهِ مَالٌ قِبَلَهُ أَ يَأْخُذُهُ مِنْهُ مَكَانَ مَالِهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لِهَذَا كَلَامٌ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي آخُذُ هَذَا الْمَالَ مَكَانَ مَالِيَ الَّذِي أَخَذَهُ مِنِّي وَ إِنِّي لَمْ آخُذْ مَا أَخَذْتُ مِنْهُ خِيَانَةً وَ لَا ظُلْماً .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے سھل بن زیاد سے انہوں نے ابن محبوب سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص کا دوسرے شخص کے پاس مال تھا دوسرے نے اس مال کا انکار کیا اور لے کر بھاگ گیا پھر اسکے بعد ہوا یوں کہ پہلے شخص کے پاس دوسرے شخص کا مال ہاتھ آ گیا کیا وہ یہ مال لے سکتا ہے؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہاں لے سکتا ہے مگر لیتے وقت یہ کلمات کہے اے معبود میں نے یہ مال اس مال کے بدلے لیا ہے کہ جو اس نے مجھ سے لیا تھا میں نے اسکی طرح اس سے خیانت سے نہیں لیا اور نہ ہی ظلم سے

باب أَنَّهُ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ حَلَّ دَيْنُهُ (جب آدمی مر جائے تو اسکا قرض ادا کیا جائے گا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ حَلَّ مَا لَهُ وَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے اسماعیل بن ابی قرۃ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مر جائے تو اس وقت اس کا جس پر قرض ہو یا جو اس پر قرض ہو ادا کیا جائے گا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَضْمَنُهُ ضَامِنٌ لِلْغُرَمَاءِ فَقَالَ إِذَا رَضِيَ بِهِ الْغُرَمَاءُ فَقَدْ بَرِئَتْ ذِمَّةُ الْمَيِّتِ .

www.hubeali.com

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو مقروض تھا مگر وہ مر گیا تو ایک ضامن نے اسکے قرض کی قرض خواہوں کو ضمانت دی تو امام علیہ اسلام نے فرمایا اگر قرض خواہ اس بات پر (ضمانت پر) راضی ہو جائیں تو میت قرض سے بری ہو جائے گی۔

باب الرَّجُلِ يَأْخُذُ الدَّيْنَ وَ هُوَ لَا يَنْوِي قَضَاءَهُ

(جو شخص قرض لیتا ہے مگر اسکی واپسی کی نیت نہیں کرتا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْجَازِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ إِنْ كَانَ أُتِيَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ غَيْرِ فَسَادٍ لَمْ يُؤَاخِذْهُ اللَّهُ [عَلَيْهِ] إِذَا عَلِمَ بِنِيَّتِهِ [الْأَدَاءَ] إِلَّا مَنْ كَانَ لَا يُرِيدُ أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْ أَمَانَتِهِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ وَ كَذَلِكَ الزَّكَاةُ أَيْضاً وَ كَذَلِكَ مَنِ اسْتَحَلَّ أَنْ يَذْهَبَ بِمُهُورِ النِّسَاءِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے نضر بن شعیب سے اس نے عبدالغفار الجازی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو مر جائے اور اسکے ذمہ قرض واجب الادا ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس نے قرض کسی فساد کی بنا پر نہیں لیا تو اللہ اسکی نیت (ادائیگی کی نیت) کے علم کے سبب اسکا مواخذہ نہ فرمائے گا ہاں مگر جو مر جائے اور اسکا امانت ادا کرنے کا ارادہ نہ تھا تو وہ چور کی جگہ ہے اسی طرح زکوٰۃ ہے اور اسی طرح ہے وہ شخص جو عورتوں کے حق مہر کو کھا جانا حلال جانتا ہو۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنِ اسْتَدَانَ دَيْناً فَلَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ .

2۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے ابن فضال سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو قرض مانگے اور ادائیگی کی نیت نہ رکھتا ہو وہ چور کی مانند ہے۔

باب بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ (قرض کو قرض کے عوض فروخت کرنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا يُبَاعُ الدَّيْنُ بِالدَّيْنِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابراہیم بن مہزم سے اس نے طلحہ بن یزید سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کو قرض کے عوض نہ بیچا جائے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ [بِعَرْضٍ] ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَقَالَ لَهُ أَعْطِنِي مَا لِفُلَانٍ عَلَيْكَ فَإِنِّي قَدِ اشْتَرَيْتُهُ مِنْهُ كَيْفَ يَكُونُ الْقَضَاءُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَرُدُّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ مَالَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهِ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَهُ الدَّيْنُ .

2۔ احمد بن محمد نے حسن بن علی سے اس نے محمد بن الفضیل سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس بارے میں کہ ایک شخص نے کسی سے قرض لینا تھا ایک اور شخص آیا اور اس نے اس سے قیمت کے عوض قرض کو خرید لیا اور پھر جس نے قرض دینا تھا اسکے پاس گیا اور اسے کہا فلاں کا جو قرض تم پر واجب الادا ہے مجھے دے دو کیونکہ میں نے اس سے خرید لیا ہے۔ اس میں آپ کیا فرماتے ہیں تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مقروض اس قرض خریدنے والے کو وہ دے گا کہ جس کے ذریعے اس نے قرض خواہ سے قرض خریدا ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا (**عليه السلام**) رَجُلٌ اشْتَرَى دَيْناً عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى صَاحِبِ الدَّيْنِ فَقَالَ لَهُ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا لِفُلَانٍ عَلَيْكَ فَقَدِ اشْتَرَيْتُهُ مِنْهُ قَالَ يَدْفَعُ إِلَيْهِ قِيمَةَ مَا دَفَعَ إِلَى صَاحِبِ الدَّيْنِ وَ بَرِئَ الَّذِي عَلَيْهِ الْمَالُ مِنْ جَمِيعِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ .

3۔ محمد بن یحیٰی وغیرہ نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن الفضیل سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص کسی کا قرض خریدتا ہے اور پھر مقروض کے پاس جا کر اسے کہتا ہے جو کچھ فلاں کا تیرے پاس (قرض) ہے وہ مجھے دو کیونکہ اسے میں نے اس سے خرید لیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مقروض اسے صرف وہ قیمت دے گا جو اس نے قرض خواہ کو دی ہے اور باقی جو بھی اس کے ذمے واجب الادا بچتا ہو مقروض اس سے بری الذمہ ہو گا

باب فِي آدَابِ اقْتِضَاءِ الدَّيْنِ (قرض کی واپسی کیلئے تقاضا کرنے کے آداب)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ الْمَشْكُوُّ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا لِفُلَانٍ يَشْكُوكَ فَقَالَ لَهُ يَشْكُونِي أَنِّي اسْتَقْضَيْتُ مِنْهُ حَقِّي قَالَ فَجَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مُغْضَباً ثُمَّ قَالَ كَأَنَّكَ إِذَا اسْتَقْضَيْتَ حَقَّكَ لَمْ تُسِئْ أَ رَأَيْتَ مَا حَكَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ يَخافُونَ سُوءَ الْحِسابِ أَ تَرَى أَنَّهُمْ خَافُوا اللَّهَ أَنْ يَجُورَ عَلَيْهِمْ لَا وَ اللَّهِ مَا خَافُوا إِلَّا الِاسْتِقْضَاءَ فَسَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ سُوءَ الْحِسَابِ فَمَنِ اسْتَقْصَى بِهِ فَقَدْ أَسَاءَ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور انؑ سے انؑ کے صحابی کی شکایت کی تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ جس کی شکایت ہوئی وہ حاضر ہوا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا ہوا ہے فلاں کو کہ تیری شکایت کی ہے اس نے آپ علیہ السلام کو عرض کیا اس نے اس لئے شکایت کی ہے کہ میں نے اس سے زور دے کر اپنا حق (قرض) واپس مانگا ہے پس آپ علیہ السلام پُر جلال ہو کر بیٹھ گئے اور پھر فرمایا کہ گویا تم نے اپنے حق کیلئے جو اتنا پر زور تقاضا کیا ہے اس کو تم برا نہیں جانتے تم نے کوئی برائی نہیں کی کیا تم نے انہیں دیکھا کہ اللہ عزّ وجلّ اپنی کتاب میں حکایت فرمائی ہے کہ وہ برے حساب سے ڈرتے ہیں (رعد 13:21) تو تمھاری کیا رائے ہے کہ وہ اس سے خوفزدہ ہے کہ ان پر اللہ ظلم کرے گا نہیں اللہ کی قسم وہ نہیں ڈرتے مگر برے تقاضے سے اللہ عزّ وجلّ نے ایسے تقاضے کو برے حساب کا نام دیا ہے۔ پس جو اس طرح تقاضا کریگا گویا اس نے گناہ کیا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ لِي عَلَى بَعْضِ الْحَسَنِيِّينَ مَالًا وَ قَدْ أَعْيَانِي أَخْذُهُ وَ قَدْ جَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَهُ كَلَامٌ وَ لَا آمَنُ أَنْ يَجْرِيَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فِي ذَلِكَ مَا أَغْتَمُّ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَيْسَ هَذَا طَرِيقَ التَّقَاضِي وَ لَكِنْ إِذَا أَتَيْتَهُ أَطِلِ الْجُلُوسَ وَ الْزَمِ السُّكُوتَ قَالَ الرَّجُلُ فَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى أَخَذْتُ مَالِي .

2۔ محمد بن یحییٰ نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کی کہ کچھ حسینوں (حسنی کی جمع) کے پاس مال ہے اور وہ مجھے دینے سے گریزاں ہے ان کے اور میرے درمیان جملوں کا تبادلہ بھی ہوا ہے اور کچھ بعید نہیں کہ اس مسئلے پر ان کے اور میرے درمیان پھر تکرار ہو مجھے اس کا کوئی غم نہیں ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تقاضا کرنے کا یہ طریقہ نہیں بلکہ طریقہ یہ ہے کہ تو جب اس کے پاس جائے تو زیادہ دیر بیٹھ اور خاموش رہ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے کچھ مرتبہ ایسا کیا تو میں نے اپنا مال پالیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ خِضْرِ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ أَحَدُهُمَا (**عليهما السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَيَجْحَدُهُ قَالَ إِنِ اسْتَحْلَفَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ بَعْدَ الْيَمِينِ شَيْئاً وَ إِنْ تَرَكَهُ وَ لَمْ يَسْتَحْلِفْهُ فَهُوَ عَلَى حَقِّهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے انہوں نے مل کر ابن ابی عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے خضر بن عمرو نخعی سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہ السلام میں سے ایک سے کسی شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا کسی شخص کے پاس مال ہے اور اس نے اس کا انکار کر دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس نے (قرض خواہ) اس سے (مقروض سے) حلف لیا ہے تو قسم کے بعد جائز نہیں کہ وہ اس سے مال لے اور اگر اس نے اس کو چھوڑ دیا اور اس سے حلف نہیں لیا تو اس کا حق باقی ہے

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا وَجَعَ إِلَّا وَجَعُ الْعَيْنِ وَ لَا هَمَّ إِلَّا هَمُّ الدَّيْنِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنکھ کے درد سے بڑھ کر کوئی درد نہیں اور قرض کی پریشانی سے بڑھ کر کوئی پریشانی نہیں۔

5- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الدَّيْنُ رِبْقَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُذِلَّ عَبْداً وَضَعَهُ فِي عُنُقِهِ .

5-انہی اسناد کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض زمین پر اللہ عزّوجلّ کا پھندہ ہے جب اللہ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کی گردن میں ڈال دیتا ہے

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ وَ حَكَمٍ الْحَنَّاطِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ حَبَسَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مَخَافَةَ إِنْ خَرَجَ ذَلِكَ الْحَقُّ مِنْ يَدِهِ أَنْ يَفْتَقِرَ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ يُفْقِرَهُ مِنْهُ عَلَى أَنْ يُغْنِيَ نَفْسَهُ بِحَبْسِهِ ذَلِكَ الْحَقَّ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے بڑھیا کھجوریں بیچنے والے حماد بن ابی طلحہ سے اس نے محمد بن فضیل سے اور حکم الحناط سے ایک ساتھ انہوں نے ابو حمزہ سے روایت کی کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص کسی مسلمان مرد کا مال روک لے درحالکیہ وہ اس مال کو اسے دینے پر قادر بھی ہو خوف ہے کہ وہ حق (مال) اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا اور وہ فقیر ہو جائے گا اللہ اس بات پر قادر ہے کہ اس کو (روکنے والوں کو) اس (مقدار) سے زیادہ فقیر بنادے اس بنا پر کہ اس نے یہ حق روک کر خود کو خود ہی برباد کر دیا۔

باب إِذَا الْتَوَى الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ عَلَى الْغُرَمَاءِ

(جو شخص قرض خواہوں کو قرض واپس کرنے میں دیر کریں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) يَحْبِسُ الرَّجُلَ إِذَا الْتَوَى عَلَى غُرَمَائِهِ ثُمَّ يَأْمُرُ فَيَقْسِمُ مَالَهُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ فَإِنْ أَبَى بَاعَهُ فَيَقْسِمُ يَعْنِي مَالَهُ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام اس شخص کو قید کر لیتے تھے کہ جو قرض خواہوں کو قرض واپس کرنے میں جان بوجھ کر تاخیر کرتا تھا پھر آپؑ حکم دیتے تھے کہ اس کا مال اس کے قرض خواہوں میں حصے کر کے تقسیم کر دیا جائے اور اگر وہ انکار کرتا تو آپؑ اس کے مال کو بیچ کر انہیں تقسیم کر دیتے تھے

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الْغَائِبُ يُقْضَى عَنْهُ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ وَ يُبَاعُ مَالُهُ وَ يُقْضَى عَنْهُ وَ هُوَ غَائِبٌ وَ يَكُونُ الْغَائِبُ عَلَى حُجَّتِهِ إِذَا قَدِمَ وَ لَا يُدْفَعُ الْمَالُ إِلَى الَّذِي أَقَامَ الْبَيِّنَةَ إِلَّا بِكُفَلَاءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَلِيّاً .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحسن سے اس نے جعفر بن محمد بن حکیم سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص (مقروض) غائب ہو جائے تو اس کا قرض تب ادا کیا جائے گا جب اس کی کوئی شہادت ملے تب اس کے مال کو بیچا جائے گا اور اس کا قرض ادا کیا جائے گا حالانکہ وہ غائب ہی رہے اور اگر غائب واپس آ جائے تو وہ اپنی دلیل دینے میں حق پر ہے جو شہادت لایا اس کو مال ذمہ داری کے ساتھ دیا جائے جب لمبا عرصہ نہ گزرا ہو تو

باب النُّزُولِ عَلَى الْغَرِيمِ (مقروض کے پاس رہنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْزِلَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ وَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَ إِنْ كَانَ قَدْ صَرَّهَا لَهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سلیمان سے اس نے جراح مدائنی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص اس شخص کے پاس جا کر رہے کہ جو اس کا مقروض ہے مکروہ ہے اگرچہ مقروض نے پیسے نکال ہی رکھے ہوں اس کو واپس کرنے کیلئے صرف تین دن کی اجازت ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَنْزِلُ عَلَى الرَّجُلِ وَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَ يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ نَعَمْ يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ لَا يَأْكُلُ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئاً .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے مقروض کے پاس جاتا ہے کیا اس کے پاس سے کھانا کھائے فرمایا ہاں اس کے ہاں سے تین دن تک کھانا کھائے پھر اس کے بعد کوئی چیز نہ کھائے

بَابُ هَدِيَّةِ الْغَرِيمِ (مقروض کا تحفہ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى عَلِيّاً (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ إِنَّ لِي عَلَى رَجُلٍ دَيْناً فَأَهْدَى إِلَيَّ هَدِيَّةً قَالَ (**عليه السلام**) احْسُبْهُ مِنْ دَيْنِكَ عَلَيْهِ .

1) محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ۔ ”ایک شخص علی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے عرض کی۔“ ایک شخص میرا مقروض ہے اس نے مجھے تحفہ بھیجا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”تو اسے اس پر اپنے قرض میں شمار کر“

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ حَيَّانَ أَخِي جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي دَفَعْتُ إِلَى أَخِي جَعْفَرٍ مَالًا فَهُوَ يُعْطِينِي مَا أُنْفِقُهُ وَ أَحُجُّ مِنْهُ وَ أَتَصَدَّقُ وَ قَدْ سَأَلْتُ مَنْ قِبَلَنَا فَذَكَرُوا أَنَّ ذَلِكَ فَاسِدٌ لَا يَحِلُّ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَى قَوْلِكَ فَقَالَ لِي أَ كَانَ يَصِلُكَ قَبْلَ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيْهِ مَالَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ مِنْهُ مَا يُعْطِيكَ فَكُلْ مِنْهُ وَ اشْرَبْ وَ حُجَّ وَ تَصَدَّقْ فَإِذَا قَدِمْتَ الْعِرَاقَ فَقُلْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَفْتَانِي بِهَذَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جعفر بن حیان الصیرفی کے بھائی ہذیل بن حیان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی: ”میں نے اپنے بھائی جعفر کو کچھ مال دیا ہے۔ وہ مجھے کچھ نہ کچھ بھیجتا رہتا ہے کہ جس سے میں خرچ کرتا ہوں۔ حج کرتا ہوں اور صدقہ دیتا ہوں میں نے ہم میں سے کسی سے سوال کیا تو انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپؑ کے قول تک پہنچوں“ تب آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا ”کیا وہ تمہارے مال دینے سے پہلے بھی تم سے صلہ رحمی کرتا تھا؟ میں نے عرض کی ”جی ہاں“ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو بھی وہ تمہیں دے اس سے لے لو اس میں سے کھاؤ، پیو، حج کرو اور صدقہ کرو اور جب عراق واپس جاؤ تو کہنا۔ ”مجھے جعفرؑ بن محمدؑ نے اس کا فتویٰ دیا ہے“،

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ قَرْضاً فَيُعْطِيهِ الشَّيْءَ مِنْ رِبْحِهِ مَخَافَةَ أَنْ يَقْطَعَ ذَلِكَ عَنْهُ فَيَأْخُذَ مَالَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ شَرَطَ عَلَيْهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطاً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے موسیٰ بن سعدان سے، اس نے حسین بن ابی العلاء سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کا دوسرے شخص پر قرض ہے۔ اب مقروض اس قرض کے منافع میں سے کچھ قرض خواہ کو اس لئے دیتا ہے کہ اسے ڈر ہے کہ قرض خواہ قرض واپس نہ لے لے اور قرض خواہ بھی اس سے مال لے لیتا ہے حالانکہ ایسی شرط بھی نہ تھی۔

فرمایا: ”اگر شرط نہ ہو تو ایسا مال لینے میں کوئی قباحت نہیں“

باب الْكَفَالَةِ وَ الْحَوَالَةِ (کفالت اور حوالگی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَبْطَأْتُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنِ الْحَجِّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَكَفَّلْتُ بِرَجُلٍ فَخَفَرَ بِي فَقَالَ مَا لَكَ وَ الْكَفَالَاتِ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا أَهْلَكَتِ الْقُرُونَ الْأُولَى ثُمَّ قَالَ إِنَّ قَوْماً أَذْنَبُوا ذُنُوباً كَثِيرَةً فَأَشْفَقُوا مِنْهَا وَ خَافُوا خَوْفاً شَدِيداً وَ جَاءَ آخَرُونَ فَقَالُوا ذُنُوبُكُمْ عَلَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَافُونِي وَ اجْتَرَأْتُمْ عَلَيَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن البختری سے روایت کی ہے کہ میں نے حج میں تاخیر کی تو مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"کس چیز نے تجھ سے حج مؤخر کروایا؟ میں نے عرض کی۔"آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ایک شخص میری کفالت کرتا تھا اس نے مجھ سے بدعہدی کی ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا تیرا کفالات سے کیا کام۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کفالات نے ہی پہلے زمانوں کو ہلاک کیا۔؟ پھر فرمایا: "ایک گروہ گناہ کرتا تھا بہت زیادہ گناہ۔ پھر ان گناہوں سے ڈرتے تھے بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے تھے تو کچھ لوگوں نے آکر کہا کہ تمہارے گناہ ہم پر ہیں۔ تو اللہ عزّ و جلّ ان پر عذاب نازل کیا تھا۔ پھر اللہ عزّ و جلّ نے فرمایا" وہ مجھ سے ڈرتے تھے اور تم مجھ پر جرأت کرتے ہو۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) فِي الرَّجُلِ يُحِيلُ الرَّجُلَ بِمَالٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ فَيَقُولُ لَهُ الَّذِي احْتَالَ بَرِئْتَ مِمَّا لِي عَلَيْكَ قَالَ إِذَا أَبْرَأَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ يُبْرِئْهُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الَّذِي أَحَالَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا کہ "ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنے مال میں تصرف مباح کیا اور مباح کرنے والے نے اس دوسرے شخص کو کہا کہ میرا جو بھی تم پر ہے تم اس سے بری ہو۔" فرمایا"جب اس نے دوسرے کو بری کر دیا تو اس کیلئے نہیں کہ وہ اسے پلٹائے اور اگر وہ بری نہ کرے تو جو اس نے اس کیلئے مباح کیا اسے پلٹا سکتا ہے اگر چاہے"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) مِثْلَهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارۃ سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ كَفَلَ لِرَجُلٍ بِنَفْسِ رَجُلٍ فَقَالَ إِنْ جِئْتَ بِهِ وَ إِلَّا عَلَيْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ عَلَيْهِ نَفْسُهُ وَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّرَاهِمِ فَإِنْ قَالَ عَلَيَّ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ إِنْ لَمْ أَدْفَعْهُ إِلَيْكَ قَالَ تَلْزَمُهُ الدَّرَاهِمُ إِنْ لَمْ يَدْفَعْهُ إِلَيْهِ .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد کندی سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابی العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص کسی شخص کو کسی شخص کیلئے ضامن بناتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو اسے لایا تو ٹھیک ورنہ تم پر 500 / پانچ سو درہم واجب ہوں گے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے اس شخص کو پہنچانا واجب ہے اور درہم میں سے کچھ بھی ادا کرنا اس پر واجب نہیں۔

www.hubeali.com

عرض کی۔ "اگر وہ کہے کہ اگر میں نے اس کو تم تک نہ پہنچایا تو مجھ پر پانچ سو درہم واجب الادا ہوں گے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:: ایسی صورت میں اگر وہ اس شخص کو نہ پہنچائے تو اس کو درہم ادا کرنا واجب ہو گا۔"

4- حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُحِيلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالدَّرَاهِمِ أَ يَرْجِعُ عَلَيْهِ قَالَ لَا يَرْجِعُ عَلَيْهِ أَبَداً إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ أَفْلَسَ قَبْلَ ذَلِكَ .

4۔ حمید نے حسن بن محمد سے، اس نے جعفر بن سماعة سے اس نے ابان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کیلئے درہم میں تصرف حلال کرتا ہے کیا وہ اسے پلٹائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ اس کو کبھی بھی نہ پلٹائے گا البتہ اگر وہ اس سے پہلے مفلس ہو جائے تو"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُ النَّاسِ الضَّامِنُ غَارِمٌ قَالَ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى الضَّامِنِ غُرْمٌ الْغُرْمُ عَلَى مَنْ أَكَلَ الْمَالَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے حسین ابن الخالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ "آپؑ پر قربان جاؤں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ضامن مقروض کی طرح ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ضامن پر قرض نہیں ہوتا بلکہ قرض تو اس پر ہوتا ہے کہ جو مال کھائے۔"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أُتِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) بِرَجُلٍ تَكَفَّلَ بِنَفْسِ رَجُلٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ اطْلُبْ صَاحِبَكَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضّال سے، اس نے عمّار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "امیر المومنین علیہ السلام ایک شخص کے پاس گئے کہ جس نے کسی دوسرے شخص کی ذاتی ضمانت دی تھی۔ آپ علیہ السلام نے اسے پکڑ لیا اور فرمایا اپنے دوست کو بلاؤ۔"

باب عَمَلِ السُّلْطَانِ وَ جَوَائِزِهِمْ (بادشاہ کا کام اور اس کی مدد کرنے والے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا عُذَافِرُ إِنَّكَ تُعَامِلُ أَبَا أَيُّوبَ وَ الرَّبِيعَ فَمَا حَالُكَ إِذَا نُودِيَ بِكَ فِي أَعْوَانِ الظَّلَمَةِ قَالَ فَوَجَمَ أَبِي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَمَّا رَأَى مَا أَصَابَهُ أَيْ عُذَافِرُ إِنَّمَا خَوَّفْتُكَ بِمَا خَوَّفَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَقَدِمَ أَبِي فَلَمْ يَزَلْ مَغْمُوماً مَكْرُوباً حَتَّى مَاتَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی ابن اسباط سے، اس نے محمد بن عذافر سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا" اے عذافر تم ابو ایوب اور ربیع کی معاونت کرتے ہو۔ تمہاری کیا حالت ہو گی کہ جب تمہیں ظالم کے مدد گاروں کے ساتھ ندا دی جائے گی؟ راوی کہتا ہے "میرا باپ شدت غم سے خاموش ہو گیا" تو اسے ابو عبداللہ علیہ السلام نے دیکھا اور فرمایا" اے عذافر بے شک میںؑ نے تمہیں اس چیز سے ڈرایا ہے کہ جس کے ذریعے اللہ عزّ وجلّ نے مجھےؑ ڈرایا ہے۔ محمد نے کہا" میرا باپ واپس آیا اور مرتے دم تک غم و کرب کی حالت میں رہا"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَاسْتَقْبَلَنِي زُرَارَةُ خَارِجاً مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا وَلِيدُ أَ مَا تَعْجَبُ مِنْ زُرَارَةَ سَأَلَنِي عَنْ أَعْمَالِ هَؤُلَاءِ أَيَّ شَيْءٍ كَانَ يُرِيدُ أَ يُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَهُ لَا فَيَرْوِيَ ذَلِكَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا وَلِيدُ مَتَى كَانَتِ الشِّيعَةُ تَسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِهِمْ إِنَّمَا كَانَتِ الشِّيعَةُ تَقُولُ يُؤْكَلُ مِنْ طَعَامِهِمْ وَ يُشْرَبُ مِنْ شَرَابِهِمْ وَ يُسْتَظَلُّ بِظِلِّهِمْ مَتَى كَانَتِ الشِّيعَةُ تَسْأَلُ عَنْ هَذَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے محمد بن حمران سے اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا تو میرا سامنا زرارۃ سے ہوا کہ جو آپ علیہ السلام کی طرف سے رخصت ہو رہا تھا۔ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ولید کیا تمہیں زرارۃ سے تعجب نہ ہو گا۔ کہ اس نے مجھؑ سے ان (ظالموں) کے لئے کام کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ وہ کیا چاہتا تھا کہ میںؑ "نہ" کہوں اور وہ مجھؑ سے اسے روایت کرے۔ پھر فرمایا "اے ولید! جب شیعہ ان کے لئے کام کرنے کے بارے میں سوال کریں تو ان شیعوں کو کہو "ان کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں اور ان کے ظلم کے سایہ میں رہیں۔ شیعہ ان کے بارے میں سوال نہیں کرتے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَدِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ وَ صُونُوا دِينَكُمْ بِالْوَرَعِ وَ قَوُّوهُ بِالتَّقِيَّةِ وَ الِاسْتِغْنَاءِ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّهُ مَنْ خَضَعَ لِصَاحِبِ سُلْطَانٍ وَ لِمَنْ يُخَالِفُهُ عَلَى دِينِهِ طَلَباً لِمَا فِي يَدَيْهِ مِنْ دُنْيَاهُ أَخْمَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَقَّتَهُ عَلَيْهِ وَ وَكَلَهُ إِلَيْهِ فَإِنْ هُوَ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دُنْيَاهُ فَصَارَ إِلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ نَزَعَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ اسْمُهُ الْبَرَكَةَ مِنْهُ وَ لَمْ يَأْجُرْهُ عَلَى شَيْءٍ يُنْفِقُهُ فِي حَجٍّ وَ لَا عِتْقِ [رَقَبَةٍ] وَ لَا بِرٍّ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے حدید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ کے غضب سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت تقویٰ سے کرو اور اس کو قوت دو تقیہ سے اور اللہ سے بے نیازی طلب کر کے جو بھی بادشاہ کیلئے عاجزی کرے اور ان کیلئے کہ جو اس کا دین میں مخالف ہو۔ صرف اس چیز کی طلب میں کہ جو اس کی دنیا کی اس کے ہاتھ میں ہے۔ تو اللہ اسے گمنام کر دے گا اور سلطان کو اس پر غضبناک کرے گا اور اس کا مخالف بنا دے گا۔ اگر وہ کسی دنیاوی چیز پر غالب ہو بھی جائے تو اللہ عزّوجلّ اس چیز سے برکت کھینچ لے گا اور اسے حج، غلام کی آزادی اور نیکی پر خرچ کرنے میں کوئی اجر نہ دے گا۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ كَانَ لِي صَدِيقٌ مِنْ كُتَّابِ بَنِي أُمَيَّةَ فَقَالَ لِي اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَاسْتَأْذَنْتُ لَهُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ سَلَّمَ وَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ فِي دِيوَانِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَأَصَبْتُ مِنْ دُنْيَاهُمْ مَالًا كَثِيراً وَ أَغْمَضْتُ فِي مَطَالِبِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَوْ لَا أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ وَجَدُوا مَنْ يَكْتُبُ لَهُمْ وَ يَجْبِي لَهُمُ الْفَيْءَ وَ يُقَاتِلُ عَنْهُمْ وَ يَشْهَدُ جَمَاعَتَهُمْ لَمَا سَلَبُونَا حَقَّنَا وَ لَوْ تَرَكَهُمُ النَّاسُ وَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مَا وَجَدُوا شَيْئاً إِلَّا مَا وَقَعَ فِي أَيْدِيهِمْ قَالَ فَقَالَ الْفَتَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَهَلْ لِي مَخْرَجٌ مِنْهُ قَالَ إِنْ قُلْتُ لَكَ تَفْعَلُ قَالَ أَفْعَلُ قَالَ لَهُ فَاخْرُجْ مِنْ جَمِيعِ مَا اكْتَسَبْتَ فِي دِيوَانِهِمْ فَمَنْ عَرَفْتَ مِنْهُمْ رَدَدْتَ عَلَيْهِ مَالَهُ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ تَصَدَّقْتَ بِهِ وَ أَنَا أَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَطْرَقَ الْفَتَى رَأْسَهُ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ فَرَجَعَ الْفَتَى مَعَنَا إِلَى الْكُوفَةِ فَمَا تَرَكَ شَيْئاً عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَتْ عَلَى بَدَنِهِ قَالَ فَقَسَمْتُ لَهُ قِسْمَةً وَ اشْتَرَيْنَا لَهُ ثِيَاباً وَ بَعَثْنَا إِلَيْهِ بِنَفَقَةٍ قَالَ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ إِلَّا أَشْهُرٌ قَلَائِلُ حَتَّى مَرِضَ فَكُنَّا نَعُودُهُ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَ هُوَ فِي السَّوْقِ قَالَ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ وَفَى لِي وَ اللَّهِ صَاحِبُكَ قَالَ ثُمَّ مَاتَ فَتَوَلَّيْنَا أَمْرَهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ يَا عَلِيُّ وَفَيْنَا وَ اللَّهِ لِصَاحِبِكَ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَكَذَا وَ اللَّهِ قَالَ لِي عِنْدَ مَوْتِهِ .

4۔ علی بن محمد بن بندار نے ابراہیم بن اسحاق سے، اس نے عبداللہ بن حماد سے اس نے علی بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میرا ایک دوست بنو امیہ کے کاتبوں میں سے تھا اس نے مجھ سے کہا کہ میرے لیے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگو۔ میں نے آپ علیہ السلام

سے اس کے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ علیہ السلام نے اس کیلئے اجازت دی۔ جب وہ آیا اور سلام کرنے کے بعد بیٹھا اور عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، میں اس گروہ کے دفتر میں ہوں۔ مجھے ان کی دنیا کا مال کثیر ملا ہے۔ درحال یہ کہ میں نے اس کے مطالبے میں چشم پوشی سے کام لیا ہے؟ تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر بنو امیہ کے پاس ایسے لوگ نہ ہوتے کہ جو ان کیلئے لکھتے ہیں اور خراج جمع کرتے ہیں اور ان کے دفاع میں لڑتے ہیں اور ان کی جماعت کی گواہی دیتے ہیں تو بنی امیہ ہمارا حق سلب نہ کرتے۔ اگر لوگ اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو ہے انہیں چھوڑ دیں۔ تو ان کے پاس کچھ نہ ہوگا۔ ماسوائے اس کے کہ جو ان کے پاس ہے۔" راوی کہتا ہے کہ اس جوان نے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ کیا میرے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر میں تمہیں بتاؤں تو کیا تو کرے گا؟ اس نے عرض کی۔ "کروں گا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم نے جو ان کے دفتر میں جمع کیا ہے اسے نکال دے جن کو جانتا ہے ان کو پلٹا دے۔ اور جو تو نہیں جانتا اس کو صدقہ کر دے تو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔" راوی کہتا ہے کہ اس جوان نے کافی دیر سر جھکائے رکھا۔ پھر اس نے کہا۔ "میں نے کر دیا آپ پر قربان جاؤں" ابن ابی حمزہ نے کہا۔ کہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کوفہ واپس آیا اور اس نے دنیا کی ہر چیز ترک کر دی۔ حتیٰ کہ اپنا لباس تک بھی جو کہ اس کے بدن پر تھا اتار دیا۔ پس ہم نے اس کیلئے باہمی چندہ کیا۔ ہم نے اس کیلئے لباس خریدا اور اس کے نفقہ کیلئے بھی بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ تھوڑے ہی مہینے گزرے تھے کہ وہ مریض ہو گیا۔ ہم اس کی عیادت کیلئے جانے لگے ایک دن ہم اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ عالم نزاع میں ہے۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور مجھے کہا۔ "اے علی! تمہارے سردار نے اللہ عزّوجلّ کی قسم مجھ سے وفا کی ہے۔" پھر وہ وفات پا گیا۔ ہم نے اس کے تمام امور کی نگہبانی کی۔ پھر میں کوفہ سے نکلا اور ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ علیہ السلام نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا۔ "اے علی! اللہ عزّوجلّ کی قسم ہم نے تیرے دوست کے ساتھ وفا کی ہے"۔ پس میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ آپ نے سچ فرمایا۔ بالکل اسی طرح مجھ سے اس نے اپنی موت کے وقت کہا تھا۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ أَعْمَالِهِمْ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَا وَ لَا مَدَّةَ قَلَمٍ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَا يُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ شَيْئاً إِلَّا أَصَابُوا مِنْ دِينِهِ مِثْلَهُ أَوْ قَالَ حَتَّى يُصِيبُوا مِنْ دِينِهِ مِثْلَهُ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے (بنی امیہ کے ظالموں) کیلئے کام کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ "نہیں اے ابو محمد ہرگز نہیں" قلم کی سیاہی کے برابر بھی نہیں جو بھی ان کی دنیا سے کوئی چیز حاصل کرتا ہے تو اس کے دین سے اس کے برابر حصہ چلا جاتا ہے یا فرمایا اس کے برابر اس کے دین میں مصیبت آتی ہے۔

6- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَلَى بَابِ دَارِهِ بِالْمَدِينَةِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَمُرُّونَ أَفْوَاجاً فَقَالَ لِبَعْضِ مَنْ عِنْدَهُ حَدَثَ بِالْمَدِينَةِ أَمْرٌ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ وُلِّيَ الْمَدِينَةَ وَالٍ فَغَدَا النَّاسُ يُهَنِّئُونَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْدَى عَلَيْهِ بِالْأَمْرِ تَهَنَّأُ بِهِ وَ إِنَّهُ لَبَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ .

6۔ ابن ابی عمیر نے ہشام بن سالم سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کے ساتھ مدینہ میں ان کے دروازے کے پاس کھڑا تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ لوگوں کی ٹولیوں کی ٹولیاں گزر رہی تھیں۔ آپ علیہ السلام نے اپنے قریب کھڑے ایک سے پوچھا۔ "کیا مدینہ میں کوئی واقعہ ہوا ہے۔" اس شخص نے عرض کی۔ "آپ پر قربان جاؤں مدینہ میں ایک والی آیا ہے۔ لوگ صبح سویرے اسے مبارک باد دینے جا رہے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ شخص کہ جسے صبح سویرے جا کر کسی امر میں مبارک باد دے رہے ہیں وہ تو جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔"

7- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا فَقَالَ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُ رُبَّمَا أَصَابَ الرَّجُلَ مِنَّا الضِّيقُ أَوِ الشِّدَّةُ فَيُدْعَى إِلَى الْبِنَاءِ يَبْنِيهِ أَوِ النَّهَرِ يَكْرِيهِ أَوِ الْمُسَنَّاةِ يُصْلِحُهَا فَمَا تَقُولُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا أُحِبُّ أَنِّي عَقَدْتُ لَهُمْ عُقْدَةً أَوْ وَكَيْتُ لَهُمْ وِكَاءً وَ إِنَّ لِي مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا وَ لَا مَدَّةً بِقَلَمٍ إِنَّ أَعْوَانَ الظَّلَمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سُرَادِقٍ مِنْ نَارٍ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ الْعِبَادِ .

7۔ ابن ابی عمیر نے بشیر سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص ہمارے دوستوں میں سے آپ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپؑ کو عرض کی۔ اللہ تمام امور میں آپؑ سے اصلاح رکھے۔ جب ہم میں سے کوئی تنگ دست ہو جاتا ہے تو اسے بلایا جاتا ہے کہ دیوار بناؤ یا بھل صفائی کرو۔ یا سیلاب والے بند کی اصلاح کرنے کیلئے تو اس بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ "مجھےؑ پسند نہیں ہے کہ میںؑ ان کیلئے کوئی مشکل کھڑی کروں یا ان کیلئے سوئی میں دھاگا ڈال دوں اور اگر مجھےؑ تھوڑی دیر کیلئے بھی فیصلہ کرنے کا کہا جائے تو میںؑ کہتا ہوں۔ "ظالموں کے مددگار اس وقت تک جہنم کے تہہ خانوں میں ہوں گے کہ جب تک اللہ بندوں کے درمیاں فیصلہ نہ کرے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ فَقَالَ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قُلْتُ يَسْأَلُونَكَ الدُّعَاءَ فَقَالَ وَ مَا لَهُمْ قُلْتُ حَبَسَهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَالَ وَ مَا لَهُمْ وَ مَا لَهُ قُلْتُ اسْتَعْمَلَهُمْ فَحَبَسَهُمْ فَقَالَ وَ مَا لَهُمْ وَ مَا لَهُ أَ لَمْ أَنْهَهُمْ أَ لَمْ أَنْهَهُمْ أَ لَمْ أَنْهَهُمْ هُمُ النَّارُ هُمُ النَّارُ هُمُ النَّارُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اخْدَعْ عَنْهُمْ سُلْطَانَهُمْ قَالَ فَانْصَرَفْتُ مِنْ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ عَنْهُمْ فَإِذَا هُمْ قَدْ أُخْرِجُوا بَعْدَ هَذَا الْكَلَامِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سنان سے اس نے یحییٰ بن ابراہیم بن مہاجر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "فلاں، فلاں، فلاں آپؑ کو سلام عرض کر رہے تھے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان پر بھی سلامتی ہو۔" میں نے عرض کی۔ "وہ آپؑ سے دعا کا سوال کر رہے تھے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی۔ انہیں ابوجعفر دوانیقی نے گرفتار کر لیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان کے اور اس کے درمیان کیا ہوا؟ میں نے عرض کی۔ "ان سے کام کرایا اور انہیں گرفتار کر لیا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کیا میںؑ نے انہیں نہیں کہا تھا۔ کیا انہیں منع نہیں کیا تھا، کیا انہیں منع نہیں کیا تھا۔ وہ جہنم سے، وہ جہنم سے وہ جہنم سے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے اللہ ان کے بادشاہ کو ان سے دور فرما"۔ راوی کہتا ہے۔ "میں مکہ سے چلا گیا تو ان کے بارے میں جا کر پوچھا تو پتا چلا کہ اس کلام کے تین دن بعد وہ رہا ہو گئے تھے۔"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) قَالَ كُنْتُ بِالْكُوفَةِ فَقَدِمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْحِيرَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَوْ كَلَّمْتَ دَاوُدَ بْنَ عَلِيٍّ أَوْ بَعْضَ هَؤُلَاءِ فَأَدْخُلَ فِي بَعْضِ هَذِهِ الْوِلَايَاتِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ قَالَ فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِي فَتَفَكَّرْتُ فَقُلْتُ مَا أَحْسَبُهُ مَنَعَنِي إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَجُورَ وَ اللَّهِ لَآتِيَنَّهُ وَ لَأُعْطِيَنَّهُ الطَّلَاقَ وَ الْعَتَاقَ وَ الْأَيْمَانَ الْمُغَلَّظَةَ أَلَّا أَظْلِمَ أَحَداً وَ لَا أَجُورَ وَ لَأَعْدِلَنَّ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي فَكَّرْتُ فِي إِبَائِكَ عَلَيَّ فَظَنَنْتُ أَنَّكَ إِنَّمَا مَنَعْتَنِي وَ كَرِهْتَ ذَلِكَ مَخَافَةَ أَنْ أَجُورَ أَوْ أَظْلِمَ وَ إِنَّ كُلَّ امْرَأَةٍ لِي طَالِقٌ وَ كُلَّ مَمْلُوكٍ لِي حُرٌّ عَلَيَّ وَ عَلَيَّ إِنْ ظَلَمْتُ أَحَداً أَوْ جُرْتُ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْأَيْمَانَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ تَنَاوُلُ السَّمَاءِ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے داؤد بن زربی سے، اس نے کہا کہ مجھے علیؑ بن الحسین علیہما السلام کے ایک غلام نے بتایا۔ کہ میں کوفہ میں تھا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام "حیرۃ" کے مقام پر تشریف لائے تو میںؑ ان کے پاس گیا۔ اور انؑ سے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اگر آپ علیہ السلام داؤد بن علی یا بعض دوسرے سے بات کریں تو وہ مجھے کسی سرکاری محکمے میں داخل کر لیں گے"۔ آپ علیہ

السلام نے فرمایا۔" میںؑ یہ ہر گز نہیں کروں گا۔" راوی کہتا ہے۔ میں اپنے گھر چلا گیا اور سوچا میں نے خود کو کہا کہ میرا گمان ہے کہ انہوںؑ نے مجھے اس لئے منع فرمایا ہے کہ انہیںؑ خوف ہو گا کہ میں ظلم و جور کروں گا۔ اللہ کی قسم میں ضرور بالضرور آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور میں آپ علیہ السلام کو اپنی بیویوں کے طلاق اور اپنے غلاموں کے آزاد کرنے کا حق پیش کروں گا اور آپ علیہ السلام کو ہتمی قسم دوں گا کہ میں کسی ایک پہ بھی ظلم نہ کروں گا اور ضرور بالضرور عدل کروں گا۔ اس کے بعد میں دوبارہ امامؑ کے پاس گیا، اور امامؑ سے عرض کی کہ میں آپؑ پر قربان، میرا خیال ہے کہ آپؑ نے انکار اس خدشے کی وجہ سے کیا تھا کہ میں عدل نہ کر سکوں اور ظلم کر بیٹھوں، امامؑ نے دریافت کیا کہ تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو، میں نے اپنا سوال دوبارہ بیان کیا اور قسمیں بھی کھائیں، امامؑ نے فرمایا : اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرتے ہو، تمہارا آسمان تک بلند ہونا آسان ہو گا بانسبت میراؑ تمھاری سفارش کرنے کے (یعنی تم عدل نہیں کر سکو گے)۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ مَا تَغْشَى سُلْطَانَ هَؤُلَاءِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ فِرَاراً بِدِينِي قَالَ فَعَزَمْتَ عَلَى ذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِي الْآنَ سَلِمَ لَكَ دِينُكَ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے جہم بن حمید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ کیا تمہیں ان کی بادشاہت گمراہ نہیں کرتی؟۔ میں نے عرض کی۔ "نہیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ کیوں؟" "میں نے عرض کی "میں اپنے دین کے ذریعے اس سے فرار ہو جاتا ہوں۔"۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کیا تم نے اس پر اپنا ارادہ پکا کر لیا ہے؟" میں نے عرض کی "جی ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تب تمہارا دین سالم ہے"

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْمَكَاسِبِ فَنَهَانِي عَنْهَا فَقَالَ يَا فُضَيْلُ وَ اللَّهِ لَضَرَرُ هَؤُلَاءِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ أَشَدُّ مِنْ ضَرَرِ التُّرْكِ وَ الدَّيْلَمِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْوَرِعِ مِنَ النَّاسِ قَالَ الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَجْتَنِبُ هَؤُلَاءِ وَ إِذَا لَمْ يَتَّقِ الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ وَ هُوَ لَا يَعْرِفُهُ وَ إِذَا رَأَى الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْعَدَاوَةِ وَ مَنْ أَحَبَّ بَقَاءَ الظَّالِمِينَ فَقَدْ أَحَبَّ أَنْ يُعْصَى اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَمِدَ نَفْسَهُ عَلَى هَلَاكِ الظَّالِمِينَ فَقَالَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن محمد القاسانی سے، اس نے قاسم بن محمد سے اس نے سلیمان المنقری سے، اس نے فضیل بن عیاض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ (بنو امیہ کو) تجارت کی اشیاء دینے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے مجھے منع فرمایا اور فرمایا "اے فضیل! خدا کی قسم ان کا امت مسلمہ پر ظلم و جور ترکوں اور دیلم والوں کے ظلم سے زیادہ سخت ہے" میں نے آپ علیہ السلام سے لوگوں میں سے متقیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ لوگ جو اللہ کے محارم سے بچتے ہیں اور ان سے اجتناب کرتے ہیں۔ در حال یہ کہ وہ شبہات سے نہیں بچتے وہ حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی اور جب برائی کو دیکھتے ہیں تو اس سے منع نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ اس پر قادر بھی ہوتے ہیں۔ وہ ظالموں کی بقاء کو پسند کرتے ہیں۔ گویا وہ اللہ کی معصیت کو پسند کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ نے ظالموں کو ہلاک کرنے کی صفت کے ذریعے اپنی حمد فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے " پس اس قوم کی جڑیں کاٹ دیں کہ جنھوں نے ظلم کیا تھا اور تمام تر تعریفیں اللہ عزّوجلّ کیلئے ہیں جو عالمین کا پالنے والا ہے" (انعام45)

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ قَالَ هُوَ الرَّجُلُ يَأْتِي السُّلْطَانَ فَيُحِبُّ بَقَاءَهُ إِلَى أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ إِلَى كِيسِهِ فَيُعْطِيَهُ .

12 ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول "اور ظلم کرنے والوں کی طرف جھکاؤ مت رکھو ورنہ تمہیں بھی آگ چھوئے گی" (ھود 113) کی تفسیر میں فرمایا "وہ ایسا شخص ہے کہ جو بادشاہ کے پاس آئے اور اس کی بقاء کو چاہتا ہو تاوقتیکہ وہ اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اسے کچھ دے۔"

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ قَوْماً مِمَّنْ آمَنَ بِمُوسَى (**عليه السلام**) قَالُوا لَوْ أَتَيْنَا عَسْكَرَ فِرْعَوْنَ وَ كُنَّا فِيهِ وَ نِلْنَا مِنْ دُنْيَاهُ فَإِذَا كَانَ الَّذِي نَرْجُوهُ مِنْ ظُهُورِ مُوسَى (**عليه السلام**) صِرْنَا إِلَيْهِ فَفَعَلُوا فَلَمَّا تَوَجَّهَ مُوسَى (**عليه السلام**) وَ مَنْ مَعَهُ إِلَى الْبَحْرِ هَارِبِينَ مِنْ فِرْعَوْنَ رَكِبُوا دَوَابَّهُمْ وَ أَسْرَعُوا فِي السَّيْرِ لِيَلْحَقُوا بِمُوسَى (**عليه السلام**) وَ عَسْكَرِهِ فَيَكُونُوا مَعَهُمْ فَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَلَكاً فَضَرَبَ وُجُوهَ دَوَابِّهِمْ فَرَدَّهُمْ إِلَى عَسْكَرِ فِرْعَوْنَ فَكَانُوا فِيمَنْ غَرِقَ مَعَ فِرْعَوْنَ .وَ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ تَصِيرُوا مَعَ مَنْ عِشْتُمْ مَعَهُ فِي دُنْيَاهُ .

13۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے محمد بن ہشام سے، اس نے اسے خبر دینے والے سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کے ایک گروہ نے کہا۔" اگر ہم لشکر فرعون میں شامل ہو جائیں تو اس کی دنیا سے ہمیں حصہ ملے گا اور جب وہ ہو گا کہ جس کی اس میں امید ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام کا ظہور تو ہم اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔ (لشکر فرعون میں شامل ہو گئے) جب ان کا سامنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں سے ہوا جو فرعون سے بھاگ رہے تھے تو وہ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر جلدی سے چلے تاکہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے لشکر سے جا ملیں اور ان کا ساتھ دیں تو اللہ عزّوجلّ نے فرشتوں کو بھیجا کہ جنہوں نے ان کی سواریوں کے منہ پر مارا اور انہیں لشکر فرعون کی طرف موڑ دیا۔ پس وہ ان میں شامل ہو گئے جو کہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے۔ اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن عقبۃ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "اللہ عزّوجلّ کا قول حق ہے کہ تمہیں ان کے ساتھ شمار فرمائے کہ جن کے ساتھ تم دنیا میں رہتے ہو۔"

14- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ وَصَفْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَنْ يَقُولُ بِهَذَا الْأَمْرِ مِمَّنْ يَعْمَلُ عَمَلَ السُّلْطَانِ فَقَالَ إِذَا وَلُوكُمْ يُدْخِلُونَ عَلَيْكُمُ الرِّفْقَ وَ يَنْفَعُونَكُمْ فِي حَوَائِجِكُمْ قَالَ قُلْتُ مِنْهُمْ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَا يَفْعَلُ قَالَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَابْرَءُوا مِنْهُ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد البرقی سے، اس نے علی ابن ابی راشد سے، اس نے ابراہیم بن سندی سے، اس نے یونس بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے ان کا ذکر کیا جو آپ علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ بادشاہ وقت کے لیے بھی کام کرتے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" جب وہ تم سے دوستی رکھتے ہیں تو کیا تم سے مہربانی کرتے ہیں اور تمہیں تمہاری ضرورتوں میں نفع دیتے ہیں؟ میں نے عرض کی۔"ان میں سے کچھ ایسا کرتے ہیں اور کچھ ایسا نہیں کرتے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ان میں سے جو ایسا نہیں کرتا اس سے برأت کا اظہار کرو۔ اللہ بھی اس سے بری ہے"۔

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي وُلِّيتُ عَمَلًا فَهَلْ لِي مِنْ ذَلِكَ مَخْرَجٌ فَقَالَ مَا أَكْثَرَ مَنْ طَلَبَ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ فَعَسُرَ عَلَيْهِ قُلْتُ فَمَا تَرَى قَالَ أَرَى أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تَعُدْهُ .

15۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس سے، اس نے حماد سے، اس نے حمید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔" مجھے سرکاری کام سونپا گیا ہے کیا اس میں کوئی نجات کا راستہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"نجات کے طلب کرنے سے زیادہ اور کیا ہے جو اس پر مشکل ہو" میں نے عرض کی آپؑ کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"میری رائے ہے کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس کا اعادہ مت کرو۔

بَاب شَرْطِ مَنْ أُذِنَ لَهُ فِي أَعْمَالِهِمْ (ظالم بادشاہ کے ساتھ کام کی اجازت کی شرط)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) فَقَالَ لِي يَا زِيَادُ إِنَّكَ لَتَعْمَلُ عَمَلَ السُّلْطَانِ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ لِي وَ لِمَ قُلْتُ أَنَا رَجُلٌ لِي مُرُوءَةٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ وَ لَيْسَ وَرَاءَ ظَهْرِي شَيْءٌ فَقَالَ لِي يَا زِيَادُ لَأَنْ أَسْقُطَ مِنْ حَالِقٍ فَأَتَقَطَّعَ قِطْعَةً قِطْعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَوَلَّى لِأَحَدٍ مِنْهُمْ عَمَلًا أَوْ أَطَأَ بِسَاطَ أَحَدِهِمْ إِلَّا لِمَا ذَا قُلْتُ لَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ إِلَّا لِتَفْرِيجِ كُرْبَةٍ عَنْ مُؤْمِنٍ أَوْ فَكِّ أَسْرِهِ أَوْ قَضَاءِ دَيْنِهِ يَا زِيَادُ إِنَّ أَهْوَنَ مَا يَصْنَعُ اللَّهُ بِمَنْ تَوَلَّى لَهُمْ عَمَلًا أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِ سُرَادِقٌ مِنْ نَارٍ إِلَى أَنْ يَفْرُغَ اللَّهُ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ يَا زِيَادُ فَإِنْ وُلِّيتَ شَيْئاً مِنْ أَعْمَالِهِمْ فَأَحْسِنْ إِلَى إِخْوَانِكَ فَوَاحِدَةٌ بِوَاحِدَةٍ وَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ يَا زِيَادُ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْكُمْ تَوَلَّى لِأَحَدٍ مِنْهُمْ عَمَلًا ثُمَّ سَاوَى بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ فَقُولُوا لَهُ أَنْتَ مُنْتَحِلٌ كَذَّابٌ يَا زِيَادُ إِذَا ذَكَرْتَ مَقْدُرَتَكَ عَلَى النَّاسِ فَاذْكُرْ مَقْدُرَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ غَداً وَ نَفَادَ مَا أَتَيْتَ إِلَيْهِمْ عَنْهُمْ وَ بَقَاءَ مَا أَتَيْتَ إِلَيْهِمْ عَلَيْكَ .

1۔ حسین بن حسن الہاشمی نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے زیاد بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ اے زیاد تو یقیناً بادشاہ کا کام کرتا ہے۔ میں نے عرض کی جی ہاں آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ کیوں؟ میں نے عرض کی۔ میں ایک بامروت شخص ہوں۔ میرے اہل وعیال بھی ہیں۔ جب کہ پاس کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی نہیں ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"اے زیاد اگر میںؑ بلند پہاڑ سے گروں اور میرےؑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تو یہ مجھےؑ زیادہ پسند ہے اس سے کہ میںؑ ان میں سے کسی کیلئے کسی کام کی نگہبانی کروں یا ان میں سے کسی کیلئے چٹائی بچھاؤں۔ مگر یہ کہ ایک چیز کیلئے بتاؤ کس کیلئے؟ میں نے عرض کی۔"میں نہیں جانتا۔ آپؑ پہ قربان جاؤں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا"صرف مومن سے مشکل کو دور کرنے، اس کی قید چھڑانے، اور اس کے قرض ادا کرنے کیلئے۔ اے زیاد! یہ آسان ہے اس سے کہ اللہ جو ان کے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ کرے گا کہ اللہ ان کو جہنم کے تہہ خانوں میں ڈال کر رکھے گا جب تک مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو جائے۔ اے زیاد! اگر تو ان کے کاموں میں سے کسی کام کی نگہبانی کرے تو اپنے بھائیوں سے حسن سلوک کر۔ ہر ایک کام میں اللہ اس میں تیری مدد کرے گا۔ اے زیاد! تم میں سے جو شخص بھی ان میں سے کسی کے کام کا نگہبان ہو پھر وہ اور لوگوں میں اور تم میں کوئی فرق نہ کرے تو تم اس سے کہو کہ۔ تم نے جھوٹوں کا مذہب اختیار کر لیا ہے۔ تم جھوٹے ہو۔ اے زیاد! جب تم لوگوں پر اپنے اختیارات کو یاد کرو تو اپنے اوپر اللہ کے اختیارات کو بھی یاد رکھنا اور اس کو یاد رکھنا کہ تو جو اپنے اختیارات سے لے کر ان کو دے گا وہ ختم ہو جائے گا۔ مگر اس (اجر کے) جو ہمیشہ رہے گا۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ هَذِهِ الْعِصَابَةِ قَدْ وُلِّيَ وَلَايَةً فَقَالَ كَيْفَ صَنِيعَتُهُ إِلَى إِخْوَانِهِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدَهُ خَيْرٌ فَقَالَ أُفٍّ يَدْخُلُونَ فِيمَا لَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَ لَا يَصْنَعُونَ إِلَى إِخْوَانِهِمْ خَيْراً .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے ابن سنان سے اس نے حبیب سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے اپنے گروہ کے ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ جو حکومت کے کاموں میں شامل ہو گیا تھا۔ تو آپ علیہ السلام

نے فرمایا۔"وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟" میں نے عرض کی۔"اس کے ہاں ان کیلئے بھلائی نہیں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا"افسوس ہے اس پر کہ جو اس میں داخل ہو جاتے ہیں کہ جن میں انہیں داخل نہیں ہونا چاہیے اور اوپر سے اپنے بھائیوں کے ساتھ بھی بھلائی نہیں کرتے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) مَا تَقُولُ فِي أَعْمَالِ هَؤُلَاءِ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاتَّقِ أَمْوَالَ الشِّيعَةِ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَلِيٌّ أَنَّهُ كَانَ يَجْبِيهَا مِنَ الشِّيعَةِ عَلَانِيَةً وَ يَرُدُّهَا عَلَيْهِمْ فِي السِّرِّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے ذکر کرنے والے سے اس نے علی بن اسباط سے،اس نے ابراہیم بن ابی محمود سے اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔"آپؑ ان کے کام کرنے والوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر تمہارے لیے ہر صورت میں کام کرنا بھی پڑے تو شیعوں کے اموال سے بچنا۔" فرمایا۔ مجھےؒ علی کے بارے میں خبر ہوئی ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر تو شیعوں سے مال لے لیتا ہے۔ مگر پھر تنہائی میں واپس کر دیتا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ سَنَةً أَسْتَأْذِنُهُ فِي عَمَلِ السُّلْطَانِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ كِتَابٍ كَتَبْتُهُ إِلَيْهِ أَذْكُرُ أَنِّي أَخَافُ عَلَى خَبْطِ عُنُقِي وَ أَنَّ السُّلْطَانَ يَقُولُ لِي إِنَّكَ رَافِضِيٌّ وَ لَسْنَا نَشُكُّ فِي أَنَّكَ تَرَكْتَ الْعَمَلَ لِلسُّلْطَانِ لِلرَّفْضِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَدْ فَهِمْتُ كِتَابَكَ وَ مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْخَوْفِ عَلَى نَفْسِكَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ إِذَا وُلِّيتَ عَمِلْتَ فِي عَمَلِكَ بِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) ثُمَّ تُصَيِّرُ أَعْوَانَكَ وَ كُتَّابَكَ أَهْلَ مِلَّتِكَ فَإِذَا صَارَ إِلَيْكَ شَيْءٌ وَاسَيْتَ بِهِ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى تَكُونَ وَاحِداً مِنْهُمْ كَانَ ذَا بِذَا وَ إِلَّا فَلَا .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے حسن بن حسین انباری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام کو خط لکھا۔ جس میں میں نے ان سے بادشاہ کے کاموں میں چودہ طریقوں (چیزوں) کی اجازت مانگی اور خط کے آخر میں لکھا کہ مجھے اپنی گردن کے کٹنے کا خوف ہے کیونکہ بادشاہ نے مجھے کہا ہے کہ"تم رافضی ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تم نے رافضی ہونے پر بادشاہ کیلئے کام چھوڑ دیا ہے" تو ابوالحسن علیہ السلام نے مجھے لکھ بھیجا کہ" میںؑ نے تمہارے خط میں غور کیا اور اس میں بھی کہ جو تم نے اپنی جان پر خوف کا ذکر کیا ہے۔ پس اگر تو جانتا ہے کہ جب تمہیں کوئی کام سپرد کیا جائے گا تو تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کرے گا۔ تو تو اپنی قوم کا مددگار رہ اور انہیں خط لکھنا پڑھنا سکھا۔ اور جب تیرے پاس کوئی چیز آئے اور تو اس کے ذریعے فقراء المومنین کی مدد کرے۔ حتیٰ کہ ایک ساتھ بھی تو پھر تو ان کا حمایتی ہو گا۔ ورنہ نہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مِهْرَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْ جَبَّارٍ إِلَّا وَ مَعَهُ مُؤْمِنٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ وَ هُوَ أَقَلُّهُمْ حَظّاً فِي الْآخِرَةِ يَعْنِي أَقَلَّ الْمُؤْمِنِينَ حَظّاً لِصُحْبَةِ الْجَبَّارِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے،اس نے احمد بن الحسین سے،اس نے اپنے باپ سے،اس نے عثمان بن عیسیٰ سے،اس نے مہران بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔" کوئی جابر ایسا نہیں کہ جس کے ساتھ مومن نہ ہو کہ جس کے ذریعے اللہ عَزّوجَلَّ مومنین کا اس جابر سے دفاع کرتا ہے۔ درحالیکہ آخرت میں وہ مومن تمام مومنوں سے کم حصہ دار ہو گا۔ جابر کے ساتھ رہنے کی وجہ سے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا الصَّيْدَلَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ مِنْ أَهْلِ بُسْتَ وَ سِجِسْتَانَ قَالَ رَافَقْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا فِي أَوَّلِ خِلَافَةِ الْمُعْتَصِمِ فَقُلْتُ لَهُ وَ أَنَا مَعَهُ عَلَى الْمَائِدَةِ وَ هُنَاكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَوْلِيَاءِ السُّلْطَانِ

إِنَّ وَالِيَنَا جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ يَتَوَلَّاكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُحِبُّكُمْ وَ عَلَيَّ فِي دِيوَانِهِ خَرَاجٌ فَإِنْ رَأَيْتَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْهِ كِتَاباً بِالْإِحْسَانِ إِلَيَّ فَقَالَ لِي لَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُ عَلَى مَا قُلْتُ مِنْ مُحِبِّيكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ كِتَابُكَ يَنْفَعُنِي عِنْدَهُ فَأَخَذَ الْقِرْطَاسَ وَ كَتَبَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُوصِلَ كِتَابِي هَذَا ذَكَرَ عَنْكَ مَذْهَباً جَمِيلًا وَ إِنَّ مَا لَكَ مِنْ عَمَلِكَ مَا أَحْسَنْتَ فِيهِ فَأَحْسِنْ إِلَى إِخْوَانِكَ وَ اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ سَائِلُكَ عَنْ مَثَاقِيلِ الذَّرِّ وَ الْخَرْدَلِ قَالَ فَلَمَّا وَرَدْتُ سِجِسْتَانَ سَبَقَ الْخَبَرُ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيِّ وَ هُوَ الْوَالِي فَاسْتَقْبَلَنِي عَلَى فَرْسَخَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَدَفَعْتُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فَقَبَّلَهُ وَ وَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِي مَا حَاجَتُكَ فَقُلْتُ خَرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيوَانِكَ قَالَ فَأَمَرَ بِطَرْحِهِ عَنِّي وَ قَالَ لِي لَا تُؤَدِّ خَرَاجاً مَا دَامَ لِي عَمَلٌ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ عِيَالِي فَأَخْبَرْتُهُ بِمَبْلَغِهِمْ فَأَمَرَ لِي وَ لَهُمْ بِمَا يَقُوتُنَا وَ فَضْلًا فَمَا أَدَّيْتُ فِي عَمَلِهِ خَرَاجاً مَا دَامَ حَيّاً وَ لَا قَطَعَ عَنِّي صِلَتَهُ حَتَّى مَاتَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے سیاری سے، اس نے احمد بن زکریا صیدلانی سے، بست و سجستان کے علاقے سے تعلق رکھنے والے بنی حنیفہ کے ایک فرد سے روایت کی ہے کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کی صحبت میں گیا کہ جب انہوںؑ نے معتصم کی خلافت کی ابتداء میں حج کیا۔ میں انؑ کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا تھا۔ جہاں پر بادشاہ کے دوستوں کی ایک جماعت بھی بیٹھی تھی۔ میں نے انؑ سے عرض کی۔ آپؑ پر قربان جاؤں۔ ہمارا والی آپ اہل بیتؑ سے محبت کرنے والا ہے اور اس کے دفتر میں مجھے خراج ادا کرنا ہے۔ اللہ مجھے آپ علیہ السلام پر قربان فرمائے۔ اگر آپؑ پسند فرمائیں تو اسے مجھ پر احسان کرنے کیلئے ایک خط تحریر فرما دیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اسے نہیں جانتا۔ میںؑ نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میں نے جیسا عرض کیا ہے، وہ آپؑ کے محبوں میں سے ہے۔ اور آپؑ کا خط مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا۔ پس آپ علیہ السلام نے کاغذ اٹھایا اور لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد۔ میرےؑ اس خط لانے والے نے مجھےؑ تمہارے بارے میں خبر دی ہے کہ تم بہترین مذہب پر ہو۔ اور یہ بھی کہ تم اپنے امور میں اچھا نہیں کرتے ہو۔ پس اپنے بھائیوں سے حسن سلوک کرو۔ اور جان لو کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ تم سے رائی کے دانوں کے مشتعال کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔ راوی نے کہا جب میں سیتان میں داخل ہوا تو حسین بن عبد اللہ نیشاپوری کے پاس خبر پہلے پہنچ چکی تھی وہ والی تھا۔ اس نے شہر سے دو فرسخ باہر آکر میرا استقبال کیا۔ تو میں نے اسے خط دیا۔ اس نے خط کو چوما اور آنکھوں پر رکھا اور پھر مجھے کہا۔ "تمہاری کیا حاجت ہے؟" میں نے کہا "تمہارے دفتر میں مجھ پر خراج ہے۔" اس نے مجھ سے خراج نہ لینے کا حکم دیا اور مجھے کہا" جب تک میں والی ہوں تم خراج نہ دینا۔" پھر اس نے مجھ سے میرے عیال کے بارے میں اور ان کے اخراجات کے بارے میں پوچھا۔ اور اس نے میرے اور ان کے اخراجات ادا کرنے کا حکم بھی دیا کہ جس سے ہم نان و نفقہ چلائیں۔ زیادہ برایں کہ جب تک وہ زندہ رہا میں نے اس کی عملداری میں خراج ادا نہیں کیا۔ مرتے دم تک اس نے مجھ سے قطع رحمی نہ کی

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ السُّلْطَانِ أَوْلِيَاءَ يَدْفَعُ بِهِمْ عَنْ أَوْلِيَائِهِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا۔ "یقیناً بادشاہوں کے ساتھ اللہ کے ولی ہوتے ہیں جن کے ذریعے اللہ اپنے اولیاء کا دفاع کرتا ہے"۔

باب بَيْعِ السِّلَاحِ مِنْهُمْ (ظالم بادشاہوں کو اسلحہ فروخت کرنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ حَكَمٌ السَّرَّاجُ مَا تَرَى فِيمَنْ يَحْمِلُ السُّرُوجَ إِلَى الشَّامِ وَ أَدَاتَهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ بِمَنْزِلَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّكُمْ فِي هُدْنَةٍ فَإِذَا كَانَتِ الْمُبَايَنَةُ حَرُمَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَحْمِلُوا إِلَيْهِمُ السُّرُوجَ وَ السِّلَاحَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو حکم سراج نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "کیا رائے ہے آپؑ کی ان کے بارے میں۔ کہ جو شام اور اس کے مضافات میں "زینیں" (زین کی جمع لے جاتے ہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں، تم ان دنوں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہو۔ تم جنگ بندی میں ہو۔ اور جب جنگ کا زمانہ ہو تو تم پر حرام ہو گا۔ کہ تم ان کی طرف زینیں اور اسلحہ لے کر جاؤ۔"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّد عَنِ ابْنِ مَحْبُوب عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاط عَنْ أَبِي سَارَةَ عَنْ هِنْد السَّرَّاجِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَر (**عليه السلام**) أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي كُنْتُ أَحْمِلُ السِّلَاحَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ فَأَبِيعُهُ مِنْهُمْ فَلَمَّا أَنْ عَرَّفَنِيَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ ضِقْتُ بِذَلِكَ وَ قُلْتُ لَا أَحْمِلُ إِلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ فَقَالَ احْمِلْ إِلَيْهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِهِمْ عَدُوَّنَا وَ عَدُوَّكُمْ يَعْنِي الرُّومَ وَ بِعْهُمْ فَإِذَا كَانَتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا فَلَا تَحْمِلُوا فَمَنْ حَمَلَ إِلَى عَدُوِّنَا سِلَاحاً يَسْتَعِينُونَ بِهِ عَلَيْنَا فَهُوَ مُشْرِكٌ.

2۔ احمد بن محمد نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن حسن بن رباط سے، اس نے ابی سارۃ سے، اس نے ھند سراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ میں اہل شام کی طرف اسلحہ لے جا کر ان کو فروخت کرتا تھا۔ جب اللہ عزّ و جلّ نے مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی تو میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ میں اللہ عزّ و جلّ کے دشمنوں کی طرف اسلحہ لے کر نہیں جاؤں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لے جاؤ اسلحہ ان کے پاس کہ ان کے ذریعے اللہ عزّ و جلّ ہمارےؑ اور تمہارے دشمنوں سے دفاع فرمائے گا۔ (یعنی روم والوں سے) اور انہیں اسلحہ بیچو۔ اور جب ہمارےؑ درمیان جنگ ہو تو تب ان کو اسلحہ مت دینا کیونکہ جو ہمارےؑ دشمنوں کو اسلحہ دے جس کو وہ ہمارےؑ خلاف استعمال کریں تو ایسا شخص مشرک ہے۔"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّد عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْفِئَتَيْنِ تَلْتَقِيَانِ مِنْ أَهْلِ الْبَاطِلِ أَ نَبِيعُهُمَا السِّلَاحَ قَالَ بِعْهُمَا مَا يَكُنُّهُمَا كَالدِّرْعِ وَ الْخُفَّيْنِ وَ نَحْوِ هَذَا .

3۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ دو باطل گروہ جب آمنے سامنے ہوں تو کیا ہم انہیں اسلحہ بیچ سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں وہ چیز بیچو کہ جو ان کی ستر پوشی کرے۔ مثلاً ذرعہ، جوتے اور ان جیسی دوسری اشیاء"

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ السَّرَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أَبِيعُ السِّلَاحَ قَالَ لَا تَبِعْهُ فِي فِتْنَةٍ .

4۔ احمد بن محمد نے ابو عبداللہ برقی سے، اس نے سراد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو عرض کی۔ "میں اسلحہ بیچتا ہوں" آپ علیہ السلام نے فرمایا "فتنہ میں اسلحہ مت بیچنا"۔

باب الصِّنَاعَاتِ (پیشے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ الْمُحْتَرِفَ الْأَمِينَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے قاسم بن یحییٰ سے، اس نے اپنے دادا سے اس نے ابن راشد سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا"اللہ عزّوجلّ ایماندار ہنر مند کو پسند فرماتا ہے" اور دوسری روایت میں ہے کہ اللہ عزّوجلّ مومن ہنر مند کو پسند فرماتا ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَإِنْ كَانَ حَقّاً فَإِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ كَانَ يَقُولُ لَوْ غَلَى دِمَاغُهُ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ مَا اسْتَظَلَّ بِحَائِطِ صَيْرَفِيٍّ وَ لَوْ تَفَرَّثَ كَبِدُهُ عَطَشاً لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَيْرَفِيٍّ مَاءً وَ هُوَ عَمَلِي وَ تِجَارَتِي وَ فِيهِ نَبَتَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ مِنْهُ حَجِّي وَ عُمْرَتِي فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ كَذَبَ الْحَسَنُ خُذْ سَوَاءً وَ أَعْطِ سَوَاءً فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعْ مَا بِيَدِكَ وَ انْهَضْ إِلَى الصَّلَاةِ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ كَانُوا صَيَارِفَةً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے خالد بن عمارۃ سے، اس نے سدیر صیرفی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔" مجھے حسن بصری سے ایک حدیث پہنچی ہے۔ پس اگر وہ حق ہے تو انااللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ کیا ہے؟" میں نے عرض کی۔"مجھ تک پہنچا ہے کہ حسن بصری کہتا ہے کہ" اگرچہ سورج اپنی گرمی سے اس کے دماغ کو ابال دے مگر اصراف (کرنسی کے تبادلے کا کام کرنے والا) کی دیوار کے سائے میں نہ بیٹھے گا اگرچہ پیاس سے اس کا جگر کباب ہو جائے مگر وہ اصراف (کرنسی کے تبادلے کا کام کرنے والا) کے گھر سے پانی نہ پئے گا۔ حالانکہ یہی میری تجارت اور میرا کام ہے اسی میں میرا گوشت وخون بنا۔ اسی کے ذریعے میرا حج وعمرہ ہے" آپ علیہ السلام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔"حسن بصری جھوٹ بولتا ہے۔ پورا لو اور پورا دو اور جب نماز کا وقت ہو تو تمہارے ہاتھ میں جو کام ہے اسے ترک کرو اور نماز کی طرف جاؤ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اصحاب کہف بھی صیارفت کا کام کرتے تھے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنِّي أُعَالِجُ الدَّقِيقَ وَ أَبِيعُهُ وَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَا يَنْبَغِي فَقَالَ لَهُ الرِّضَا (**عليه السلام**) وَ مَا بَأْسُهُ كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا يُبَاعُ إِذَا اتَّقَى اللَّهَ فِيهِ الْعَبْدُ فَلَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ ابوالحسن رضا علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا۔"میں آٹا بناتا ہوں اور اسے فروخت کرتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے" تو امام رضا علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں، اور ہر وہ چیز کہ جس کے بیچنے میں بندہ اللہ سے ڈرے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَخَبَّرْتُهُ أَنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَقَالَ أَ لَا سَمَّيْتَهُ مُحَمَّداً قَالَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ فَلَا تَضْرِبْ مُحَمَّداً وَ لَا تَسُبَّهُ جَعَلَهُ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ لَكَ فِي حَيَاتِكَ وَ خَلَفَ صِدْقٍ مِنْ بَعْدِكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي أَيِّ الْأَعْمَالِ أَضَعُهُ قَالَ إِذَا عَدَلْتَهُ عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ لَا تُسْلِمْهُ صَيْرَفِيّاً فَإِنَّ الصَّيْرَفِيَّ لَا يَسْلَمُ مِنَ الرِّبَا وَ لَا تُسْلِمْهُ بَيَّاعَ الْأَكْفَانِ فَإِنَّ صَاحِبَ الْأَكْفَانِ يَسُرُّهُ الْوَبَاءُ إِذَا كَانَ وَ لَا تُسْلِمْهُ بَيَّاعَ الطَّعَامِ فَإِنَّهُ لَا يَسْلَمُ مِنَ الِاحْتِكَارِ وَ لَا تُسْلِمْهُ جَزَّاراً فَإِنَّ الْجَزَّارَ تُسْلَبُ مِنْهُ الرَّحْمَةُ وَ لَا تُسْلِمْهُ نَخَّاساً فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ النَّاسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے جعفر بن یحییٰ خزاعی سے، اس نے اپنے باپ ابن ابی العلاء سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ علیہ السلام کو خبر کی کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کیا تم نے اس کا نام محمد نہیں رکھا؟" میں نے عرض کی۔"یقیناً رکھا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ محمد کو مارنا مت، اس کو گالی مت دینا۔ اللہ عزّوجلّ اسے تیری

زندگی میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک اور تیرے بعد تیرا سچا نائب بنائے گا۔" میں نے عرض کی "آپؑ پر قربان جاؤں۔ اسے کس کام میں ڈالوں؟۔ فرمایا جب تو اسے پانچ چیزوں سے بچالے تو تیری مرضی ہے جس کام میں ڈال۔ اسے نقدی (سونے چاندی) کے کاروبار سکھانے والوں کے حوالے نہ کرنا۔ کیونکہ نقدی کا کاروبار کرنے والے کبھی بھی سود سے نہیں بچ سکتے۔ اسے کفن بیچنے والوں کے حوالے نہ کرنا کہ کفن بیچنے والے کو وباء خوش کرتی ہے۔ اسے کھانا بیچنے والوں کے سپرد بھی مت کرنا کیونکہ کھانا بیچنے والے ذخیرہ اندوزی سے نہیں بچ سکتے۔ اسے قصائی مت بنانا کہ قصائی سے رحم دلی سلب ہو جاتی ہے۔ اسے نخاس (غلاموں کی تجارت کرنے والا) مت بنانا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "لوگوں میں سے سب سے برا وہ شخص ہے کہ جو لوگوں کو بیچے۔"

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ خَالَتِي غُلَاماً وَ نَهَيْتُهَا أَنْ تَجْعَلَهُ قَصَّاباً أَوْ حَجَّاماً أَوْ صَائِغاً .

5۔ احمد بن محمد نے محمد بن یحیٰی سے، اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میںؐ نے اپنی خالہ کے حوالے ایک بچہ کیا (پالنے کیلئے) اور ان کو اس سے روکا کہ وہ اسے قصائی، حجام اور زرگر زیور بنانے والا نہ بنائیں۔"

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُوسَى بْنِ زَنْجَوَيْهِ التَّفْلِيسِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْحَنَّاطِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الصَّيْقَلِ الرَّازِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ مَعِي ثَوْبَانِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ يَجِيئُنِي مِنْ قِبَلِكُمْ أَثْوَابٌ كَثِيرَةٌ وَ لَيْسَ يَجِيئُنِي مِثْلُ هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ اللَّذَيْنِ تَحْمِلُهُمَا أَنْتَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَغْزِلُهُمَا أُمُّ إِسْمَاعِيلَ وَ أَنْسِجُهُمَا أَنَا فَقَالَ لِي حَائِكٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا تَكُنْ حَائِكاً قُلْتُ فَمَا أَكُونُ قَالَ كُنْ صَيْقَلًا وَ كَانَتْ مَعِي مِائَتَا دِرْهَمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا سُيُوفاً وَ مَرَايَا عُتُقاً وَ قَدِمْتُ بِهَا الرَّيَّ فَبِعْتُهَا بِرِبْحٍ كَثِيرٍ .

6۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے قاسم بن اسحاق بن ابراہیم سے، اس نے موسیٰ بن زنجویہ التفلیسی سے، اس نے ابو عمر الحناط سے، اس نے اسماعیل الصیقل الرازی سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو میرے پاس دو لباس تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو اسماعیل! تمہارے علاقے کے لوگ بہت سے کپڑے لاتے ہیں مگر یہ جو تم نے اٹھا رکھے ہیں ان سے مختلف ہوتے ہیں۔ میں نے عرض کی " ام اسماعیل نے اسے کاتا (دھاگہ بنایا) اور میں نے اسے بُنا ہے۔" مجھے فرمایا "تم کپڑا بننے والے ہو؟" میں نے عرض کی "جی ہاں" فرمایا۔ "کپڑا بننے والا مت بنو" میں نے عرض کی "کیا کروں" فرمایا۔ "تلواروں کی خرید و فروخت کرو۔" راوی کہتا ہے میرے پاس دو سو درہم تھے جن سے میں نے تلواریں اور میان خریدے اور انہیں "رے" لے گیا۔ میں نے انہیں بہت منافع کے ساتھ بیچا۔"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا الْكُوفِيِّينَ قَالَ دَخَلَ عِيسَى بْنُ شَفَقِيٍّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ كَانَ سَاحِراً يَأْتِيهِ النَّاسُ وَ يَأْخُذُ عَلَى ذَلِكَ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا رَجُلٌ كَانَتْ صِنَاعَتِيَ السِّحْرَ وَ كُنْتُ آخُذُ عَلَى ذَلِكَ الْأَجْرَ وَ كَانَ مَعَاشِي وَ قَدْ حَجَجْتُ مِنْهُ وَ مَنَّ اللَّهُ عَلَيَّ بِلِقَائِكَ وَ قَدْ تُبْتُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَهَلْ لِي فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ مَخْرَجٌ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) حُلَّ وَ لَا تَعْقِدْ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے کہا کہ مجھے ہمارے اصحاب کے ایک بزرگ نے بتایا کہ عیسیٰ بن شفقی ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا۔ وہ ساحر تھا لوگ اس کے پاس آتے تھے تو وہ ان سے اجرت لیتا تھا۔ اس نے آکر آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں آدمی ایسا ہوں کہ میرا پیشہ "سحر" ہے اور میں اس پر اجرت بھی لیتا ہوں اور یہی میری معیشت ہے اور اسی سے میں نے حج کیا ہے اور اللہ عزّوجلّ

نے آپؑ کی ملاقات کے ذریعے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے میں اللہ عزّوجلّ کے دربار میں معافی کا طلب گار ہوں کیا میری نجات کا کوئی راستہ ہے؟ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"اس سے آزاد ہو اور اس کا مقید نہ بنو"

باب كَسْبِ الْحَجَّامِ (کسب مفسد خون نکالنے والا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يُشَارِطْ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کسب جراح (مفسد خون نکالنے والے) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں اگر وہ پہلے سے شرط نہ لگائے"

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ مَعَنَا فَرْقَدٌ الْحَجَّامُ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَعْمَلُ عَمَلًا وَ قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ غَيْرَ وَاحِدٍ وَ لَا اثْنَيْنِ فَزَعَمُوا أَنَّهُ عَمَلٌ مَكْرُوهٌ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ مَكْرُوهاً انْتَهَيْتُ عَنْهُ وَ عَمِلْتُ غَيْرَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنِّي مُنْتَهٍ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِكَ قَالَ وَ مَا هُوَ قَالَ حَجَّامٌ قَالَ كُلْ مِنْ كَسْبِكَ يَا ابْنَ أَخٍ وَ تَصَدَّقْ وَ حُجَّ مِنْهُ وَ تَزَوَّجْ فَإِنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) قَدِ احْتَجَمَ وَ أَعْطَى الْأَجْرَ وَ لَوْ كَانَ حَرَاماً مَا أَعْطَاهُ قَالَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنَّ لِي تَيْساً أُكْرِيهِ فَمَا تَقُولُ فِي كَسْبِهِ فَقَالَ كُلْ كَسْبَهُ فَإِنَّهُ لَكَ حَلَالٌ وَ النَّاسُ يَكْرَهُونَهُ قَالَ حَنَانٌ قُلْتُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَكْرَهُونَهُ وَ هُوَ حَلَالٌ قَالَ لِتَعْيِيرِ النَّاسِ بَعْضِهِمْ بَعْضاً .

2۔ سہل بن زیاد نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گئے تو ہمارے ساتھ فرقد جراح (مفسد خون نکالنے والا) بھی تھا۔ کہ جس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی:" آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میں ایک کام کرتا ہوں اور میں نے اس کے بارے میں ایک دو سے نہیں بلکہ بہت سوں سے سوال کیا ہے۔ ان کا گمان ہے کہ وہ عمل مکروہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں آپؑ سے سوال کروں۔ اگر وہ مکروہ ہے تو میں اس سے باز آجاتا ہوں اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام کرتا ہوں۔ پس میں نے اس میں آپ علیہ السلام کے قول کی ٹھانی ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا:"کون سا کام ہے" عرض کی۔"جراحی۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا"اے بھتیجے تو جو بھی کمائے صدقہ کر۔ حج کر، شادی کر کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جراحی کروائی اور اس کی اجرت دی۔ اگر حرام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اجرت نہ دیتے۔" عرض کی۔"آپؑ پر قربان جاؤں۔ میرے پاس ایک بکرا ہے جو میں کرائے پر دیتا ہوں تو آپؑ اس کی کمائی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"اس کی تمام کمائی تمہارے لئے حلال ہے در حال یہ کہ لوگ اس سے کراہت کرتے ہیں۔" حنان نے عرض کی۔ "لوگ اس سے کراہت کیوں کرتے ہیں در حال یہ کہ وہ حلال ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس لئے کہ ان میں سے بعض دوسرے بعض کو اس کے ذریعے عیب لگاتے ہیں۔"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) حَجَمَهُ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ وَ أَعْطَاهُ وَ لَوْ كَانَ حَرَاماً مَا أَعْطَاهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَيْنَ الدَّمُ قَالَ شَرِبْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَفْعَلَ وَ قَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَكَ حِجَاباً مِنَ النَّارِ فَلَا تَعُدْ .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے احمد بن نضر سے اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جراحی کروائی اور ان کی جراحی بنی بیاضہ کے ایک غلام نے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجرت عطا فرمائی۔ اگر اجرت حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو عطا نہ فرماتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جراحی سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ "خون کہاں ہے" اس نے عرض کی۔ " میں نے پی لیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ البتہ اللہ نے اسے تمہارے لیے جہنم سے پردہ قرار دے دیا ہے۔ دوبارہ ایسا مت کرنا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ مَكْرُوهٌ لَهُ أَنْ يُشَارِطَ وَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ أَنْ تُشَارِطَهُ وَ تُمَاكِسَهُ وَ إِنَّمَا يُكْرَهُ لَهُ وَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ جراح کی کمائی کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر وہ شرائط کے ساتھ طے کرے تو اس کیلئے مکروہ ہے مگر اس میں تمہیں کوئی قباحت نہیں اور اگر تم اس سے مزدوری کی نیت سے طے کر لو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ أَجْرُ التُّيُوسِ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ لَتَعَايَرُ بِهِ وَ لَا بَأْسَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے جراحی کی کمائی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں " میں نے بکرا کرائے پر دینے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگرچہ عرب اسے ایک دوسرے پر عیب گردانتے ہیں لیکن اس میں کوئی قباحت نہیں۔"

باب كَسْبِ النَّائِحَةِ (نوحہ پڑھنے والوں کی کمائی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا جَعْفَرُ أَوْقِفْ لِي مِنْ مَالِي كَذَا وَ كَذَا لِنَوَادِبَ تَنْدُبُنِي عَشْرَ سِنِينَ بِمِنًى أَيَّامَ مِنًى .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مجھےؑ میرے باباؑ نے فرمایا۔ اے جعفرؑ میرےؑ مال سے اتنا وقف کر دو ان نوحہ پڑھنے والوں کیلئے جو مجھؑ پر دس سال تک ایام منیٰ میں میدان منیٰ میں نوحہ پڑھیں۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ مَاتَ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ آلَ الْمُغِيرَةِ قَدْ أَقَامُوا مَنَاحَةً فَأَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَأَذِنَ لَهَا فَلَبِسَتْ ثِيَابَهَا وَ تَهَيَّأَتْ وَ كَانَتْ مِنْ حُسْنِهَا كَأَنَّهَا جَانٌّ وَ كَانَتْ إِذَا قَامَتْ فَأَرْخَتْ شَعْرَهَا جَلَّلَ جَسَدَهَا وَ عَقَدَتْ بِطَرَفَيْهِ خَلْخَالَهَا فَنَدَبَتِ ابْنَ عَمِّهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ .

أَنْعَى الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَبَا الْوَلِيدِ فَتَى الْعَشِيرَهْحَامِي الْحَقِيقَةِ مَاجِدٌ يَسْمُو إِلَى طَلَبِ الْوَتِيرَهْقَدْ كَانَ غَيْثاً فِي السِّنِينَ وَ جَعْفَراً غَدَقاً وَ مِيرَهْ قَالَ فَمَا عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ لَا قَالَ شَيْئاً .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے ابو حمزہ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ مرا تو ام سلمہ سلام اللہ علیہا نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ "آل مغیرہ نوحہ پڑھنے لگے ہیں میں بھی ادھر جا سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دی تو انہوں نے اپنا لباس خاص پہنا، تیار ہوئیں اور وہ خوبصورتی میں حور یہ لگ رہی تھیں اور جب وہ کھڑی ہو کر جانے لگیں تو ان کے بال بکھرے ہوئے تھے، جسم میں لرزہ طاری تھا۔ انہوں نے اپنے دونوں پاؤں میں پازیب پہنی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنے چچازاد کا بین کیا اور کہا۔ أَنْعَى الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَبَا الْوَلِيدِ فَتَى الْعَشِيرَهْحَامِي الْحَقِيقَةِ مَاجِدٌ يَسْمُو إِلَى طَلَبِ الْوَتِيرَهْقَدْ كَانَ غَيْثاً فِي السِّنِينَ وَ جَعْفَراً غَدَقاً وَ مِيرَهْ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر ان کو نہ تو کوئی عیب دیا اور نہ ہی کوئی اور چیز کہی۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَعَنَا فِي الْحَيِّ وَ لَهَا جَارِيَةٌ نَائِحَةٌ فَجَاءَتْ إِلَى أَبِي فَقَالَتْ يَا عَمِّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مَعِيشَتِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ مِنْ هَذِهِ الْجَارِيَةِ النَّائِحَةِ وَ قَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ حَلَالًا وَ إِلَّا بِعْتُهَا وَ أَكَلْتُ مِنْ ثَمَنِهَا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِالْفَرَجِ فَقَالَ لَهَا أَبِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَأُعْظِمُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ أَخْبَرْتُهُ أَنَا بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ تُشَارِطُ قُلْتُ وَ اللَّهِ مَا أَدْرِي تُشَارِطُ أَمْ لَا فَقَالَ قُلْ لَهَا لَا تُشَارِطْ وَ تَقْبَلُ مَا أُعْطِيَتْ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن اسماعیل سے، اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ ہمارے ہاں قبیلہ بنی حی کی ایک عورت رہتی تھی اس کی ایک کنیز نوحہ پڑھنے والی تھی۔ وہ عورت میرے باپ کے پاس آئی اور کہا۔ "اے چچا! آپ جانتے ہیں کہ میری معیشت اللہ عزّوجلَّ کی طرف سے ہے اور پھر اس نوحہ پڑھنے والی کنیز سے ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ آپ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کریں۔ اگر یہ حلال ہے تو ٹھیک ورنہ میں اس کنیز کو فروخت کر دیتی ہوں اور اس کی قیمت سے کھاؤں گی۔ یہاں تک کہ اللہ عزّوجلَّ مجھے کشائش عطا فرمائے۔" میرے بابا نے اس عورت سے کہا "میں یقیناً پورے اہتمام کے ساتھ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کروں گا۔" راوی کہتا ہے جب ہم آپ علیہ السلام کے پاس گئے تو میں نے آپ علیہ السلام کو اس کی خبر دی تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "کیا وہ طے کرتی ہے" میں نے عرض کی۔ "اللہ عزّوجلَّ کی قسم، میں نہیں جانتا کہ وہ طے کرتی ہے یا نہیں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے کہنا وہ طے نہ کرے اور جو اسے ملے قبول کرے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُذَافِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ النَّائِحَةِ قَالَ تَسْتَحِلُّهُ بِضَرْبِ إِحْدَى يَدَيْهَا عَلَى الْأُخْرَى

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حسن بن عطیہ سے، اس نے عذافر سے، روایت کی گئی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے نوحہ پڑھنے والی عورتوں کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ وہ عورت اس کمائی کو ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر حلال کرتی ہے

باب كَسْبِ الْمَاشِطَةِ وَ الْخَافِضَةِ (بناؤ سنگھار کے ذریعے کمائی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا هَاجَرَتِ النِّسَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) هَاجَرَتْ فِيهِنَّ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ حَبِيبٍ وَ كَانَتْ خَافِضَةً تَخْفِضُ الْجَوَارِيَ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ لَهَا يَا أُمَّ حَبِيبٍ الْعَمَلُ الَّذِي كَانَ فِي يَدِكِ هُوَ فِي يَدِكِ الْيَوْمَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَرَاماً فَتَنْهَانِي عَنْهُ فَقَالَ لَا بَلْ حَلَالٌ فَادْنِي مِنِّي حَتَّى أُعَلِّمَكِ قَالَتْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ يَا أُمَّ حَبِيبٍ إِذَا أَنْتِ فَعَلْتِ فَلَا تَنْهَكِي أَيْ لَا تَسْتَأْصِلِي وَ أَشِمِّي فَإِنَّهُ أَشْرَقُ لِلْوَجْهِ وَ أَحْظَى عِنْدَ الزَّوْجِ قَالَ وَ كَانَ لِأُمِّ حَبِيبٍ أُخْتٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ عَطِيَّةَ وَ كَانَتْ مُقَيِّنَةً يَعْنِي مَاشِطَةً فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أُمُّ حَبِيبٍ إِلَى أُخْتِهَا أَخْبَرَتْهَا بِمَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَقْبَلَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا قَالَتْ لَهَا أُخْتُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) ادْنِي مِنِّي يَا أُمَّ عَطِيَّةَ إِذَا أَنْتِ قَيَّنْتِ الْجَارِيَةَ فَلَا تَغْسِلِي وَجْهَهَا بِالْخِرْقَةِ فَإِنَّ الْخِرْقَةَ تَشْرَبُ مَاءَ الْوَجْهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ہارون بن الجہم سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب عورتیں ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تو ان میں ایک عورت نے ہجرت کی کہ جس کا نام ام حبیب تھا جو لڑکیوں کا ختنہ کرتی تھی۔ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا۔ اے ام حبیب! وہ ہنر جو تیرے ہاتھ میں تھا کیا اب بھی وہ تیرے ہاتھ میں ہے؟ اس عورت نے عرض کی۔" جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اگر یہ حرام ہے تو پھر مجھے منع فرمادیں" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"نہیں بلکہ حلال ہے" میرے قریب آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ عورت نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔" جب تو ختنہ کرنے لگے تو جڑ سے نہیں اکھاڑو۔ ہاں تھوڑا سا کاٹ لو کہ ایسا کرنا چہرے کو خوبصورت کرتا ہے اور شوہر کے دل میں محبت بڑھاتا ہے۔" راوی کہتا ہے کہ ام حبیب کی ایک بہن تھی جس کو ام عطیہ کہا جاتا تھا اور وہ عورتوں کی تزین و آرائش کرنے والی تھی۔ جب ام حبیب واپس گئی تو اس نے اپنی بہن کو خبر دی۔ اس چیز کی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ تو ام عطیہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اس کی بہن نے کہا تھا عرض کی۔ آپؐ نے اسے بھی قریب بلایا اور فرمایا۔"اے ام عطیہ جب تم کسی لڑکی کی تزئین کرو تو اس کے چہرے کو"خرق" سے مت دھوؤ۔ کیونکہ ایسا کرنا چہرے کی رونق کو رخصت کر دیتا ہے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشْيَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ دَخَلَتْ مَاشِطَةٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهَا هَلْ تَرَكْتِ عَمَلَكِ أَوْ أَقَمْتِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْمَلُهُ إِلَّا أَنْ تَنْهَانِي عَنْهُ فَأَنْتَهِيَ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا افْعَلِي فَإِذَا مَشَطْتِ فَلَا تَجْلِي الْوَجْهَ بِالْخِرَقِ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَ لَا تَصِلِي الشَّعْرَ بِالشَّعْرِ .

2 ۔ احمد بن محمد نے علی بن احمد بن اشیم سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ بناؤ سنگھار کرنے والی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا تم نے بناؤ سنگھار کرنا چھوڑ دیا ہے یا ابھی اسے جاری رکھے ہوئے ہو؟ اس نے عرض کی۔"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اب بھی کرتی ہوں۔ ہاں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمادیں تو پھر میں نہ کروں گی۔ فرمایا۔"جب تو سنگھار کرنے لگو۔ چہرے کو خرق کے ذریعے جلوہ نہ دو کیونکہ ایسا کرنا چہرے کی رونق کو ختم کر دیتا ہے اور نہ ہی کسی کے بالوں کو کسی اور کے بالوں میں گندھو۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الْقَرَامِلِ الَّتِي تَضَعُهَا النِّسَاءُ فِي رُءُوسِهِنَّ يَصِلْنَهُ بِشُعُورِهِنَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ بِمَا تَزَيَّنَتْ بِهِ لِزَوْجِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ فَقَالَ لَيْسَ هُنَاكَ إِنَّمَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْوَاصِلَةَ الَّتِي تَزْنِي فِي شَبَابِهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ قَادَتِ النِّسَاءَ إِلَى الرِّجَالِ فَتِلْكَ الْوَاصِلَةُ وَ الْمَوْصُولَةُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے عبدالرحمن بن ہاشم سے، اس نے سالم بن مکرم سے، اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے عورتوں کے اس سنگھار کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو عورتیں اپنے سر پر سلک یا دوسرے بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ ملا کر باندھتی ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "عورت اپنے شوہر کیلئے جس چیز سے بھی بناؤ سنگھار کرے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔" میں نے آپ علیہ السلام کو عرض کی۔ "کہ ہم تک حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصولہ (بالوں کو ملانے اور جوڑنے والوں) پر لعنت کی ہے؟ فرمایا۔ اس حدیث کا مورد یہ نہیں ہے بلکہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ پر لعنت کی ہے کہ جو جوانی میں خود زنا کرے اور جب بوڑھی ہو جائے تو عورتوں کی مردوں کی طرف قیادت (دلگیری) کرے۔ پس یہ ہیں واصلہ اور موصولہ"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ طَيْبَةَ تَخْفِضُ الْجَوَارِيَ فَدَعَاهَا النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ طَيْبَةَ إِذَا خَفَضْتِ الْجَوَارِيَ فَأَشِمِّي وَ لَا تُجْحِفِي فَإِنَّهُ أَصْفَى لِلَوْنِ الْوَجْهِ وَ أَحْظَى عِنْدَ الْبَعْلِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے خلف بن حماد سے، اس نے عمر بن ثابت سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک عورت تھی کہ جسے ام طیبہ کہا جاتا تھا لڑکیوں کی ختنہ کرتی تھی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا اور اسے فرمایا۔ "اے ام طیبہ جب لڑکیوں کی ختنہ کرو تھوڑا سا کرو، چھیلو مت۔ کیونکہ ایسا کرنا چہرے کے رنگ کو کھلاتا ہے اور شوہر کے لیے لذت زیادہ ہو گی۔

باب كَسْبِ الْمُغَنِّيَةِ وَ شِرَائِهَا (گانا گانے والی کنیز کی کمائی اور اس کی خریداری)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ كَسْبِ الْمُغَنِّيَاتِ فَقَالَ الَّتِي يَدْخُلُ عَلَيْهَا الرِّجَالُ حَرَامٌ وَ الَّتِي تُدْعَى إِلَى الْأَعْرَاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے گانا گانے والوں کی کمائی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ کہ جن کے پاس مرد جاتے ہیں، حرام ہیں اور وہ کہ جو زفاف کے موقع پر (شادی کے گیت) گاتی ہیں۔ ان میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور یہی اللہ عزّوجلّ کا قول ہے۔"اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جو بیوپار کرتے ہیں۔ گمراہ کن باتوں کا تاکہ بھٹکاتے رہیں راہِ خدا سے۔ (لقمان50)

2- عَنْهُ عَنْ حَكَمٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْمُغَنِّيَةُ الَّتِي تَزُفُّ الْعَرَائِسَ لَا بَأْسَ بِكَسْبِهَا

.2۔اس نے حناط سے،اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ گانے والی کہ جو شادی کے گیت گاتی ہے اس کی کمائی میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَجْرُ الْمُغَنِّيَةِ الَّتِي تَزُفُّ الْعَرَائِسَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ لَيْسَتْ بِالَّتِي يَدْخُلُ عَلَيْهَا الرِّجَالُ .

3۔احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے،اس نے نضر بن سوید سے،اس نے یحیٰ حلبی سے،اس نے ایوب بن الحر سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ "ایسی گانے والی عورت کہ جو شادیوں کے موقع پر (شادی کے گیت) گاتی ہیں ان کے اجر میں کوئی قباحت نہیں ہے۔البتہ وہاں مرد موجود نہ ہوں۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنْ شِرَاءِ الْمُغَنِّيَةِ فَقَالَ قَدْ تَكُونُ لِلرَّجُلِ الْجَارِيَةُ تُلْهِيهِ وَ مَا ثَمَنُهَا إِلَّا ثَمَنُ كَلْبٍ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ وَ السُّحْتُ فِي النَّارِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے،اس نے حسن بن علی الوشاء سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن رضا علیہ السلام سے گانے والی عورتوں کی خریداری کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"یقیناً جو کنیز آدمی کو بہلاتی ہے اس کی قیمت کتے کی قیمت جیسی ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے اور حرام جہنم میں ہے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ بَيْعِ الْجَوَارِي الْمُغَنِّيَاتِ فَقَالَ شِرَاؤُهُنَّ وَ بَيْعُهُنَّ حَرَامٌ وَ تَعْلِيمُهُنَّ كُفْرٌ وَ اسْتِمَاعُهُنَّ نِفَاقٌ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے،اس نے علی بن ابراہیم سے،اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ ابن فضال سے،اس نے سعید بن محمد الطاہری سے،اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے گانے والی کنیزوں کی خرید و فروخت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ان کی خریداری اور ان کو فروخت کرنا حرام ہے ان کو تعلیم دینا کفر ہے اور ان کو سننا نفاق ہے۔"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ الْمُغَنِّيَةُ مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَنْ أَكَلَ كَسْبَهَا .

6۔ابو علی الاشعری نے حسن بن علی سے،اس نے اسحاق بن ابراہیم سے،اس نے نصر بن قابوس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔"گانے والی لعنتی ہیں اور جو اس کی کمائی کھائے وہ بھی لعنتی ہے۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ قَالَ أَوْصَى إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ وَفَاتِهِ بِجَوَارٍ لَهُ مُغَنِّيَاتٍ أَنْ نَبِيعَهُنَّ وَ نَحْمِلَ ثَمَنَهُنَّ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَبِعْتُ الْجَوَارِيَ بِثَلَاثِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ حَمَلْتُ الثَّمَنَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ مَوْلًى لَكَ يُقَالُ لَهُ إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ قَدْ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِبَيْعِ جَوَارٍ لَهُ مُغَنِّيَاتٍ وَ حَمْلِ الثَّمَنِ إِلَيْكَ وَ قَدْ بِعْتُهُنَّ وَ هَذَا الثَّمَنُ ثَلَاثُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ إِنَّ هَذَا سُحْتٌ وَ تَعْلِيمَهُنَّ كُفْرٌ وَ الِاسْتِمَاعَ مِنْهُنَّ نِفَاقٌ وَ ثَمَنَهُنَّ سُحْتٌ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے روایت کی ہے کہ اسحاق بن عمر نے اپنی وفات کے وقت اپنی گانے والی کنیزوں کے بارے میں وصیت کی کہ ہم ان کو فروخت کر کے ان کی قیمت ابوالحسن علیہ السلام کے پاس لے جائیں۔ ابراہیم نے کہا: ہم نے کنیزوں کو تین لاکھ درہم میں فروخت کیا اور قیمت لے کر آپ علیہ السلام کے پاس گئے۔ میں نے آپ علیہ السلام کو عرض کیا۔"آپؑ کا ایک غلام جسے اسحاق بن عمر کہا جاتا تھا اس نے اپنی موت کے وقت وصیت کی تھی کی اس کی گانے والی کنیزوں کو بیچ کر ان کی قیمت آپؑ تک پہنچائی جائے، میں نے ان کو بیچ دیا ہے اور یہ تین لاکھ درہم ان کی قیمت حاضر ہے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"مجھےؑ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ حرام ہے۔ ان کی تعلیم کفر ہے۔ ان کا سننا نفاق ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔"

باب كَسْبِ الْمُعَلِّمِ (معلم کی کمائی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ حَسَّانَ الْمُعَلِّمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ التَّعْلِيمِ فَقَالَ لَا تَأْخُذْ عَلَى التَّعْلِيمِ أَجْراً قُلْتُ الشِّعْرُ وَ الرَّسَائِلُ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ أُشَارِطُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الصِّبْيَانُ عِنْدَكَ سَوَاءً فِي التَّعْلِيمِ لَا تُفَضِّلْ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے فضل بن کثیر سے، اس نے حسان بن معلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے تعلیم کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا۔"تعلیم پر اجرت مت لو۔ میں نے عرض کی۔ شعر، رسائل اور ان جیسی دوسری چیزوں کے سکھانے میں کوئی شرط کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں البتہ اس کے بعد تعلیم میں تیرے نزدیک سارے بچے یکساں ہوں۔ کسی کو کسی پر فضیلت و فوقیت نہ دو۔"

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ إِنَّ كَسْبَ الْمُعَلِّمِ سُحْتٌ فَقَالَ كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ إِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ لَا يُعَلِّمُوا الْقُرْآنَ وَ لَوْ أَنَّ الْمُعَلِّمَ أَعْطَاهُ رَجُلٌ دِيَةَ وَلَدِهِ لَكَانَ لِلْمُعَلِّمِ مُبَاحاً .

2۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے شریف بن سابق سے، اس نے فضل بن ابی قرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"وہ کہتے ہیں کہ معلم کی کمائی حرام ہے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"دشمنان خدا جھوٹ بولتے ہیں۔ یقیناً وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ قرآن نہ سکھایا جائے۔ اگر معلم کو کوئی شخص اپنے بچے کی دیت دے تو اس کیلئے مباح ہے۔

باب بَيْعِ الْمَصَاحِفِ (مصحف "قرآن" کا بیچنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ الْمَصَاحِفَ لَنْ تُشْتَرَى فَإِذَا اشْتَرَيْتَ فَقُلْ إِنَّمَا أَشْتَرِي مِنْكَ الْوَرَقَ وَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَدَمِ وَ حِلْيَتِهِ وَ مَا فِيهِ مِنْ عَمَلِ يَدِكَ بِكَذَا وَ كَذَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے اس نے عبدالرحمن بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ انہوںؑ نے فرمایا۔ مصحف (قرآن) مت خریدو۔ اور اگر خریدو تو کہو میں فقط تم سے اوراق اور ان میں روشنائی اس کی تزیین اور اس میں جو تمہارے ہاتھ کا فلاں فلاں کام ہے وہ خرید کر رہا ہوں۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ وَ شِرَائِهَا فَقَالَ لَا تَشْتَرِ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَكِنِ اشْتَرِ الْحَدِيدَ وَ الْوَرَقَ وَ الدَّفَّتَيْنِ وَ قُلْ أَشْتَرِي مِنْكَ هَذَا بِكَذَا وَ كَذَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے "مصاحف کے بیچنے اور خریدنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کتاب اللہ مت خرید وبلکہ جلد کھولنے، بند کرنے والا لوہا، اوراق، اس کے پہلو(جلدیں) خریدو اور کہو کہ میں اس کو اس کے بدلے خریدتا ہوں تم سے"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الْمَصَاحِفِ وَ بَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يُوضَعُ الْوَرَقُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَ كَانَ مَا بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَ الْحَائِطِ قَدْرَ مَا تَمُرُّ الشَّاةُ أَوْ رَجُلٌ مُنْحَرِفٌ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي وَ يَكْتُبُ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُمُ اشْتَرَوْا بَعْدَ [ذَلِكَ] قُلْتُ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ لِي أَشْتَرِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَبِيعَهُ قُلْتُ فَمَا تَرَى أَنْ أُعْطِيَ عَلَى كِتَابَتِهِ أَجْراً قَالَ لَا بَأْسَ وَ لَكِنْ هَكَذَا كَانُوا يَصْنَعُونَ .

3۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے غالب بن عثمان سے، اس نے روح بن عبدالرحیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے "مصاحف" کی خرید و فروخت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ورق کو منبر پر رکھ دیا جاتا تھا۔ اور منبر و دیوار کے درمیان ایک حد بندی ہوتی تھی کہ جس سے کوئی بکری یا منحرف آدمی نہ گزر سکتا تھا۔ جو شخص آتا تھا اس سے لکھ کر لے جاتا تھا۔ لیکن پھر (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد) انہوں نے اسے خریدنا شروع کر دیا۔" میں نے عرض کی" اس میں آپؑ کی کیا رائے ہے؟" فرمایا۔ اس کو خریدنا میرےؑ نزدیک اس کو بیچنے سے زیادہ پسندیدہ ہے" میں نے عرض کی۔ اگر میں اس کی کتابت پر اجرت دوں تو آپؑ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں مگر یہ کہ انہوں نے اسے پیشہ بنالیا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَابِقٍ السِّنْدِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقُلْتُ أَنَا رَجُلٌ أَبِيعُ الْمَصَاحِفَ فَإِنْ نَهَيْتَنِي لَمْ أَبِعْهَا فَقَالَ أَ لَسْتَ تَشْتَرِي وَرَقاً وَ تَكْتُبُ فِيهِ قُلْتُ بَلَى وَ أُعَالِجُهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا .

4۔ علی بن محمد نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے محمدؒ بن علی علیہ السلام سے، اس نے عبدالرحمن بن ہاشم سے، اس نے سابق سندی سے اس نے عنبسہ وراق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور عرض کیا۔"میں مصاحف بیچنے والا شخص ہوں۔ اگر آپؑ مجھے منع کریں تو میں نہیں بیچوں گا؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا تو اوراق خرید کر ان میں نہیں لکھتا؟"۔ میں نے عرض کی۔" جی ہاں۔ اور ان کی تصحیح بھی کرتا ہوں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں"

باب الْقِمَارِ وَ النُّهْبَةِ (جوئے بازی اور لوٹ مار)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِيسَى وَ هُوَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ فَقَالَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تُقَامِرُ الرَّجُلَ بِأَهْلِهِ وَ مَالِهِ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ ذَلِكَ

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے زیاد بن عیسیٰ سے اور وہ ابو عبیدہ الحذاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول "آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھاؤ" (بقرہ184) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کہ قریش میں ایک آدمی نے اپنے اہل وعیال اور مال کو بھی جوا بازی کی نذر کر دیا تو اللہ عزّوجلّ نے اس کو منع فرمایا۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْأَنْصابُ وَ الْأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمَيْسِرُ فَقَالَ كُلُّ مَا تُقُومِرَ بِهِ حَتَّى الْكِعَابُ وَ الْجَوْزُ قِيلَ فَمَا الْأَنْصَابُ قَالَ مَا ذَبَحُوهُ لِآلِهَتِهِمْ قِيلَ فَمَا الْأَزْلَامُ قَالَ قِدَاحُهُمُ الَّتِي يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ عزّوجلّ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیہ مجیدہ" إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْأَنْصابُ وَ الْأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ " "ترجمہ: شراب، جواء، بت اور جوئے کے تیر شیطان کے کام ہیں ان سے دور رہو۔"(مائدہ93) نازل فرمائی تو عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَيْسِرُ کیا ہے؟ فرمایا" ہر وہ چیز جس کے ذریعہ جوا کھیلا جائے، پانسہ پھینکنا ہو یا اخروٹ وغیرہ۔ عرض کیا گیا۔"نصاب میں مراد کیا ہے؟" فرمایا"جو (کافر) لوگ اپنے خداؤں کیلئے ذبح کریں۔ عرض کیا گیا الْأَزْلَامُ کیا ہے؟ فرمایا"جوئے کے وہ تیر کہ جن کے ذریعے وہ تقسیم طلب کرتے ہیں۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) غُلَاماً يَشْتَرِي لَهُ بَيْضاً فَأَخَذَ الْغُلَامُ بَيْضَةً أَوْ بَيْضَتَيْنِ فَقَامَرَ بِهَا فَلَمَّا أَتَى بِهِ أَكَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّ فِيهِ مِنَ الْقِمَارِ قَالَ فَدَعَا بِطَشْتٍ فَتَقَيَّأَهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے عبد الحمید سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے غلام کو بھیجا کہ انؑ کے لئے انڈہ خرید لائے۔ اس غلام نے ایک یا دو انڈے لئے اور ان کے ساتھ جوا کھیلا۔ جب آپ علیہ السلام کا کھانا آیا تو آپ علیہ السلام کو آپ علیہ السلام کے ایک نوکر نے عرض کی کہ اس میں جوئے والا (انڈہ) بھی شامل ہے۔ آپ علیہ السلام نے طشت منگوایا اور اسے اس میں پھینک دیا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَنْهَبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ حِينَ يَنْهَبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ سِنَانٍ قُلْتُ لِأَبِي الْجَارُودِ وَ مَا نُهْبَةٌ ذَاتُ شَرَفٍ قَالَ نَحْوُ مَا صَنَعَ حَاتِمٌ حِينَ قَالَ مَنْ أَخَذَ شَيْئاً فَهُوَ لَهُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابو الجارود سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا۔ چور چوری کے وقت مومن نہیں ہوتا اور لٹیرا کسی شریف کو لوٹنے کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کی۔ شریف کا لوٹنا کیا ہوتا ہے؟ فرمایا۔ جس طرح حاتم نے کیا۔ جب اس نے کہا کہ جو کسی چیز کو اٹھالے وہ اس کی ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُقَامَرَةُ وَ لَا النُّهْبَةُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے العلاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام نے فرمایا"جوئے بازوں اور لٹیروں سے دوستی مت کرو۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْجَوْزِ يَجِيءُ بِهِ الصِّبْيَانُ مِنَ الْقِمَارِ أَنْ يُؤْكَلَ وَ قَالَ هُوَ سُحْتٌ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے ان اخروٹوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے جن کے ساتھ بچوں نے جوا کھیلا ہو۔ فرمایا۔"حرام ہیں"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ النِّثَارِ مِنَ السُّكَّرِ وَ اللَّوْزِ وَ أَشْبَاهِهِ أَ يَحِلُّ أَكْلُهُ قَالَ يُكْرَهُ أَكْلُ مَا انْتُهِبَ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے عمرکی بن علی سے، اس نے علی بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے بھائی ابوالحسن علیہ السلام سے (شادی بیاہ میں) بکھری ہوئی مٹھائی اور باداموں وغیرہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان کا کھانا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:: لوٹنے کیلئے پھینکی جانے والی چیزوں کا کھانا مکروہ ہے۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْإِمْلَاكُ يَكُونُ وَ الْعُرْسُ فَيُنْثَرُ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ حَرَامٌ وَ لَكِنْ مَا أَعْطَوْكَ مِنْهُ فَخُذْهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے عبداللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ شادی بیاہ پر گروہ کیلئے (بطور صدقہ) بکھیری جانے والی اشیاء کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"حرام ہے البتہ اس میں سے جو تمہیں آکر دے تم لے لو۔"

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْمَيْسِرُ هُوَ الْقِمَارُ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا۔"بازی شرط لگانا ہی جوا ہے"

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الصِّبْيَانُ يَلْعَبُونَ بِالْجَوْزِ وَ الْبَيْضِ وَ يُقَامِرُونَ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ مِنْهُ فَإِنَّهُ حَرَامٌ .

10۔ حسین بن محمد نے محمد بن احمد النہدی سے، اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے عبداللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ بچے بادام اور انڈوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور بازی لگاتے ہیں۔؟ فرمایا۔ ان میں سے کچھ مت کھاؤ کیونکہ یہ حرام ہے"

باب الْمَكَاسِبِ الْحَرَامِ (حرام ذریعہ معاش)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي هَذِهِ الْمَكَاسِبُ الْحَرَامُ وَ الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ وَ الرِّبَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "مجھے میرے بعد میری اُمت پر سب سے زیادہ خوف حرام ذریعہ معاش، خفیہ شہوت (ریاکاری) اور سود سے ہے۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا يَجُزْنَ فِي أَرْبَعٍ الْخِيَانَةُ وَ الْغُلُولُ وَ السَّرِقَةُ وَ الرِّبَا لَا يَجُزْنَ فِي حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ لَا جِهَادٍ وَ لَا صَدَقَةٍ .

2۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے عیسیٰ الفرا سے، اس نے ابان بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا چار چیزوں میں چار کی اجازت نہیں ہے۔ خیانت، دھوکہ بازی، چوری اور سود کی (رقم) اجازت نہیں ہے۔ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا اكْتَسَبَ الرَّجُلُ مَالًا مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَبَّى نُودِيَ لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ وَ إِنْ كَانَ مِنْ حِلِّهِ فَلَبَّى نُودِيَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "جو شخص حلال ذرائع کے علاوہ سے مال اکٹھا کرلے پھر حج کرے تو اسے ندا دی جاتی ہے۔" لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ "(تم نہ ہی خوش آمدید ہو اور نہ ہی تمہارے لیے نجات ہے) اور اگر حلال ذریعہ سے کمایا ہوا۔۔۔ تلبیہ کرے تو اسے ندا دی جاتی ہے" لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ " (تم خوش آمدید ہو اور تمہارے لیے نجات ہے)

4- أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِينُ فِي الذُّرِّيَّةِ .

4۔ احمد نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "حرام کی کمائی ذریت (اولاد) میں ظاہر ہو جاتی ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) فَقَالَ إِنِّي كَسَبْتُ مَالًا أَغْمَضْتُ فِي مَطَالِبِهِ حَلَالًا وَ حَرَاماً وَ قَدْ أَرَدْتُ التَّوْبَةَ وَ لَا أَدْرِي الْحَلَالَ مِنْهُ وَ الْحَرَامَ وَ قَدِ اخْتَلَطَ عَلَيَّ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) تَصَدَّقْ بِخُمُسِ مَالِكَ فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ اسْمُهُ رَضِيَ مِنَ الْأَشْيَاءِ بِالْخُمُسِ وَ سَائِرُ الْأَمْوَالِ لَكَ حَلَالٌ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی۔ ”میں نے مال کمایا اور اس کی تلاش میں میں نے حلال و حرام سے آنکھیں بند کر لیں اور اب میں نے توبہ کا ارادہ کیا ہے۔ اب مجھے نہیں معلوم کونسا حلال ہے۔ کون سا حرام ہے۔ یقیناً مجھ سے مخلوط ہو گیا ہے۔“ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا“ اپنے مال کا پانچواں حصہ صدقہ کر دے۔ یقیناً اللہ عزّ و جلّ اشیاء میں پانچویں حصے سے راضی ہو جاتا ہے۔ باقی سارا مال تیرے لیے حلال ہو گا۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَشَوَّفَتِ الدُّنْيَا لِقَوْمٍ حَلَالًا مَحْضاً فَلَمْ يُرِيدُوهَا فَدَرَجُوا ثُمَّ تَشَوَّفَتْ لِقَوْمٍ حَلَالًا وَ شُبْهَةً فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا فِي الشُّبْهَةِ وَ تَوَسَّعُوا مِنَ الْحَلَالِ ثُمَّ تَشَوَّفَتْ لِقَوْمٍ آخَرِينَ حَرَاماً وَ شُبْهَةً فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا فِي الْحَرَامِ وَ تَوَسَّعُوا فِي الشُّبْهَةِ ثُمَّ تَشَوَّفَتْ لِقَوْمٍ حَرَاماً مَحْضاً فَيَطْلُبُونَهَا فَلَا يَجِدُونَهَا وَ الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا يَأْكُلُ بِمَنْزِلَةِ الْمُضْطَرِّ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن محمد القاسانی سے، اس نے ایک مرد سے جس کا اس نے عبداللہ بن قاسم جعفری نام بتایا ہے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ”دنیا ایک گروہ کیلئے صرف حلال زینت کے ساتھ آتی ہے تو وہ اسے نہیں چاہتے اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ پھر دنیا حلال و شبہ کو سجا کر ایک گروہ کے سامنے پیش کرتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہمیں شبہ میں کوئی حاجت نہیں اور حلال سے وسعت لیتے ہیں۔ پھر دنیا ایک گروہ کیلئے حرام اور شبہ کو سجا کر لاتی ہے تو کہتے ہیں کہ حرام میں ہماری حاجت نہیں ہے اور وہ شبہ سے وسعت لیتے ہیں اور پھر دنیا صرف حرام کو سجا کر ایک قوم کے سامنے پیش کرتی ہے تو وہ اسے طلب کرتے ہیں۔ مگر اسے پا نہیں سکتے۔ اور مومن تو اس دنیا میں مجبور کی طرح کھاتا ہے۔“

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ دَاوُدَ الصَّرْمِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَا دَاوُدُ إِنَّ الْحَرَامَ لَا يَنْمِي وَ إِنْ نَمَى لَا يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَ مَا أَنْفَقَهُ لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهِ وَ مَا خَلَّفَهُ كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے ذکر کرنے والے سے، اس نے داؤد صرمی سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا اے داؤد! یقیناً حرام میں ترقی نہیں ہوتی اور اگر ترقی ہو بھی جائے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اور اگر جو اس سے انفاق (فی سبیل اللہ خرچ) کرے وہ اجر نہ پائے گا اور جو اپنے پیچھے حرام کو چھوڑ جائے تو اس کیلئے جہنم میں اضافے کا سبب ہو گا۔“

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) رَجُلٌ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ ضَيْعَةً أَوْ خَادِماً بِمَالٍ أَخَذَهُ مِنْ قَطْعِ الطَّرِيقِ أَوْ مِنْ سَرِقَةٍ هَلْ يَحِلُّ لَهُ مَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ ثَمَرَةِ هَذِهِ الضَّيْعَةِ أَوْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَ هَذَا الْفَرْجَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنَ السَّرِقَةِ أَوْ مِنْ قَطْعِ الطَّرِيقِ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) لَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ أَصْلُهُ حَرَامٌ وَ لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ .

8۔ محمد بن یحیٰی نے روایت کی ہے کہ محمد بن الحسن نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا۔“ ایک شخص ڈکیتی یا چوری کے ذریعے حاصل کردہ مال کے ساتھ جائیداد کا بڑا حصہ اور خادم خریدتا ہے تو کیا اس کیلئے حلال ہے۔ اس جائیداد کے نفع میں سے جو اس کے پاس آتا ہے اور کیا اس کیلئے حلال ہے کہ ڈکیتی یا چوری کے مال سے خریدی ہوئی۔ فرج (شرمگاہ) سے وطئی (جماع) کرے؟ آپ علیہ السلام نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔“ اس چیز میں کوئی بھلائی نہیں کہ جس کی بنیاد میں حرام ہو اس کا استعمال حلال نہیں ہے“

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ مَالًا مِنْ عَمَلِ بَنِي أُمَيَّةَ وَ هُوَ يَتَصَدَّقُ مِنْهُ وَ يَصِلُ مِنْهُ قَرَابَتَهُ وَ يَحُجُّ لِيُغْفَرَ لَهُ مَا اكْتَسَبَ وَ هُوَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ الْخَطِيئَةَ لَا تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ وَ لَكِنَّ الْحَسَنَةَ تَحُطُّ الْخَطِيئَةَ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ خَلَطَ الْحَلَالَ بِالْحَرَامِ فَاخْتَلَطَا جَمِيعاً فَلَا يَعْرِفُ الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ فَلَا بَأْسَ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص بنی امیہ کے کام کے ذریعے مال حاصل کرتا ہے اور اس مال سے صدقہ کرتا ہے، قرابت داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے۔ جو کماتا ہے اس سے حج بھی کرتا ہے اور وہ کہتا ہے۔ "اچھائیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔" ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "خطاء خطاء کا کفارہ نہیں ہو سکتی بلکہ نیکیاں ہی برائیوں کو محو کرتی ہیں۔ پھر فرمایا اگر حلال حرام سے مخلوط ہو جائے۔ اتنا مخلوط ہو جائے سارے کا سارا کہ حلال و حرام کی پہچان نہ ہو سکے تو کوئی قباحت نہیں۔

10- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدِمْنا إِلى ما عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْناهُ هَباءً مَنْثُوراً فَقَالَ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ لَأَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الْقَبَاطِيِّ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا كُونِي هَبَاءً وَ ذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا شُرِعَ لَهُمُ الْحَرَامُ أَخَذُوهُ .

10۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول اور ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہو کر ان کے اعمال کو اڑتی دھول بنا دیں گے۔" (فرقان 25) کے بارے میں فرمایا۔" اگرچہ ان کے اعمال مصری کپڑے سے زیادہ (شفاف) وسفید ہوں گے پھر بھی اللہ ان کو کہے گا۔ "دھول ہو جاؤ" اور یہ اس لیے کہ انہوں نے ان کی ابتداء حرام سے اخذ کر کے کی ہو گی۔

باب السُّحْتِ (سخت حرام)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الْغُلُولِ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ غُلَّ مِنَ الْإِمَامِ فَهُوَ سُحْتٌ وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَ شِبْهُهُ سُحْتٌ وَ السُّحْتُ أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا أُجُورُ الْفَوَاجِرِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ النَّبِيذِ الْمُسْكِرِ وَ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ فَأَمَّا الرِّشَا فِي الْحُكْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ الْكُفْرُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِرَسُولِهِ (**صلى الله عليه وآله**) .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے عمار بن مروان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے دھوکہ دہی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر وہ چیز جو امام علیہ السلام سے دھوکے میں رکھی جائے سخت حرام ہے۔ یتیم کا مال کھانا اور اس جیسے دیگر مال سخت حرام ہیں اور سخت حرام کی بہت سی اقسام ہیں۔ فسق و فجور کی اجرت، شراب اور نشہ آوار نبیذ کی قیمت 'واضح ہو جانے کے بعد سود کھانا۔ رشوت حرام ہے اور یہ ایسا ہے کہ اللہ عزّوجلّ پہ ایمان کا نہ ہونا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ السُّحْتُ ثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَ أَجْرُ الْكَاهِنِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”سخت حرام ہیں مردار کی قیمت، کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زانیہ کا حق مہر، حکم میں رشوت اور کاہن کا اجر“

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) السُّحْتُ أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا كَسْبُ الْحَجَّامِ إِذَا شَارَطَ وَ أَجْرُ الزَّانِيَةِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ فَأَمَّا الرِّشَا فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابوحمزہ سے، اس نے زرعہ سے، اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ”سخت حرام کی بہت سے انواع ہیں ان میں سے جراح (مفسد خون نکالنے والا) کی کمائی ہے جب وہ شرط لگائے، زانیہ کا اجر ہے اور شراب کی قیمت ہے رشوت طلب کرنا کسی حکم کے جاری کرنے کے سلسلہ میں

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السُّحْتِ فَقَالَ الرِّشَا فِي الْحُكْمِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے یزید ابن فرقد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ”سخت“ (سخت حرام) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جن کے بارے میں حکم بہت سخت ہو“

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعَمَّارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ الَّذِي لَا يَصِيدُ فَقَالَ سُحْتٌ فَأَمَّا الصَّيُودُ فَلَا بَأْسَ .

5۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابوعبداللہ سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے عبدالرحمن بن ہاشم سے، اس نے قاسم بن ولید عماری سے، اس نے عبدالرحمن الاصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے، اس نے ابوعبداللہ عامری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ان کتوں کی قیمت کے بارے میں سوال کیا جن سے شکار نہیں کیا جاتا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”سخت حرام ہے البتہ جن سے شکار کیا جاتا ہے ان کی قیمت میں کوئی قباحت نہیں“

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ بَاتَ سَاهِراً فِي كَسْبٍ وَ لَمْ يُعْطِ الْعَيْنَ حَظَّهَا مِنَ النَّوْمِ فَكَسْبُهُ ذَلِكَ حَرَامٌ .

6۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے بہت سوں سے، انہوں نے شعیری سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جو شخص رات بھر جاگ کر کمائی کرتا رہے اور آنکھ کو اس کی نیند کا حصہ نہ دے۔ اس کی یہ کمائی حرام ہے“

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الصُّنَّاعُ إِذَا سَهِرُوا اللَّيْلَ كُلَّهُ فَهُوَ سُحْتٌ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن اصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہنرمند جب ساری رات جاگیں (جاگ کر کام کریں) تو یہ سخت حرام ہے“

www.hubeali.com

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ فَإِنَّهَا إِنْ لَمْ تَجِدْ زَنَتْ إِلَّا أَمَةً قَدْ عُرِفَتْ بِصَنْعَةِ يَدٍ وَ نَهَى عَنْ كَسْبِ الْغُلَامِ الَّذِي لَا يُحْسِنُ صِنَاعَةً بِيَدِهِ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يَجِدْ سَرَقَ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنیزوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے کیونکہ اگر اس نے کوئی ذریعہ نہ پایا تو زنا کرے گی ہاں البتہ وہ کنیز کہ جو دستکاری جانتی ہو۔ اور منع فرمایا ہے لڑکوں کی کمائی سے وہ کہ جو دستکاری سے واقف نہ ہو کیونکہ اگر اسے روزی نہ ملی تو وہ چوری کرے گا۔

باب أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ (یتیم کا مال کھانا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَوْعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مَالِ الْيَتِيمِ بِعُقُوبَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا عُقُوبَةُ الْآخِرَةِ النَّارُ وَ أَمَّا عُقُوبَةُ الدُّنْيَا فَقَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعافاً خافُوا عَلَيْهِمْ الْآيَةَ يَعْنِي لِيَخْشَ أَنْ أَخْلُفَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَنَعَ بِهَؤُلَاءِ الْيَتَامَى .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ نے مال یتیم ہڑپ کرنے والے کو دو سزائیں دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک آخرت کی سزا جہنم ہے اور جہاں تک دنیا کی سزا ہے تو اللہ عزّوجلّ کا قول ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ ڈریں اس بات سے کہ اگر انہوں نے اپنے پیچھے کمزور اولاد کو چھوڑا ہوتا تو کتنا فکر مند ہوتے۔ ان کے بارے میں" (نساء11) یعنی جو کچھ ان یتامیٰ کے ساتھ کرتے ہیں ان کو اس بات کا اپنی اولاد کے بارے میں بھی خوف ہونا چاہیے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَجْلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ فَقَالَ هُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً ثُمَّ قَالَ (**عليه السلام**) مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ مَنْ عَالَ يَتِيماً حَتَّى يَنْقَطِعَ يُتْمُهُ أَوْ يَسْتَغْنِيَ بِنَفْسِهِ أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْجَنَّةَ كَمَا أَوْجَبَ النَّارَ لِمَنْ أَكَلَ مَالَ الْيَتِيمِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے عجلان ابو صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے یتیم کا مال کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ ویسے ہی ہے جیسے اللہ عزّوجلّ نے فرمایا۔"وہ لوگ جو ظلم سے یتامیٰ کا مال کھاتے ہیں۔ بے شک وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم کی وادی میں ہوں گے۔" (نساء12)۔ پھر آپ علیہ السلام نے میرے انّ سے سوال کیے بغیر فرمایا" جو بھی یتیم کی پرورش کرے یہاں تک کہ اس کی یتیمگی ختم ہو جائے یا بذات خود بے نیاز ہو جائے تو اللہ عزّوجلّ اس شخص کیلئے جنت واجب قرار دیتا ہے۔ جس طرح کہ یتیم کا مال کھانے والے کیلئے جہنم کو واجب قرار دیا ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي يَدِهِ مَالٌ لِأَيْتَامٍ فَيَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَيَمُدُّ يَدَهُ فَيَأْخُذُهُ وَ يَنْوِي أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْكُلَ إِلَّا الْقَصْدَ لَا يُسْرِفُ فَإِنْ كَانَ مِنْ نِيَّتِهِ أَنْ لَا يَرُدَّهُ عَلَيْهِمْ فَهُوَ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے ہاتھ میں یتامیٰ کا مال ہو اور وہ خود محتاج ہو جائے اور اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کے مال سے کچھ لے۔ درحالیکہ وہ لوٹانے کی نیت کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" پلٹانے کے قصہ کے علاوہ اس سے نہیں کھانا چاہیے۔ اور اسراف نہیں کرنا چاہیے اور اگر اس کی نیت میں ہو کہ وہ یہ مال ان کو نہیں پلٹائے گا تو پھر وہ ان میں سے ہے کہ جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔" وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں۔ (بقرہ219)

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَخٍ لَنَا فِي بَيْتِ أَيْتَامٍ وَ مَعَهُمْ خَادِمٌ لَهُمْ فَنَقْعُدُ عَلَى بِسَاطِهِمْ وَ نَشْرَبُ مِنْ مَائِهِمْ وَ يَخْدُمُنَا خَادِمُهُمْ وَ رُبَّمَا طَعِمْنَا فِيهِ الطَّعَامَ مِنْ عِنْدِ صَاحِبِنَا وَ فِيهِ مِنْ طَعَامِهِمْ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ فِي دُخُولِكُمْ عَلَيْهِمْ مَنْفَعَةٌ لَهُمْ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ فِيهِ ضَرَرٌ فَلَا وَ قَالَ (**عليه السلام**) بَلِ الْإِنْسانُ عَلى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ فَأَنْتُمْ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ فِي الدِّينِ وَ اللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ .

4 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عبد اللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ ہم اپنے ایک بھائی کے گھر جاتے ہیں گھر میں یتامیٰ اور ان کے خادم ہوتے ہیں ہم ان کی چٹائی پر بیٹھ جاتے ہیں ان کے پانی سے پانی پیتے ہیں ان کے خادم ہماری خدمت کرتے ہیں۔ بسا اوقات جب ہم اس گھر سے کھانا کھاتے ہیں اپنے دوست کے ساتھ تو انکا کھانا بھی اس میں شامل ہوتا ہے اس بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تمہارے انکے پاس جانے میں انکی منعفت ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر اس میں ان کا نقصان ہے تو پھر مت جاؤ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا بلکہ انسان اپنے آپ کا مبصر ہوتا ہے تم کیا ہو تم پر مخفی نہیں اور اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے:۔

اگر تم ان سے میل جول رکھو۔ تمہارے بھائی ہیں (دین میں) اور اللہ فساد کرنے والے کو اصلاح کرنے والے سے جانتا ہے (بقرۃ219)

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذُبْيَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِيَ ابْنَةَ أَخٍ يَتِيمَةً فَرُبَّمَا أُهْدِيَ لَهَا الشَّيْءُ فَآكُلُ مِنْهُ ثُمَّ أُطْعِمُهَا بَعْدَ ذَلِكَ الشَّيْءَ مِنْ مَالِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ هَذَا بِهَذَا فَقَالَ (**عليه السلام**) لَا بَأْسَ .

5 محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے ذبیان بن حکیم الاودی سے اس نے علی بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میرے پاس میرے بھائی کی ایک یتیمہ بیٹی ہے جب اسے کوئی شے بطور ہدیہ ملتی ہے تو میں بھی اس سے کھاتا ہوں پھر اس کے بعد اپنے مال سے اسے کھلاتا ہوں اور کہتا ہوں اے خدا یہ اس کے بدلے ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

باب مَا يَحِلُّ لِقَيِّمِ مَالِ الْيَتِيمِ مِنْهُ

(مال یتیم کی حفاظت کرنے والے کے لیے اس میں سے جو ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ كانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَلِي شَيْئاً لِلْيَتَامَى وَ هُوَ مُحْتَاجٌ لَيْسَ لَهُ مَا يُقِيمُهُ فَهُوَ يَتَقَاضَى أَمْوَالَهُمْ وَ يَقُومُ فِي ضَيْعَتِهِمْ فَلْيَأْكُلْ بِقَدَرٍ وَ لَا يُسْرِفْ وَ إِنْ كَانَ ضَيْعَتُهُمْ لَا تَشْغَلُهُ عَمَّا يُعَالِجُ لِنَفْسِهِ فَلَا يَرْزَأَنَّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئاً .

1 ہمارے بہت سارے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول اور جو فقیر ہو تو اسے چاہیے کہ بقدر حاجت کھائے۔(نساء6) کے بارے میں فرمایا جو شخص یتامیٰ کی کسی چیز کا ولی ہو اور اس کے اپنے پاس گزر بسر کا کوئی ذریعہ نہ ہو محتاج ہو وہ لوگوں سے یتامیٰ کے اموال (قرض) کا تقاضہ (وصولی) کرتا ہے اور انکی (یتامیٰ) کی جائیداد میں رہتا ہے تو اسے چاہیے کہ بقدر حاجت انکے اموال سے کھائے اور اسراف نہ کرے اور اگر انکی جائیداد سے اپنی ذات کے لیے کام کرنے سے نہ روکے تو پھر اسے چاہیے کہ ان کے اموال میں سے کوئی چیز نہ لے۔

2- عُثْمَانُ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ قَالَ يَعْنِي الْيَتَامَى إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَلِي لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهِ فَلْيُخْرِجْ مِنْ مَالِهِ عَلَى قَدْرِ مَا يُخْرِجُ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَيُخَالِطُهُمْ وَ يَأْكُلُونَ جَمِيعاً وَ لَا يَرْزَأَنَّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئاً إِنَّمَا هِيَ النَّارُ .

2 عثمان نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا یعنی جب کوئی شخص یتامیٰ کا ان کی پرورش کرنے میں ولی ہو تو اسے چاہیے کہ ان کے اموال سے ان کے لیے اتنا نکالے کہ جتنا ان میں سے ہر انسان کے لیے عام طور پر نکالا جاتا ہے پھر اسے ان کے ساتھ ملائے اور سب ملکر کھائیں ان کے اموال سے اسراف نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا بیشک آگ ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ الْمَعْرُوفُ هُوَ الْقُوتُ وَ إِنَّمَا عَنَى الْوَصِيَّ أَوِ الْقَيِّمَ فِي أَمْوَالِهِمْ وَ مَا يُصْلِحُهُمْ .

3 ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول فلیاکل بالمعروف کے بارے میں فرمایا معروف سے مراد صرف کھانا ہے اور اللہ کی مراد اس شخص سے وصی یا ان کے اموال کی حفاظت کرنے یا انکے اموال کی درستگی کرنے والا ہے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) سَأَلَنِي عِيسَى بْنُ مُوسَى عَنِ الْقَيِّمِ لِلْيَتَامَى فِي الْإِبِلِ وَ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا قُلْتُ إِذَا لَاطَ حَوْضَهَا وَ طَلَبَ ضَالَّتَهَا وَ هَنَأَ جَرْبَاهَا فَلَهُ أَنْ يُصِيبَ مِنْ لَبَنِهَا مِنْ غَيْرِ نَهْكٍ بِضَرْعٍ وَ لَا فَسَادٍ لِنَسْلٍ

4 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسمعیل سے اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے عیسیٰ بن موسیٰ نے یتامیٰ کے اونٹ کی حفاظت کرنے والے کے بارے میں سوال کیا کہ اس کے لیے ان میں سے کیا حلال ہے؟ تو میں نے اس سے کہا جب اس نے انکی چار دیواری کی اصلاح کی ان کے لیے گھاس تلاش کی اور انکی پیٹھ پر قطران ملا تو اس کے لیے جائز ہے ان کے دودھ میں سے حصہ لے البتہ اتنا زیادہ بھی نہیں کہ ان کو نقصان ہو یا ان کی نسل کے لیے خطرہ پیدا ہو جائے۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ كانَ فَقِيراً فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَقَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ يَحْبِسُ نَفْسَهُ عَنِ الْمَعِيشَةِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا كَانَ يُصْلِحُ لَهُمْ أَمْوَالَهُمْ فَإِنْ كَانَ الْمَالُ قَلِيلًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئاً قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ قَالَ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ بِقَدْرِ مَا يَكْفِيهِمْ وَ تُخْرِجُ مِنْ مَالِكَ قَدْرَ مَا يَكْفِيكَ ثُمَّ تُنْفِقُهُ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانُوا يَتَامَى صِغَاراً وَ كِبَاراً وَ بَعْضُهُمْ أَعْلَى كِسْوَةً مِنْ بَعْضٍ وَ بَعْضُهُمْ آكَلُ مِنْ بَعْضٍ وَ مَالُهُمْ جَمِيعاً فَقَالَ أَمَّا الْكِسْوَةُ فَعَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ ثَمَنُ كِسْوَتِهِ وَ أَمَّا [أَكْلُ] الطَّعَامِ فَاجْعَلُوهُ جَمِيعاً فَإِنَّ الصَّغِيرَ يُوشِكُ أَنْ يَأْكُلَ مِثْلَ الْكَبِيرِ .

5احمد بن محمد نے محمد بن فضیل سے اس نے ابی الصباح الکنانی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ عزّو جلّ کے قول من کان فقیراءفلیا کل بالمعروف کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایایہ وہ شخص ہے کہ جس نے (اموال یتیم کی حفاظت) میں اپنے آپ کو معیشت سے روکا ہوا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں کہ وہ بقدر حاجت ان کے اموال میں سے کھائے البتہ تب کہ جب انکے اموال کی اصلاح کر تا ہو اور اگر انکامال تھوڑا ہو تو اس میں سے کچھ مت کھائے۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام کی اللہ عزّو جلّ کے قول وان تخالطوھم فاخوانکم کے بارے میں کیارائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایاانکے مال سے اتنانکالو کہ جتناانکو کافی ہو اور اپنے مال سے اتنانکالو جتناتم کو کافی ہو پھر اس کو استعمال کر و میں نے عرض کی آپ علیہ السلام کی کیارائے ہے اس بارے میں کہ اگر یتامیٰ چھوٹے ہوں یابڑے ہوں اور ان میں سے بعض لباس پہننے میں دوسروں سے زیادہ ہوں اور بعض دوسرں سے زیادہ کھانے والے ہوں تو جبکہ مال تو سب کا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایاجہاں تک کپڑوں (لباس) کا تعلق ہے تو ہر کسی کے کپڑوں کی قیمت اس پر ہے اور جہاں تک کھانے کا تعلق ہے توان کو ایک جیسادو کیونکہ چھوٹا بھی ہو سکتاہے بڑے جتنا کھائے۔

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْيَتِيمِ يَكُونُ غَلَّتُهُ فِي الشَّهْرِ عِشْرِينَ دِرْهَماً كَيْفَ يُنْفَقُ عَلَيْهِ مِنْهَا قَالَ قُوتُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَ التَّمْرِ وَ سَأَلْتُهُ أُنْفِقُ عَلَيْهِ ثُلُثَهَا قَالَ نَعَمْ وَ نِصْفَهَا .

6ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے یتیم کے بارے میں سوال کیا جسکی آمدن ہر ماہ(20) بیس درہم ہوتی ہے تو اس میں سے اس پر کس طرح خرچ کیا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایااسکی غذا کھانے اور کھجور میں سے ہو میں نے عرض کیا کیااس پر میں اس آمدنی کا تیسرا حصہ خرچ کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایاہاں اور آدھا حصہ۔

باب التِّجَارَةِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَ الْقَرْضِ مِنْهُ (مال یتیم میں تجارت اور اس سے قرض لینا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَانَ لِي أَخٌ هَلَكَ فَأَوْصَى إِلَى أَخٍ أَكْبَرَ مِنِّي وَ أَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْوَصِيَّةِ وَ تَرَكَ ابْناً لَهُ صَغِيراً وَ لَهُ مَالٌ فَيَضْرِبُ بِهِ أَخِي فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ سَلَّمَهُ لِلْيَتِيمِ وَ ضَمِنَ لَهُ مَالَهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ لِأَخِيكَ مَالٌ يُحِيطُ بِمَالِ الْيَتِيمِ إِنْ تَلِفَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَلَا يَعْرِضْ لِمَالِ الْيَتِيمِ .

1 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میرا ایک بھائی فوت ہو گیاہے اس نے میرے بڑے بھائی کو وصیت کی تھی اور اس وصیت میں اس کے ساتھ مجھے بھی شامل کیا تھااس نے اپنے پیچھے ایک چھوٹے سے بیٹے کو چھوڑاہے اس (بچے) کامال ہے جس سے میرا بھائی تجارت کر تا ہے اور اس میں جو اضافہ ہو تا ہے اس یتیم کے لیے ذخیرہ کر تا ہے کیا وہ اس کے مال کاضامن ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایااگر تمہارے بھائی کا اپنا کوئی مال ہے کہ جو اس یتیم کے مال کے ساتھ ملاتا ہے اب اگر (یتیم کا)مال تلف ہو جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر اسکا اپنا کوئی مال نہیں ہے تو اسے یتیم کی دولت کو استعمال نہیں کرناچاہیے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي مَالِ الْيَتِيمِ قَالَ الْعَامِلُ بِهِ ضَامِنٌ وَ لِلْيَتِيمِ الرِّبْحُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْعَامِلِ بِهِ مَالٌ وَ قَالَ إِنْ أُعْطِبَ أَدَّاهُ .

2 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے مال یتیم کے بارے میں فرمایا اسکے ساتھ کام کرنے والا اسکا ضامن ہے اور منافع یتیم کے لیے ہے اگر اس میں عامل کا اپنا مال نہ ہو تو۔اور فرمایا آپ علیہ السلام نے اگر مال یتیم تلف ہو جائے تو عامل اسے ادا کرے گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي رَجُلٍ عِنْدَهُ مَالُ الْيَتِيمِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مُحْتَاجاً وَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ فَلَا يَمَسَّ مَالَهُ وَ إِنْ [هُوَ] اتَّجَرَ بِهِ فَالرِّبْحُ لِلْيَتِيمِ وَ هُوَ ضَامِنٌ .

3 محمد بن اسمعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جسکے پاس یتیم کا مال تھا فرمایا اگر وہ محتاج ہے اور اسکا اپنا کوئی مال نہیں ہے تو یتیم کے مال کو چھوئے بھی نہیں اگر وہ مال یتیم کے ساتھ تجارت کرے تو نفع یتیم کا ہو گا اور تجارت کرنے والا ضامن ہے (تلف کی صورت میں)۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقُلْتُ أَمَرَنِي أَخِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَالِ يَتِيمٍ فِي حَجْرِهِ يَتَّجِرُ بِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ لِأَخِيكَ مَالٌ يُحِيطُ بِمَالِ الْيَتِيمِ إِنْ تَلِفَ أَوْ أَصَابَهُ شَيْءٌ غَرِمَهُ لَهُ وَ إِلَّا فَلَا يَتَعَرَّضْ لِمَالِ الْيَتِيمِ .

4 ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور عرض کی میرے بھائی نے میرے ذمے لگایا ہے کہ میں آپ علیہ السلام سے سوال کروں اس یتیم کے بارے میں کہ جو اس کی گود میں ہے کیا وہ اس کے مال سے تجارت کر سکتا ہے؟ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تمہارے بھائی کا مال ہے کہ جو اس (یتیم) کے مال سے ملا کر (تجارت) کرتا ہے اب اگر مال تلف ہو جاتا ہے یا اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس مال کا تاوان ادا کرے گا بصورت دیگر مال یتیم سے مقروض نہ ہو۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ وُلِّيَ مَالَ يَتِيمٍ أَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) قَدْ كَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ أَيْتَامٍ كَانُوا فِي حَجْرِهِ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

5 ابوعلی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے منصور بن حازم سے روایت کی اس شخص کے بارے میں کہ جو یتیم کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے کیا وہ اس مال سے قرض لے سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اپنی گود میں پلنے والے یتامیٰ کے مال سے قرض لیتے تھے۔اس میں کوئی قباحت نہیں۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ وُلِّيَ مَالَ يَتِيمٍ أَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ قَالَ . كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ يَتِيمٍ كَانَ فِي حَجْرِهِ .

6 حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے آبان بن عثمان سے اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی جو شخص مال یتیم کی دیکھ بھال کرتا ہے کیا وہ اس سے قرض لے سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اپنی گود میں پلنے والے یتامیٰ کے مال سے قرض لیتے تھے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ مَالٌ لِأَيْتَامٍ فَيَدْفَعُهُ إِلَيْهِ فَيَأْخُذُ مِنْهُ دَرَاهِمَ يَحْتَاجُ إِلَيْهَا وَ لَا يُعْلِمُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ الْمَالُ لِلْأَيْتَامِ

أَنَّهُ أَخَذَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئاً ثُمَّ تَيَسَّرَ بَعْدَ ذَلِكَ أَيُّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُ أَ يُعْطِيهِ الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ أَمْ يَدْفَعُهُ إِلَى الْيَتِيمِ وَ قَدْ بَلَغَ وَ هَلْ يُجْزِئُهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى وَجْهِ الصِّلَةِ وَ لَا يُعْلِمُهُ أَنَّهُ أَخَذَ لَهُ مَالًا فَقَالَ يُجْزِئُهُ أَيُّ ذَلِكَ فَعَلَ إِذَا أَوْصَلَهُ إِلَى صَاحِبِهِ فَإِنَّ هَذَا مِنَ السَّرَائِرِ إِذَا كَانَ مِنْ نِيَّتِهِ إِنْ شَاءَ رَدَّهُ إِلَى الْيَتِيمِ إِنْ كَانَ قَدْ بَلَغَ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ شَاءَ وَ إِنْ لَمْ يُعْلِمْهُ أَنْ كَانَ قَبَضَ لَهُ شَيْئاً وَ إِنْ شَاءَ رَدَّهُ إِلَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ وَ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ غَائِباً فَلْيَدْفَعْهُ إِلَى الَّذِي كَانَ الْمَالُ فِي يَدِهِ .

7 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسمٰعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے صفوان سے اس نے عبد الرحمن بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے اہل خانہ میں سے بعض کے پاس یتامی کا مال ہو اور وہ اسے دیں وہ اس میں سے اپنی احتیاج کے مطابق درھم لیتا ہے در حالیکہ اسے معلوم نہیں ہوتا جس کے پاس یتامی کا مال ہے کہ وہ ان کے اموال سے کوئی چیز لے رہا ہے پھر اس کے بعد وہ خوشحال ہوتا ہے۔ تو اس کے لیے کون سی چیز اچھی ہے کہ وہ مال جو اس نے لیا تھا جس کے ہاتھ سے لیا تھا اسے دے یا یتامی کو دے؟ اور یتیم جو بالغ ہو چکا ہے کیا اس شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کے مالک کو بنا بر صلہ رحمی اسے پلٹا دے در حالانکہ اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے مال سے اس نے لیا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ان میں سے جو بھی طریقہ کرے اس کے لیے جائز ہے جبکہ مال اس کے مالک کو مل جائے پس یہ رازوں میں سے ہے کہ جو اس کی نیت میں ہیں کہ چاہے تو اسے یتیم کو پلٹا دے اگر وہ بالغ ہو چکا ہے خواہ کسی بنا پر بھی پلٹائے اگرچہ وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے ان کے مال سے کوئی چیز لی تھی اور اگر چاہے تو اس کو پلٹا دے کہ جس کے ہاتھ میں وہ تھا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر مال کا مالک غائب ہو تو اسے چاہیے کہ مال اسے پلٹائے کہ جس کے ہاتھ میں مال تھا۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وُلِّيَ مَالَ يَتِيمٍ فَاسْتَقْرَضَ مِنْهُ شَيْئاً فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) كَانَ اسْتَقْرَضَ مَالًا لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهِ .

8 محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو یتیم کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس میں سے قرض لیتا ہے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یقیناً علیؑ ابن الحسین علیہ السلام اپنی گود میں پلنے والے یتامیٰ کے مال سے قرض لیتے تھے۔

باب أَدَاءِ الْأَمَانَةِ (امانت کی ادائیگی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِيهَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ .

1 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حسین بن مصعب ہمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تین چیزوں میں سے کسی ایک کا بھی عذر قابل قبول نہیں۔

(۱) امانت کی ادائیگی خواہ نیکوکار کی ہو یا فاجر کی ہو۔

(۲) عہد کی پاسداری خواہ نیکوکار سے ہو یا فاجر سے۔

(۳) والدین کے ساتھ نیکی خواہ دونوں نیکوکار ہوں یا فاجر۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيكَ يَسْتَحِلُّ مَالَ بَنِي أُمَيَّةَ وَ دِمَاءَهُمْ وَ إِنَّهُ وَقَعَ لَهُمْ عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ فَقَالَ أَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَ إِنْ كَانُوا مَجُوسِيّاً فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَكُونُ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ (**عليه السلام**) فَيُحِلَّ وَ يُحَرِّمَ .

2 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابن بکیر سے اس نے حسین شیبانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ایک شخص بنوامیہ کے مال اور ان کے خون بہانے کو حلال جانتا ہے اور وہ اس طرح سے کہ اس کے پاس ان کی امانتیں ہیں ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو اگرچہ وہ مجوسی ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا جب تک ہم اہل بیت علیہما السلام کا قائم (عجل علیہ السلام) قیام نہ فرمائے پس وہ حلال کرے گا اور حرام کرے گا۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) أَدُّوا الْأَمَانَةَ وَ لَوْ إِلَى قَاتِلِ وُلْدِ الْأَنْبِيَاءِ .

3 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے قاسم بن یحیٰی سے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا امانتیں ادا کرو اگرچہ انبیاء علیہما السلام کی اولاد کے قاتل کی ہی کیوں نہ ہو۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ اتَّقُوا اللَّهَ وَ عَلَيْكُمْ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكُمْ وَ لَوْ أَنَّ قَاتِلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (**عليه السلام**) ائْتَمَنَنِي عَلَى أَمَانَةٍ لَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ .

4 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے عمر بن ابی حفص سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ کے غضب سے ڈرو تم پر واجب ہے امانت کی انکو ادائیگی کرو کہ جنہوں نے تمہیں امانتیں دیں اگر علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کا قاتل بھی مجھےؑ امانت دیتا تو میںؑ اس کی امانت اس کو واپس پلٹاتا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي وَصِيَّةٍ لَهُ اعْلَمْ أَنَّ ضَارِبَ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) بِالسَّيْفِ وَ قَاتِلَهُ لَوِ ائْتَمَنَنِي وَ اسْتَنْصَحَنِي وَ اسْتَشَارَنِي ثُمَّ قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْهُ لَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ الْأَمَانَةَ .

5 محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے عمار بن مروان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنی وصیت میں فرمایا جان لو! اگر علی علیہ السلام کو تلوار سے ضرب لگانے والا اور انؑ کو شہید کرنے والا اگر مجھےؑ امانت دیتا اور مجھؑ سے نصیحت لیتا اور مجھؑ سے مشورہ لیتا پھر اگر میںؑ اس سے قبول کرتا تو میںؑ اس کی امانت اسکو ادا کرتا۔

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ كَانَ النَّاسُ يَضَعُونَ عِنْدَهَا الْجَوَارِيَ فَتُصْلِحُهُنَّ وَ قُلْنَا مَا رَأَيْنَا مِثْلَ مَا صُبَّ عَلَيْهَا مِنَ الرِّزْقِ فَقَالَ إِنَّهَا صَدَقَتِ الْحَدِيثَ وَ أَدَّتِ الْأَمَانَةَ وَ ذَلِكَ يَجْلِبُ الرِّزْقَ .

قَالَ صَفْوَانُ وَ سَمِعْتُهُ مِنْ حَفْصٍ بَعْدَ ذَلِكَ .

6ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے حفص بن قرط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی مدینہ میں ایک عورت تھی جس کے پاس لوگ کنیزیں چھوڑ جایا کرتے تھے وہ ان کی اصلاح کرتی تھی اور ہم کہتے ہیں کہ جتنا اس کے پاس رزق آتا ہے ہم نے کسی کے پاس آتے نہیں دیکھا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً وہ عورت سچ بولتی تھی اور امانتیں ادا کرتی تھی اور یہ چیزیں رزق کو کھینچتی ہیں صفوان نے کہا کہ میں نے اس کے بعد حفص سے بھی ایسا ہی سنا ہے

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَيْسَ مِنَّا مَنْ أَخْلَفَ بِالْأَمَانَةِ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْأَمَانَةُ تَجْلِبُ الرِّزْقَ وَ الْخِيَانَةُ تَجْلِبُ الْفَقْرَ .

7علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو امانت میں خلاف (خیانت) کرے وہ ہم میں سے نہیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امانت رزق کو کھینچتی ہے اور خیانت فقر کو کھینچتی ہے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ يَعْنِي مُوسَى (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ رَجُلًا مَالًا لَهُ قِيمَةٌ وَ الرَّجُلُ الَّذِي عَلَيْهِ الْمَالُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا يُعْطِيَهُ شَيْئاً وَ لَا يَقْدِرُ لَهُ عَلَى شَيْءٍ وَ الرَّجُلُ الَّذِي اسْتَوْدَعَهُ خَبِيثٌ خَارِجِيٌّ فَلَمْ أَدَعْ شَيْئاً فَقَالَ لِي قُلْ لَهُ رُدَّهُ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهِ بِأَمَانَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْتُ فَرَجُلٌ اشْتَرَى مِنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْعَبَّاسِيِّينَ بَعْضَ قَطَائِعِهِمْ فَكَتَبَ عَلَيْهَا كِتَاباً أَنَّهَا قَدْ قَبَضَتِ الْمَالَ وَ لَمْ تَقْبِضْهُ فَيُعْطِيهَا الْمَالَ أَمْ يَمْنَعُهَا قَالَ لِي قُلْ لَهُ يَمْنَعُهَا أَشَدَّ الْمَنْعِ فَإِنَّهَا بَاعَتْهُ مَا لَمْ تَمْلِكْهُ .

8محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے محمد بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسنؑ یعنی موسیٰ (کاظم)علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو قیمتی مال بطور امانت دیا ہے وہ شخص کہ جسے مال دیا گیا ہے عرب کا طاقتور مرد ہے اور اس بات پر قادر ہے کہ اسے کوئی چیز واپس نہ دے دینے والا اسکے خلاف کسی چیز پر قادر نہیں ہے وہ آدمی کہ جس نے امانت دی ہے خبیث ہے خارجی ہے کسی چیز کو چھوڑنے والا نہیں ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس شخص سے کہو اسکا مال اسے پلٹا دے کیونکہ اس نے اسے بنام خدا امانت دی ہے میں نے عرض کی ایک شخص نے عباسیوں کی ایک عورت سے اس کی بعض اراضی کے ٹکڑے لیے ہیں اور اس پر معاہدہ لکھ دیا ہے کہ اس عورت نے مال وصول کر لیا ہے درحالیکہ اس نے مال نہیں لیا اب یہ شخص اس عورت کو مال دے یا روک لے ؟ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا اسے کہو سختی سے روک لے کیونکہ اس عورت نے وہ چیز بیچی ہے کہ جس کی وہ مالک نہیں ہے۔

9- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ لَمَّا هَلَكَ أَبِي سَيَابَةُ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ إِلَيَّ فَضَرَبَ الْبَابَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَعَزَّانِي وَ قَالَ لِي هَلْ تَرَكَ أَبُوكَ شَيْئاً فَقُلْتُ لَهُ لَا فَدَفَعَ إِلَيَّ كِيساً فِيهِ أَلْفُ دِرْهَمٍ وَ قَالَ لِي أَحْسِنْ حِفْظَهَا وَ كُلْ فَضْلَهَا فَدَخَلْتُ إِلَى أُمِّي وَ أَنَا فَرِحٌ فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا كَانَ بِالْعَشِيِّ أَتَيْتُ صَدِيقاً كَانَ لِأَبِي فَاشْتَرَى لِي بَضَائِعَ سَابِرِيٍّ وَ جَلَسْتُ فِي حَانُوتٍ فَرَزَقَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ فِيهَا خَيْراً كَثِيراً وَ حَضَرَ الْحَجُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي فَجِئْتُ إِلَى أُمِّي وَ قُلْتُ لَهَا إِنَّهَا قَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَتْ لِي فَرُدَّ دَرَاهِمَ فُلَانٍ عَلَيْهِ فَهَاتِهَا وَ جِئْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَكَأَنِّي وَهَبْتُهَا لَهُ فَقَالَ لَعَلَّكَ اسْتَقْلَلْتَهَا فَأَزِيدَكَ قُلْتُ لَا وَ لَكِنْ قَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِيَ الْحَجُّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ شَيْئُكَ عِنْدَكَ ثُمَّ

خَرَجْتُ فَقَضَيْتُ نُسُكِي ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ مَعَ النَّاسِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ كَانَ يَأْذَنُ إِذْناً عَامّاً فَجَلَسْتُ فِي مَوَاخِيرِ النَّاسِ وَ كُنْتُ حَدَثاً فَأَخَذَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ وَ يُجِيبُهُمْ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ عَنْهُ أَشَارَ إِلَيَّ فَدَنَوْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي أَ لَكَ حَاجَةٌ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَيَابَةَ فَقَالَ لِي مَا فَعَلَ أَبُوكَ فَقُلْتُ هَلَكَ قَالَ فَتَوَجَّعَ وَ تَرَحَّمَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي أَ فَتَرَكَ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ فَمِنْ أَيْنَ حَجَجْتَ قَالَ فَابْتَدَأْتُ فَحَدَّثْتُهُ بِقِصَّةِ الرَّجُلِ قَالَ فَمَا تَرَكَنِي أَفْرُغُ مِنْهَا حَتَّى قَالَ لِي فَمَا فَعَلْتَ فِي الْأَلْفِ قَالَ قُلْتُ رَدَدْتُهَا عَلَى صَاحِبِهَا قَالَ فَقَالَ لِي قَدْ أَحْسَنْتَ وَ قَالَ لِي أَ لَا أُوصِيكَ قُلْتُ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ تَشْرَكُ النَّاسَ فِي أَمْوَالِهِمْ هَكَذَا وَ جَمَعَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَحَفِظْتُ ذَلِكَ عَنْهُ فَزَكَّيْتُ ثَلَاثَمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ .

9۔ حسین بن محمد نے محمد بن احمد نہدی سے اس نے کثیر بن یونس سے اس نے عبد الرحمن ابن سیابة سے روایت کی ہے کہ جب ابو سیابة فوت ہوا تو اس کی برادری کا ایک شخص میرے پاس آیا اس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا میں اس کے پاس باہر نکلا تو اس نے مجھ سے آؤ بھگت کی اور مجھے کہا کیا تیرے باپ نے کوئی چیز بطور ترکہ چھوڑی ہے میں نے کہا نہیں پس اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں ایک ہزار درہم تھے اور مجھے کہا کہ اس کی اچھی حفاظت کرو اور اس کا منافع کھاؤ میں اپنی ماں کے پاس آیا تو بہت خوش تھا میں نے ماں کو بتایا اور جب رات ہوئی میں اپنے باپ کے ایک دوست کے پاس آیا اس نے مجھے کچھ بڑھیا کھجور خرید کر دیں اور میں نے ایک دکان کھولی پس اللہ عزّ و جلّ نے مجھے اس میں بہت سارزق عطا فرمایا حج کا موقع آیا تو میرے دل میں حج کرنے کا خیال آیا میں ماں کے پاس گیا اور میں نے اسے کہا کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی ہے کہ میں مکہ جاؤں میری ماں نے مجھے کہا فلاں کے درہم ہیں۔ اسے واپس کر۔ پس میری ماں نے مجھے درہم لا کر دیئے میں ان کو لیکر اس کے پاس گیا اور اسے واپس کئے وہ اتنا خوش ہوا کہ جیسے میں نے اسے ھبہ کیا ہو اس نے کہا امید ہے تم نے اسے سنبھال کر رکھا ہے اور کیا میں تم کو اور دوں۔ میں نے کہا نہیں بلکہ میرے دل میں حج کی خواہش پیدا ہوئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپکی چیز آپکے پاس ہو پھر نکلا اپنے مناسک ادا کئے اور میں مدینے گیا اور لوگوں کیساتھ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گیا آپ علیہ السلام نے اذن عام دیا ہوا تھا اور میں جا کر لوگوں کے آخر میں بیٹھ گیا اور سننے لگا اور لوگ انؑ سے سوال کرنے لگے اور آپ علیہ السلام انکے جواب دینے لگے جب آپ علیہ السلام سے لوگوں کا رش کم ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپؑ کے قریب گیا اور مجھے فرمایا کیا تمھاری کوئی حاجت ہے میں نے عرض کی میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں عبد الرحمن بن سیابة ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا تمھارا باپ کیا کر رہا ہے میں نے عرض کی وفات پا گیا ہے آپ علیہ السلام نے کلمہ استرجاع (انا للہ وانا الیہ راجعون) فرمایا اور اس کیلئے رحمت کی دعا کی اور پھر فرمایا کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی میں نے عرض کی نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر تم نے حج کہاں سے کیا میں نے آپ علیہ السلام کو اس شخص کا سارا قصہ بیان کیا یہاں تک کہ سب کچھ بیان کر ڈالا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تم نے اس ہزار درھم کا کیا کیا میں نے عرض کی میں نے مالک کو واپس کر دیئے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا اور مجھے فرمایا کیا تمھیں وصیت کروں میں نے عرض کی ضرور میں آپؑ پر قربان جاؤں آپ علیہ السلام نے فرمایا تم پر سچ بولنا واجب ہے اور امانت کی ادائیگی لوگوں کے احوال میں یوں شریک ہو جاؤ آپ علیہ السلام نے انگلیوں کو ملایا راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام کی اسی وصیت کو حفظ کیا میں نے تین ہزار درہم بطور زکوۃ ادا کئے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ وَ الْوَلَدِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ أَبِيهِ

(آدمی اپنے بیٹے اور بیٹا اپنے باپ کے مال سے لیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لِابْنِهِ مَالٌ فَيَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأَبُ قَالَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَأَمَّا الْأُمُّ فَلَا تَأْكُلُ مِنْهُ إِلَّا قَرْضاً عَلَى نَفْسِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حزیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جس کے پاس اس کے بیٹے کا مال اور وہ اس کا محتاج ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا باپ اس میں سے کھا سکتا ہے البتہ ماں نہیں کھائے ھاں مگر اپنے آپ پر قرض کی نیت سے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ فَيَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَا يَصْلُحُ لِلْوَلَدِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ شَيْئاً إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ وَالِدُهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے علی بن جعفر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو اپنے بیٹے کے مال سے کھاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک مجبور نہ ہوں نہ کھائے پھر بھی صرف بقدر حاجت کھائے اور بیٹے کے لئے بھی اچھا نہیں کہ وہ اپنے باپ کے مال سے کچھ لے مگر یہ کہ اس کا باپ اسے اجازت دے

3- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِرَجُلٍ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ مَا أُحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَالِ ابْنِهِ إِلَّا مَا احْتَاجَ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ.

3۔ سھل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے ابوحمزہ ثمالی سے اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے پھر ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنے بیٹے کے مال سے لے اور ہاں مگر جب انتہائی ضرورت مند ہو یقیناً اللہ عزّوجلّ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لِوَلَدِهِ مَالٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ فَلْيَأْخُذْ فَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ حَيَّةً فَمَا أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً إِلَّا قَرْضاً عَلَى نَفْسِهَا .

4۔ ابوعلی الاشعری نے حسن بن علی الکوفی سے ،اس نے عبیس بن ہشام سے ،اس نے عبدالکریم سے ،اس نے ابن ابی یعفور سے اس نے اس شخص کے بارے میں کہ جسکے بیٹے کا مال ہو اور چاہتا ہو کہ اسی میں سے کچھ لے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ لے لے لیکن اگر اسکی ماں زندہ ہے تو مجھے پسند نہیں کہ وہ اسمیں سے کچھ لے مگر یہ کہ خود کیلئے بطور قرض۔

5- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى مَالِ ابْنِهِ قَالَ يَأْكُلُ مِنْهُ مَا شَاءَ مِنْ غَيْرِ سَرَفٍ وَ قَالَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) إِنَّ الْوَلَدَ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ ابْنِهِ مَا شَاءَ وَ لَهُ أَنْ يَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ ابْنِهِ إِذَا لَمْ يَكُنِ الِابْنُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ .

5۔ سھل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے ،میں سوال کیا جو اپنے بیٹے کے مال کا محتاج ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں سے اسراف کیے بغیر جو مرضی آئے کھائے اور فرمایا علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ بیٹا اپنے باپ کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہ لے اور باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے اور باپ کو اختیار ہے کہ وہ اگر چاہے تو بیٹے کی اس کنیز سے کہ جس سے اس کے بیٹے نے ہم بستری نہ کی ہو ہم بستری کر سکتا ہے اور ذکر کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کیلئے ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ قَالَ قُوتُهُ بِغَيْرِ سَرَفٍ إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِلرَّجُلِ الَّذِي أَتَاهُ فَقَدَّمَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ فَقَالَ إِنَّمَا جَاءَ بِأَبِيهِ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبِي وَ قَدْ ظَلَمَنِي مِيرَاثِي مِنْ أُمِّي فَأَخْبَرَهُ الْأَبُ أَنَّهُ قَدْ أَنْفَقَهُ عَلَيْهِ وَ عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ وَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّجُلِ شَيْءٌ أَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَحْبِسُ الْأَبَ لِلِابْنِ .

6۔ محمد بن یحیٰی نے عبداللہ بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے حسین بن ابی العلا سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی آدمی کے لئے اس کے بیٹے سے کیا حلال ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب اس کا محتاج ہو تو صرف کھانا بغیر اسراف کے میں نے عرض کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اس شخص کیلئے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس کے باپ کے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کیلئے ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ اپنے باپ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تھا اور عرض کی تھی کہ یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میرا باپ ہے اس نے میری ماں کے میراث میں مجھ پر ظلم کیا ہے اور اس کے باپ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی تھی کہ میں نے وہ مال اس پر اور اس کی ذات پر خرچ کیا ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کے ہو در حالانکہ اس شخص کے پاس کچھ نہ تھا تو کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ کیلئے بیٹے کے مال سے فائدہ حاصل کرنا منع فرمادیتے۔"

باب الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ امْرَأَتِهِ وَ الْمَرْأَةِ تَأْخُذُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

(شوہر کا اپنی بیوی کے مال سے اور بیوی کا اپنے شوہر کے مال سے کچھ لینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ امْرَأَةٌ دَفَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا مَالًا مِنْ مَالِهَا لِيَعْمَلَ بِهِ وَ قَالَتْ لَهُ حِينَ دَفَعَتْ إِلَيْهِ أَنْفِقْ مِنْهُ فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَمَا أَنْفَقْتَ مِنْهُ حَلَالًا طَيِّباً فَإِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَمَا أَنْفَقْتَ مِنْهُ فَهُوَ حَلَالٌ طَيِّبٌ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ يَا سَعِيدُ الْمَسْأَلَةَ فَلَمَّا ذَهَبْتُ أُعِيدُ الْمَسْأَلَةَ عَلَيْهِ اعْتَرَضَ فِيهَا صَاحِبُهَا وَ كَانَ مَعِي حَاضِراً فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا فَرَغَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى صَاحِبِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ يَا هَذَا إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا قَدْ أَفْضَتْ بِذَلِكَ إِلَيْكَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَحَلَالٌ طَيِّبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ اسْمُهُ فِي كِتَابِهِ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَرِيئاً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے عثمان بن عیسٰی سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ایک عورت اپنے شوہر کو مال دیتی ہے اپنے مال میں سے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے کام کریں اور اسے دیتے وقت کہتی ہے کہ اس میں سے خرچ کرو اگر تمہیں کوئی حادثہ ہو جائے تو تم اس میں سے جو خرچ کرو گے حلال وطیب ہو گا اگر مجھ سے کوئی حادثہ ہو جائے اور میں اس میں سے خرچ کروں میرے لئے بھی حلال وطیب ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے سعید مسئلہ کو دہراؤ اور جب میں مسئلے کو دوہرانے لگا تو صاحب مسئلہ نے اس میں اعتراض کیا جو کہ میرے ساتھ موجود تھا اور اس نے خود اس مسئلہ کو دوہرایا میری طرح اور جب وہ فارغ ہوا تو آپ علیہ السلام نے صاحب مسئلہ کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا" اے فلاں اگر تو جانتا ہے کہ اس نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے تو جو بھی تیرے اور اس کے اور اللہ عزّ وجلّ کے درمیان ہے پس حلال وطیب ہے تین مرتبہ پھر فرمایا اللہ عزّ وجلّ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے اگر وہ اس مال میں سے تمھارے لئے کچھ حلال کریں تو اس میں سے خوش ہو کر کھاؤ۔

www.hubeali.com

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَمَّا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِهِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ قَالَ الْمَأْدُومُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا عورت کیلئے حلال ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اسکے گھر سے صدقہ دے آپ علیہ السلام نے فرمایا روٹی سالن کی حد تک۔

بَاب اللُّقَطَةِ وَ الضَّالَّةِ (راہ پڑی اور گمشدہ چیز)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاشَانِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ إِذَا وَجَدُوا شَيْئاً فَأَخَذُوهُ احْتَبَسَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْطُوَ حَتَّى يَرْمِيَ بِهِ فَيَجِيءَ طَالِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَيَأْخُذَهُ وَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَرَءُوا عَلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ سَيَعُودُ كَمَا كَانَ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے علی بن محمد القاشانی سے، اس نے صالح بن حماد نے ایک ساتھ وشاء سے اس نے احمد بن عائذ سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا پہلے زمانے میں لوگ جب کوئی چیز پاتے تھے تو اٹھالیتے تھے اور انہیں استطاعت نہ ہوتی تھی کہ ایک قدم بھی بڑھائیں یہاں تک کہ وہ اسے پھینک دیتے تھے اور اسکا تلاش کرنے والا آکر اسے اٹھالیتا تھا در حالیکہ اب لوگ اس سے بھی بڑے معاملات میں جرات (خلاف ورزی) کرنے لگے ہیں (اور جب ظہور قائم علیہ السلام ہو گا تو) پہلے کی طرح زمانہ پلٹ آئے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يُعَرِّفُهَا سَنَةً ثُمَّ هِيَ كَسَائِرِ مَالِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے راہ پڑی ملنے والی شے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اسکا ایک سال تک اعلان کرے پھر یہ اسکے باقی مال کی طرح ہو جائے گی۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ وَجَدَ فِي مَنْزِلِهِ دِينَاراً قَالَ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ غَيْرُهُ قُلْتُ نَعَمْ كَثِيرٌ قَالَ هَذَا لُقَطَةٌ قُلْتُ فَرَجُلٌ وَجَدَ فِي صُنْدُوقِهِ دِينَاراً قَالَ يُدْخِلُ أَحَدٌ يَدَهُ فِي صُنْدُوقِهِ غَيْرُهُ أَوْ يَضَعُ غَيْرُهُ فِيهِ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ فَهُوَ لَهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص اپنے گھر میں ایک دینار پاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا اسکے گھر میں اسکے علاوہ کوئی آتا ہے میں نے عرض کی ہاں بہت سے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ راہ پڑی چیز ہے میں نے عرض کی ایک شخص اپنے صندوق میں ایک دینار پاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا اسکے علاوہ اور کوئی بھی اس کے صندوق میں ہاتھ ڈالتا ہے یا اسمیں اسکا غیر کوئی چیز رکھتا ہے میں نے عرض کی نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو وہ درہم اسکا ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ تُعَرَّفُ سَنَةً قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً قَالَ وَ مَا كَانَ دُونَ الدِّرْهَمِ فَلَا يُعَرَّفُ .

4۔ علی بن ابرہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے لقطہ (راہ پڑی لاوارث چیز) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھوڑی ہو یا زیادہ اسکا ایک سال تک اعلان کریں آپ علیہ السلام نے فرمایا جو چیز درہم سے کم ہو اسکا اعلان نہ ہو گا۔

5- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّارِ يُوجَدُ فِيهَا الْوَرِقُ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ مَعْمُورَةً فِيهَا أَهْلُهَا فَهُوَ لَهُمْ وَ إِنْ كَانَتْ خَرِبَةً قَدْ جَلَا عَنْهَا أَهْلُهَا فَالَّذِي وَجَدَ الْمَالَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ .

5۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس گھر کے بارے میں کہ جس میں چاندی کا سکہ پڑا ہوا ملے آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ گھر آباد ہے اور اسمیں اھل خانہ رہتے ہیں تو وہ انکا ہے اور اگر گھر آباد نہیں خرابہ ہے تو اسکے اھل خانہ اسے چھوڑ گئے ہیں تو جو مال پائے وہی اسکا زیادہ حقدار ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْجُعْفِيِّ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ وَ أَنَا مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ حَالًا فَشَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَجَدْتُ عَلَى بَابِهِ كِيساً فِيهِ سَبْعُمِائَةِ دِينَارٍ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ مِنْ فَوْرِي ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ يَا سَعِيدُ اتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَرِّفْهُ فِي الْمَشَاهِدِ وَ كُنْتُ رَجَوْتُ أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِيهِ فَخَرَجْتُ وَ أَنَا مُغْتَمٌّ فَأَتَيْتُ مِنًى وَ تَنَحَّيْتُ عَنِ النَّاسِ وَ تَقَصَّيْتُ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَوْقُوفَةَ فَنَزَلْتُ فِي بَيْتٍ مُتَنَحِّياً عَنِ النَّاسِ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَعْرِفُ الْكِيسَ قَالَ فَأَوَّلُ صَوْتٍ صَوَّتُّهُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى رَأْسِي يَقُولُ أَنَا صَاحِبُ الْكِيسِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَنْتَ فَلَا كُنْتَ قُلْتُ مَا عَلَامَةُ الْكِيسِ فَأَخْبَرَنِي بِعَلَامَتِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَتَنَحَّى نَاحِيَةً فَعَدَّهَا فَإِذَا الدَّنَانِيرُ عَلَى حَالِهَا ثُمَّ عَدَّ مِنْهَا سَبْعِينَ دِينَاراً فَقَالَ خُذْهَا حَلَالًا خَيْرٌ مِنْ سَبْعِمِائَةٍ حَرَاماً فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَأَخْبَرْتُهُ كَيْفَ تَنَحَّيْتُ وَ كَيْفَ صَنَعْتُ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ حِينَ شَكَوْتَ إِلَيَّ أَمَرْنَا لَكَ بِثَلَاثِينَ دِينَاراً يَا جَارِيَةُ هَاتِيهَا فَأَخَذْتُهَا وَ أَنَا مِنْ أَحْسَنِ قَوْمِي حَالًا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عبداللہ بن محمد الحجال سے اس نے ثعلبہ ابن میمون سے، اس نے سعید بن عمرو الجعفی سے روایت کی ہے کہ میں مکہ گیا اور میں لوگوں میں سب سے زیادہ بدحال (تنگ دست) تھا میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اسکا شکوہ کیا اور جب میں ان سے جانے لگا تو انکے دروازے پر میں نے ایک تھیلی پائی کہ جسمیں سات سو درھم تھے میں انکی طرف واپس گیا اور فورا اسکی خبر دی آپ علیہ السلام نے فرمایا اے سعید اللہ کے غضب سے ڈرو اور عوامی جگہوں پر اسکا اعلان کرو درحالیکہ مجھے اس بات کی توقع تھی کہ وہ مجھے اسمیں رعایت دیں گے پس میں باہر نکلا منیٰ کے میدان میں آیا اس تھیلے کو لوگوں سے چھپا کر لوگوں کو قصہ بیان کیا یہاں تک کہ میں رہائشی علاقہ میں آیا ایک گھر میں گیا اور لوگوں سے چھپاتے ہوئے میں نے لوگوں کو کہا کون ہے جو تھیلی کو پہچانتا ہو؟ میں نے پہلی آواز ہی لگائی تھی کہ ایک شخص میرے سر پر پہنچا اور بولا میں تھیلی کا مالک ہوں میں نے اپنے آپ سے کہا تو نہیں ہے اور میں نے اس سے کہا تھیلی کی نشانی کیا ہے پس اس نے مجھے بتائی اور میں نے تھیلی اس کے حوالے کر دی وہ ایک طرف الگ ہوا اسکو شمار کیا اور جب سارے دینار اپنی حالت پر موجود تھے تو پھر اسمیں سے ستر دینار شمار کیے اور کہا انکو لو کہ یہ حلال ہیں اور سات سو حرام دینار سے بہتر ہیں۔ میں نے وہ لئے اور پھر ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں عرض کیا کہ میں نے کیسے تھیلی کو لوگوں سے چھپایا اور کس طرح سب کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تو نے ہم سے اپنے احوال کی شکایت کی تو ہم نے تمھارے لئے تیس 30 دینار کا حکم دیا ہے اے کنیز وہ دینار لاؤ میں نے وہ لیے اور آج میں اپنی قوم میں سب سے خوشحال ہوں۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِنِّي قَدْ أَصَبْتُ مَالًا وَ إِنِّي قَدْ خِفْتُ فِيهِ عَلَى نَفْسِي فَلَوْ أَصَبْتُ صَاحِبَهُ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ وَ تَخَلَّصْتُ مِنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ اللَّهِ إِنْ لَوْ

أَصَبْتَهُ كُنْتَ تَدْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ إِي وَ اللَّهِ قَالَ فَأَنَا وَ اللَّهِ مَا لَهُ صَاحِبٌ غَيْرِي قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى مَنْ يَأْمُرُهُ قَالَ فَحَلَفَ قَالَ فَاذْهَبْ فَاقْسِمْهُ فِي إِخْوَانِكَ وَ لَكَ الْأَمْنُ مِمَّا خِفْتَ مِنْهُ قَالَ فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ إِخْوَانِي .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے موسیٰ بن عمر سے اس نے الحجال سے اس نے داؤد بن ابو یزید سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی مجھے کچھ مال ملا ہے اور مجھے اپنے آپ سے اس کے بارے میں خوف ہے اگر مجھے اسکا مالک مل جائے اور اسکے حوالے کر دوں تو مجھے چھٹکارا مل جائے تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا اللہ عَزّ و جَلَّ کی قسم اگر تو اسے پائے تو اسے پلٹا دے گا اس نے عرض کی ہاں اللہ عَزّ و جَلَّ کی قسم آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عَزّ و جَلَّ کی قسم میں ؑ اس کا مالک ہوں۔ میرے ؑ سوا اس کا کوئی مالک نہیں پھر آپ علیہ السلام نے اس سے حلف لیا کہ جسے آپ علیہ السلام کہیں گے وہ اسے دے گا اس نے حلف دیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جاؤ اسے اپنے بھائیوں میں تقسیم کر دو اور تمہارے لئے اس بات سے کہ جس سے تم ڈرتے تھے امن ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی برادری میں تقسیم کر دیا۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ وَجَدَ مَالًا فَعَرَّفَهُ حَتَّى إِذَا مَضَتِ السَّنَةُ اشْتَرَى بِهِ خَادِماً فَجَاءَ طَالِبُ الْمَالِ فَوَجَدَ الْجَارِيَةَ الَّتِي اشْتُرِيَتْ بِالدَّرَاهِمِ هِيَ ابْنَتَهُ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ إِلَّا دَرَاهِمَهُ وَ لَيْسَ لَهُ الِابْنَةُ إِنَّمَا لَهُ رَأْسُ مَالِهِ وَ إِنَّمَا كَانَتِ ابْنَتُهُ مَمْلُوكَةَ قَوْمٍ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اسنے ابو العلاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص کچھ مال پاتا ہے اسکا اعلان کرتا ہے یہاں تک کہ سال گزر جاتا ہے وہ اس مال سے خادم خرید تا ہے تب مال کا متلاشی آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ درہم سے خریدی جانے والی کنیز اسکی بیٹی ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا وہ اپنے درھم کے سوا کچھ نہیں لے سکتا اس کیلئے بیٹی نہیں بلکہ اصل مال ہے اور بے شک اسکی بیٹی تو قوم کی ملکیت تھی۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَزُوراً أَوْ بَقَرَةً لِلْأَضَاحِيِّ فَلَمَّا ذَبَحَهَا وَجَدَ فِي جَوْفِهَا صُرَّةً فِيهَا دَرَاهِمُ أَوْ دَنَانِيرُ أَوْ جَوْهَرَةٌ لِمَنْ يَكُونُ ذَلِكَ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) عَرِّفْهَا الْبَائِعَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا فَالشَّيْءُ لَكَ رَزَقَكَ اللَّهُ إِيَّاهُ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کیطرف اس شخص کے بارے میں لکھا کہ جو شخص قربانی کیلئے بکری، اونٹنی یا گائے لیتا ہے اور جب اسے ذبح کرتا ہے تو اسکے پیٹ میں تھیلی پاتا ہے کہ جس میں درھم یا دینار یا جواہر ہوں تو وہ کس کے ہونگے تو آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا اسکے بیچنے والے کو اعلان کرو اب اگر وہ اسے نہ پہچانے تو وہ شے تمہاری ہو گی کہ تمہیں اللہ عَزّ و جَلَّ نے دی ہے

10- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ وَجَدَ شَيْئاً فَهُوَ لَهُ فَلْيَتَمَتَّعْ بِهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ طَالِبُهُ فَإِذَا جَاءَ طَالِبُهُ رَدَّهُ إِلَيْهِ .

10۔ علی بن محمد نے ابراہیم بن اسحاق سے اس نے عبد اللہ بن حماد سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص جو چیز پائے وہ اسکی ہے اس سے فائدہ اٹھائے یہاں تک کہ اسکا تلاش کرنے والا آئے اور جب وہ اسکا تلاش کرنے والا آجائے تو واپس پلٹا دے۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَا تَرْفَعْهَا فَإِنِ ابْتُلِيتَ بِهَا فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا وَ إِلَّا فَاجْعَلْهَا فِي عُرْضِ مَالِكَ تُجْرِي عَلَيْهَا مَا تُجْرِي عَلَى مَالِكَ حَتَّى يَجِيءَ لَهَا طَالِبٌ فَإِنْ لَمْ يَجِئْ لَهَا طَالِبٌ فَأَوْصِ بِهَا فِي وَصِيَّتِكَ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے لُقطہ (گری پڑی ملی چیز) کے بارے میں سوال کیا آپؑ نے فرمایا اسے مت اٹھاؤ اور اگر تم اسمیں مبتلا ہو جاؤ تو اسکا ایک سال تک اعلان کرو پس اگر اسکا تلاش کرنے والا آجائے تو ٹھیک ورنہ اسے اپنے مال کے کھاتے میں ڈال دو اور اس کے ساتھ وہ کرو جو اپنے مال کے ساتھ کرتے ہو یہاں تک کہ اسکا تلاش کرنے والا آجائے اور اگر اس کا تلاش کرنے والا نہ آئے تو اسکے بارے میں اپنی وصیت میں وصیت کرو۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَجَدْتُ شَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَجَدْتُ بَعِيراً فَقَالَ مَعَهُ حِذَاؤُهُ وَ سِقَاؤُهُ حِذَاؤُهُ خُفُّهُ وَ سِقَاؤُهُ كَرِشُهُ فَلَا تَهِجْهُ .

12۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ایک بکری پائی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑیئے کی ہے اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اونٹ پایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسکے ساتھ اسکے موزے ہونگے اور مشک ہو گی موزے اسکا ٹاپو اور مشک اس کی اوجھ ہے اسے اس سے جدا نہ کرنا۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ أَصَابَ مَالًا أَوْ بَعِيراً فِي فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ قَدْ كَلَّتْ وَ قَامَتْ وَ سَيَّبَهَا صَاحِبُهَا مِمَّا لَمْ يَتْبَعْهُ فَأَخَذَهَا غَيْرُهُ فَأَقَامَ عَلَيْهَا وَ أَنْفَقَ نَفَقَةً حَتَّى أَحْيَاهَا مِنَ الْكَلَالِ وَ مِنَ الْمَوْتِ فَهِيَ لَهُ وَ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَ إِنَّمَا هِيَ مِثْلُ الشَّيْءِ الْمُبَاحِ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مال پائے یا اونٹ پائے آزاد (بنجر / غیر مملوکہ) زمین میں اور وہ تھک کر کھڑا ہو اور اسکے مالک نے اسے آزاد کر دیا ہو اس طرح کہ اسکی نگہداشت نہ کرتا ہو اب اسے اسکے غیر نے پالیا اور اس کی نگہداشت کی اور اسکو نفقہ دیا تاکہ اسے کمزوری اور موت سے بچالیا تو یہ اسکا ہو گا اب اس کے مالک کا اس پر کوئی حق نہ ہو گا بے شک وہ مباح چیز کی طرح ہے

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) قَضَى فِي رَجُلٍ تَرَكَ دَابَّتَهُ مِنْ جَهْدٍ قَالَ إِنْ تَرَكَهَا فِي كَلَإٍ وَ مَاءٍ وَ أَمْنٍ فَهِيَ لَهُ يَأْخُذُهَا حَيْثُ أَصَابَهَا وَ إِنْ كَانَ تَرَكَهَا فِي خَوْفٍ وَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ وَ لَا كَلَإٍ فَهِيَ لِمَنْ أَصَابَهَا .

14۔ محمد بن یحیٰی نے عبداللہ بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جس نے اپنا جانور کمی سے چھوڑ دیا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر

اس نے اسے گھاس اور پانی اور امن میں چھوڑا تھا تو یہ جانور اسکا ہے اسے جہاں ملے لے جائے اور اگر اس نے اسے خوف میں بغیر پانی اور بغیر گھاس کے چھوڑا تھا تو یہ جانور جسے ملے اسکا ہے

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِلُقَطَةِ الْعَصَا وَ الشِّظَاظِ وَ الْوَتِدِ وَ الْحَبْلِ وَ الْعِقَالِ وَ أَشْبَاهِهِ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) لَيْسَ لِهَذَا طَالِبٌ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حریز سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا لاٹھی ٹیڑھے سر کی وہ لکڑی جو پودے کے گوشوں میں لگائی جاتی ہے میخ، رسی، اونٹ کے زانوں کو باندھنے والی رسی اور ان جیسی دیگر راہ پڑی ملی چیزوں میں کوئی قباحت نہیں (مباح ہیں) اور فرمایا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ چیزیں دوبارہ تلاش نہ کی جائیں۔

16- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) كَانَ يَقُولُ فِي الدَّابَّةِ إِذَا سَرَّحَهَا أَهْلُهَا أَوْ عَجَزُوا عَنْ عَلَفِهَا أَوْ نَفَقَتِهَا فَهِيَ لِلَّذِي أَحْيَاهَا قَالَ وَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَرَكَ دَابَّتَهُ فِي مَضِيعَةٍ فَقَالَ إِنْ تَرَكَهَا فِي كَلَإٍ وَ مَاءٍ وَ أَمْنٍ فَهِيَ لَهُ يَأْخُذُهَا مَتَى شَاءَ وَ إِنْ تَرَكَهَا فِي غَيْرِ كَلَإٍ وَ لَا مَاءٍ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا .

16۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے اصم سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام اس جانور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جسے اسکے مالک آزاد کر دیتے تھے یا اسکے گھاس پانی سے عاجز آجاتے تھے یا اس کے نفقہ سے عاجز آجاتے یہ جانور اس کا ہے جو اسے زندہ رکھے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جس نے اپنا جانور چھوڑ دیا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس نے گھاس پانی اور امن میں چھوڑا تھا تو اسکا ہے جب چاہے اسے پکڑے اور اگر اس نے اسے بغیر گھاس و پانی کے چھوڑا تھا تو یہ اس کیلئے ہے کہ جو اسے زندہ رکھے۔

17- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ وَجَدَ ضَالَّةً فَلَمْ يُعَرِّفْهَا ثُمَّ وُجِدَتْ عِنْدَهُ فَإِنَّهَا لِرَبِّهَا وَ مِثْلُهَا مِنْ مَالِ الَّذِي كَتَمَهَا .

17۔ سھل بن زیاد نے ابن محبوب سے اس نے صفوان الجمال سے روایت کی کہ اس نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو گمشدہ چیز پائے اور اسکا اعلان بھی نہ کرائے پھر بھی اپنے پاس رکھے تو یہ اسکے مالک کی ہے اور اس مال کی مثل ہے کہ جسے اس نے چھپایا ہو۔

باب الْهَدِيَّةِ (تحفہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْهَدِيَّةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ هَدِيَّةُ مُكَافَأَةٍ وَ هَدِيَّةُ مُصَانَعَةٍ وَ هَدِيَّةٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحفے کی تین قسمیں ہیں 1. تحفے کے بدلے تحفہ 2۔ رشوت میں تحفہ 3۔ اللہ عزّوجلّ کی طرف سے تحفہ۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الضَّيْعَةُ الْكَبِيرَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْمِهْرَجَانِ أَوِ النَّيْرُوزِ أَهْدَوْا إِلَيْهِ الشَّيْءَ لَيْسَ هُوَ عَلَيْهِمْ يَتَقَرَّبُونَ بِذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَ لَيْسَ هُمْ مُصَلِّينَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلْيَقْبَلْ هَدِيَّتَهُمْ وَ لْيُكَافِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنَ الدِّينِ وَ لَوْ أَنَّ كَافِراً أَوْ مُنَافِقاً أَهْدَى إِلَيَّ وَسْقاً مَا قَبِلْتُ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنَ الدِّينِ أَبَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِي زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ وَ الْمُنَافِقِينَ وَ طَعَامَهُمْ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ ابن محبوب سے اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جسکی بہت بڑی جائیداد ہو اور جب مہرجان یا نوروز کا دن آئے تو لوگ اس کیطرف تحفہ بھیجتے ہیں جبکہ وہ تحفہ انہیں اسکے قریب نہیں کرتا آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ نمازی نہیں ہیں میں نے عرض کی کہ ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر اسے انکے ہدیے (تحفے) قبول کرنے چاہئیں اور ان کو خود سے بھی تحائف دینے چاہئیں۔ان کے لئے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کے پائے بھی تحفے میں دئے جائیں تو میں قبول کروں گا اگر دینے والا میرے دین میں سے ہو اور اگر کافر اور منافق مجھے ریوڑ بھی بھیج دیں تو میں قبول نہ کروں گا اور یہ بھی دین کا حصہ ہے اللہ عزّ و جلّ نے مجھے مشرکین و منافقین کی عطا اور انکے طعام سے منع فرمایا ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يُهْدِي بِالْهَدِيَّةِ إِلَى ذِي قَرَابَتِهِ يُرِيدُ الثَّوَابَ وَ هُوَ سُلْطَانٌ فَقَالَ مَا كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِصِلَةِ الرَّحِمِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ لَهُ أَنْ يَقْبِضَهَا إِذَا كَانَ لِلثَّوَابِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے ابی حریر قمی سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں کہ جو قرابتداروں کو ہدیہ بھیجے اور ثواب کا ارادہ رکھتا ہو حالانکہ وہ بادشاہ ہو ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا جو ہدیے اللہ عزّ و جلّ کیلئے اور صلہ رحمی کیلئے ہو جائز ہے اور اسے چاہیے کہ وہ قبول کرے جبکہ وہ صرف ثواب کیلئے ہے۔

4- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ إِنَّ لَنَا ضِيَاعاً فِيهَا بُيُوتُ النِّيرَانِ تُهْدِي إِلَيْهَا الْمَجُوسُ الْبَقَرَ وَ الْغَنَمَ وَ الدَّرَاهِمَ فَهَلْ لِأَرْبَابِ الْقُرَى أَنْ يَأْخُذُوا ذَلِكَ وَ لِبُيُوتِ نِيرَانِهِمْ قُوَّامٌ يَقُومُونَ عَلَيْهَا قَالَ لِيَأْخُذْهُ صَاحِبُ الْقُرَى لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

4۔ سہل بن زیاد نے احمد بن محمد سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن عبداللہ قمی نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی ہمارے کچھ علاقوں میں مجوسیوں کی عبادت گاہیں (بیوت النیران) ہیں جسمیں مجوسی گائیں بھیڑ بکری وغیرہ اور درھم ہدیہ بھیجتے ہیں کیا گاؤں والوں کیلئے جائز ہے کہ انہیں پکڑیں درحالیکہ انکی عبادت گاہوں کا قائم رہنا اس پر موقوف ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا بستی والے انکو لے لیں اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ الْفَقِيرُ يُهْدِي إِلَيَّ الْهَدِيَّةَ يَتَعَرَّضُ لِمَا عِنْدِي فَآخُذُهَا وَ لَا أُعْطِيهِ شَيْئاً أَ يَحِلُّ لِي قَالَ نَعَمْ هِيَ لَكَ حَلَالٌ وَ لَكِنْ لَا تَدَعْ أَنْ تُعْطِيَهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کرنے والے سے اس نے یحییٰ بن مبارک سے اس نے عبداللہ بن جبلہ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام سے عرض کی ایک غریب آدمی میری طرف تحفہ بھیجتا ہے اور اسکے ذریعے میری طرف سے کچھ چاہتا ہے میں نے

اس ہدیہ کو لے لیا درحالیکہ میں نے اسے کوئی چیز نہیں دی کیا وہ تحفہ میرے لئے حلال ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایاہاں تمہارے لئے حلال ہے لیکن اسکو کچھ دینا مت چھوڑنا۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَ لَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَ يَقُولُ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَسُلُّ السَّخَائِمَ وَ تُجْلِي ضَغَائِنَ الْعَدَاوَةِ وَ الْأَحْقَادِ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اسماعیل بن مھران سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ کھاتے تھے مگر صدقہ نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے ایک دوسرے کو ہدیہ دو کیونکہ ہدیہ کینے کو نکال باہر کرتا ہے اور بغض وعداوت کے زنگ کو دھوڈالتا ہے

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنْ تَكْرِمَةِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَقْبَلَ تُحْفَتَهُ وَ يُتْحِفَهُ بِمَا عِنْدَهُ وَ لَا يَتَكَلَّفَ لَهُ شَيْئاً .

7۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی اپنے مسلمان بھائی کیلئے احترام میں سے ہے کہ اسکا تحفہ قبول کریں اور جو اسکے پاس ہے بطور تحفہ اسے دے مگر اور اس کیلئے کسی چیز میں تکلیف نہ کرے۔

8- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُهُ .

8۔ اسناد کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کے پائے بھی ہدیہ کئے جائیں تو میں ضرور قبول کروں گا

9- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ جُلَسَاءُ الرَّجُلِ شُرَكَاؤُهُ فِي الْهَدِيَّةِ

9۔ علی بن محمد نے احمد بن محمد سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے ابان سے اس نے ابراہیم بن عمر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے ساتھ بیٹھے دیگر افراد تحفہ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

10- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أُهْدِيَ إِلَى الرَّجُلِ هَدِيَّةُ طَعَامٍ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ فَهُمْ شُرَكَاؤُهُ فِيهَا الْفَاكِهَةُ وَ غَيْرُهَا .

10۔ احمد بن محمد نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا جب کسی شخص کو کھانے کا ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس کوئی گروہ موجود ہو تو وہ موجود گروہ اس ہدیہ میں اسکے شریک ہونگے اسی طرح پھل وغیرہ میں بھی

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَأَنْ أُهْدِيَ لِأَخِي الْمُسْلِمِ هَدِيَّةً تَنْفَعُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائی کو ہدیہ دوں جو اسے نفع دے تو یہ میرے نزدیک اس جیسا صدقہ دینے سے زیادہ پسندیدہ ہے

12- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَهَادَوْا بِالنَّبِقِ تَحْيَا الْمَوَدَّةُ وَ الْمُوَالَاةُ .

12۔ حسین بن محمد نے جعفر بن محمد سے اس نے عبدالرحمن بن محمد سے اس نے محمد بن ابراہیم بن الکوفی سے اس نے حسین بن زید سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو اگرچہ بیری کے پھل کا ہدیہ ہی کیوں نہ دو چونکہ ہدیہ مروّت اور محبت کو زندہ رکھتا ہے

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَهَادَوْا تَحَابُّوا تَهَادَوْا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالضَّغَائِنِ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپس میں تحفے دو اور آپس میں محبت بڑھاؤ آپس میں ہدیہ دو کہ یہ دلوں کی کدورت کو ختم کر دیتا ہے

باب الرِّبَا (سود)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ دِرْهَمٌ رِبًا أَشَدُّ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ھشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سود کا ایک درھم اس ستر زنا سے زیادہ سخت ہے جو سارے کا سارا محرم ذات سے کیا گیا ہو

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) آكِلُ الرِّبَا وَ مُؤْكِلُهُ وَ كَاتِبُهُ وَ شَاهِدُهُ فِيهِ سَوَاءٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی نجران سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے محمد بن قیس سے اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سود کھانے والا اس کی وکالت کرنے والا اور اس کے لکھنے والا اور اس کے گواہ برابر کے گناہ گار ہیں

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ الرِّبَا وَ هُوَ يَرَى أَنَّهُ لَهُ حَرَامٌ قَالَ لَا يَضُرُّهُ حَتَّى يُصِيبَهُ مُتَعَمِّداً فَإِذَا أَصَابَهُ مُتَعَمِّداً فَهُوَ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے منصور سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو سود کھاتا ہے حالانکہ وہ یہ بھی رائے رکھتا ہے کہ سود اس کے لیے حلال ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ اسے نقصان نہ دے گا یہاں تک کہ وہ اس پر واضح ہو جائے (اس کا حرام ہونا) اور اس کے باوجود جب وہ اس سے فائدہ لے گا تو تب وہ اللہ عزّوجلّ کے نازل کردہ کی زد میں ہو گا۔(2:275)

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) كُلُّ رِبًا أَكَلَهُ النَّاسُ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُمْ إِذَا عُرِفَ مِنْهُمُ التَّوْبَةُ وَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَرِثَ مِنْ أَبِيهِ مَالًا وَ قَدْ عَرَفَ أَنَّ فِي ذَلِكَ الْمَالِ رِبًا وَ لَكِنْ قَدِ اخْتَلَطَ فِي التِّجَارَةِ بِغَيْرِهِ حَلَالٍ كَانَ حَلَالًا طَيِّباً فَلْيَأْكُلْهُ وَ إِنْ عَرَفَ مِنْهُ شَيْئاً أَنَّهُ رِبًا فَلْيَأْخُذْ رَأْسَ مَالِهِ وَ لْيَرُدَّ الرِّبَا وَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفَادَ مَالًا كَثِيراً قَدْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الرِّبَا فَجَهِلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَفَهُ بَعْدُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ فِيمَا مَضَى فَلَهُ وَ يَدَعُهُ فِيمَا يَسْتَأْنِفُ .

4۔ احمد بن محمد نے وشاء سے اس نے ابو المغرا سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا وہ سود کہ جسے لوگوں نے جہالت کے سبب کھایا پھر انہوں نے توبہ کی تو ان سے توبہ قبول ہو گی جب ان سے توبہ کا اعلان کیا جائے اور فرمایا اگر کسی شخص کو اس کے باپ کی طرف سے وراثت میں مال ملے اور وہ جانے کہ اسمیں سود کا مال بھی ہے لیکن تجارت میں مخلوط ہوا ہے بغیر سود کے تو حلال ہے طیب ہے اور اسے کھا سکتا ہے اور اگر تجارت میں جانے کہ سود ہے تو اسے چاہئے کہ سود پلٹا دے اور اصل سرمایہ لے اور ہر وہ شخص کہ جو مال کثیر سے فائدہ اٹھائے اور اسمیں زیادہ سود ہو جبکہ وہ اس سے جاہل تھا پھر اسکے بعد اسے پہچان ہوئی اور وہ ارادہ کرے کہ جو گزر گیا اسے واپس کر دے تو اسے اختیار ہے مگر نئے کاروبار میں اسے چھوڑ دے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبِي فَقَالَ إِنِّي وَرِثْتُ مَالًا وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ صَاحِبَهُ الَّذِي وَرِثْتُهُ مِنْهُ قَدْ كَانَ يَرْبُو وَ قَدْ أَعْرِفُ أَنَّ فِيهِ رِبًا وَ أَسْتَيْقِنُ ذَلِكَ وَ لَيْسَ يَطِيبُ لِي حَلَالُهُ لِحَالِ عِلْمِي فِيهِ وَ قَدْ سَأَلْتُ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ بِأَنَّ فِيهِ مَالًا مَعْرُوفاً رِبًا وَ تَعْرِفُ أَهْلَهُ فَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَ رُدَّ مَا سِوَى ذَلِكَ وَ إِنْ كَانَ مُخْتَلِطاً فَكُلْهُ هَنِيئاً مَرِيئاً فَإِنَّ الْمَالَ مَالُكَ وَ اجْتَنِبْ مَا كَانَ يَصْنَعُ صَاحِبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) قَدْ وَضَعَ مَا مَضَى مِنَ الرِّبَا وَ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مَا بَقِيَ فَمَنْ جَهِلَهُ وَسِعَ لَهُ جَهْلُهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ فَإِذَا عَرَفَ تَحْرِيمَهُ حَرُمَ عَلَيْهِ وَ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيهِ الْعُقُوبَةُ إِذَا رَكِبَهُ كَمَا يَجِبُ عَلَى مَنْ يَأْكُلُ الرِّبَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا میرے بابا علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی میں نے وراثت میں مال پایا ہے اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اسکا مالک جس سے میں نے وراثت پائی ہے وہ سود لیتا تھا اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس میں سود ہے اور مجھے اسکا یقین ہے جو کچھ اسکے بارے میں جانتا ہوں اسکے سبب اسکے حلال میں میری کوئی رغبت نہیں ہے اور میں نے اہل عراق و اہل حجاز کے فقہا سے سوال کیا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اسکا کھانا حلال نہیں ہے تب ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اگر تو جانتا ہے کہ اسمیں معروف مال سود کا ہے تو اسکے مالک کو بھی جانتا ہے تو اصل سرمایہ اپنا لے اور باقی اس کے مالکوں کو لوٹا دے اور اگر وہ مخلوط ہے تو خوش باش ہو کر اسے کھا مال تیرا ہے اب اسکے مالک نے جو کیا اس سے اجتناب کر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود جو لیا جا چکا تھا اسے چھوڑ دیا اور باقی کو ان پر حرام کر دیا تھا پس جو جاہل ہو اسے جہالت کے سبب رعایت ہے یہاں تک کہ وہ اسے پہچان لے اور جب اسکی تحریم پہچان لے تو اس پر حرام ہو گیا اور اسمیں اس پر سزا واجب ہو گئی جب وہ اسے لے ویسی سزا کہ جو سود کھانے والے کی ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الرِّبَا رِبَاءَانِ رِبًا يُؤْكَلُ وَ رِبًا لَا يُؤْكَلُ فَأَمَّا الَّذِي يُؤْكَلُ فَهَدِيَّتُكَ إِلَى الرَّجُلِ تَطْلُبُ مِنْهُ الثَّوَابَ أَفْضَلَ مِنْهَا فَذَلِكَ الرِّبَا الَّذِي يُؤْكَلُ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ما آتَيْتُمْ مِنْ رِباً لِيَرْبُوَا فِي أَمْوالِ النَّاسِ فَلا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ وَ أَمَّا الَّذِي لَا يُؤْكَلُ فَهُوَ الرِّبَا الَّذِي نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ وَ أَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ابراہیم بن عمر الیمانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا سود اضافہ ہے ایک اضافہ کھایا جائے اور ایک اضافہ نہ کھایا جائے وہ کہ جسے کھایا جائے وہ تمھارا کسی آدمی کو ہدیہ دینا ہے اور اس سے اس کے ذریعے اس سے افضل کی طلب رکھنا ہے تو یہ اب اضافہ ہے کہ جسے کھایا جائے اور یہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے (روم 30:38) اور وہ کہ جو نہیں کھایا جائے وہ ایسا اضافہ ہے کہ جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے اور اس پر جہنم کا وعدہ فرمایا ہے

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ ذَكَرَ الرِّبَا فِي غَيْرِ آيَةٍ وَ كَرَّرَهُ فَقَالَ أَ وَ تَدْرِي لِمَ ذَاكَ قُلْتُ لَا قَالَ لِئَلَّا يَمْتَنِعَ النَّاسُ مِنِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن عبداللہ سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ عزّوجلّ نے سود کا ذکر آیت کے علاوہ بھی بار بار تکرار کے ساتھ کیا ہے آپؑ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ ایسا کیوں ہے میں نے عرض کی نہیں آپؑ نے فرمایا تاکہ لوگ قرض حسنہ کو ترک نہ کردیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الرِّبَا لِكَيْلَا يَمْتَنِعَ النَّاسُ مِنِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ھشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ عزّوجلّ نے سود کو اس لئے حرام قرار دیا ہے تاکہ لوگ قرضہ حسنہ سے ہاتھ نہ کھینچ لیں۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَرْبَى بِجَهَالَةٍ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَقَالَ أَمَّا مَا مَضَى فَلَهُ وَ لْيَتْرُكْهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنِّي قَدْ وَرِثْتُ مَالًا وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ صَاحِبَهُ كَانَ يُرْبِي وَ قَدْ سَأَلْتُ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ فُقَهَاءَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِنْ كُنْتَ تَعْرِفُ مِنْهُ شَيْئاً مَعْزُولًا تَعْرِفُ أَهْلَهُ وَ تَعْرِفُ أَنَّهُ رِبًا فَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَ دَعْ مَا سِوَاهُ وَ إِنْ كَانَ الْمَالُ مُخْتَلِطاً فَكُلْهُ هَنِيئاً مَرِيئاً فَإِنَّ الْمَالَ مَالُكَ وَ اجْتَنِبْ مَا كَانَ يَصْنَعُ صَاحِبُكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَدْ وَضَعَ مَا مَضَى مِنَ الرِّبَا فَمَنْ جَهِلَهُ وَسِعَهُ أَكْلُهُ فَإِذَا عَرَفَهُ حَرُمَ عَلَيْهِ أَكْلُهُ فَإِنْ أَكَلَهُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى آكِلِ الرِّبَا .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن محبوب سے، اس نے خالد بن جریر سے، اس نے ابی الربیع الشامی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے جہالت کے سبب سود کھایا پھر ارادہ کیا ہے اسے ترک کردے آپ علیہ السلام نے فرمایا جو گذر گیا اس کا ہے آئندہ کیلئے اسے ترک کردے پھر فرمایا ایک شخص ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے وراثت میں مال لیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس کا مالک سود لیتا تھا اور میں نے عراق و حجاز کے فقہاء سے سوال کیا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اسکا کھانا حرام ہے تو ابو جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر تو اس میں سے سود والی چیز کو اور اس کے مالک کو جانتا ہے تو اصل سرمایہ لو اور باقی چھوڑ دو اور اگر مال مخلوط ہے تو خوش باش ہو کر کھاؤ مال تمہارا ہے اور تمہارے دوست نے جو کیا اس سے اجتناب کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہالت

کے سبب سود لینے والے کے گزرے ہوئے سود کو رہنے دیا اور اسے کھانے کی رعایت دی۔ اور جب وہ جان جائے تو اس پر حرام ہو جاتا ہے اب اگر وہ معرفت کے بعد سود کھائے تو اس پر سود کھانے والے کی سزا واجب ہے۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَكُونُ الرِّبَا إِلَّا فِيمَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اسنے ابن بکیر سے اس نے عبید بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا سود نہیں ہوتا مگر تولی یا ناپی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے

11- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ [عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ] قَالَ بَلَغَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الرِّبَا وَ يُسَمِّيهِ اللِّبَأَ فَقَالَ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ [مِنْهُ] لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ .

11۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے (اس نے عبید بن زرارہ سے روایت کی ہے) کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام تک یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص سود کھاتا ہے اور اسے پیوسی (پہلی مرتبہ دوہا جانے والا دودھ) کا نام دیتا ہے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر اللہ میرے ؑ لئے ممکن بنائے تو میں ؑ اس کی گردن مار دوں۔

12- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ أَخْبَثُ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا .

12۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے ابی جمیلہ سے اس نے سعد بن طریف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ خبیث ترین ذریعہ روزگار سود کا روزگار ہے۔

باب أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ وَلَدِهِ وَ مَا يَمْلِكُهُ رِبًا

(آدمی اس کے بیٹے اور اس کے مملوک کے درمیان سود نہیں)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْخَشَّابِ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ وَلَدِهِ رِباً وَ لَيْسَ بَيْنَ السَّيِّدِ وَ عَبْدِهِ رِبًا .

1۔ حمید بن زیاد نے خشاب سے اس نے ابن بقاح سے اس نے معاذ بن ثابت سے اس نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا آدمی اور اس کے بیٹے کے درمیان سود نہیں اور سردار اور غلام کے درمیان سود نہیں ہے

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَيْسَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ أَهْلِ حَرْبِنَا رِبًا نَأْخُذُ مِنْهُمْ أَلْفَ دِرْهَمٍ بِدِرْهَمٍ وَ نَأْخُذُ مِنْهُمْ وَ لَا نُعْطِيهِمْ .

2۔ انہی اسناد کے ساتھ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور ہمارے اہل حرب (ہماری جن سے جنگ ہے) کے درمیان کوئی سود نہیں ہم ان سے ایک درھم کے بدلے ہزار درہم لیں گے درحالیکہ ہم ان سے لیں گے لیکن انہیں سود دیں گے نہیں

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَاسِينَ الضَّرِيرِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ وَلَدِهِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَبْدِهِ وَ لَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَهْلِهِ رِبًا إِنَّمَا الرِّبَا فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ مَا لَا تَمْلِكُ قُلْتُ فَالْمُشْرِكُونَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ رِبًا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّهُمْ مَمَالِيكُ فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ تَمْلِكُهُمْ إِنَّمَا تَمْلِكُهُمْ مَعَ غَيْرِكَ أَنْتَ وَ غَيْرُكَ فِيهِمْ سَوَاءٌ فَالَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ لَيْسَ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّ عَبْدَكَ لَيْسَ مِثْلَ عَبْدِكَ وَ عَبْدِ غَيْرِكَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسٰی سے اس نے یاسین ضریر سے اس نے حریز سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مرد اور اس کے بیٹے اور اسکے غلام اور اسکے اور اسکے اھل خانہ کے درمیان کوئی سود نہیں بے شک سود تمھارے اور اس کے درمیان ہے کہ جسکے تم مالک نہیں ہو میں نے عرض کی کیا مشرکین اور میرے درمیان سود ہے فرمایاھاں میں نے عرض کی کہ وہ بھی تو مملوک ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو ان کا مالک نہیں اگر ہے تو غیر کے ساتھ شریک ہے تو اور تیرا غیر (دیگر سارے مسلمان) اس میں برابر حق ملکیت رکھتے ہیں پس جو تیرے اور ان کے درمیان ہے اس میں نہیں کیونکہ تیرا غلام تیرے اور غیر کے مشترکہ غلام جیسا نہیں ہے

باب فَضْلِ التِّجَارَةِ وَ الْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهَا (تجارت اور اس کو ترک نہ کرنے کی فضیلت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَرْكُ التِّجَارَةِ يَنْقُصُ الْعَقْلَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تجارت کو ترک کرنا عقل کو نقصان دیتا ہے

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ التِّجَارَةُ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابوعبد اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تجارت عقل میں اضافہ کرتی ہے

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ طَلَبَ التِّجَارَةَ اسْتَغْنَى عَنِ النَّاسِ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ مُعِيلًا قَالَ وَ إِنْ كَانَ مُعِيلًا إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد زعفرانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو تجارت کرے وہ لوگوں میں بے نیاز ہو جاتا ہے میں نے عرض کی اگرچہ وہ عیالدار ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ وہ عیالدار ہی کیوں نہ ہو اور فرمایا نوے فیصد رزق تجارت میں ہے۔

www.hubeali.com

4- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ فُضَيْلٍ الْأَعْوَرِ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاذَ بْنَ كَثِيرٍ وَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي قَدْ أَيْسَرْتُ فَأَدَعُ التِّجَارَةَ فَقَالَ إِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ عَقْلُكَ أَوْ نَحْوَهُ .

4۔ احمد بن عبداللہ نے احمد بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو الجہم سے اس نے فضیل الاعور سے روایت کی ہے کہ میں نے معاذ بن کثیر کو دیکھا اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں خوشحال ہو گیا ہوں میں نے تجارت چھوڑ دی ہے آپؑ نے فرمایا اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری عقل کم ہو جائے گی یا اس جیسا کچھ ارشاد فرمایا۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ قُلْتُ مَا أُعَالِجُ الْيَوْمَ شَيْئاً فَقَالَ كَذَلِكَ تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ وَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو اسماعیل سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ان دنوں کیا کر رہے ہو تم؟ میں نے عرض کی میں ان دنوں کچھ نہیں کر رہا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسطرح تو تمہارا مال چلا جائے گا اور تم تنگدست ہو جاؤ گے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْفَرَجِ الْقُمِّيِّ عَنْ مُعَاذٍ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا مُعَاذُ أَ ضَعُفْتَ عَنِ التِّجَارَةِ أَوْ زَهِدْتَ فِيهَا قُلْتُ مَا ضَعُفْتُ عَنْهَا وَ مَا زَهِدْتُ فِيهَا قَالَ فَمَا لَكَ قُلْتُ كُنَّا نَنْتَظِرُ أَمْراً وَ ذَلِكَ حِينَ قُتِلَ الْوَلِيدُ وَ عِنْدِي مَالٌ كَثِيرٌ وَ هُوَ فِي يَدِي وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَيَّ شَيْءٌ وَ لَا أُرَانِي آكُلُهُ حَتَّى أَمُوتَ فَقَالَ تَتْرُكُهَا فَإِنَّ تَرْكَهَا مَذْهَبَةٌ لِلْعَقْلِ اسْعَ عَلَى عِيَالِكَ وَ إِيَّاكَ أَنْ يَكُونَ هُمُ السُّعَاةَ عَلَيْكَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم نے اس نے ابی الفرج قمی سے اس نے تھیلیاں بیچنے والے معاذ سے روایت کی کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے معاذ کیا تو تجارت سے تھک گیا ہے یا اسمیں کمی کی ہے؟ میں نے عرض کی میں نہ اس سے تھکا ہوں اور نہ ہی کمی کی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی ہم ولید کے قتل ہونے کے بعد آپؑ کے امر (سلطنت) کے منتظر تھے در حالیکہ میرے پاس بہت سامال ہے اور میرے ہاتھ میں ہے کسی کا میرے اوپر قرض نہیں ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے مرنے تک میں اسے پورا کھا سکوں آپ علیہ السلام نے فرمایا تو نے تجارت ترک کر دی اگر تو نے اسکو ترک کر دیا تو یہ تیری عقل کو ختم کر دے گا اپنے عیال پر (خرچ کرنے کیلئے) تجارت کو جاری رکھ اور اس سے بچ کہ وہ تیرے بارے میں شکایت کرنے لگیں۔

7- مُحَمَّدٌ وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لِمُصَادِفٍ اغْدُ إِلَى عِزِّكَ يَعْنِي السُّوقَ .

7۔ محمد وغیرہ نے احمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے علی بن عطیہ سے اس نے ھشام بن احمر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے مصارف سے فرمایا اپنی عزت بڑھاؤ یعنی جاؤ بازار میں اپنا حصہ لو۔

8- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ وَ أَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ مَا حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقِيلَ تَرَكَ التِّجَارَةَ وَ قَلَّ شَيْئُهُ قَالَ وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَاسْتَوَى جَالِساً ثُمَّ قَالَ لَهُمْ لَا تَدَعُوا التِّجَارَةَ فَتَهُونُوا اتَّجِرُوا بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ .

8۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے شریف بن سابق سے اس نے فضیل بن ابو قرۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے سوال کیا ایک شخص کے بارے میں اور وہ وہاں پر حاضر تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے حج سے کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا تجارت کے ترک کرنے سے اسکا مال کم ہوگیا ہے آپ علیہ السلام نے تکیہ کی ٹیک لگائی ہوئی تھی سیدھے ہو کر بیٹھے اور پھر فرمایا تجارت ترک نہ کرو ورنہ سختیوں میں گھر جاؤ گے تجارت کرو اللہ تمھارے لئے برکت دے گا۔

9- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ تَعَرَّضُوا لِلتِّجَارَةِ فَإِنَّ فِيهَا غِنًى لَكُمْ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ .

9۔ احمد بن محمد نے قاسم بن یحییٰ سے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر امومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تجارت کیلئے کوشش کرو کیونکہ تجارت میں تمھارے لئے بے نیازی ہے اس چیز سے کہ جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي قَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدَعَ السُّوقَ وَ فِي يَدِي شَيْءٌ قَالَ إِذاً يَسْقُطَ رَأْيُكَ وَ لَا يُسْتَعَانَ بِكَ عَلَى شَيْءٍ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے حذیفہ منصور سے اس نے تھیلے فروخت کرنے والے معاذ سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میرے پاس بہت سا مال ہے میں سوچ رہا ہوں کہ بازار (تجارت) کو ترک کردوں آپ علیہ السلام نے فرمایا اس وقت تمہاری رائے ساقط ہو جائے گی اور تم سے کسی چیز میں مدد نہ لی جائے گی (یعنی تمہاری عقل ناقص ہو جائے گی لوگ مشورہ لینا بھی پسند نہ کریں گے)

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي قَدْ كَفَفْتُ عَنِ التِّجَارَةِ وَ أَمْسَكْتُ عَنْهَا قَالَ وَ لِمَ ذَلِكَ أَ عَجْزٌ بِكَ كَذَلِكَ تَذْهَبُ أَمْوَالُكُمْ لَا تَكُفُّوا عَنِ التِّجَارَةِ وَ الْتَمِسُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینہ سے اس نے فضیل بن لیسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں تجارت سے رک گیا ہوں اور اس سے ہاتھ اٹھالیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کس چیز نے تمہیں اس سے عاجز کر دیا ہے؟ اس طرح تو تمہارا مال چلا جائے گا تجارت سے مت رکو اللہ سے التماس کرتے رہو رزق کی۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ كَانَ خَتَنَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ بُرَيْدٌ لِمُحَمَّدٍ سَلْ لِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ شَيْءٍ أُرِيدُ أَنْ أَصْنَعَهُ إِنَّ لِلنَّاسِ فِي يَدِي وَدَائِعَ وَ أَمْوَالًا وَ أَنَا أَتَقَلَّبُ فِيهَا وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَ أَدْفَعَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ قَالَ فَسَأَلَ مُحَمَّدٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ ذَلِكَ وَ خَبَّرَهُ بِالْقِصَّةِ وَ قَالَ مَا تَرَى لَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَ يَبْدَأُ نَفْسَهُ بِالْحَرَبِ لَا وَ لَكِنْ يَأْخُذُ وَ يُعْطِي عَلَى اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عبداللہ الحجال سے اس نے علی بن عقبہ سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ جو برید عجلی کا داماد تھا برید نے محمد سے کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے میرے لئے سوال کرو اس چیز کے بارے میں کہ جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے پاس

لوگوں کی امانتیں اور اموال ہیں اور میں نے تجارت سے بہت سا فائدہ اٹھایا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ دنیا کو چھوڑ دوں اور ہر صاحب حق کو اس کا حق پلٹا دوں۔

راوی کہتا ہے محمد نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور انہیں سارے قصہ کی خبر دی اور عرض کی کہ آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے محمد کیا وہ اپنے آپ سے جنگ کی ابتدا کرنا چاہتا ہے؟ نہیں بلکہ اللہ عزّوجلّ کے نام پر لے اور دے (یعنی تجارت جاری رکھے)۔

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَ أَبُو الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يَفْسُدَ وَ هُوَ يَحْمِلُ الْمَسَائِلَ لِأَصْحَابِنَا وَ يَجِيءُ بِجَوَابَاتِهَا رَوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ اشْتَرُوا وَ إِنْ كَانَ غَالِياً فَإِنَّ الرِّزْقَ يَنْزِلُ مَعَ الشِّرَاءِ .

13۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ ابو الخطاب اس سے پہلے کہ وہ فاسد عقائد کی طرف جاتا ہمارے مسائل ہمارے سرداروں کے پاس لے جاتا اور انکے جواب لاتا تھا اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا خرید اگرچہ مہنگا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ رزق خریدنے سے نازل ہوتا ہے

باب آدَابِ التِّجَارَةِ (تجارت کے آداب)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ الْفِقْهَ ثُمَّ الْمَتْجَرَ الْفِقْهَ ثُمَّ الْمَتْجَرَ الْفِقْهَ ثُمَّ الْمَتْجَرَ وَ اللَّهِ لَلرِّبَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا شُوبُوا أَيْمَانَكُمْ بِالصِّدْقِ التَّاجِرُ فَاجِرٌ وَ الْفَاجِرُ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ أَخَذَ الْحَقَّ وَ أَعْطَى الْحَقَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابو الجارود سے اس نے الاصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے اے تجارت کرنے والو پہلے فقہ پھر تجارت کرو پہلے فقہ پھر تجارت کرو پہلے فقہ پھر تجارت کرو اللہ کی قسم اس امت میں سود چیونٹی کے پتھر پر چلنے سے بھی زیادہ آہستگی سے چلتا ہے اپنے ایمانوں میں سچائی مخلوط کرو تاجر فاجر ہوتا ہے فاجر جہنمی ہوتا ہے ماسوائے اسکے کہ جو حق لے اور حق دے

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ بَاعَ وَ اشْتَرَى فَلْيَحْفَظْ خَمْسَ خِصَالٍ وَ إِلَّا فَلَا يَشْتَرِيَنَّ وَ لَا يَبِيعَنَّ الرِّبَا وَ الْحَلْفَ وَ كِتْمَانَ الْعَيْبِ وَ الْحَمْدَ إِذَا بَاعَ وَ الذَّمَّ إِذَا اشْتَرَى .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو خرید و فروخت کرتا ہے اسے پانچ چیزوں سے حفاظت کرنا چاہیے ورنہ ہرگز ہرگز نہ خریدے اور نہ بیچے 1۔ امور 2۔ حلف اٹھانا 3۔ عیب چھپانا 4۔ بیچنے کے وقت تعریف 5۔ خریدنے کے وقت عیب نکالنا

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) بِالْكُوفَةِ عِنْدَكُمْ يَغْتَدِي كُلَّ يَوْمٍ بُكْرَةً مِنَ الْقَصْرِ فَيَطُوفُ فِي أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ سُوقاً سُوقاً وَ مَعَهُ الدِّرَّةُ عَلَى عَاتِقِهِ وَ كَانَ لَهَا طَرَفَانِ وَ كَانَتْ تُسَمَّى السَّبِيبَةَ فَيَقِفُ عَلَى أَهْلِ كُلِّ سُوقٍ فَيُنَادِي يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ (**عليه السلام**) أَلْقَوْا مَا بِأَيْدِيهِمْ وَ أَرْعَوْا إِلَيْهِ بِقُلُوبِهِمْ وَ سَمِعُوا بِآذَانِهِمْ فَيَقُولُ (**عليه السلام**) قَدِّمُوا الِاسْتِخَارَةَ وَ تَبَرَّكُوا بِالسُّهُولَةِ وَ اقْتَرِبُوا

مِنَ الْمُبْتَاعِينَ وَ تَزَيَّنُوا بِالْحِلْمِ وَ تَنَاهَوْا عَنِ الْيَمِينِ وَ جَانِبُوا الْكَذِبَ وَ تَجَافَوْا عَنِ الظُّلْمِ وَ أَنْصِفُوا الْمَظْلُومِينَ وَ لَا تَقْرَبُوا الرِّبَا وَ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَ لا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ فَيَطُوفُ (**عليه السلام**) فِي جَمِيعِ أَسْوَاقِ الْكُوفَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقْعُدُ لِلنَّاسِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے ایک ساتھی ابن محبوب سے اس نے عمرو بن ابی مقدام سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام جب تک کوفہ میں رہے ہر روز صبح سویرے گھر سے نکل کر کوفہ کے ہر بازار میں گھومتے اور ان کے کاندھوں پر درہ ہوتا تھا اس درے کے دو سرے ہوتے تھے اور اسے سبیبہ کہا جاتا تھا آپ علیہ السلام ہر بازار والوں کے پاس رکتے اور ندا دیتے تھے اے تجارت کرنے والوں اللہ عزّوجلّ سے خوف کھاؤ پس جب وہ آپ علیہ السلام کی مبارک آواز سنتے تو جو ان کے ہاتھوں میں ہوتا پھینک دیتے اور اپنے دل سے متوجہ ہو کر اپنے کانوں سے آپ علیہ السلام کی آواز سنتے آپ علیہ السلام فرماتے اللہ عَزّوجلّ سے خیر مانگو اور آسانی کے ذریعے اس سے برکت طلب کرو قیمتوں میں اضافہ نہ کرو حلم سے زینت لو قسموں سے رک جاؤ جھوٹ سے باز آؤ ظالم سے دور رہو مظلوموں کے ساتھ انصاف کرو سود کے قریب مت جاؤ ناپ تول میں وفا کرو لوگوں کو ان کی اشیاء کم نہ دو دھرتی میں فساد پھیلانے والے مت بنو پس آپ علیہ السلام کوفے کے تمام بازار میں گھومتے اور پھر واپس آکر لوگوں کے لیے بیٹھ جاتے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَمْ يَأْذَنْ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ بِالتِّجَارَةِ حَتَّى ضَمِنَ لَهُ إِقَالَةَ النَّادِمِ وَ إِنْظَارَ الْمُعْسِرِ وَ أَخْذَ الْحَقِّ وَافِياً وَ غَيْرَ وَافٍ .

4۔ علی بن ابراہیم نے علی بن محمد القاسانی سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے عبد اللہ بن قاسم جعفری سے اس نے اہل بیت علیہما السلام کے فرد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکیم بن حزام کو اس وقت تک تجارت کی اجازت نہ دی جب تک اس سے ضمانت نہ لی کہ وہ جو خرید کرنے والا اپنی خرید سے راضی نہ ہو اسے فراخ دلی سے راضی کرے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَتْ زَيْنَبُ الْعَطَّارَةُ الْحَوْلَاءُ إِلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَجَاءَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فَإِذَا هِيَ عِنْدَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا أَتَيْتِنَا طَابَتْ بُيُوتُنَا فَقَالَتْ بُيُوتُكَ بِرِيحِكَ أَطْيَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا بِعْتِ فَأَحْسِنِي وَ لَا تَغُشِّي فَإِنَّهُ أَتْقَى لِلَّهِ وَ أَبْقَى لِلْمَالِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے حسین بن زید ہاشمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا زینب حولاء عطر بیچنے والی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کے پاس آئی ابھی یہ ان کے پاس ہی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو ہمارے پاس آتی ہے تو ہمارے گھروں کو معطر کر دیتی ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے مہکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا جو تو بیچے تو اچھے انداز سے بیچ اور دھوکہ مت کر نا یہ اللہ عَزّوجلّ کے غضب سے بچاتا اور مال کو باقی رکھتا ہے

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا قَالَ لَكَ الرَّجُلُ اشْتَرِ لِي فَلَا تُعْطِهِ مِنْ عِنْدِكَ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي عِنْدَكَ خَيْراً مِنْهُ .

6 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اسنے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تمہیں کوئی شخص کہے میرے لیے خرید و تو اسے اپنے مال (دوکان) سے مت بیچو۔ اگرچہ تمہارا مال دوسرے مال سے بہتر ہی کیوں نہ ہو

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) السَّمَاحَةُ مِنَ الرَّبَاحِ قَالَ ذَلِكَ لِرَجُلٍ يُوصِيهِ وَ مَعَهُ سِلْعَةٌ يَبِيعُهَا .

7 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیمت گھٹانے میں نرمی کرنا منافع میں سے ہے آپ علیہ السلام نے یہ اس شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کے ساتھ سامان تجارت تھا اور وہ اسے بیچ رہا تھا۔

8- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) عَلَى جَارِيَةٍ قَدِ اشْتَرَتْ لَحْماً مِنْ قَصَّابٍ وَ هِيَ تَقُولُ زِدْنِي فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ زِدْهَا فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ .

8 - انہی اسناد کے ساتھ کہا امیر المومنین علیہ السلام ایک کنیز کے قریب سے گزرے کہ جو قصاب سے گوشت خرید رہی تھی اور کہہ رہی تھی کچھ اور دو آپ علیہ السلام نے اس قصاب کو فرمایا اسے کچھ اور دو کیونکہ یہ برکت کے لیے بڑا ذریعہ ہے۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هَلُمَّ أُحْسِنْ بَيْعَكَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ الرِّبْحُ .

9 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے اس نے علی بن عبد الرحیم سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جب کوئی شخص دوسرے شخص کو بلائے کہ مجھ سے بہتر قیمت میں خرید کرو تو اس پر نفع حرام ہو جاتا ہے۔

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ جُذَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ عِنْدَهُ بَيْعٌ فَسَعَّرَهُ سِعْراً مَعْلُوماً فَمَنْ سَكَتَ عَنْهُ مِمَّنْ يَشْتَرِي مِنْهُ بَاعَهُ بِذَلِكَ السِّعْرِ وَ مَنْ مَاكَسَهُ وَ أَبَى أَنْ يَبْتَاعَ مِنْهُ زَادَهُ قَالَ لَوْ كَانَ يَزِيدُ الرَّجُلَيْنِ وَ الثَّلَاثَةَ لَمْ يَكُنْ بِذَلِكَ بَأْسٌ فَأَمَّا أَنْ يَفْعَلَهُ بِمَنْ أَبَى عَلَيْهِ وَ كَايَسَهُ وَ يَمْنَعُهُ مِمَّنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَا يُعْجِبُنِي إِلَّا أَنْ يَبِيعَهُ بَيْعاً وَاحِداً .

10- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے آبان سے اس نے عامر بن جزاعتہ سے روایت کی کہ ابوعبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جسکے نزدیک فروخت کیا جانے والا سامان موجود تھا اور وہ اس کا اندازہ لگا کر نرخ مقرر کر رہا تھا پس جو اس پر خاموش رہتا اس کے خریداروں میں سے تو اسے وہ چیز اس نرخ پر فروخت کر دیتا تھا اور جو اس سے کم کراتا اسکی مخالفت کرتا تو وہ اس کا انکار کرتا کہ اس سے زیادہ طلب کرتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ دو تین آدمیوں سے زیادہ نرخ لے لے تو اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ وہ شخص جو اس سے قیمت کم کرنے کو کہے تو اس کو نرخ نہیں بڑھانے چاہیئیں ۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ .

11 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سامان تجارت کا مالک خریدنے والے سے زیادہ اس کے نرخ مقرر کرنے کا حقدار ہے۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ رَفَعَهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنِ السَّوْمِ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ .

12- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلوع فجر سے لے کر طلوع شمس تک خرید اور فروخت سے منع فرمایا ہے۔

13- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَيْنِ اطْرَحْ وَ خُذْ عَلَى غَيْرِ تَقْلِيبٍ وَ شِرَاءَ مَا لَمْ يُرَ .

13- احمد بن محمد نے عبد الرحمن بن حماد سے اس نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو جعفر علیہ السلام سے پتا چلا کہ آپ علیہ السلام دو قسم کی خرید و فروخت سے کراہت فرماتے تھے ۔خرید بیع کرنے والا بیچنے والے کو کہے قیمت پھینک اور وہ اسے کہے تم مال پھینکو ۔ (۲) بغیر دیکھے خریدنا۔

14- أَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ سُحْتٌ .

14-احمد نے محمد بن علی سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا قیمت میں اعتماد کئے جانے والے کے ساتھ زیادہ منافع حاصل کرنا سخت گناہ ہے۔

15- عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ غَبْنُ الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ .

15-اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ مومن کے ساتھ گھپلا کرنا حرام ہے۔

16- أَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَقَالَ مُسْلِماً فِي بَيْعٍ أَقَالَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

16 -احمد نے محمد بن علی سے اس نے یزید بن اسحاق سے اس نے ہارون بن حمزہ سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ خرید و فروخت میں ہر چیز طے ہونے کے بعد چھوٹ دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی سزا میں اسے چھوٹ دے گا۔

17- أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الدَّغْشِيِّ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ فَخَرَجَ غُلَامُ شِهَابٍ فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ هَاشِمَ الصَّيْدَنَانِيَّ عَنْ حَدِيثِ السِّلْعَةِ وَ الْبِضَاعَةِ قَالَ فَأَتَيْتُ هَاشِماً فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْحَدِيثِ فَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه**

السلام) عَنِ الْبِضَاعَةِ وَ السِّلْعَةِ فَقَالَ نَعَمْ مَا مِنْ أَحَدٍ يَكُونُ عِنْدَهُ سِلْعَةٌ أَوْ بِضَاعَةٌ إِلَّا قَيَّضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ يُرْبِحُهُ فَإِنْ قَبِلَ وَ إِلَّا صَرَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ رَدَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

17 -احمد نے علی بن احمد سے اس نے اسحاق بن سعد الاشعری سے اس نے عبد اللہ بن سعید الاغشی سے روایت کی ہے کہ میں شہاب بن عبد رب کے دروازے پر موجود تھا پس شہاب کا غلام باہر آیا اور اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ ہاشم صیدنانی سے السِّلْعَةِ وَ الْبِضَاعَةِ کی حدیث کے بارے میں سوال کروں۔ راوی کہتا ہے کہ میں ہاشم صیدنانی کے پاس آیا اور اس سے مزکورہ حدیث کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سرمایہ اور سامان تجارت کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس کے پاس بھی سرمایہ یا سامان تجارت ہو اللہ عزّوجلّ ضرور اس کے لیے نفع کے اسباب پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ قبول کرے تو ٹھیک ورنہ اللہ عزّوجلّ اس سبب کو دوسرے کی طرف پھیر دیتا ہے وہ اس لیے کہ اس نے اللہ عزّوجلّ کی نعمت کو رد کر دیا۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ كَانَ أَبُو أُمَامَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) يَقُولُ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدْ طَابَ مَكْسَبُهُ إِذَا اشْتَرَى لَمْ يَعِبْ وَ إِذَا بَاعَ لَمْ يَحْمَدْ وَ لَا يُدَلِّسُ وَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَحْلِفُ .

18 - محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے مرفوعاً حدیث نقل کی ہے کہ صحابیِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو امامہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے ارشاد فرمایا جس میں چار چیزیں ہوں اس کا روزگار پاک ہو گا۔

(۱) جب خریدے عیب نہ نکالے۔(۲) بیچتے وقت تعریف نہ کرے۔(۳) ملاوٹ نہ کرے۔(۴) سودے کے دوران حلف نہ کرے۔

19- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِنَّ عَامَّةَ مَنْ يَأْتِينِي مِنْ إِخْوَانِي فَحُدَّ لِي مِنْ مُعَامَلَتِهِمْ مَا لَا أَجُوزُهُ إِلَى غَيْرِهِ فَقَالَ إِنْ وَلَّيْتَ أَخَاكَ فَحَسَنٌ وَ إِلَّا فَبِعْ بَيْعَ الْبَصِيرِ الْمُدَاقِّ .

19-احمد بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے حذیفہ بن منصور سے اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی عام طور پر میرے بھائی آتے ہیں اور میرے لیے ان کے معاملات میں تعریف کرتے ہیں جبکہ اس کی میں غیر کو اجازت نہیں دیتا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تمہارے بھائی تم سے محبت کرتے ہیں تو اچھا ہے ورنہ صاحب بصیرت کی طرح باریک بینی سے قیمت طے کرو۔

20- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَيْنِ اطْرَحْ وَ خُذْ عَلَى غَيْرِ تَقْلِيبٍ وَ شِرَاءَ مَا لَمْ يُرَ .

20 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن سنان سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے عبد الاعلیٰ بن اعین سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو جعفر علیہ السلام کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ دو قسم کے سودے سے کراہت فرماتے تھے۔

(۱) جب بیچنے والا خریدنے والے کو اور خریدنے والا بیچنے والے کو کہے پھینکو اور بغیر دیکھے قیمت اٹھاؤ۔(۲) ان دیکھی شے کا خریدنا۔

21- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ رَجُلٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ هُمُ التُّجَّارُ الَّذِينَ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا دَخَلَ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ أَدَّوْا إِلَى اللَّهِ حَقَّهُ فِيهَا .

21 -ہمارے بہت سارے اصحاب نے سہل بن زیاد، سے اس نے حسین بن بشار سے، اس نے مرفوعاً ایک شخص سے اللہ عزّوجلّ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے کہ ایسے مرد ہیں کہ جنہیں خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی، ذکر خدا سے غافل نہیں کرتی (نور 37)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تاجر کہ جنہیں خرید وفروخت اللہ عزّوجلّ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ایسے لوگ ہیں کہ جب نماز کے اوقات داخل ہوتے ہیں تو اس میں اللہ عزّوجلّ کا حق ادا کرتے ہیں۔

22- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ وَ أَبِي شِبْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ رِبْحُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ رِبًا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَارْبَحْ عَلَيْهِ قُوتَ يَوْمِكَ أَوْ يَشْتَرِيَهُ لِلتِّجَارَةِ فَارْبَحُوا عَلَيْهِمْ وَ ارْفُقُوا بِهِمْ .

22 -محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن اسمعیل بن بزیع سے اس نے صالح ابن عقبہ سے اس نے سلیمان بن صالح سے اس نے ابی شبل سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن کا مومن سے منافع لینا سود ہے۔ ہاں مگر یہ کہ مومن، مومن سے (100) سو درھم سے زیادہ کی خریداری کرلے۔ تو اس میں تمہارا منافع ایک دن کا نان نفقہ ہے۔ یا یہ کہ وہ تجارت کی غرض سے سامان خریدیں تو ان سے نفع لو اور ان سے نرمی کرو۔

23- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنِ اتَّجَرَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ارْتَطَمَ فِي الرِّبَا ثُمَّ ارْتَطَمَ قَالَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَقْعُدَنَّ فِي السُّوقِ إِلَّا مَنْ يَعْقِلُ الشِّرَاءَ وَ الْبَيْعَ .

23 -محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔ جو شخص بغیر علم کے تجارت کرے گا وہ سود کے گڑھے میں بار بار گرے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اور امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بازار میں ہرگز کوئی نہ بیٹھے مگر وہ بیٹھے کہ جو خرید وفروخت کو سمجھتا ہو۔

باب فَضْلِ الْحِسَابِ وَ الْكِتَابَةِ (حساب وکتاب کی فضیلت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى النَّاسِ بَرِّهِمْ وَ فَاجِرِهِمْ بِالْكِتَابِ وَ الْحِسَابِ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَتَغَالَطُوا .

1 -محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے احمد بن ابوعبداللہ سے اس نے ایک شخص سے اس نے جمیل سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے حساب وکتاب کے ذریعے لوگوں پر خواہ وہ نیک ہیں یا بدکار ہیں احسان فرمایا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو یقیناً لوگ آپس میں مغالطہ کرتے۔

باب السَّبْقِ إِلَى السُّوقِ (بازار کی طرف جانا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) سُوقُ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ وَ كَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بُيُوتِ السُّوقِ الْكِرَاءَ .

1 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحیٰی سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔ مسلمانوں کی بازار ان کی مسجد جیسی ہے پس جو مکان تک پہلے پہنچے وہ دوسرے کی نسبت زیادہ اس پر حق رکھتا ہے اور آپ علیہ السلام بازار کے گھروں کا کرایہ نہیں لیتے تھے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُوقُ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ يَعْنِي إِذَا سَبَقَ إِلَى السُّوقِ كَانَ لَهُ مِثْلَ الْمَسْجِدِ .

2 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کے بازار انکی مساجد کی طرح ہیں یعنی جب وہ بازار جائیں تو ان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے وہ مسجد میں ہیں۔

باب مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى فِي السُّوقِ (بازار میں اللہ عزّ و جلّ کا ذکر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَا أَبَا الْفَضْلِ أَ مَا لَكَ مَكَانٌ تَقْعُدُ فِيهِ فَتُعَامِلَ النَّاسَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ يَرُوحُ أَوْ يَغْدُو إِلَى مَجْلِسِهِ أَوْ سُوقِهِ فَيَقُولُ حِينَ يَضَعُ رِجْلَهُ فِي السُّوقِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَنْ يَحْفَظُهُ وَ يَحْفَظُ

1 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسمٰعیل سے اس نے حنان سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے مجھے فرمایا:۔ اے ابو الفضل! کیا تمہارے لیے جگہ نہیں ہے کہ جہاں بیٹھ کر تم لوگوں سے معاملہ کرو!؟ میں نے عرض کی یقیناً ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ جو صبح یا شام کو اپنی مجلس یا بازار میں جائے۔ اور جب بازار میں قدم رکھے تو کہے:۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا

مگر یہ کہ اللہ عزّ و جلّ اس پر فرشتہ مقرر فرماتا ہے کہ جو اس کی اور اسکے مال کی اپنے گھر لوٹنے تک حفاظت کرتا ہے اور اسے کہتا ہے:۔

عَلَيْهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لَهُ قَدْ أُجِرْتَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِهَا يَوْمَكَ هَذَا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ رُزِقْتَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ أَهْلِهَا فِي يَوْمِكَ هَذَا فَإِذَا جَلَسَ مَجْلِسَهُ قَالَ حِينَ يَجْلِسُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ حَلَالًا طَيِّباً وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ أَبْشِرْ فَمَا فِي سُوقِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ أَوْفَرَ مِنْكَ حَظّاً قَدْ تَعَجَّلْتَ الْحَسَنَاتِ وَ مُحِيَتْ عَنْكَ السَّيِّئَاتُ وَ سَيَأْتِيكَ مَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ مُوَفَّراً حَلَالًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ .

تو بازار اور بازار والوں کے شر سے آج کے دن اللہ عزّ و جلّ کی اجازت سے بچا لیا گیا ہے اور تجھے بازار اور بازار والوں کی بھلائی سے آج کے دن کا رزق دے دیا گیا ہے۔ اور جب اپنی مجلس میں بیٹھتا ہے تو بیٹھتے وقت پڑھتا ہے:۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ حَلَالًا طَيِّباً وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ ۔

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں (اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام اس کے ولی ہیں) اے میرے معبود میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تیرے فضل سے حلال اور پاکیزہ (رزق) کا اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں گھاٹے کے سودے اور جھوٹی قسم سے۔

اور جب یہ کہتا ہے تو اسے موکل فرشتہ کہتا ہے میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں آج تمہارے بازار میں تم سے زیادہ حصہ پانے والا کوئی نہیں ہے۔ تو نے نیکیوں میں جلدی کی اور تم سے گناہ مٹا دیئے گئے۔ اور عنقریب تم تک پہنچنے والا ہے وہ حصہ جو اللہ عزّ و جلّ نے تمہارے مقسوم میں وافر، حلال وطیب اور مبارک فرمایا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا دَخَلْتَ سُوقَكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ أَهْلِهَا وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَبْغِيَ أَوْ يُبْغَى عَلَيَّ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ وَ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ .

2 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم بازار میں جاؤ تو کہو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَبْغِيَ أَوْ يُبْغَى عَلَيَّ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ وَ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۔

ترجمہ اے میرے معبود میں تجھ سے بازار اور بازار والوں کی بھلائی سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں بازار والوں اور بازار والوں کے شر سے اے میرے معبود میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں بغاوت کروں یا مجھ پر بغاوت کی جائے یا میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے اے میرے معبود میں تیری پناہ چاہتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے اور عرب وعجم کے فاسقوں کے شر سے میرے لئے وہ اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا رب ہے

باب الْقَوْلِ عِنْدَ مَا يُشْتَرَى لِلتِّجَارَةِ (تجارت کے لیے خریداری کے وقت کا قول)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئاً مِنْ مَتَاعٍ أَوْ غَيْرِهِ فَكَبِّرْ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ فَضْلِكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ فَضْلًا اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ رِزْقِكَ [اللَّهُمَّ] فَاجْعَلْ لِي فِيهِ رِزْقاً ثُمَّ أَعِدْ كُلَّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد سے اس نے حریز سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تو متاع وغیرہ خریدے تو تکبیر بلند کر اور پھر کہہ:۔

اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ فَضْلِكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ لِي فِيهِ فَضْلًا اللَّهُمَّ إِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيهِ مِنْ رِزْقِكَ [اللَّهُمَّ] فَاجْعَلْ لِي فِيهِ رِزْقاً

ترجمہ اے میرے معبود میں اسے خرید تاہوں اور اس میں تیرے فضل کی التماس کرتا ہوں پس تو حضرات محمدؐ آل محمد علیہما السلام پر درود بھیج اے میرے معبود اس میں میرے لئے منافع قرار دے، اے میرے معبود میں اسے خرید تاہوں اور اس میں تیرے رزق کی التماس کرتا ہوں

پھر اس میں سے ہر لفظ کو تین مرتبہ دھراؤ۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ هُذَيْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ جَارِيَةً فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَشِيرُكَ وَ أَسْتَخِيرُكَ .

2 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے ہذیل سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم کنیز خرید و تو اس سے پہلے کہو: اَللّٰھُمَ اِنِی اَسْتَشِیرُکَ وَاَسْتَخِیرُکَ۔اے میرے معبود میں تجھ سے مشورہ اور تجھ سے خیر مانگتا ہوں

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ شَيْئاً فَقُلْ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا دَائِمُ يَا رَءُوفُ يَا رَحِيمُ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ أَنْ تَقْسِمَ لِي مِنَ التِّجَارَةِ الْيَوْمَ أَعْظَمَهَا رِزْقاً وَ أَوْسَعَهَا فَضْلًا وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيمَا لَا عَاقِبَةَ لَهُ قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا اشْتَرَيْتَ دَابَّةً أَوْ رَأْساً فَقُلِ اللَّهُمَّ اقْدِرْ لِي أَطْوَلَهَا حَيَاةً وَ أَكْثَرَهَا مَنْفَعَةً وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً .

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تو کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرے تو کہو:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا دَائِمُ يَا رَءُوفُ يَا رَحِيمُ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ أَنْ تَقْسِمَ لِي مِنَ التِّجَارَةِ الْيَوْمَ أَعْظَمَهَا رِزْقاً وَ أَوْسَعَهَا فَضْلًا وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيمَا لَا عَاقِبَةَ لَهُ

ترجمہ:۔اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے صاحب دوام اے مہربان اے رحم کرنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت و قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا واسطہ دے کر جسے تیرا علم گھیرے ہوئے ہے آج کے دن تجارت میں سے میرے لئے بڑا رزق اور وسیع منافع مقسوم فرما۔اور آخرت میں اس کی بھلائی بھی کیونکہ جس کی آخرت نہیں اسمیں کوئی بھلائی نہیں۔راوی کہتا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی جانور خرید و تو کہو:

اللَّهُمَّ اقْدِرْ لِي أَطْوَلَهَا حَيَاةً وَ أَكْثَرَهَا مَنْفَعَةً وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً

www.hubeali.com

ترجمہ اے میرے معبود مجھے ان میں سے سب سے لمبی عمر اور سب سے زیادہ فائدہ اور نیک انجام پر قدرت دے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ دَابَّةً فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ عَظِيمَةَ الْبَرَكَةِ فَاضِلَةَ الْمَنْفَعَةِ مَيْمُونَةَ النَّاصِيَةِ فَيَسِّرْ لِي شِرَاهَا وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ فَاصْرِفْنِي عَنْهَا إِلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهَا فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ وَ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ تَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

4 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب تم کوئی جانور خریدو تو کہو:۔

فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ عَظِيمَةَ الْبَرَكَةِ فَاضِلَةَ الْمَنْفَعَةِ مَيْمُونَةَ النَّاصِيَةِ فَيَسِّرْ لِي شِرَاهَا وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ فَاصْرِفْنِي عَنْهَا إِلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهَا فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ وَ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

ترجمہ اے میرے معبود اگر یہ چوپایا بڑی برکت زیادہ منافع اور بابرکت پیشانی والا ہے تو میرے لئے اس کی خریداری آسان فرما اور اگر یہ ایسا نہیں ہے تو مجھے اس سے اس کی جانب موڑ دے جو میرے لئے اس سے بہتر ہے بیشک تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو قادر ہے میں قدرت نہیں رکھتا اس کو تم تین مرتبہ کہو۔

باب مَنْ تُكْرَهُ مُعَامَلَتُهُ وَ مُخَالَطَتُهُ (جنکے ساتھ معاملہ اور شراکت مکروہ ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَإِنَّ صَفْقَتَهُ لَا بَرَكَةَ فِيهَا .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عباس بن ولید بن صبیح سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا غیر مبارک (منحوس) شخص سے مت خریدو کیونکہ اس کے سامان میں کوئی برکت نہیں ہوگی۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً مِنَ الْأَكْرَادِ وَ إِنَّهُمْ لَا يَزَالُونَ يَجِيئُونَ بِالْبَيْعِ فَنُخَالِطُهُمْ وَ نُبَايِعُهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تُخَالِطُوهُمْ فَإِنَّ الْأَكْرَادَ حَيٌّ مِنْ أَحْيَاءِ الْجِنِّ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُمُ الْغِطَاءَ فَلَا تُخَالِطُوهُمْ .

2 - محمد بن یحیٰ وغیرہ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے بیان کرنے والے سے اس نے ابوربیع شامی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ہمارے ہاں کردوں کی ایک قوم آئی ہے اور وہ ہمیشہ تجارت کے لیے آتے ہیں کیا ہم ان سے ملکر تجارت کرسکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے ابوربیع ان سے شراکت مت کرو کہ کرد جنات میں سے زندہ جن ہیں اللہ عزّوجلّ نے ان سے پردہ ہٹادیا ہے۔ ان سے شراکت مت کرو۔

3- أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا تُعَامِلْ ذَا عَاهَةٍ فَإِنَّهُمْ أَظْلَمُ شَيْءٍ .

3-احمد بن عبد اللہ نے احمد بن ابو عبد اللہ سے اس نے اپنے دوستوں میں سے ایک سے زائد سے انہوں علی بن اسباط سے اس نے حسین بن خارجہ سے اس نے میسر بن عبد العزیز سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا:۔ مصیبت زدہ کے ساتھ ملکر معاملہ نہ کرو کیونکہ وہ سب سے زیادہ ظالم ہوتے ہیں۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُخَالِطُوا وَ لَا تُعَامِلُوا إِلَّا مَنْ نَشَأَ فِي الْخَيْرِ .

4 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ظریف بن ناصح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جسکی بھلائی میں پرورش ہوئی ہے اس کے سوا کسی کے ساتھ ملکر معاملہ نہ کرو۔(کاروبار نہ کرو)۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) احْذَرُوا مُعَامَلَةَ أَصْحَابِ الْعَاهَاتِ فَإِنَّهُمْ أَظْلَمُ شَيْءٍ .

5 -احمد بن محمد نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ آفت زدہ لوگوں سے معاملہ کرنے سے بچو! کیونکہ یہ لوگ ہر چیز سے ظالم ہیں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيَّاحٍ عَنْ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكَ وَ مُخَالَطَةَ السَّفِلَةِ فَإِنَّ السَّفِلَةَ لَا يَئُولُ إِلَى خَيْرٍ .

6 -محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے حسین بن میاح سے اس نے عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ گھٹیا لوگوں سے (سفلہ سے) شراکت مت کرو کیونکہ سفلہ (گھٹیا لوگ) کبھی چیز کی تاویل نہیں کرتے۔

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضْلٍ النَّوْفَلِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الرَّازِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا تُخَالِطُوا وَ لَا تُعَامِلُوا إِلَّا مَنْ نَشَأَ فِي الْخَيْرِ .

7-علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے فضل نوفلی سے اس نے ابن ابی یحییٰ رازی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ کسی سے شراکت و معاملہ نہ کرو مگر یہ کہ جو خیر میں پلا بڑھا ہو۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِد عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا تُعَامِلْ ذَا عَاهَةٍ فَإِنَّهُمْ أَظْلَمُ شَيْءٍ .

8 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے حسین بن خارجہ سے اس نے میسر بن عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا آفت زدہ لوگوں سے ملکر کام مت کرو کیوں کہ یہ سب سے زیادہ ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

باب الْوَفَاءِ وَ الْبَخْسِ (پورادینااور کم دینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَكُونُ الْوَفَاءُ حَتَّى يَمِيلَ الْمِيزَانُ .

1 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے حماد بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ االسلام نے فرمایا اس وقت تک حق ادا نہیں ہو تا جب تک ترازو کا پلڑا جھک نہ جائے۔

2- عَنْهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ مَنْ أَخَذَ الْمِيزَانَ بِيَدِهِ فَنَوَى أَنْ يَأْخُذَ لِنَفْسِهِ وَافِياً لَمْ يَأْخُذْ إِلَّا رَاجِحاً وَ مَنْ أَعْطَى فَنَوَى أَنْ يُعْطِيَ سَوَاءً لَمْ يُعْطِ إِلَّا نَاقِصاً .

2-اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن مرازم سے اس نے ایک شخص سے اس نے اسحق بن عمار سے روایت کی ہے کہ آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا:۔ جو ترازو اپنے ہاتھ میں لے اور اس کی نیت ہو کہ وہ اپنا پورا حق لے گا وہ زیادہ لے جائے گا اور جو دے اور اسکی نیت ہو کہ پورا پورا دے گا وہ کم دے بیٹھے گا۔

3- عَنْهُ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي صَاحِبُ نَخْلٍ فَخَبِّرْنِي بِحَدٍّ أَنْتَهِي إِلَيْهِ فِيهِ مِنَ الْوَفَاءِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) انْوِ الْوَفَاءَ فَإِنْ أَتَى عَلَى يَدِكَ وَ قَدْ نَوَيْتَ الْوَفَاءَ نُقْصَانٌ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الْوَفَاءِ وَ إِنْ نَوَيْتَ النُّقْصَانَ ثُمَّ أَوْفَيْتَ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ النُّقْصَانِ .

3-اس سے اس نے حجال سے اس نے عبید بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں باغبان ہوں مجھے خبر دیجیے اس حد کی کہ جس کے ذریعے میں پورا پورا دے سکوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ پورا دینے کی نیت کرو اگر تم نے پورا دینے کی نیت کی اور تمہارے ہاتھ سے کمی ہو گئی تو بھی تم پورا دینے والوں میں سے ہو گے۔ اور اگر تم نے کم دینے کی نیت کی اور پھر پورا بھی دے بیٹھے تب بھی کم دینے والوں میں سے ہو گے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ نِيَّتِهِ الْوَفَاءُ وَ هُوَ إِذَا كَالَ لَمْ يُحْسِنْ أَنْ يَكِيلَ قَالَ فَمَا يَقُولُ الَّذِينَ حَوْلَهُ قَالَ قُلْتُ يَقُولُونَ لَا يُوفِي قَالَ هَذَا لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكِيلَ .

4 -محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے مثنیٰ حناط سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی:۔ ایک شخص کی نیت میں پورا دینا ہوتا ہے لیکن جب ناپنے لگتا ہے تو پوری طرح ناپ نہیں پاتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو اس کے ارد گرد ہیں وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہتے ہیں پورا نہیں دیتا آپ علیہ السلام نے فرمایا اس شخص کو نہیں ناپنا چاہیے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَكُونُ الْوَفَاءُ حَتَّى يَرْجَحَ .

5 -علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ایک سے زیادہ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تک پلڑا جھک نہ جائے حق پورا ادا نہیں ہوتا۔

باب الْغِشِّ (دھوکہ دہی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا .

1 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن یحیٰی سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جو ہمؑ سے دھوکہ کرے اس کا ہمؑ سے کوئی تعلق نہیں۔

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِرَجُلٍ يَبِيعُ التَّمْرَ يَا فُلَانُ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ غَشَّهُمْ .

2- انہی اسناد کے ساتھ ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور بیچنے والے شخص سے کہا:۔اے فلاں! کیا تو نہیں جانتا کہ جو مسلمانوں میں سے کسی کو دھوکہ دے وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ سَجَّادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فَإِذَا دَنَانِيرُ مَصْبُوبَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَظَرَ إِلَى دِينَارٍ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي أَلْقِهِ فِي الْبَالُوعَةِ حَتَّى لَا يُبَاعَ شَيْءٌ فِيهِ غِشٌّ .

3 - محمد بن یحیٰی نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے سجادہ سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ہم ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت میں تھے کہ آپؑ کے سامنے دینار پڑے تھے آپ علیہ السلام نے ایک دینار کی طرف دیکھا اسے اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور اسے دو ٹکڑے کر دیا پھر مجھے فرمایا:۔ اسے گندی نالی میں ڈال دو تاکہ کوئی چیز نہ بیچی جائے کہ اس میں دھوکہ ہے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَبِيعُ الدَّقِيقَ فَقَالَ إِيَّاكَ وَ الْغِشَّ فَإِنَّ مَنْ غَشَّ غُشَّ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غُشَّ فِي أَهْلِهِ .

4 - ابوعلی الاشعری نے حسن بن علی بن عبداللہ سے اس نے عبیس بن ہشام سے اس نے اپنے دوستوں میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آٹا بیچنے والا آیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ ملاوٹ سے بچنا تم۔ جو دھوکہ دیتا ہے اسے مال میں دھوکہ ملتا ہے اور اگر اس کا کوئی مال نہ ہو تو اسے اہل خانہ میں دھوکہ ملتا ہے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنْ أَنْ يُشَابَ اللَّبَنُ بِالْمَاءِ لِلْبَيْعِ .

5 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بیچنے کے لیے دودھ میں پانی ملایا جائے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ السَّابِرِيَّ فِي الظِّلَالِ فَمَرَّ بِي أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) فَقَالَ لِي يَا هِشَامُ إِنَّ الْبَيْعَ فِي الظِّلِّ غِشٌّ وَ إِنَّ الْغِشَّ لَا يَحِلُّ .

6 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ میں عمدہ کھجوریں (کم روشنی میں)میں بیچ رہا تھا تو میرے پاس سے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کا گزر ہوا آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اے ہشام کم سائے میں بیچنا دھوکہ ہے اور دھوکہ حلال نہیں ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ بِطَعَامٍ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ مَا أَرَى طَعَامَكَ إِلَّا طَيِّباً وَ سَأَلَهُ عَنْ سِعْرِهِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يَدُسَّ يَدَيْهِ فِي الطَّعَامِ فَفَعَلَ فَأَخْرَجَ طَعَاماً رَدِيّاً فَقَالَ لِصَاحِبِهِ مَا أَرَاكَ إِلَّا وَ قَدْ جَمَعْتَ خِيَانَةً وَ غِشّاً لِلْمُسْلِمِينَ .

7 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے بازار میں طعام کے نزدیک سے گزرے اور اس کے مالک کو فرمایا میں تمہارے کھانے کو تازہ پاتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قیمت کے بارے میں سوال کیا اللہ عزّ و جَلّ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ اس کھانے کو نیچے سے دیکھو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا تو اس کے نیچے سے بیکار کھانا بر آمد ہوا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مالک سے فرمایا:۔ میری نظر میں تم نے مسلمانوں کے لیے خیانت و ملاوٹ کو اکٹھا کر رکھا ہے۔

باب الْحَلْفِ فِي الشِّرَاءِ وَ الْبَيْعِ (خرید و فروخت میں حلف اٹھانا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ دَعَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ مُصَادِفٌ فَأَعْطَاهُ أَلْفَ دِينَارٍ وَ قَالَ لَهُ تَجَهَّزْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى مِصْرَ فَإِنَّ عِيَالِي قَدْ كَثُرُوا قَالَ فَتَجَهَّزَ بِمَتَاعٍ وَ خَرَجَ مَعَ التُّجَّارِ إِلَى مِصْرَ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْ مِصْرَ اسْتَقْبَلَتْهُمْ قَافِلَةٌ خَارِجَةٌ مِنْ مِصْرَ فَسَأَلُوهُمْ عَنِ الْمَتَاعِ الَّذِي مَعَهُمْ مَا حَالُهُ فِي الْمَدِينَةِ وَ كَانَ مَتَاعَ الْعَامَّةِ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُ لَيْسَ بِمِصْرَ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَحَالَفُوا وَ تَعَاقَدُوا عَلَى أَنْ لَا يَنْقُصُوا مَتَاعَهُمْ مِنْ رِبْحِ الدِّينَارِ دِينَاراً فَلَمَّا قَبَضُوا أَمْوَالَهُمْ وَ انْصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ مُصَادِفٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ مَعَهُ كِيسَانِ فِي كُلِّ وَاحِدٍ أَلْفُ دِينَارٍ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا رَأْسُ الْمَالِ وَ هَذَا الْآخَرُ رِبْحٌ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرِّبْحَ كَثِيرٌ وَ لَكِنْ مَا صَنَعْتَهُ فِي الْمَتَاعِ فَحَدَّثَهُ كَيْفَ صَنَعُوا وَ كَيْفَ تَحَالَفُوا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَحْلِفُونَ عَلَى قَوْمٍ مُسْلِمِينَ أَلَّا تَبِيعُوهُمْ إِلَّا رِبْحَ الدِّينَارِ دِينَاراً ثُمَّ أَخَذَ أَحَدَ الْكِيسَيْنِ فَقَالَ هَذَا رَأْسُ مَالِي وَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِي هَذَا الرِّبْحِ ثُمَّ قَالَ يَا مُصَادِفُ مُجَادَلَةُ السُّيُوفِ أَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ الْحَلَالِ .

1- ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے احمد بن نضر سے اس نے ابو جعفر فزاری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے غلام جس کا نام مصادف تھا کو بلایا اسے ہزار دینار دیئے اور فرمایا:۔ سامان سفر باندھو اور مصر تک جاؤ میرے اہل و عیال کثیر ہو گئے ہیں راوی کہتا ہے کہ غلام نے متاع (مال تجارت) لیا اور مصر کی طرف تاجروں کے ساتھ روانہ ہو گیا جب وہ مصر کے قریب پہنچے تو انہیں مصر سے آنے والا ایک قافلہ ملا تو انہوں نے ان سے اس سامان تجارت کا احوال دریافت کیا جو انکے ساتھ تھا کہ شہر میں کیسا ہے درحالیکہ وہ عام سامان تھا تو انہوں نے بتایا کہ مصر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے تو ان سب نے آپس میں حلف اٹھایا اور عہد باندھا کہ وہ اپنا سامان تجارت دینار پر دینار نفع سے کم پر نہ بیچیں گے۔ جب انہوں نے اپنا سامان بیچ لیا اور مدینہ واپس آئے تو مصارف ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو اس کے ساتھ دو تھیلیاں تھیں ہر ایک میں ہزار دینار تھا اس نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں یہ اصل سرمایہ ہے اور یہ دوسرا منافع ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ بہت زیادہ منافع ہے تم نے سامان کے ساتھ کیا کیا؟ پس اس نے بیان کیا کہ انہوں نے کیا کیا۔ اور کیسے آپس میں حلف اٹھایا۔ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ! تم نے مسلمانوں کے خلاف حلف اٹھایا کہ انہیں

فروخت نہ کروگے مگر دینار کے بدلے دینار نفع پر۔ پھر آپ علیہ السلام نے ایک تھیلی اٹھائی اور فرمایا یہ میرا اصل سرمایہ ہے ہمیں اس منافع کی ضرورت نہیں پھر فرمایا اے مصارف تلواروں سے لڑائی آسان ہے حلال رزق کی تلاش سے۔

2- وَ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَفَعَهُ قَالَ قَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) عَلَى دَارِ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَ كَانَ يُقَامُ فِيهَا الْإِبِلُ فَقَالَ يَا مَعَاشِرَ السَّمَاسِرَةِ أَقِلُّوا الْأَيْمَانَ فَإِنَّهَا مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ .

2-اس سے اس نے حسن بن علی الکوفی سے اس نے عبیس بن ھشام سے اس نے آبان بن تغلب سے اس نے ابوحمزہ سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ابن ابی معیط کے گھر کے سامنے کہ جس میں اونٹ فروخت کیے جاتے تھے کھڑے ہو کر فرمایا:۔اے دلالی کرنے والو! قسمیں کھانا کم کرو قسمیں سامان تو بکوا دیتی ہیں لیکن منافع کی برکت کو ختم کرنے والی ہوتی ہیں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُهُمْ رَجُلٌ اتَّخَذَ اللَّهَ بِضَاعَةً لَا يَشْتَرِي إِلَّا بِيَمِينٍ وَ لَا يَبِيعُ إِلَّا بِيَمِينٍ .

3 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے عبید اللہ دھقان سے،اس نے درست بن ابی منصور سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن کی طرف اللہ عزّوجلَّ قیامت کے دن نظر کرم نہ فرمائے گا ان میں سے ایک وہ شخص ہے کہ جسے اللہ عزّوجلَّ نے مال تجارت دیا ہو اور وہ خرید و فروخت قسم (حلف) کے سوا نہ کرے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ زَعْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ رَفَعَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَ الْحَلْفَ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ السِّلْعَةَ وَ يَمْحَقُ الْبَرَكَةَ .

4 -محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن الحسن زعلان سے اس نے ابو اسماعیل سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:۔حلف سے بچو! کیونکہ حلف سامان بکوا دیتا ہے لیکن برکت ختم کر دیتا ہے

باب الْأَسْعَارِ (نرخ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَلَامَةُ رِضَا اللَّهِ تَعَالَى فِي خَلْقِهِ عَدْلُ سُلْطَانِهِمْ وَ رُخْصُ أَسْعَارِهِمْ وَ عَلَامَةُ غَضَبِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ جَوْرُ سُلْطَانِهِمْ وَ غَلَاءُ أَسْعَارِهِمْ .

1-محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے،اس نے یعقوب بن یزید سے،اس نے غفاری سے،اس نے قاسم بن اسحق سے،اس نے باپ سے،اس نے اسکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ مخلوق پر اللہ عزّوجلَّ کی رضا کی علامت یہ ہے کہ انکے بادشاہ عادل اور نرخ کم ہونگے۔اور اللہ عزّوجلَّ کی اسکی مخلوق پر ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ انکے بادشاہ فاسق و فاجر اور نرخ بہت زیادہ ہوں گے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ وَكَّلَ بِالسِّعْرِ مَلَكاً فَلَنْ يَغْلُوَ مِنْ قِلَّةٍ وَ لَا يَرْخُصَ مِنْ كَثْرَةٍ .

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن اسلم سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزّ و جلّ نے نرخ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ نرخ نہ تو قلت سے بڑھیں اور نہ ہی کثرت سے کم ہوں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَكَّلَ بِالسِّعْرِ مَلَكاً يُدَبِّرُهُ بِأَمْرِهِ .

3 - محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے حجال سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے انہوں نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ اللہ عزّ و جلّ نے نرخ پر فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو نرخ کو اللہ عزّ و جلّ کے امر کے مطابق کرتا ہے۔

4- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَكَّلَ بِالْأَسْعَارِ مَلَكاً يُدَبِّرُهَا .

4 - سہل بن زیاد نے یعقوب بن یزید سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ یقیناً اللہ عزّ و جلّ نے نرخ پر فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس کی تدبیر کرتا ہے (کم و بیش کرتا ہے)۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا صَارَتِ الْأَشْيَاءُ لِيُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ (**عليهما السلام**) جَعَلَ الطَّعَامَ فِي بُيُوتٍ وَ أَمَرَ بَعْضَ وُكَلَائِهِ فَكَانَ يَقُولُ بِعْ بِكَذَا وَ كَذَا وَ السِّعْرُ قَائِمٌ فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ يَزِيدُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ كَرِهَ أَنْ يَجْرِيَ الْغَلَاءُ عَلَى لِسَانِهِ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فَبِعْ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُ سِعْراً فَذَهَبَ الْوَكِيلُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فَبِعْ وَ كَرِهَ أَنْ يَجْرِيَ الْغَلَاءُ عَلَى لِسَانِهِ فَذَهَبَ الْوَكِيلُ فَجَاءَ أَوَّلُ مَنِ اكْتَالَ فَلَمَّا بَلَغَ دُونَ مَا كَانَ بِالْأَمْسِ بِمِكْيَالٍ قَالَ الْمُشْتَرِي حَسْبُكَ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِكَذَا وَ كَذَا فَعَلِمَ الْوَكِيلُ أَنَّهُ قَدْ غَلَا بِمِكْيَالٍ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَهُ كِلْ لِي فَكَالَ فَلَمَّا بَلَغَ دُونَ الَّذِي كَالَ لِلْأَوَّلِ بِمِكْيَالٍ قَالَ لَهُ الْمُشْتَرِي حَسْبُكَ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِكَذَا وَ كَذَا فَعَلِمَ الْوَكِيلُ أَنَّهُ قَدْ غَلَا بِمِكْيَالٍ حَتَّى صَارَ إِلَى وَاحِدٍ بِوَاحِدٍ .

5 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عبد الرحمن بن حماد سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے سعد سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب اشیاء کا معاملہ جناب یوسفؑ بن یعقوب علیہ السلام کے ہاتھ میں آیا تو آپ علیہ السلام نے اشیاء خور دونوش کو گھروں میں رکھا اور اپنے بعض نمائندوں کو حکم دیا اور فرمایا:۔ بیچو اسکو اس نرخ پر فروخت کرو اور قیمت قائم ہو گئی اور جب انہیں علم ہوا کہ نرخ ان دنوں بڑھ گئے ہیں تو انہوں نے اچھا نہ جانا کہ بڑھائی جائے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے نوکروں سے کہا:۔ جاؤ فروخت کرو لیکن اسے نرخ نہ بتایا پس نمائندہ زیادہ دور نہ گیا تھا پھر آپ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا:۔ جاؤ اور فروخت کرو اور پسند نہ فرمایا کہ مہنگائی کو اپنی زبان پر لائیں پس نمائندہ چلا گیا اور جب پہلا شخص گیہوں لینے والا آیا اور اس نے ناپنا شروع کیا ابھی اس نے کل تک کے برابر نہ ناپا تھا کہ اس شخص نے کہا:۔ پس بے شک تم نے مجھے میری قیمت کے مطابق دے دیا اس کے بدلے اس کا ارادہ رکھتے ہو تو نمائندے کو معلوم ہوا کہ نرخ بڑھ گئے ہیں پھر دوسرا آیا اور اس نے کہا میرے لیے گیہوں ناپو اور اس نے ناپا ابھی اس نے پہلے کو دی گئی مقدار سے کم ناپا تھا کہ خریدنے والے نے کہا بس یہ میرے لیے کافی ہے۔ تب نمائندے نے جانا کہ وزن کے بدلے نرخ بڑھ گئے ہیں یہاں تک کہ ایک کے بعد ایک بڑھتا گیا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ غَلَاءُ السِّعْرِ يُسِيءُ الْخُلُقَ وَ يُذْهِبُ الْأَمَانَةَ وَ يُضْجِرُ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ .

6 - محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسمٰعیل سے اس نے ابو اسمٰعیل سراج سے اس نے حفص بن عمر سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ نرخوں کا بڑھنا اخلاق کو برا، امانت کو ختم اور مرد مسلم کو تنگ بنا دیتا ہے۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ قَالَ كَانَ سِعْرُهُمْ رَخِيصاً .

7- احمد بن محمد نے اپنے بعض دوستوں سے، انہوں نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اللہ عزّ و جلّ کے قول:۔ میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں (ھود 84) کے بارے میں آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا:۔ انکے نرخ سستے تھے۔

باب الْحُكْرَةِ (ذخیرہ اندوزی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ الْحُكْرَةُ إِلَّا فِي الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ السَّمْنِ .

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ ذخیرہ اندوزی نہیں کی جاسکتی مگر یہ کہ گندم، جو، کھجور، خشک انجیر یا انگور اور گھی میں کی جاسکتی ہے

2- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَفِدَ الطَّعَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَتَاهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَفِدَ الطَّعَامُ وَ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا عِنْدَ فُلَانٍ فَمُرْهُ يَبِيعُهُ النَّاسَ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ ذَكَرُوا أَنَّ الطَّعَامَ قَدْ نَفِدَ إِلَّا شَيْئاً عِنْدَكَ فَأَخْرِجْهُ وَ بِعْهُ كَيْفَ شِئْتَ وَ لَا تَحْبِسْهُ .

2 - محمد نے احمد سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے حذیفہ بن منصور سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں خوراک کی قلت ہوئی تو مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوراک ختم ہو گئی ہے کوئی شے نہیں بچی مگر یہ کہ فلاں کے پاس مگر اسکو ناگوار ہے کہ اسے لوگوں میں فروخت کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزّ و جلّ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا:۔ اے فلاں! مسلمانوں نے بتایا ہے کہ خوراک کی قلت ہو گئی ہے مگر تیرے پاس موجود ہے اسے باہر نکالو اور بیچو تم کیا چاہتے ہو؟ اسے مت روکو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْحُكْرَةُ أَنْ يَشْتَرِيَ طَعَاماً لَيْسَ فِي الْمِصْرِ غَيْرُهُ فَيَحْتَكِرَهُ فَإِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ طَعَامٌ أَوْ يُبَاعُ غَيْرُهُ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَلْتَمِسَ بِسِلْعَتِهِ الْفَضْلَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الزَّيْتِ فَقَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَ غَيْرِكَ فَلَا بَأْسَ بِإِمْسَاكِهِ .

3 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ اس شہر سے خوراک خریدی جائے کہ جسمیں اس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو اور پھر اسے ذخیرہ کر لیا جائے پس اگر شہر میں

خوراک ہو یا اس کے علاوہ کوئی بیچ رہا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ اپنے سامان تجارت میں اضافے کی سعی کی جائے۔ میں نے آپ علیہ السلام سے زیتون کے تیل کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے روک لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا عَمَلُكَ قُلْتُ حَنَّاطٌ وَ رُبَّمَا قَدِمْتُ عَلَى نَفَاقٍ وَ رُبَّمَا قَدِمْتُ عَلَى كَسَادٍ فَحَبَسْتُ فَقَالَ فَمَا يَقُولُ مَنْ قِبَلَكَ فِيهِ قُلْتُ يَقُولُونَ مُحْتَكِرٌ فَقَالَ يَبِيعُهُ أَحَدٌ غَيْرُكَ قُلْتُ مَا أَبِيعُ أَنَا مِنْ أَلْفِ جُزْءٍ جُزْءاً قَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الطَّعَامُ الْمَدِينَةَ اشْتَرَاهُ كُلَّهُ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ يَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ إِيَّاكَ أَنْ تَحْتَكِرَ .

4 - ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ابو الفضل سالم حناط سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا کام کرتے ہو؟ میں نے عرض کی میں گندم کا بیوپاری ہوں کبھی اسے بازار میں عام کر دیتا ہوں اور کبھی بازار سے اٹھا دیتا ہوں اور اسے ذخیرہ کر لیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے ہاں اس بارے میں کیا کہا جاتا ہے؟ میں نے عرض کی وہ لوگ کہتے ہیں میں ذخیرہ اندوز ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ کوئی اور بھی بیچتا ہے۔ میں نے عرض کی میں تو ہزاروں حصہ بھی نہیں بیچتا آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسمیں کوئی قباحت نہیں یقیناً قریش کا ایک آدمی تھا جسے حکیم بن حزام کہا جاتا تھا۔ جب بھی شہر میں غلہ آتا تھا وہ تمام کا تمام خرید لیتا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر ناگواری ہوئی اور اسے فرمایا: اے حکیم بن حزام ذخیرہ اندوزی سے باز آجاؤ۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَكِرُ الطَّعَامَ وَ يَتَرَبَّصُ بِهِ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الطَّعَامُ كَثِيراً يَسَعُ النَّاسَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ كَانَ الطَّعَامُ قَلِيلًا لَا يَسَعُ النَّاسَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يَحْتَكِرَ الطَّعَامَ وَ يَتْرُكَ النَّاسَ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ .

5 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو خوراک کو ذخیرہ کرتا ہے اور اس کے ذریعے گرانی کرتا ہے کیا یہ جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر سامان خورد و نوش عام ہے اور لوگ خوشحال ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر سامان خورد و نوش کم ہے اور لوگ خوشحال نہیں ہیں تو خورد و نوش کی اشیاء کو ذخیرہ کرنا اور لوگوں کو بغیر طعام کے چھوڑ دینا غلط ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَ الْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ .

6- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بازار میں سامان لانے والا رزق پانے والا ہے اور ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْحُكْرَةُ فِي الْخِصْبِ أَرْبَعُونَ يَوْماً وَ فِي الشِّدَّةِ وَ الْبَلَاءِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ عَلَى الْأَرْبَعِينَ يَوْماً فِي الْخِصْبِ فَصَاحِبُهُ مَلْعُونٌ وَ مَا زَادَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْعُسْرَةِ فَصَاحِبُهُ مَلْعُونٌ .

7 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ ذخیرہ کرنا فراوانی کے دنوں میں چالیس (40) دن اور تنگدستی و مصیبت کے دنوں میں تین دن تک ہے فراوانی کے دور میں چالیس (40) دن سے ایک دن بھی اوپر ذخیرہ کرنے والا ملعون اور تنگی کے دنوں میں تین دن سے اوپر ذخیرہ کرنے والا ملعون ہے۔

باب بغیر عنوان

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ غَلَاءٌ وَ قَحْطٌ حَتَّى أَقْبَلَ الرَّجُلُ الْمُوسِرُ يَخْلِطُ الْحِنْطَةَ بِالشَّعِيرِ وَ يَأْكُلُهُ وَ يَشْتَرِي بِبَعْضِ الطَّعَامِ وَ كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) طَعَامٌ جَيِّدٌ قَدِ اشْتَرَاهُ أَوَّلَ السَّنَةِ فَقَالَ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ اشْتَرِ لَنَا شَعِيراً فَاخْلِطْ بِهَذَا الطَّعَامِ أَوْ بِعْهُ فَإِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَأْكُلَ جَيِّداً وَ يَأْكُلُ النَّاسُ رَدِيّاً .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اسمٰعیل بن مہران سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ اہل مدینہ کے سروں پر مہنگائی اور قحط آن پڑا یہاں تک کہ خوشحال لوگ بھی گندم میں جو ملا کر کھانے لگے اور تھوڑا سا خوردونوش کا سامان خریدنے لگے۔ درحالانکہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس اعلیٰ قسم کا سامان خوردونوش موجود تھا کہ جسے انہوں نے سال کی ابتداء میں خریدا تھا آپ علیہ السلام نے اپنے غلام کو فرمایا:۔ ہمارے لیے جَو خرید لاؤ اور اس کھانے میں شامل کرو۔ ہمیں برا لگتا ہے کہ ہم اعلیٰ کھائیں اور لوگ گھٹیا کھائیں۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ مُعَتِّبٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ قَدْ تَزَيَّدَ السِّعْرُ بِالْمَدِينَةِ كَمْ عِنْدَنَا مِنْ طَعَامٍ قَالَ قُلْتُ عِنْدَنَا مَا يَكْفِيكَ أَشْهُراً كَثِيرَةً قَالَ أَخْرِجْهُ وَ بِعْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَ لَيْسَ بِالْمَدِينَةِ طَعَامٌ قَالَ بِعْهُ فَلَمَّا بِعْتُهُ قَالَ اشْتَرِ مَعَ النَّاسِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَ قَالَ يَا مُعَتِّبُ اجْعَلْ قُوتَ عِيَالِي نِصْفاً شَعِيراً وَ نِصْفاً حِنْطَةً فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنِّي وَاجِدٌ أَنْ أُطْعِمَهُمُ الْحِنْطَةَ عَلَى وَجْهِهَا وَ لَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَانِيَ اللَّهُ قَدْ أَحْسَنْتُ تَقْدِيرَ الْمَعِيشَةِ .

2 - محمد بن یحییٰ نے علی بن اسمٰعیل سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے جہم بن ابی جہمہ سے اس نے معتب سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا درحالیکہ ان دنوں میں مدینہ میں نرخ بڑھے ہوئے تھے:۔ ہمارے پاس کتنا سامان خوردونوش پڑا ہے؟ میں نے عرض کی:۔ ہمارے پاس اتنا ہے کہ بہت سے مہینوں کے لیے کافی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے نکالو اور بیچ دو میں نے عرض کی مدینہ میں خوراک کم پڑ گئی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے بیچ دو۔ اور جب میں نے اسے بیچ دیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا:۔ جاؤ لوگوں کے ساتھ ملکر روز بروز خریدو اور فرمایا:۔ اے معتب! میرے گھر والوں کی خوراک کے آدھے جو اور آدھی گندم بناؤ یقیناً اللہ عزّوجلّ جانتا ہے کہ میں انہیں صرف گندم کھلا سکتا ہوں مگر میں چاہتا ہوں کہ خدا دیکھے کہ میں نے معیشت میں میانہ روی اختیار کی ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُعَتِّبٍ قَالَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَأْمُرُنَا إِذَا أَدْرَكَتِ الثَّمَرَةُ أَنْ نُخْرِجَهَا فَنَبِيعَهَا وَ نَشْتَرِيَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ يَوْماً بِيَوْمٍ .

3 - علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے محسن بن احمد سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے معتب سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام کو جب پھل (فصل کے پکنے کے بعد) پہنچتے تو ہمیں حکم دیتے کہ ہم لے جا کر انکو فروخت کر دیں اور ہم مسلمانوں کے ساتھ ملکر روز کا روز خریدیں۔

باب فَضْلِ شِرَاءِ الْحِنْطَةِ وَ الطَّعَامِ (گندم اور خوراک خریدنے کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ شِرَاءُ الْحِنْطَةِ يَنْفِي الْفَقْرَ وَ شِرَاءُ الدَّقِيقِ يُنْشِئُ الْفَقْرَ وَ شِرَاءُ الْخُبْزِ مَحْقٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَبْقَاكَ اللَّهُ فَمَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى شِرَاءِ الْحِنْطَةِ قَالَ ذَاكَ لِمَنْ يَقْدِرُ وَ لَا يَفْعَلُ .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے نصر بن اسحق کوفی سے اس نے عباد بن حبیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: گندم خریدنا فقر کو کم کرتا ہے آٹا خریدنا فقر کو پیدا کرتا ہے اور روٹی خریدنا برکت کو ختم کر دیتا ہے میں نے عرض کی: اللہ عزّ و جلّ آپؑ کو باقی فرمائے جو گندم نہ خرید سکتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اس کے لیے ہے جو استطاعت رکھتا ہے مگر نہیں کرتا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُنْذِرِ الزَّبَّالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ دِرْهَمٌ فَاشْتَرِ بِهِ الْحِنْطَةَ فَإِنَّ الْمَحْقَ فِي الدَّقِيقِ .

2 - محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے اس نے علی بن منذر زبال سے اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارے پاس ایک درھم بھی ہو تو گندم خریدو کیونکہ آٹے میں بے برکتی ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا أَبَا الصَّبَّاحِ شِرَاءُ الدَّقِيقِ ذُلٌّ وَ شِرَاءُ الْحِنْطَةِ عِزٌّ وَ شِرَاءُ الْخُبْزِ فَقْرٌ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ .

3 - ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو الصباح آٹا خریدنا ذلت ہے گندم خریدنا عزت ہے اور روٹی خریدنا فقر ہے پس ہمؑ فقر سے اللہ عزّ و جلّ کی پناہ مانگتے ہیں۔

باب كَرَاهَةِ الْجِزَافِ وَ فَضْلِ الْمُكَايَلَةِ

(اٹکل "بغیر تولے ناپے اندازے سے خرید و فروخت" کی کراہت اور ناپنے کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ شَكَا قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) سُرْعَةَ نَفَادِ طَعَامِهِمْ فَقَالَ تَكِيلُونَ أَوْ تَهِيلُونَ قَالُوا نَهِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَعْنِي الْجِزَافَ قَالَ كِيلُوا وَ لَا تَهِيلُوا فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ .

1 - ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ انکی غذا جلدی ختم ہو جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسے

ناپتے ہو یا بغیر ناپے ڈال دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی ویسے ہی رکھ دیتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اٹکل سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ناپو اور ایسے ہی نہ رکھو کیونکہ ناپنا برکت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كِيلُوا طَعَامَكُمْ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الطَّعَامِ الْمَكِيلِ .

2 - علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن جہم سے اس نے حفص بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے طعام کی ناپ تول کرو کیونکہ ناپے ہوئے طعام میں برکت ہوتی ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا أَبَا سَيَّارٍ إِذَا أَرَادَتِ الْخَادِمَةُ أَنْ تَعْمَلَ الطَّعَامَ فَمُرْهَا فَلْتَكِلْهُ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِيمَا كِيلَ .

3 - ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمون سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوسیار! جب نوکرانی کھانا پکائے تو اسے کہو کہ وہ اسکو ناپے کیونکہ ناپے ہوئے میں برکت ہوتی ہے۔

باب لُزُومِ مَا يَنْفَعُ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ (معاملات میں نفع دینے والی چیزوں کا قابو کرنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ شَكَا رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْحُرْفَةَ فَقَالَ انْظُرْ بُيُوعاً فَاشْتَرِهَا ثُمَّ بِعْهَا فَمَا رَبِحْتَ فِيهِ فَالْزَمْهُ .

1 - ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے عمرو بن عثمان سے اس نے محمد بن عذافر سے اس نے اسحق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رزق میں کمی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیچی جانے والی چیزوں میں غور وفکر کرو تب انہیں پہلے خریدو پھر انہیں بیچو پس جن میں منافع ہو اس کو تھام لو۔ (جاری رکھو)

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا نَظَرَ الرَّجُلُ فِي تِجَارَةٍ فَلَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئاً فَلْيَتَحَوَّلْ إِلَى غَيْرِهَا .

2 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی دیکھے کہ اس کی تجارت میں کچھ حاصل نہیں ہے تو وہ اسکے علاوہ کسی اور کاروبار میں کوشش کرے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ بَشِيرٍ النَّبَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا رُزِقْتَ فِي شَيْءٍ فَالْزَمْهُ .

3 -ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن شجرہ سے اس نے بشیر النبال سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں کسی چیز میں رزق ملے تو اس کو جاری رکھو (یعنی جس چیز کی تجارت میں فائدہ ہو اس چیز کی ہمیشہ تجارت کرو)۔

باب التَّلَقِّي (چور بازاری)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا يَتَلَقَّى أَحَدُكُمْ تِجَارَةً خَارِجاً مِنَ الْمِصْرِ وَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَ الْمُسْلِمُونَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

1-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے ،اس نے احمد بن نضر سے ،اس نے عمرو بن شمر سے ،اس نے عروہ بن عبد اللہ سے ،اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔تم تجارت کے قافلہ سے اوروں سے پہلے شہر سے باہر جاکر نہ ملو اور ان کیلئے نہ خرید و جو وہاں موجود نہ ہوں۔۔مسلمانوں کو اللہ عزّ وجلّ رزق دیتاہے ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لَا تَلَقَّ وَ لَا تَشْتَرِ مَا تُلُقِّيَ وَ لَا تَأْكُلْ مِنْهُ .

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مثنیٰ حناط سے اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔شہر سے باہر قافلہ سے اور لوگوں سے پہلے جاکر نہ خرید و چور بازاری نہ کرو اور چور بازاری کا مال مت خرید و اور اس سے مت کھاؤ۔

3- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا حَدُّ التَّلَقِّي قَالَ رَوْحَةٌ .

3-ابن محبوب نے عبد اللہ بن یحییٰ کاہلی سے اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی:۔چور بازاری کی حد کیاہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔روحتہ (تقریباً چار فرسخ)

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا تَلَقَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نَهَى عَنِ التَّلَقِّي قُلْتُ وَ مَا حَدُّ التَّلَقِّي قَالَ مَا دُونَ غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ قُلْتُ وَ كَمِ الْغَدْوَةُ وَ الرَّوْحَةُ قَالَ أَرْبَعُ فَرَاسِخَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِتَلَقٍّ .

4-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔چور بازاری مت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چور بازاری سے منع فرمایاہے۔میں نے عرض کی چور بازاری کی حد کیاہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: الغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ۔میں نے عرض کی الغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ کتنا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔چار فرسخ۔ابن ابی عمیر کہتاہے کہ اس سے زیادہ فاصلے سے خرید کر بیچنا چور بازاری نہیں۔

باب الشَّرْطِ وَ الْخِيَارِ فِي الْبَيْعِ (بیع میں شرط وخیار)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطاً مُخَالِفاً لِكِتَابِ اللَّهِ فَلَا يَجُوزُ لَهُ وَ لَا يَجُوزُ عَلَى الَّذِي اشْتُرِطَ عَلَيْهِ وَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ فِيمَا وَافَقَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا:۔ جو شخص لین دین میں شرط لگائے جو کہ کتاب خدا کی مخالف شرط ہو تو نہ اس کے لیے جائز ہے اور نہ اس کے لیے جائز ہے کہ جس پر اس نے یہ شرط لگائی ہے۔ مسلمان اپنی اپنی زبان پر جو کتاب اللہ عزّ و جلّ کے موافق ہو۔

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الشَّرْطُ فِي الْحَيَوَانِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي اشْتَرَطَ أَمْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ أَحْدَثَ الْمُشْتَرِي فِيمَا اشْتَرَى حَدَثاً قَبْلَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ فَذَلِكَ رِضًا مِنْهُ فَلَا شَرْطَ قِيلَ لَهُ وَ مَا الْحَدَثُ قَالَ أَنْ لَامَسَ أَوْ قَبَّلَ أَوْ نَظَرَ مِنْهَا إِلَى مَا كَانَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ قَبْلَ الشِّرَاءِ

2 -ابن محبوب نے علی بن رئاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا حیوان کے سودے میں تین دن کی شرط ہوتی ہے خریدنے والے کے حق میں چاہے وہ شرط لگائے یا نہ لگائے پس اگر خریدنے والا تین دن سے پہلے خریدے ہوئے حیوان میں کوئی نقص پاتا ہے تو اس سے واپسی قبول کی جائے گی پس اسمیں کوئی شرط نہیں۔ آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا حدث کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ چھوئے، چومے، اس کی طرف دیکھے یہاں تک کہ ہر وہ شے کہ جو خریدنے سے پہلے اس پر حرام تھی۔

3- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّابَّةَ أَوِ الْعَبْدَ وَ يَشْتَرِطُ إِلَى يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَيَمُوتُ الْعَبْدُ أَوِ الدَّابَّةُ أَوْ يَحْدُثُ فِيهِ حَدَثٌ عَلَى مَنْ ضَمَانُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَى الْبَائِعِ حَتَّى يَنْقَضِيَ الشَّرْطُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ يَصِيرَ الْمَبِيعُ لِلْمُشْتَرِي .

3- ابن محبوب نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو چوپایہ یا غلام خریدتا ہے اور ایک دن یا دو دن کی شرط لگاتا ہے۔ پس وہ غلام یا چوپایہ مر جاتا ہے یا اس میں کوئی عیب رونما ہو جاتا ہے تو اس کا ضامن کون ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا بیچنے والے پر ہے یہانتک کہ تین دن کی شرط گزر جائے اور بیچی جانے والی چیز خریدنے والے کی ہو جائے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ وَ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا وَ صَاحِبُ الْحَيَوَانِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ ثُمَّ يَدَعُهُ عِنْدَهُ وَ يَقُولُ حَتَّى نَأْتِيَكَ بِثَمَنِهِ قَالَ إِنْ جَاءَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

4 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے اس نے ابن بکیر سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ سودا کرنے والے دونوں فریق اختیار رکھتے ہیں (سودہ ختم کرنے کا) یہاں تک کہ جدا ہو جائیں۔ حیوان کے سودے کرنے والا تین دن تک اختیار رکھتا ہے۔ میں نے عرض کی:۔ ایک شخص دوسرے سے سامان خریدتا ہے

پھر اس سامان کو اس کے خریدنے والے کے پاس چھوڑ جاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس قیمت لائے فرمایا:۔ اگر وہ تین دن کے اندر اندر آ جائے تو ٹھیک ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہ ہو گی۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا وَ صَاحِبُ الْحَيَوَانِ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

5 -ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ سودا کرنے والے جب تک جدا نہ ہو جائیں اختیار رکھتے ہیں اور حیوان کا سودا کرنے والے کو تین دن کا اختیار ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا الشَّرْطُ فِي الْحَيَوَانِ فَقَالَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي قُلْتُ فَمَا الشَّرْطُ فِي غَيْرِ الْحَيَوَانِ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِذَا افْتَرَقَا فَلَا خِيَارَ بَعْدَ الرِّضَا مِنْهُمَا

6 -محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جمیل سے، اس نے فضیل سے روایت کی کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی:۔ حیوان کی خرید کرنے والے میں کیا شرط ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ مشتری کے لیے تین دن۔ میں نے عرض کی:۔ غیر حیوان میں کیا شرط ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ سودا کرنے والوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار ہے اور جب جدا ہو جائیں تو انہیں کوئی اختیار نہیں دونوں کی رضا کے بعد۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بَيْعاً فَهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا فَإِذَا افْتَرَقَا وَجَبَ الْبَيْعُ

7 -علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب بھی کوئی شخص کسی شخص سے کوئی چیز خرید تا ہے تو ان دونوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے اور جب وہ جدا ہو جائیں تو معاملہ واجب ہو جاتا ہے

قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ أَبِي اشْتَرَى أَرْضاً يُقَالُ لَهَا الْعُرَيْضُ فَابْتَاعَهَا مِنْ صَاحِبِهَا بِدَنَانِيرَ فَقَالَ لَهُ أُعْطِيكَ وَرِقاً بِكُلِّ دِينَارٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَبَاعَهُ بِهَا فَقَامَ أَبِي فَاتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ لِمَ قُمْتَ سَرِيعاً قَالَ أَرَدْتُ أَنْ يَجِبَ الْبَيْعُ .

راوی کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ میرےؑ بابا علیہ السلام نے عریض نامی زمین خریدی اور اسکے مالک سے اس کا معاملہ دیناروں میں فرمایا اور اسے فرمایا:۔ میں تمہیں ہر دینار کے بدلے دس درہم چاندی کے سکے دوں گا پس اس نے آپ علیہ السلام کو زمین بیچ دی اس قیمت میں۔ پس میرےؑ بابا علیہ السلام اٹھ گئے میںؑ انؑ کے پیچھے گیا اور میںؑ نے عرض کی اے بابا جان (علیہ السلام)! آپ علیہ السلام اتنی جلدی کیوں اٹھ گئے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ میںؑ چاہتا تھا کہ معاملہ واجب ہو جائے۔

8- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ بَايَعْتُ رَجُلًا فَلَمَّا بَايَعْتُهُ قُمْتُ فَمَشَيْتُ خِطَاءً ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي لِيَجِبَ الْبَيْعُ حِينَ افْتَرَقْنَا .

8 -علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابی ایوب سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ: میںؑ نے ایک شخص سے سودا کیا۔ جب سودا کر لیا تو میںؑ اٹھا اور ایک قدم چلا پھر میںؑ واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھا تا کہ جب ہم جدا ہوں تو بیع واجب ہو جائے (معاملہ پکا ہو جائے)۔

9- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى أَمَةً بِشَرْطٍ مِنْ رَجُلٍ يَوْماً أَوْ يَوْمَيْنِ فَمَاتَتْ عِنْدَهُ وَ قَدْ قَطَعَ الثَّمَنَ عَلَى مَنْ يَكُونُ الضَّمَانُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي اشْتَرَى ضَمَانٌ حَتَّى يَمْضِيَ بِشَرْطِهِ .

9 -حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن ساعتہ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے آبان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے کنیز خریدی ایک دن یا دو دن کی شرط پر جو کہ اس کے پاس مر گئی اور اس نے قیمت روک دی ہے تاوان کس پر ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے خریدا ہے اس پر کوئی تاوان نہیں یہاں تک کہ اس کی شرط گزر جائے۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ احْتَاجَ إِلَى بَيْعِ دَارِهِ فَمَشَى إِلَى أَخِيهِ فَقَالَ لَهُ أَبِيعُكَ دَارِي هَذِهِ وَ تَكُونُ لَكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لِغَيْرِكَ عَلَى أَنْ تَشْتَرِطَ لِي إِنْ أَنَا جِئْتُكَ بِثَمَنِهَا إِلَى سَنَةٍ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا إِنْ جَاءَ بِثَمَنِهَا إِلَى سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ قُلْتُ فَإِنَّهَا كَانَتْ فِيهَا غَلَّةٌ كَثِيرَةٌ فَأَخَذَ الْغَلَّةَ لِمَنْ تَكُونُ فَقَالَ الْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِي أَ لَا تَرَى أَنَّهُ لَوِ احْتَرَقَتْ لَكَانَتْ مِنْ مَالِهِ .

10 -محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے اس نے اسحق بن عمار سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا اس نے کہ جس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سماعت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں آپ علیہ السلام کے پاس موجود تھا اس نے کہا ایک مسلمان شخص اپنے گھر کے بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے پس وہ چل کر اپنے بھائی کے پاس جاتا ہے اور اسے کہتا ہے میں تم کو اپنا یہ گھر بیچتا ہوں اور یہ تیرا ہو مجھے پسند ہے اس سے کہ یہ کسی غیر کا ہو البتہ میری اس شرط پر کہ اگر میں ایک سال کے اندر اندر اس کی قیمت تم کو واپس لا دوں تو مجھے گھر واپس کر دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی قباحت نہیں اگر وہ سال کے اندر قیمت لاتا ہے تو اسے گھر واپس کر دے۔ میں نے عرض کی اگر اس گھر میں بہت سا نفع حاصل ہوا ہو (کرایہ وغیرہ کی صورت میں) تو نفع کس کا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خریدنے والے کا ہے نفع۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اگر اس (بائع) نے قیمت سے نفع اٹھایا ہے تو وہ اس کا مال ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ ثُمَّ يَدَعُهُ عِنْدَهُ يَقُولُ حَتَّى آتِيَكَ بِثَمَنِهِ قَالَ إِنْ جَاءَ بِثَمَنِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

11 -محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی: ایک شخص دوسرے سے سامان خرید کر اسکے پاس ہی رکھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اسکی قیمت لانے تک چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ قیمت لے کر ان تین دنوں میں آ جائے تو ٹھیک ورنہ اسکی کوئی حیثیت نہیں (یعنی معاملہ ختم ہو گا)

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعاً مِنْ رَجُلٍ وَ أَوْجَبَهُ غَيْرَ أَنَّهُ تَرَكَ الْمَتَاعَ عِنْدَهُ وَ لَمْ يَقْبِضْهُ قَالَ آتِيكَ غَداً إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَسُرِقَ الْمَتَاعُ مِنْ مَالِ مَنْ يَكُونُ قَالَ مِنْ مَالِ صَاحِبِ الْمَتَاعِ الَّذِي هُوَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يُقَبِّضَ الْمَتَاعَ وَ يُخْرِجَهُ مِنْ بَيْتِهِ فَإِذَا أَخْرَجَهُ مِنْ بَيْتِهِ فَالْمُبْتَاعُ ضَامِنٌ لِحَقِّهِ حَتَّى يَرُدَّ مَالَهُ إِلَيْهِ .

12 - محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے سے سامان خرید تا ہے اور اسے پابند بناتا ہے در حالیکہ اس نے سامان کو اس کے پاس چھوڑ دیا ہے اور اسے قبضے میں نہیں لیا ہے اور کہا ہے کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا انشاء اللہ اور وہ سامان چوری ہو جاتا ہے تو کس کے مال سے ہو گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا جس کے گھر میں سامان ہے اور جو سامان کا مالک ہے اسکے مال سے ہو اجب تک خریدنے والا قبضے میں لے کر اسے اسکے گھر سے باہر نہ نکالے البتہ جب خریدنے والا اس سامان کو اس کے گھر سے نکال لے پس بیچنے والا خریدنے والے کے حق کا ضامن ہو گا یہانتک کہ اس کا مال اس کو پلٹا دے۔

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ عُهْدَةُ الْبَيْعِ فِي الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ إِنْ كَانَ بِهَا خَبَلٌ أَوْ بَرَصٌ أَوْ نَحْوُ هَذَا وَ عُهْدَتُهُ السَّنَةُ مِنَ الْجُنُونِ فَمَا بَعْدَ السَّنَةِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

13 - محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے وشاء سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ غلاموں اور کنیزوں کی بیع میں تین دن کی مہلت ہے اگر انہیں فالج یا برص یا ان جیسا کوئی مرض نکل آئے تو اس جنون کی صورت میں ایک سال مدت ہے ایک سال کے بعد کچھ نہیں۔

14- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّا نُخَالِطُ أُنَاساً مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ وَ غَيْرِهِمْ فَنَبِيعُهُمْ وَ نَرْبَحُ عَلَيْهِمُ الْعَشَرَةَ اثْنَا عَشَرَ وَ الْعَشَرَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَ نُؤَخِّرُ ذَلِكَ فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ السَّنَةَ وَ نَحْوَهَا وَ يَكْتُبُ لَنَا الرَّجُلُ عَلَى دَارِهِ أَوْ أَرْضِهِ بِذَلِكَ الْمَالِ الَّذِي فِيهِ الْفَضْلُ الَّذِي أَخَذَ مِنَّا شِرَاءً وَ قَدْ بَاعَ وَ قَبَضَ الثَّمَنَ مِنْهُ فَنَعِدُهُ إِنْ هُوَ جَاءَ بِالْمَالِ إِلَى وَقْتٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ الشِّرَاءَ فَإِنْ جَاءَ الْوَقْتُ وَ لَمْ يَأْتِنَا بِالدَّرَاهِمِ فَهُوَ لَنَا فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ الشِّرَاءِ قَالَ أَرَى أَنَّهُ لَكَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ وَ إِنْ جَاءَ بِالْمَالِ لِلْوَقْتِ فَرُدَّ عَلَيْهِ .

14- ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے علی بن نعمان سے اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی:۔ ہم شہر کے ارد گرد رہنے والے اور دیگر لوگوں سے ملتے ہیں اور انہیں چیزیں بیچتے ہیں اور ان پر دس کے بدلے پندرہ یا دس کے بدلے تیرہ کا نفع لیتے ہیں در حالیکہ ہم انہیں سال یا اس جیسی مہلت دیتے ہیں جبکہ وہ ہمیں اپنی زمین یا گھر لکھ کے دیتے ہیں اس مال کے بدلے میں حالانکہ وہ بہت قیمتی ہوتا ہے گھر یا باغ۔ کہ جو ہمیں لکھ کر دیتا ہے کہ میں نے بیچ کر قیمت قبضے میں لے لی ہے پھر جب ہم واپس جاتے ہیں تو اگر وہ ہمارے اور اسکے درمیان طے شدہ وقت کے اندر ہمارا مال لاتا ہے تو ٹھیک اور اگر وقت تک درہم نہ لائے تو وہ گھر یا باغ ہمارا ہوتا ہے اس خریداری کے بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ تمہارے لیے نہ بھی کر پائے اور صحیح وقت کے بعد بھی مال لے کر آئے تو اس کا گھر یا باغ اسکو پلٹا دینا چاہیے۔

15- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ أَوْ غَيْرِهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ الَّذِي يَفْسُدُ فِي يَوْمِهِ وَ يَتْرُكُهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ بِالثَّمَنِ قَالَ إِنْ جَاءَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّيْلِ بِالثَّمَنِ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

15 - محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن ابو حمزہ سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابوالحسن علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو ایسی چیز خریدے کہ جو اس دن ہی خراب ہو جانے والی ہو اور اسے وہیں چھوڑ کر جائے تاکہ قیمت لائے آپؑ نے اس کے بارے میں فرمایا:۔ اگر وہ رات ہونے سے پہلے قیمت لے کر آئے تو ٹھیک ورنہ کوئی معاہدہ نہیں ہوگا۔

16- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ اشْتَرَيْتُ مَحْمِلًا فَأَعْطَيْتُ بَعْضَ ثَمَنِهِ وَ تَرَكْتُهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ ثُمَّ احْتَبَسْتُ أَيَّاماً ثُمَّ جِئْتُ إِلَى بَائِعِ الْمَحْمِلِ لآخُذَهُ فَقَالَ قَدْ بِعْتُهُ فَضَحِكْتُ ثُمَّ قُلْتُ لَا وَ اللَّهِ لَا أَدَعُكَ أَوْ أُقَاضِيَكَ فَقَالَ لِي تَرْضَى بِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قُلْتُ نَعَمْ فَأَتَيْنَاهُ فَقَصَصْنَا عَلَيْهِ قِصَّتَنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِقَوْلِ مَنْ تُحِبُّ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا أَ بِقَوْلِ صَاحِبِكَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ قُلْتُ بِقَوْلِ صَاحِبِي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنِ اشْتَرَى شَيْئاً فَجَاءَ بِالثَّمَنِ فِي مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ إِلَّا فَلَا بَيْعَ لَهُ .

16 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حسن بن حسین سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے محمل خریدا اس کی کچھ قیمت دے کر اس کے مالک کے پاس ہی چھوڑ دیا پھر کچھ دن گزار کر میں محمل اٹھانے کے لیے اس کے بیچنے والے کے پاس گیا تو اس نے کہا میں نے اسے بیچ دیا۔ میں نے ہنس کر کہا:۔ نہیں اللہ عزّ و جلّ کی قسم تمہیں ایسے نہ چھوڑوں گا یا تیرے بارے میں فیصلہ کراؤں گا۔ اس نے مجھے کہا کیا تو ابو بکر بن عیاش کی قضاوت پر راضی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ پس ہم اس کے پاس گئے اور اپنا قصہ سنایا۔ ابو بکر نے کہا:۔ تم جس قول پر پسند کرو تمہارے درمیان تمہارے امام علیہ السلام کے قول کے مطابق فیصلہ کروں یا کسی اور کے قول کے مطابق فیصلہ کروں؟ میں نے کہا:۔ میرے امام علیہ السلام کے قول کے مطابق۔ اس نے کہا میںؑ نے انؑ سے سنا وہؑ فرما رہے تھے:۔ جو کوئی چیز خریدے اگر وہ اس کی قیمت تین دن کے اندر اندر لائے تو ٹھیک ورنہ اس کی کوئی خرید نہیں۔

17- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) قَضَى فِي رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْباً بِشَرْطٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَعَرَضَ لَهُ رِبْحٌ فَأَرَادَ بَيْعَهُ قَالَ لِيُشْهِدْ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَهُ فَاسْتَوْجَبَهُ ثُمَّ لْيَبِعْهُ إِنْ شَاءَ فَإِنْ أَقَامَهُ فِي السُّوقِ وَ لَمْ يَبِعْ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ

17 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جس نے آدھے دن تک کی شرط پر کپڑا خریدا اسے نفع ملنے لگا تو اس نے بیع کا ارادہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اسے گواہ لانے چاہیے کہ اس نے اسے راضی کیا اور سودے کو واجب کرنے کا کہا پھر چاہتا تو اسے بیچتا۔ پس اگر اس نے اسے بازار میں لا کر رکھا اگرچہ بیچا نہیں تو بھی اس پر سودا واجب ہو گیا ہے۔

بَاب مَنْ يَشْتَرِي الْحَيَوَانَ وَ لَهُ لَبَنٌ يَشْرَبُهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ

(جو دودھ والے حیوان کو خریدے دودھ پیئے اور واپس کر دے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى شَاةً فَأَمْسَكَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ رَدَّهَا قَالَ إِنْ كَانَ فِي تِلْكَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ يَشْرَبُ لَبَنَهَا رَدَّ مَعَهَا ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا لَبَنٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے ابو المغرا سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے بکری خریدی اسے تین دن باندھا پھر اسے پلٹا دیا فرمایا:۔ اگر ان تین دن میں اس نے اسکا دودھ پیا تو اسے چاہیے کہ تین دن طعام اسکے ساتھ پلٹائے اگر اس کا دودھ نہیں تھا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ . علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس جیسی روایت کی ہے۔

باب إِذَا اخْتَلَفَ الْبَائِعُ وَ الْمُشْتَرِي

(جب بیچنے والے اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جائے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ فَيَقُولُ الْمُشْتَرِي هُوَ بِكَذَا وَ كَذَا بِأَقَلَّ مَا قَالَ الْبَائِعُ قَالَ الْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ مَعَ يَمِينِهِ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ قَائِماً بِعَيْنِهِ .

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے چیز بیچی اور مشتری کہتا ہے وہ چیز اسکے ساتھی یعنی بیچنے والے سے کم قیمت بتاتا ہے فرمایا :۔ بیچنے والے کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اس وقت کہ جب چیز اصلی حالت میں موجود ہو۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا التَّاجِرَانِ صَدَقَا بُورِكَ لَهُمَا فَإِذَا كَذَبَا وَ خَانَا لَمْ يُبَارَكْ لَهُمَا وَ هُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنِ اخْتَلَفَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ رَبِّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَا .

2- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے حسین بن عمر بن یزید سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تاجران سچ بولیں تو ان کے لیے مبارک ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور خیانت کریں تو ان کے لیے مبارک نہیں اور وہ جدا ہونے تک اختیار رکھتے ہیں۔ اور انمیں اختلاف ہو جائے تو صاحب متاع کا قول سچ مانا جائے گا یا سودا ترک قرار پائے گا۔

باب بَيْعِ الثِّمَارِ وَ شِرَائِهَا (پھلوں کی فروخت اور ان کا خریدنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّطْبَةِ تُبَاعُ قَطْعَةً أَوْ قَطْعَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ قَطَعَاتٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ أَكْثَرْتُ السُّؤَالَ عَنْ أَشْبَاهِ هَذِهِ فَجَعَلَ يَقُولُ لَا بَأْسَ بِهِ فَقُلْتُ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ اسْتِحْيَاءً مِنْ كَثْرَةِ مَا سَأَلْتُهُ وَ قَوْلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّ مَنْ يَلِينَا يُفْسِدُونَ عَلَيْنَا هَذَا كُلَّهُ فَقَالَ أَظُنُّهُمْ سَمِعُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي النَّخْلِ ثُمَّ حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ رَجُلٌ فَسَكَتَ فَأَمَرْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي النَّخْلِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَسَمِعَ ضَوْضَاءً فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ لَهُ تَبَايَعَ النَّاسُ بِالنَّخْلِ فَقَعَدَ النَّخْلُ الْعَامَ فَقَالَ (**صلى الله عليه وآله**) أَمَّا إِذَا فَعَلُوا فَلَا يَشْتَرُوا النَّخْلَ الْعَامَ حَتَّى يَطْلُعَ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَمْ يُحَرِّمْهُ .

1 - محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حجال سے اس نے ثعلبہ سے اس نے برید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا:۔ تازہ کھجوروں کے بارے میں کہ ہم ان کا ایک مرتبہ چننا، دو مرتبہ چننا یا زیادہ بار چننا بیچتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں اس قسم کے سوال آپ علیہ السلام سے اکثر پوچھتا رہتا تھا اور آپ علیہ السلام ہمیشہ فرماتے تھے کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی اللہ عزّ و جَلَّ آپ علیہ السلام کو قائم رکھے۔ شرمندہ ہو کر اپنے کثرت سوال سے اور انؑ کے قول کوئی قباحت نہیں ہے سے جو ہمارے پہلے تھے وہ اس سب کو ہمارے لیے خراب شمار کرتے تھے تب آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھجور والی حدیث سنی ہو گی پھر ان کے اور میرے درمیان بندہ حائل ہوا تو آپ علیہ السلام ساکن ہو گئے تب میں نے محمد بن مسلم کو کہا وہ ابو جعفر علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھجور والی حدیث کے بارے میں سوال کرے تب ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے تو انہیں شور و غل سنائی دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کیا گیا کہ لوگ کھجور بیچ رہے ہیں جبکہ ان پر ابھی پھل نہیں آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جب وہ ایسا کریں تو تم اس وقت تک کھجور نہ خریدو کہ جب تک اسمیں کوئی چیز ظاہر نہ ہو جائے اور جب ظاہر ہو جائے تو مت رکو۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ شِرَاءِ النَّخْلِ وَ الْكَرْمِ وَ الثِّمَارِ ثَلَاثَ سِنِينَ أَوْ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ يَقُولُ إِنْ لَمْ يُخْرِجْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ أَخْرَجَ فِي قَابِلٍ وَ إِنِ اشْتَرَيْتَهُ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَا تَشْتَرِهِ حَتَّى يَبْلُغَ فَإِنِ اشْتَرَيْتَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ فَلَا بَأْسَ وَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ الْمُسَمَّاةَ مِنْ أَرْضٍ فَهَلَكَ ثَمَرَةُ تِلْكَ الْأَرْضِ كُلُّهَا فَقَالَ قَدِ اخْتَصَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَكَانُوا يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يَدَعُونَ الْخُصُومَةَ نَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ الْبَيْعِ حَتَّى تَبْلُغَ الثَّمَرَةُ وَ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَ لَكِنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ خُصُومَتِهِمْ .

2 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کھجور، انگور کی بیل، اور پھلوں کو تین یا چار سال کے لیے فروخت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ فرمایا:۔ اگر اس سال اس نے پھل نہ اٹھایا تو اگلے سال اٹھائے گی اور اگر تم انہیں ایک سال کے لیے بیچتے ہو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ تیار نہ ہو جائے اور اگر تم تیار ہونے سے پہلے اسے تین سال کے لیے بیچ دو تو کوئی قباحت نہیں۔ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جو ایک معین زمین کے پھل خریدتا ہے اور اس زمین کا سارا پھل برباد ہو جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا انہوں نے اس معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی ہے یہ اس زمانے میں بھی ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ دشمنی نہیں چھوڑتے تو انہیں اس قسم کے سودے سے روکا جب تک کہ پھل نہ آجائے اور جب پھل آجائے تو انہیں نہیں روکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ان کی آپس میں دشمنی کے سبب کیا۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) هَلْ يَجُوزُ بَيْعُ النَّخْلِ إِذَا حَمَلَ فَقَالَ يَجُوزُ بَيْعُهُ حَتَّى يَزْهُوَ فَقُلْتُ وَ مَا الزَّهْوُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ يَحْمَرُّ وَ يَصْفَرُّ وَ شِبْهُ ذَلِكَ .

3 - حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی الوشّاء سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا:۔ جب کھجور نے پھل اٹھایا ہوا ہو کیا اس کی فروخت جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جب وہ پھل بڑا ہو جائے تو انکی فروخت جائز ہے۔ میں نے عرض کی یہ بڑا ہونا کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب وہ پیلی یا سرخ ہو جائیں یا ان جیسی ہو جائیں۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِي نَخْلًا بِالْبَصْرَةِ فَأَبِيعُهُ وَ أُسَمِّي الثَّمَنَ وَ أَسْتَثْنِي الْكُرَّ مِنَ التَّمْرِ أَوْ أَكْثَرَ أَوِ الْعِذْقَ مِنَ النَّخْلِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ بَيْعُ السَّنَتَيْنِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ ذَا عِنْدَنَا عَظِيمٌ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَحَلَّ ذَلِكَ فَتَظَالَمُوا فَقَالَ (**عليه السلام**) لَا تُبَاعُ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا .

4 -محمد بن اسمٰعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میری بصرہ میں کھجور ہے میں اسے بیچتا ہوں اور قیمت معین کرتا ہوں اور ساتھ میں چالیس (40) اردب کھجوریں یا اس سے زیادہ یا ایک خوشہ کھجور کا مستثنیٰ قرار دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! دو سال کی بیع۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! یہ ہمارے ہاں بہت گناہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں کیا ہے اگر میں تم سے کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حلال قرار دیا تھا پس وہ آپس میں ظلم کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس وقت تک پھل نہ بیچو جب تک وہ ظاہر ہو کر بڑھنا شروع نہ کر دے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا كَانَ الْحَائِطُ فِيهِ ثِمَارٌ مُخْتَلِفَةٌ فَأَدْرَكَ بَعْضُهَا فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهَا جَمِيعاً .

5 -محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: باغیچہ میں مختلف انواع کے پھل دار درخت ہوں اور انمیں سے بعض پر پھل پک جائیں تو اس پورے باغ کے سودے میں کوئی قباحت نہیں۔

6- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ فَقَالَ إِذَا كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْضِ بَيْعٌ لَهُ غَلَّةٌ قَدْ أَدْرَكَتْ فَبَيْعُ ذَلِكَ كُلِّهِ حَلَالٌ .

6۔حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پھلوں کے پکنے سے پہلے بیچنے کے بارے میں سوال کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اس زمین میں سے کوئی اور منفعت بھی ہو کہ جو سیر ہو اور اسکے ساتھ ملا کر بیچا جائے تو ساری بیع حلال ہے۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاؤُهَا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ طَلْعُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ مَعَهَا شَيْئاً غَيْرَهَا رَطْبَةً أَوْ بَقْلًا فَيَقُولَ أَشْتَرِي مِنْكَ هَذِهِ الرُّطْبَةَ وَ هَذَا النَّخْلَ وَ هَذَا الشَّجَرَ بِكَذَا وَ كَذَا فَإِنْ لَمْ تَخْرُجِ الثَّمَرَةُ كَانَ رَأْسُ مَالِ الْمُشْتَرِي فِي الرُّطْبَةِ وَ الْبَقْلِ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ وَرَقِ الشَّجَرِ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاؤُهُ ثَلَاثَ خَرَطَاتٍ أَوْ أَرْبَعَ خَرَطَاتٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْوَرَقَ فِي شَجَرَةٍ فَاشْتَرِ فِيهِ مَا شِئْتَ مِنْ خَرْطَةٍ .

7۔ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا پھل کے ظاہر ہونے سے پہلے اسے بیچا جا سکتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہاں مگر یہ کے اسکے ساتھ پکی کھجوریں یا سبزیاں وغیرہ خریدی جائیں تو درست ہے اور خریدنے والا کہے میں تم سے یہ پکی کھجوریں یہ کھجور کا درخت اور یہ درخت اتنی قیمت کے بدلے خریدتا ہوں پس اگر پھل نہ بھی نکلے تو خریدنے والے کا اصل سرمایہ کھجوروں اور سبزیوں میں ہو گا میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا کیا درخت کے پتوں کو خریدا جا سکتا ہے تین مرتبہ یا چار مرتبہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم درخت میں پتے دیکھو تو خرید سکتے ہو جتنی مرتبہ چاہو۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى بُسْتَاناً فِيهِ نَخْلٌ وَ شَجَرٌ مِنْهُ مَا قَدْ أَطْعَمَ وَ مِنْهُ مَا لَمْ يُطْعِمْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِيهِ مَا قَدْ أَطْعَمَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى بُسْتَاناً فِيهِ نَخْلٌ لَيْسَ فِيهِ غَيْرُ بُسْرٍ أَخْضَرَ فَقَالَ لَا حَتَّى يَزْهُوَ قُلْتُ وَ مَا الزَّهْوُ قَالَ حَتَّى يَتَلَوَّنَ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے قاسم بن محمد الجُوْهَرِي سے اس نے علی ابن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے باغیچہ خریدا جس میں کھجور اور ایسے درخت ہیں کہ جن میں سے کچھ کو کھایا جاتا ہے اور کچھ کو نہیں کھایا جاتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو باغ خریدتا ہے کہ جس میں کھجور کے کچے سبز پھل لگے ہوئے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک بڑے نہ ہو جائیں میں نے عرض کی یہ بڑا ہونا کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تک رنگ نہ پکڑ لیں۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ قُلْتُ لَهُ أُعْطِي الرَّجُلَ لَهُ الثَّمَرَةُ عِشْرِينَ دِينَاراً عَلَى أَنِّي أَقُولُ لَهُ إِذَا قَامَتْ ثَمَرَتُكَ بِشَيْءٍ فَهِيَ لِي بِذَلِكَ الثَّمَنِ إِنْ رَضِيتُ أَخَذْتُ وَ إِنْ كَرِهْتُ تَرَكْتُ فَقَالَ مَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْطِيَهُ وَ لَا تَشْتَرِطَ شَيْئاً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا يُسَمِّي شَيْئاً وَ اللَّهُ يَعْلَمُ مِنْ نِيَّتِهِ ذَلِكَ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِذَا كَانَ مِنْ نِيَّتِهِ [ذَلِكَ] .

9۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا میں نے پھلوں والے ایک شخص کو بیس دینار دیے یہ کہتے ہوئے کہ جب تیرا کسی چیز پر پھل آئے گا اس قیمت کے بدلے میرا ہو گا مجھ کو پسند آئے تو خریدوں گا ورنہ نہیں اگر تم راضی ہو تو مجھ سے رقم لے لو اور اگر تمھیں پسند نہیں چھوڑ دو آپ علیہ السلام نے فرمایا تم ایسا نہیں کر سکتے قیاس کرتے ہوئے۔ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اس نے کسی چیز کا نام نہیں لیا اللہ ہی اسے جانتا ہے اسکی نسبت میں کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکی نسبت میں ہے تو یہ سودا درست نہیں ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لآِخَرَ بِعْنِي ثَمَرَةَ نَخْلِكَ هَذَا الَّذِي فِيهَا بِقَفِيزَيْنِ مِنْ تَمْرٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ يُسَمِّي مَا شَاءَ فَبَاعَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَ قَالَ التَّمْرُ وَ الْبُسْرُ مِنْ نَخْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِهِ فَأَمَّا أَنْ يَخْلِطَ التَّمْرَ الْعَتِيقَ أَوِ الْبُسْرَ فَلَا يَصْلُحُ وَ الزَّبِيبُ وَ الْعِنَبُ مِثْلُ ذَلِكَ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی ابن عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں قفیز (قفیز ایک خاص پیمانہ ہے) کھجور کے یا اس سے کم ہو یا اس سے زیادہ ہو جتنا مرضی چاہے معین کریں بس وہ اسے اس سے خرید لے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں پکی ہوئی کھجوریں اور کچی کھجوریں جو ایک ہی درخت کی ہوں۔ ان میں کوئی قباحت نہیں البتہ پرانی کھجوریں اور نئی کھجوریں ملا کر بیچنا درست نہیں ہے خشک انجیر اور انگور انہی کی مثل ہے

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ سَنَتَيْنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَالرُّطَبَةُ يَبِيعُهَا هَذِهِ الْجِزَّةَ وَ كَذَا وَ كَذَا جِزَّةً بَعْدَهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ قَدْ كَانَ أَبِي يَبِيعُ الْحِنَّاءَ كَذَا وَ كَذَا خَرْطَةً .

11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابو نصر سے اس نے معاویہ بن میسرۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کھجور کے دو سال کے پھل کو بیچنے کے بارے میں سوال کیا آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض

کی پکی کھجوریں اس مرتبہ کی اور اس کے بعد فلاں فلاں مرتبہ کی بیچ دیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا میرے بابا علیہ السلام مہندی کو فلاں فلاں مرتبہ کی کٹائی کے حساب سے فروخت فرماتے تھے۔

12- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ لَقِحَ فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِذَلِكَ .

12۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے کئی ایک سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے یحییٰ بن علاء سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ایسی کھجور جس کا پھل کیلئے پھول ظاہر ہو چکا ہو کے لئے ھاں مگر یہ کہ بیع کے وقت اسکی شرط رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي شِرَاءِ الثَّمَرَةِ قَالَ إِذَا سَاوَتْ شَيْئاً فَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهَا .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہا ابو عبداللہ علیہ السلام نے پھلوں کے خریدنے کے بارے میں فرمایا جب کوئی چیز ممکن الانتفاع ہو جائے تو اسکی خریداری میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أَبَّرَهُ فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) .

14۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر امومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس نے ایسا کھجور کا درخت بیچا کہ جسکی اصلاح ہو چکی تھی تو اس کھجور کا پھل بیچنے والے کا ہو گا ہاں مگر یہ کہ سودے کے وقت شرط کیا جائے پھر علی علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ تَفْسِيرُ قَوْلِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَنَّ الْفَوَاكِهَ وَ جَمِيعَ أَصْنَافِ الْغَلَّاتِ إِذَا حُمِلَتْ مِنَ الْقُرَى إِلَى السُّوقِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَبِيعَ أَهْلُ السُّوقِ لَهُمْ مِنَ النَّاسِ يَنْبَغِي أَنْ يَبِيعَهُ حَامِلُوهُ مِنَ الْقُرَى وَ السَّوَادِ فَأَمَّا مَنْ يَحْمِلُ مِنْ مَدِينَةٍ إِلَى مَدِينَةٍ فَإِنَّهُ يَجُوزُ وَ يَجْرِي مَجْرَى التِّجَارَةِ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے فرمان شہر والے دیہات والے کے لیے فروخت نہ کرے کہ تفسیر یہ ہے کہ پھل اور تمام غلہ جات جب بستیوں سے بازار لائے جاتے ہیں تو جائز نہیں ہے کہ بازار والے لوگوں سے پہلے ان سے وہ خرید لیں بلکہ قرب وجوار سے وہ اُٹھا کر لانے والے خود ہی فروخت کریں البتہ جو چیز ایک شہر سے دوسرے شہر لے جائی جائے تو وہ تجارت ہوتی ہے۔

16- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قُلْتُ لَهُ إِنِّي كُنْتُ بِعْتُ رَجُلًا نَخْلًا كَذَا وَ كَذَا نَخْلَةً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً وَ النَّخْلُ فِيهِ ثَمَرٌ فَانْطَلَقَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنِّي فَبَاعَهُ مِنْ رَجُلٍ آخَرَ بِرِبْحٍ وَ لَمْ يَكُنْ نَقَدَنِي وَ لَا قَبَضَهُ مِنِّي قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ أَ لَيْسَ قَدْ كَانَ ضَمِنَ لَكَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَالرِّبْحُ لَهُ .

16۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا میں نے عرض کی میں نے ایک شخص کو فلاں فلاں کھجور اتنے اتنے درہم میں بیچا ہے کھجور میں پھل تھا پس وہ شخص کہ جس نے مجھ سے خریدا اس نے دوسرے شخص کو نفع پر بیچ دیا در حالانکہ اس نے نہ تو مجھے نقدی دی اور نہ ہی مجھ سے قبضے میں لیا آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں کیا وہ تمہارے لیے قیمت کا ضامن نہ تھا میں نے عرض کی ہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا پس منافع اسکا ہے۔

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنَّ ثَمَرَ النَّخْلِ لِلَّذِي أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ .

17۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے اس نے عقبہ بن خالد سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ کھجور کا پھل اسکے لیے ہے کہ جس نے اس کی اصلاح کی ہاں البتہ اگر بیع کے وقت شرط رکھی جائے تو۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْكَرْمِ مَتَى يَحِلُّ بَيْعُهُ قَالَ إِذَا عَقَدَ وَ صَارَ عُرُوقاً .

18۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے احمد بن حسن سے اس نے عمرو بن سعید سے اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا انگوروں کی بیل کے بارے میں کہ انکو کب بیچنا جائز ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب وہ پک جائے اور ان میں رس آجائے۔

باب شِرَاءِ الطَّعَامِ وَ بَيْعِهِ (طعام کی خرید و فروخت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الطَّعَامِ مِمَّا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ هَلْ يَصْلُحُ شِرَاهُ بِغَيْرِ كَيْلٍ وَ لَا وَزْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنْ تَأْتِيَ رَجُلًا فِي طَعَامٍ قَدِ اكْتِيلَ أَوْ وُزِنَ فَيَشْتَرِيَ مِنْهُ مُرَابَحَةً فَلَا بَأْسَ إِنْ أَنْتَ اشْتَرَيْتَهُ وَ لَمْ تَكِلْهُ أَوْ تَزِنْهُ إِذَا كَانَ الْمُشْتَرِي الْأَوَّلُ قَدْ أَخَذَهُ بِكَيْلٍ أَوْ وَزْنٍ فَقُلْتَ عِنْدَ الْبَيْعِ إِنِّي أُرْبِحُكَ فِيهِ كَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ رَضِيتُ بِكَيْلِكَ أَوْ وَزْنِكَ فَلَا بَأْسَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ اشیاء خورد و نوش کہ جن کو ناپ کر یا تول کر دیا جاتا ہے ان کا بغیر ناپے اور بغیر تولے خرید نا درست ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر تم ایک شخص کے پاس جاتے ہو کہ میں نے ناپ کر یا تول کر اشیاء خوردنی کو خریدا تھا تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم اس سے بغیر ناپے اور تولے خرید و جبکہ پہلے خریدنے والے نے اسے ناپ یا تول کے ذریعہ لیا تھا پس تم اسے بیع کے وقت کہتے ہو میں تمھیں اسمیں یہ نفع دیتا ہوں اور میں تمھارے ناپ یا تول سے راضی ہوں اس میں کوئی قباحت نہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الطَّعَامَ ثُمَّ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يُكَالَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ ذَلِكَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن یحیٰی سے اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اشیاء خوردنی کو خریدا اور پھر اسے ناپنے سے پہلے بیچ دیا فرمایا اسکے لیے یہ درست نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ ثُمَّ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ قَالَ لَا بَأْسَ وَ يُوَكِّلُ الرَّجُلُ الْمُشْتَرِيَ مِنْهُ بِقَبْضِهِ وَ كَيْلِهِ قَالَ لَا بَأْسَ [بِذَلِكَ] .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اشیاء خوردنی کو خریدتا ہے اور اس سے پہلے کہ اسے قبضے میں لے اسے بیچ دیتا ہے فرمایا کوئی قباحت نہیں اور اس کے بارے میں کہ آدمی کسی دوسرے کو خریدی جانے والی چیز کے قبضے اور اس کے ناپنے میں وکیل مقرر کرتا ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ طَعَاماً عِدْلًا بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ إِنَّ صَاحِبَهُ قَالَ لِلْمُشْتَرِي ابْتَعْ مِنِّي هَذَا الْعِدْلَ الْآخَرَ بِغَيْرِ كَيْلٍ فَإِنَّ فِيهِ مِثْلَ مَا فِي الْآخَرِ الَّذِي ابْتَعْتَهُ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا أَنْ يَكِيلَ وَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ سَمَّيْتَ فِيهِ كَيْلًا فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ مُجَازَفَةً هَذَا مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ایک ڈھیر کو ناپ کر خریدتا ہے پھر اسکا مالک خریدنے والے کو کہتا ہے کہ مجھ سے یہ دوسرا ڈھیر بغیر ناپے خرید و یقیناً اس میں بھی جو پہلے تم مجھ سے خرید چکے ہو اسکی مثل ہیں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا درست نہیں ہے کہ مگر یہ کہ اسکو بھی ناپہ جائے اور فرمایا اشیاء خوردنی کی فروخت میں مکروہ ہے۔

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَنْ رَجُلٍ عَلَيْهِ كُرٌّ مِنْ طَعَامٍ فَاشْتَرَى كُرّاً مِنْ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ لِلرَّجُلِ انْطَلِقْ فَاسْتَوْفِ كُرَّكَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے سماعۃ سے اُس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے عبدالرحمن بن ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک اشیاء خوردنی میں سے خریدے اور قرض خواہ شخص کو کہے کہ جاؤ اور اپنا لے لو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْعُطَارِدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَشْتَرِي الطَّعَامَ فَأَضَعُ فِي أَوَّلِهِ وَ أَرْبَحُ فِي آخِرِهِ فَأَسْأَلُ صَاحِبِي أَنْ يَحُطَّ عَنِّي فِي كُلِّ كُرٍّ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ هَذَا لَا خَيْرَ فِيهِ وَ لَكِنْ يَحُطُّ عَنْكَ جُمْلَةً قُلْتُ فَإِنْ حَطَّ عَنِّي أَكْثَرَ مِمَّا وَضَعْتُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَأُخْرِجُ الْكُرَّ وَ الْكُرَّيْنِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ أَعْطِنِيهِ بِكَيْلِكَ فَقَالَ إِذَا ائْتَمَنَكَ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

6۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے ابی عطارد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں نے اشیاء خورد کو خریدا پہلے اس میں مجھے نقصان اٹھانا پڑا اور اسکے آخر میں مجھے فائدہ ہوا پس میں نے اپنے دوست سے سوال کیا ہے کہ وہ مجھے ہر ناپ میں اتنا اتنا چھوڑ دے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے بلکہ وہ تم سے من جملہ رعایت کریں میں نے عرض کی اگر وہ مجھے میرے گھاٹے سے زیادہ مجھے چھوڑ دیں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے میں نے عرض کی میں ایک

کُریادو کُرنکالتاہوں پس ایک شخص آکر مجھے کہتاہے کہ تم مجھے اپنی ناپ کے مطابق دو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایاجب وہ تم سے خواہش کرے تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَشْتَرِي الطَّعَامَ فَأَكْتَالُهُ وَ مَعِي مَنْ قَدْ شَهِدَ الْكَيْلَ وَ إِنَّمَا اكْتَلْتُهُ لِنَفْسِي فَيَقُولُ بِعْنِيهِ فَأَبِيعُهُ إِيَّاهُ بِذَلِكَ الْكَيْلِ الَّذِي كِلْتُهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے ابو سعید مکاری سے اس نے عبد الملک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے اشیاء خوردنی کو خریدا میں نے اسے ناپا۔ درحالانکہ میرے ساتھ ناپنے کا ایک گواہ تھا اور بے شک میں نے اسے اپنی ذات کیلئے ناپا تھا۔ اس گواہ نے کہا یہ مجھے بیچ دو۔ پس میں نے اس ناپ کے ساتھ جو میں نے کی تھی وہ اسے بیچ دیا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) اشْتَرَى رَجُلٌ تِبْنَ بَيْدَرٍ كُلَّ كُرٍّ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ فَيَقْبِضُ التِّبْنَ وَ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يُكَالَ الطَّعَامُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص نے بھوسے کا ڈھیر ایک مخصوص قیمت کے ساتھ خریدا اس نے بھوسہ قبضہ میں لیا اور اسے بیچ ڈالا اس سے پہلے کہ اسکی عوض والی اشیاء خوردنی کو ناپا جاتا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ إِسْحَاقَ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْقَوْمِ يَدْخُلُونَ السَّفِينَةَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ فَيَتَسَاوَمُونَ بِهَا ثُمَّ يَشْتَرِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَيَتَسَاءَلُونَهُ فَيُعْطِيهِمْ مَا يُرِيدُونَ مِنَ الطَّعَامِ فَيَكُونُ صَاحِبُ الطَّعَامِ هُوَ الَّذِي يَدْفَعُهُ إِلَيْهِمْ وَ يَقْبِضُ الثَّمَنَ قَالَ لَا بَأْسَ مَا أَرَاهُمْ إِلَّا وَ قَدْ شَرِكُوهُ فَقُلْتُ إِنَّ صَاحِبَ الطَّعَامِ يَدْعُو كَيَّالًا فَيَكِيلُهُ لَنَا وَ لَنَا أُجَرَاءُ فَيُعَيِّرُونَهُ فَيَزِيدُ وَ يَنْقُصُ قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ كَثِيرٌ غَلَطٌ .

9۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے اسحاق مدائنی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس گروہ کے بارے میں کہ جو سَفینہ میں داخل ہوتا ہے اشیاء خوردنی کو خریدتا ہے اور اسمیں ایک دوسرے کے ساتھ برابری کی بنیاد پر شراکت کرتا ہے پھر ان میں سے ایک شخص خریدتا ہے تو وہ اس سے سوال کرتے ہیں وہ انہیں دے دیتا ہے اشیاء خورد میں سے جو وہ چاہتے ہوں۔ پس اشیاء خورد کا مالک کہ جس نے انہیں دیا کیا وہ قیمت لے سکتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا انکی جو رائے ہو اس میں کوئی قباحت نہیں جبکہ وہ اسمیں شریک ہے میں نے عرض کی کہ اشیاء خورد کا مالک ناپنے والے کو بلاتا ہے وہ اسے ہمارے لیے ناپتا ہے اور ہمارے اجرت دینے والے اسکا وزن کرتے ہیں پس زیادہ یا تھوڑا ہو جائے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شے میں زیادہ غلطی نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَتَغَيَّرُ سِعْرُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ

(آدمی طعام خرید تا ہے اس سے پہلے وہ اسے قبضے میں لے اسکی قیمت تبدیل ہو جاتی ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ طَعَاماً بِدَرَاهِمَ فَأَخَذَ نِصْفَهُ وَ تَرَكَ نِصْفَهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَ قَدِ ارْتَفَعَ الطَّعَامُ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِنْ كَانَ يَوْمَ ابْتَاعَهُ سَاعَرَهُ أَنَّ لَهُ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّمَا لَهُ سِعْرُهُ وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا أَخَذَ بَعْضاً وَ تَرَكَ بَعْضاً وَ لَمْ يُسَمِّ سِعْراً فَإِنَّمَا لَهُ سِعْرُ يَوْمِهِ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ مَا كَانَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے طعام خرید تا ہے درہموں کے عوض پس اس میں سے آدھا اٹھالیتا ہے اور آدھا اسی کے پاس رہنے دیتا ہے پھر اسکے بعد وہ آتا ہے تو طعام کی قیمت بڑھ چکی ہوتی ہے یا کم ہو چکی ہوتی ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر اس نے خریدنے والے دن اسکا نرخ مقرر کیا تھا کہ یہ ہو گا تو بے شک اس پر وہی قیمت ہو گی اور اگر وہ بعض کو اٹھالیتا ہے اور بعض چھوڑ جاتا ہے اور قیمت مقرر نہیں کر تا تو اس پر اس دن والی قیمت ہے کہ جس دن وہ اٹھائے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى طَعَاماً كُلَّ كُرٍّ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ فَارْتَفَعَ الطَّعَامُ أَوْ نَقَصَ وَ قَدِ اكْتَالَ بَعْضَهُ فَأَبَى صَاحِبُ الطَّعَامِ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُ مَا بَقِيَ وَ قَالَ إِنَّمَا لَكَ مَا قَبَضْتَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَوْمَ اشْتَرَاهُ سَاعَرَهُ عَلَى أَنَّهُ لَهُ فَلَهُ مَا بَقِيَ وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا اشْتَرَاهُ وَ لَمْ يَشْتَرِطْ ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُ بِقَدْرِ مَا نَقَدَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو طعام کو ناپتا ہے ہر کُر کے بارے ایک معلوم چیز سے اب طعام کی قیمت بڑھتی ہے یا کم ہوتی ہے در حالیکہ اس نے اسکا بعض ناپا تھا اب طعام کا مالک اسے باقی پورا دینے سے انکار کر تا ہے اور کہتا ہے کہ جو تم نے لے لیا وہی تمہارا بنتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر خریدنے والے دن اسکی قیمت طے تھی تو جو باقی ہے وہ بھی اسکا ہے اور اگر اس نے صرف خریدا تھا اور کچھ شرط نہیں کیا تھا تو خریدار کو اس کی نقدی کے مطابق ملے گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيراً يَعْمَلُ لَهُ بِنَاءً أَوْ غَيْرَهُ وَ جَعَلَ يُعْطِيهِ طَعَاماً وَ قُطْناً وَ غَيْرَ ذَلِكَ ثُمَّ تَغَيَّرَ الطَّعَامُ وَ الْقُطْنُ مِنْ سِعْرِهِ الَّذِي كَانَ أَعْطَاهُ إِلَى نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ أَ يَحْتَسِبُ لَهُ بِسِعْرِ يَوْمَ أَعْطَاهُ أَوْ بِسِعْرِ يَوْمَ حَاسَبَهُ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) يَحْتَسِبُ لَهُ بِسِعْرِ يَوْمٍ شَارَطَهُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَ أَجَابَ (**عليه السلام**) فِي الْمَالِ يَحِلُّ عَلَى الرَّجُلِ فَيُعْطِي بِهِ طَعَاماً عِنْدَ مَحِلِّهِ وَ لَمْ يُقَاطِعْهُ ثُمَّ تَغَيَّرَ السِّعْرُ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) لَهُ سِعْرُ يَوْمَ أَعْطَاهُ الطَّعَامَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے کہا کہ محمد بن حسن نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کی طرف خط لکھا ایک شخص مزدور کو مزدوری پر لیتا ہے تا کہ وہ اسکے لیے دیوار بنائے اور مقرر یہ کرتا ہے کہ اسے طعام وغیرہ دے گا پھر طعام اور کپاس کی قیمتوں میں تبدیلی ہو جاتی ہے جو اسے دے چکا ہے اسمیں کمی یا زیادتی ہوتی ہے اب وہ دینے والے دن کے نرخ یا حساب کرنے والے دن اس نے اسکے ساتھ شرط کی تھی اس دن والے نرخ کو شمار کرے گا اور آپ علیہ السلام نے مال کے بارے میں جواب دیا کہ جو ایک شخص پر مباح ہوتا ہے اور اسکے عوض میں اپنے مقام پر طعام دیتا ہے در حالیکہ اسے جدا نہیں کرتا پھر نرخ تبدیل ہو جاتا ہے آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا اسکے لیے وہ نرخ ہو گا جس دن وہ طعام دیں گے۔

باب فَضْلِ الْكَيْلِ وَ الْمَوَازِينِ (ناپنے اور تولنے میں زیادتی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قُلْتُ إِنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ السُّفُنِ ثُمَّ نَكِيلُهُ فَيَزِيدُ فَقَالَ لِي وَ رُبَّمَا نَقَصَ عَلَيْكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا نَقَصَ يَرُدُّونَ عَلَيْكُمْ قُلْتُ لَا قَالَ لَا بَأْسَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے علی بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے سوال کیا کہ ہم نے کشتیوں سے طعام خریدا پھر ہم نے اُسے ناپا۔ تو وہ زیادہ ہو گیا؟ آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا کیا کبھی تُم پر کم بھی پڑ جاتا ہے میں نے عرض کی ہاں آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا جب کم پڑتا ہے کیا تمھیں وہ دیتے ہیں میں نے عرض کی "نہیں آپ علیہ اسلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ فُضُولِ الْكَيْلِ وَ الْمَوَازِينِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ تَعَدِّياً فَلَا بَأْسَ .

2۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اُس نے ابن ابو عمیر سے اُس نے عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے تھوڑا زیادہ ناپنے یا تھوڑا زیادہ تولنے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر ایسا کرنا ظُلم نہ ہو تو اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أَمُرُّ عَلَى الرَّجُلِ فَيَعْرِضُ عَلَيَّ الطَّعَامَ فَيَقُولُ قَدْ أَصَبْتُ طَعَاماً مِنْ حَاجَتِكَ فَأَقُولُ لَهُ أَخْرِجْهُ أُرْبِحُكَ فِي الْكُرِّ كَذَا وَ كَذَا فَإِذَا أَخْرَجَهُ نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِنْ كَانَ مِنْ حَاجَتِي أَخَذْتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ حَاجَتِي تَرَكْتُهُ قَالَ هَذِهِ الْمُرَاوَضَةُ لَا بَأْسَ بِهَا قُلْتُ فَأَقُولُ لَهُ اعْزِلْ مِنْهُ خَمْسِينَ كُرّاً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ بِكَيْلِهِ فَيَزِيدُ وَ يَنْقُصُ وَ أَكْثَرُ ذَلِكَ مَا يَزِيدُ لِمَنْ هِيَ قَالَ هِيَ لَكَ ثُمَّ قَالَ (**عليه السلام**) إِنِّي بَعَثْتُ مُعَتِّباً أَوْ سَلَّاماً فَابْتَاعَ لَنَا طَعَاماً فَزَادَ عَلَيْنَا بِدِينَارَيْنِ فَقُتْنَا بِهِ عِيَالَنَا بِمِكْيَالٍ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ عَرَفْتَ صَاحِبَهُ قَالَ نَعَمْ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ تُفْتِينِي بِأَنَّ الزِّيَادَةَ لِي وَ أَنْتَ تَرُدُّهَا قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لَهُ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا ذَلِكَ غَلَطُ النَّاسِ لِأَنَّ الَّذِي ابْتَعْنَا بِهِ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بِثَمَانِيَةِ دَرَاهِمَ أَوْ تِسْعَةٍ ثُمَّ قَالَ وَ لَكِنِّي أَعُدُّ عَلَيْهِ الْكَيْلَ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے علاء بن رزین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں ایک شخص کے قریب سے گزرا تو اس نے مجھے طعام (اشیاء خوردنی) پیش کیا اور کہا میں نے یہ طعام تمہاری ضرورت کے لیے لیا ہے میں نے اُسے کہا نکالو میں تمہیں کُرّ میں اتنا نفع دوں گا پس جب وہ اُسے نکالتا ہے اور میں اُسے دیکھتا ہوں اگر وہ میری ضرورت کا ہوتا ہے تو اُسے لے لیتا ہوں اور اگر میری ضرورت کا نہیں ہوتا تو چھوڑ دیتا ہوں آپ علیہ اسلام نے فرمایا یہ " مراوضتہ " ہے اس میں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض کی میں نے اُسے کہا کہ اسمیں سے پچاس کُرّ یا اُس سے کم یا اُس سے زیادہ ناپوں پس یہ زیادہ ہو جاتا ہے یا کم پڑھ جاتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ زیادہ ہی ہو جاتا ہے۔ تو یہ کس کا ہو گا۔ آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا وُہ تمہارا ہو گا پھر آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا میں ؑ نے اپنے لیے طعام خریدا دو دینار ہمارے پاس زیادہ آ گیا ہم اپنے عیّال کو پیمانے سے دیتے ہیں ہمیں پتہ چل گیا میں نے عرض کی کیا آپ ؑ اُس کے مالک کو پہچانتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اُسے واپس بھی کر دیا ہے میں نے عرض کی اللہ کی رحمت ہو آپ علیہ السلام پر آپ ؑ نے مجھے حکم دیا ہے کہ زیادہ ہونے والا میرا ہو گا اور آپ نے اپنے معاملے میں اُسے پلٹا دیا۔ میں جان

گیاہوں کہ وُہ اُسکا ہو گا آپ علیہ السلام نے فرمایاہاں بے شک یہ لوگوں میں مغالطہ ڈالوناہے کیونکہ ہم نے جو خریداوُہ آٹھ یانو درہم کے عوض تھا پھر فرمایا لیکن میں نے تواسے دوبارہ ناپنے کا کہاہے اور زیادہ حصہ واپس کر دیا۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ مُعَمَّرٌ الزَّيَّاتُ إِنَّا نَشْتَرِي الزَّيْتَ فِي زِقَاقِهِ فَيُحْسَبُ لَنَا نُقْصَانٌ فِيهِ لِمَكَانِ الزِّقَاقِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَزِيدُ وَ يَنْقُصُ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ يَزِيدُ وَ لَا يَنْقُصُ فَلَا تَقْرَبْهُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن اسماعیل سے اُس نے حنّان سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ معُمّر الزیات نے آپ علیہ السلام سے عرض کی ہم نے مشکیزے میں زیتون کا تیل خریدا پس گمان ہے کہ جبڑے کی وجہ سے اسمیں ہمارے لیے نقصان ہے ۔آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر بڑھتاہے اور کم ہوتاہے تو کوئی قباحت نہیں اور اگر بڑھتاہے اور کم نہیں ہوتا تو اس کے قریب مت جاؤ۔

بَاب الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ أَلْوَانٌ مِنَ الطَّعَامِ فَيَخْلِطُ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ

(آدمی کے پاس مختلف قسم کے طعام ہوں اور وُہ اُنکو آپس میں ملادے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الطَّعَامِ يُخْلَطُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَ بَعْضُهُ أَجْوَدُ مِنْ بَعْضٍ قَالَ إِذَا رُئِيَا جَمِيعاً فَلَا بَأْسَ مَا لَمْ يُغَطِّ الْجَيِّدُ الرَّدِيَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے علاء سے، اس نے محمد بن مُسلم سے صادقین علیہ اسلام میں سے کسی ایک سے سوال کیا اُس طعام کے بارے میں جسمیں بعض دوسرے بعض سے ملے ہوئے ہوں اور اُن میں سے بعض دوسروں سے عمدہ ہوں۔تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تک سارے دکھائی دے رہے ہوں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں۔البتہ جب تک عمدہ اور گھٹیا ایک دوسرے میں مدغم ہوں تو درست نہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ لَوْنَانِ مِنْ طَعَامٍ وَاحِدٍ وَ سِعْرُهُمَا شَيْءٌ وَ أَحَدُهُمَا خَيْرٌ مِنَ الْآخَرِ فَيَخْلِطُهُمَا جَمِيعاً ثُمَّ يَبِيعُهُمَا بِسِعْرٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ يَغُشُّ بِهِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يُبَيِّنَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے پاس ایک ہی طعام کی دوقسمیں ہوں اور اُنکی ایک قیمت ہو ان میں سے ایک دوسرے سے اچھی ہو پس وہ سب کو ملا کر دونوں کو ایک ہی قیمت پر بیچ دے آپ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا یہ درست نہیں ہے کہ وُہ مسلمانوں سے دھوکہ کریں البتہ انہیں بتا دے تو ٹھیک ہے۔

3- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي طَعَاماً فَيَكُونُ أَحْسَنَ لَهُ وَ أَنْفَقَ لَهُ أَنْ يَبُلَّهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَمِسَ زِيَادَتَهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَيْعاً لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا ذَلِكَ وَ لَا يُنَفِّقُهُ غَيْرُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَمِسَ فِيهِ زِيَادَةً فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَغُشُّ بِهِ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَصْلُحُ .

3۔ ابن ابی عمیر نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے عرض کی کہ جو طعام خرید تا ہے اُس کو اچھا بناتا ہے اور اُس کو منافع کی خواہش کے بغیر خوب تر کرتا ہے آپ علیہ اسلام نے فرمایا اگر اس کے بغیر بیچنا درست نہیں اور اس میں زیادتی کی خواہش کے بغیر اُس کے علاوہ بھی کوئی خرچ نہیں کرتا تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر وُہ اس نیت سے کر رہا ہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ دیں تو درست نہیں۔

باب أَنَّهُ لَا يَصْلُحُ الْبَيْعُ إِلَّا بِمِكْيَالِ الْبَلَدِ

(مُلکی پیمانوں کے علاوہ خرید و فروخت درست نہیں ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَبِيعَ بِصَاعٍ غَيْرِ صَاعِ الْمِصْرِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابو عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے لیے اچھا نہیں ہے کہ وُہ شہر کے پیمانوں کے علاوہ کسی پیمانے سے بیچے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَبِيعَ بِصَاعٍ سِوَى صَاعِ أَهْلِ الْمِصْرِ فَإِنَّ الرَّجُلَ يَسْتَأْجِرُ الْجَمَّالَ فَيَكِيلُ لَهُ بِمُدِّ بَيْتِهِ لَعَلَّهُ يَكُونُ أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ السُّوقِ وَ لَوْ قَالَ هَذَا أَصْغَرُ مِنْ مُدِّ السُّوقِ لَمْ يَأْخُذْ بِهِ وَ لَكِنَّهُ يَحْمِلُ ذَلِكَ وَ يَجْعَلُ فِي أَمَانَتِهِ وَ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا مُدٌّ وَاحِدٌ وَ الْأُمَنَاءُ بِهَذِهِ الْمَنْزِلَةِ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے اپنے بعض دوستوں سے اُنھوں نے ابان سے اُس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا کہ آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ شہر والوں کے پیمانہ کے علاوہ کسی پیمانے سے بیچے۔ پس اگر انسان اُونٹوں والوں سے تجارت کرے اور وہ اپنے گھر کے پیمانے کے ذریعے اُسکے لیے ناپے تو ہو سکتا ہے کہ وُہ پیمانہ بازار کے پیمانوں سے چھوٹا ہو اور اگر وہ کہے کہ یہ بازار کے پیمانوں سے چھوٹا ہے تو اسکے ذریعے مت لیں۔ بلکہ وہ اٹھالیں اور اسے اپنی امانت میں رکھ لیں اور فرمایا لین دین درست نہیں ہے مگر ایک ہی پیمانے کے ذریعے اور امین لوگوں کی ہی منزل ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ يُصَغِّرُونَ الْقُفْزَانَ يَبِيعُونَ بِهَا قَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَبْخَسُونَ النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن خالد برقی سے، اُس نے سعد بن سعد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ اسلام سے اُس گروہ کے بارے میں سوال کیا کہ جو پیمانوں کو چھوٹا کرتے ہیں اور اُن کے ذریعے بیچتے ہیں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہی تو وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اُنکی چیزوں میں گھاٹا دیتے ہیں۔

www.hubeali.com

باب السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ (طعام میں پیشگی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ كَيْلًا مَعْلُوماً إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ لَا يُسْلِمُ إِلَى دِيَاسٍ وَ لَا إِلَى حَصَادٍ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ اسلام نے فرمایا معلوم مقدار اور معلوم وقت کیلئے پیشگی میں کوئی قباحت نہیں البتہ فصل اچھی کرنے اور کاٹنے والے کو پیشگی مت دو۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ابن مسکان سے اس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے طعام میں پیشگی کے متعلق پوچھا کہ جسکے پیمانے اور وقت معلوم ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُسْلِمَ فِي الطَّعَامِ عِنْدَ رَجُلٍ لَيْسَ عِنْدَهُ زَرْعٌ وَ لَا طَعَامٌ وَ لَا حَيَوَانٌ إِلَّا أَنَّهُ إِذَا حَلَّ الْأَجَلُ اشْتَرَاهُ فَوَفَّاهُ قَالَ إِذَا ضَمِنَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَوْفَانِي بَعْضاً وَ عَجَزَ عَنْ بَعْضٍ أَ يَصْلُحُ أَنْ آخُذَ بِالْبَاقِي رَأْسَ مَالِي قَالَ نَعَمْ مَا أَحْسَنَ ذَلِكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ وہ ایسے آدمی کو پیشگی دے کہ جس کے پاس نہ زراعت ہو نہ طعام ہو اور نہ ہی حیوان ہو مگر یہ کہ جب وقت آتا ہے تو اسے خرید کر ادائیگی کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب وہ معین وقت تک کی ضمانت دے تو اسمیں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض کی آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اسمیں کہ اگر وہ مجھے کچھ تو ادا کرے اور کچھ ادا کرنے سے عاجز ہو کیا یہ درست ہے کہ میں اس سے باقی اصل سرمایہ واپس لے لوں آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس سے اور کیا اچھا ہے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الزَّرْعِ فَيَأْخُذُ بَعْضَ طَعَامِهِ وَ يَبْقَى بَعْضٌ لَا يَجِدُ وَفَاءً فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ رَأْسَ مَالِهِ قَالَ يَأْخُذُهُ فَإِنَّهُ حَلَالٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ يَبِيعُ مَا قَبَضَ مِنَ الطَّعَامِ فَيُضْعِفُ قَالَ وَ إِنْ فَعَلَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُسْلِمُ فِي غَيْرِ زَرْعٍ وَ لَا نَخْلٍ قَالَ يُسَمِّي شَيْئاً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن نعمان سے اس نے ابن مسکان سے اس نے سیلمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زراعت میں پیشگی دیتا ہے پس اسے کچھ طعام ملتا ہے اور کچھ بچ جاتا ہے اسکی ادائیگی نہیں پاتا ۔زراعت کا مالک اسے اصل سرمایہ پیش کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے لے کہ حلال ہے میں نے عرض کی اگر وہ باقی طعام خرید کر اسمیں اضافہ کر دے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر ایسا کرے تو بھی جائز ہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو بغیر زراعت اور کھجور کے پیشگی لیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا شئی کو معین کرے وقت معین تک کے لئے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفْتُهُ دَرَاهِمَ فِي طَعَامٍ فَلَمَّا حَلَّ طَعَامِي عَلَيْهِ بَعَثَ إِلَيَّ بِدَرَاهِمَ فَقَالَ اشْتَرِ لِنَفْسِكَ طَعَاماً وَ اسْتَوْفِ حَقَّكَ قَالَ أَرَى أَنْ يُوَلِّيَ ذَلِكَ غَيْرُكَ وَ تَقُومَ مَعَهُ حَتَّى تَقْبِضَ الَّذِي لَكَ وَ لَا تَتَوَلَّى أَنْتَ شِرَاهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جسے میں نے کچھ درہم طعام میں بطور پیشگی دیئے اور جب مجھے طعام دینے کا وقت آیا تو اس نے مجھے درھم بھیج دیئے آپ علیہ السلام نے فرمایا اپنے لیئے ان کے ساتھ طعام خرید اتیرا احق تجھے مل گیا۔

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ الدَّرَاهِمَ فِي الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ فَيَحِلُّ الطَّعَامُ فَيَقُولُ لَيْسَ عِنْدِي طَعَامٌ وَ لَكِنِ انْظُرْ مَا قِيمَتُهُ فَخُذْ مِنِّي ثَمَنَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

6۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اس شخص کے بارے میں کہ جو طعام کیلئے پیشگی درہم لیتا ہے اور جب طعام دینے کا وقت آتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پاس طعام نہیں بلکہ دیکھو کہ اسکی کیا قیمت ہے تم مجھ سے اسکی قیمت لو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا دَرَاهِمَ بِحِنْطَةٍ حَتَّى إِذَا حَضَرَ الْأَجَلُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ طَعَامٌ وَ وَجَدَ عِنْدَهُ دَوَابَّ وَ مَتَاعاً وَ رَقِيقاً يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ عُرُوضِهِ تِلْكَ بِطَعَامِهِ قَالَ نَعَمْ يُسَمِّي كَذَا وَ كَذَا بِكَذَا وَ كَذَا صَاعاً .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اُس نے محمد بن اسماعیل سے اُس نے فضل بن شاذان سے اُس نے صفوان سے اُس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ اسلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے شخص سے گندم کے لیے درہم لیتا ہے اور جب دینے کا وقت آتا ہے تو اُس کے پاس گندم نہیں ہوتی جبکہ اُسکے پاس چوپائیں، سامان، اور غلام ہوتے ہیں اور وہ اُسے کہتا ہے کہ میری اس جائیداد میں سے اُس طعام کے بدلے لے لو؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا ہاں معین کریں کہ فلاں فلاں، فلاں کے بدلے اور فلاں پیمانہ ہے۔

8- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ وَ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَا سَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ بَاعَ طَعَاماً بِدَرَاهِمَ إِلَى أَجَلٍ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْأَجَلُ تَقَاضَاهُ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي دَرَاهِمُ خُذْ مِنِّي طَعَاماً قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا لَهُ دَرَاهِمُ يَأْخُذُ بِهَا مَا شَاءَ .

8۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اُس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے یعقوب بن شعیب سے اُس نے عبید بن زرارۃ سے انہوں نے کہا ہم نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک وقت کیلئے کچھ درہموں کے عوض طعام لیا جب وہ وقت آن پہنچا تو اُس سے طعام ہی لے لیا آپ علیہ اسلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں بے شک درہم اُسکے ہیں اُن سے جو چاہے لیں۔

9- حُمَيْدٌ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ دَرَاهِمَ فِي طَعَامٍ فَحَلَّ الَّذِي لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِدَرَاهِمَ فَقَالَ اشْتَرِ طَعَاماً وَ اسْتَوْفِ حَقَّكَ هَلْ تَرَى بِهِ بَأْساً قَالَ يَكُونُ مَعَهُ غَيْرُهُ يُوَفِّيهِ ذَلِكَ .

9۔ حمید نے ابن سماعۃ سے اُس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان سے اُس نے عبد الرحمن بن ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جسے طعام کے لیے درہم دیئے تھے جب دینے کا وقت آیا تو اس نے اُسکی طرف درہم بھیج دیے اور کہا طعام خرید لو تمہارا حق پورا ہوا کیا آپؑ اسمیں کوئی قباحت دیکھتے ہیں۔ فرمایا اُس کے ساتھ اُسکا غیر تھا جسکا اُس نے حق ادا کیا۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ دَرَاهِمَهُ فِي خَمْسَةِ مَخَاتِيمَ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ شَعِيرٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحِنْطَةُ وَ الشَّعِيرُ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَقْضِيَهُ جَمِيعَ الَّذِي لَهُ إِذَا حَلَّ فَسَأَلَ صَاحِبَ الْحَقِّ أَنْ يَأْخُذَ نِصْفَ الطَّعَامِ أَوْ ثُلُثَهُ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ وَ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالِ مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ دَرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ وَ الزَّعْفَرَانُ يُسْلِمُ فِيهِ الرَّجُلُ دَرَاهِمَ فِي عِشْرِينَ مِثْقَالًا أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَقْدِرِ الَّذِي عَلَيْهِ الزَّعْفَرَانُ أَنْ يُعْطِيَهُ جَمِيعَ مَالِهِ أَنْ يَأْخُذَ نِصْفَ حَقِّهِ أَوْ ثُلُثَهُ أَوْ ثُلُثَيْهِ وَ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالِ مَا بَقِيَ مِنْ حَقِّهِ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے محمد بن یحییٰ سے اُس نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اُس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک مقرر وقت کیلئے اپنے درہم پانچ مختوم گندم یا جو کیلئے کسی کو دیے اور جس کو گندم یا جو دیے تھے وہ اس پر قادر نہ ہوا کہ اُسے اُسکا پورا حق دے جب حساب ہوا تو صاحب حق سے اُس نے سوال کیا کہ وہ آدھا یا تیسرا حصّہ یا اس سے کم یا اس سے زیادہ طعام لے لیں طعام کے بدلے جو باقی اصل مال رہتا ہے درہم لے لے۔ آپ علیہ اسلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں اور سوال کیا کہ زعفران خریدنے کے لیے ایک شخص نے بیس مثقال یا اُس سے کم یا اُس سے زیادہ کیلئے درہم دیے فرمایا آپ علیہ السلام نے۔ اُس میں کوئی قباحت نہیں وہ کہ جس نے زعفران دینا ہے اگر اُسکا پورا مال دینے پر قادر نہ ہو تو اسے چاہیے آدھا یا تیسرا حصہ یا دو تہائی زعفران لے لیں اور باقی جو اسکا حق بچتا ہے اپنا اصل سرمایہ واپس لے لیں۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي طَعَامَ قَرْيَةٍ بِعَيْنِهَا وَ إِنْ لَمْ يُسَمِّ لَهُ طَعَامَ قَرْيَةٍ بِعَيْنِهَا أَعْطَاهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے اس نے خالد بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جو گاؤں کے طعام کو بعینہ خرید تا ہے اگر اس کیلئے گاؤں کا طعام بعینہ معین نہ ہو تو جیسے چاہیں دیں۔

12- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يُسْلِفُنِي فِي الطَّعَامِ فَيَجِيءُ الْوَقْتُ وَ لَيْسَ عِنْدِي طَعَامٌ أُعْطِيهِ بِقِيمَتِهِ دَرَاهِمَ قَالَ نَعَمْ .

12۔ سھل بن زیاد نے مُعاویہ بن حکیم سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کی طرف لکھا کہ ایک شخص نے مجھے طعام کیلئے پیشگی دی تھی اور جب وقت آیا تو میرے پاس طعام نہیں ہے کیا اسکی قیمت میں درہم واپس کر دوں آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔

www.hubeali.com

باب الْمُعَاوَضَةِ فِي الطَّعَامِ (طعام میں تبادلہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الرَّجُلَ الطَّعَامَ الْأَكْرَارَ فَلَا يَكُونُ عِنْدَهُ مَا يُتِمُّ لَهُ مَا بَاعَهُ فَيَقُولُ لَهُ خُذْ مِنِّي مَكَانَ كُلِّ قَفِيزِ حِنْطَةٍ قَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ مَا نَقَصَ مِنَ الْكَيْلِ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِأَنَّ أَصْلَ الشَّعِيرِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَ لَكِنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ الدَّرَاهِمَ بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنَ الْكَيْلِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو ایک مقدار طعام بیچا لیکن اس کے پاس اتنا نہ تھا کہ وہ بیچی جانے والی مقدار کو پورا کرتا پس اس نے خریدنے والے سے کہا کہ مجھ سے ایک قفیز کے گندم کے بدلے دو قفیز جو لے لو تا کہ ناپنے میں جتنا کم پڑ گیا ہے وہ پورا ہو جائے آپ علیہ السلام نے فرمایا درست نہیں ہے کہ جو اصل گندم میں سے ہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اسکو جتنا پیمانہ کم ہوا ہے اتنے درہم واپس کر دے۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْحِنْطَةُ وَ الشَّعِيرُ رَأْساً بِرَأْسٍ لَا يُزَادُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے منصور بن حازم سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا گندم اور جو برابر ہے ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ کے لحاظ میں نہیں دیا جائے گا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لَا يُبَاعُ مَخْتُومَانِ مِنْ شَعِيرٍ بِمَخْتُومٍ مِنْ حِنْطَةٍ وَ لَا يُبَاعُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ التَّمْرُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ وَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْحِنْطَةَ فَلَا يَجِدُ عِنْدَ صَاحِبِهَا إِلَّا شَعِيراً أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ قَالَ لَا إِنَّمَا أَصْلُهُمَا وَاحِدٌ وَ كَانَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) يَعُدُّ الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس سے حلبی سے روایت کی ہے کہ دو مختوم جو ایک مختوم گندم کے بدلے نہ بیچی جائے مگر یہ کہ برابر اور کھجور بھی اسی طرح ہے راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو گندم خریدتا ہے لیکن اسکے مالک کے پاس جو کے سوا کچھ نہیں ہوتا کیا اس کے لئے صحیح ہے کہ وہ ایک کے بدلے دو لے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا نہیں بے شک اب دونوں کی بنیاد ایک ہے اور علی علیہ السلام جو کو گندم کے ساتھ شمار فرماتے تھے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ فَقَالَ إِذَا كَانَا سَوَاءً فَلَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحِنْطَةِ وَ الدَّقِيقِ فَقَالَ إِذَا كَانَا سَوَاءً فَلَا بَأْسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے عثمان بن عیسیٰ سے اُس نے سماعة سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے گندم اور جو کے بارے میں سوال کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا جب دونوں مقدار میں برابر ہوں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں میں نے آپ علیہ السلام سے گندم اور آٹے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ يَجُوزُ قَفِيزٌ مِنْ حِنْطَةٍ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ فَقَالَ لَا يَجُوزُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّعِيرَ مِنَ الْحِنْطَةِ.

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے اُس نے سہل بن زیاد سے اُس نے احمد بن محمد بن ابی النصر سے اُس نے ابان سے اُس نے عبد الرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کیا دو قفیز جَو کے بدلے ایک قفیز گندم جائز ہے آپ علیہ اسلام نے فرمایا جائز نہیں مگر برابر برابر سے پھر فرمایا جَو، گندم کی اقسام میں سے ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ قَالَ لآِخَرَ بِعْنِي ثَمَرَةَ نَخْلِكَ هَذَا الَّذِي فِيهِ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ تَمْرٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ يُسَمِّي مَا شَاءَ فَبَاعَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَ قَالَ التَّمْرُ وَ الْبُسْرُ مِنْ نَخْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِهِ فَأَمَّا أَنْ يَخْلِطَ التَّمْرَ الْعَتِيقَ وَ الْبُسْرَ فَلَا يَصْلُحُ وَ الزَّبِيبُ وَ الْعِنَبُ مِثْلُ ذَلِكَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے اُس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اُس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جس نے دوسرے کو کہا مجھے اُس کھجور کا پھل بیچو۔ اسمیں دو قفیز عمدہ کھجوریں ہو یا اُس سے کم ہو یا اُس سے زیادہ ہو جو چاہے معین کریں اور دوسرا اُسے بیچ دے آپ علیہ اسلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں اور فرمایا عمدہ کھجوریں اور گھٹیا ایک کھجور سے ہو تو ان میں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں اگر انتہائی اعلیٰ اور گھٹیا کھجور کو ملا دیا جائے تو درست نہیں اور انجیر و انگور کی مثال بھی اس طرح ہے۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَصِيرٍ أُحِبُّ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اسْتَبْدَلَ قَوْصَرَتَيْنِ فِيهِمَا بُسْرٌ مَطْبُوخٌ بِقَوْصَرَةٍ فِيهَا تَمْرٌ مُشَقَّقٌ قَالَ فَسَأَلَهُ أَبُو بَصِيرٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ (**عليه السلام**) هَذَا مَكْرُوهٌ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ وَ لِمَ يُكْرَهُ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (**عليه السلام**) يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَبْدِلَ وَسْقاً مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ بِوَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرِ خَيْبَرَ لِأَنَّ تَمْرَ الْمَدِينَةِ أَدْوَنُهُمَا وَ لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) يَكْرَهُ الْحَلَالَ .

7۔ احمد بن محمد نے حسن بن محبوب سے اُس نے سیف التمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو بصیر سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کرو اُس شخص کے بارے میں کہ جو دو ٹوکرے ایسے کہ جن میں خشک کھجوریں ہوں ایک ایسے ٹوکرے کے ساتھ تبدیل کریں کہ جس میں بغیر گٹھلی کے عمدہ کھجوریں ہوں پس ابو بصیر نے اس کے بارے میں آپ علیہ السلام سے سوال کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ مکروہ ہے ابو بصیر نے عرض کی کیونکر مکروہ ہے۔؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالب علیہ اسلام کراہت فرماتے تھے اس بات سے کہ مدینہ کی ایک وسق کھجوروں کو خیبر کی دو وسق کھجور کے عوض تبدیل کریں کیونکہ مدینہ کی کھجور خیبر کی کھجور سے اعلیٰ تھی اور علی علیہ السلام نے کبھی بھی حلال سے کراہت نہیں فرمائی تھی۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ كَانَ عَلِيٌّ (**صلوات الله عليه**) يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَبْدِلَ وَسْقاً مِنْ تَمْرِ خَيْبَرَ بِوَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ لِأَنَّ تَمْرَ خَيْبَرَ أَجْوَدُهُمَا .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے وشاء سے اُس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ علی علیہ السلام کراہت فرماتے تھے اس بات سے کہ ایک وسق (وزن میں) خیبر کی کھجوریں تبدیل کی جائیں دو وسق مدینے کی کھجوروں سے کیونکہ خیبر کی کھجور اُن دونوں میں سب سے عمدہ تھی۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي الْبُرِّ بِالسَّوِيقِ فَقَالَ مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ إِنَّهُ يَكُونُ لَهُ رَيْعٌ أَوْ يَكُونُ لَهُ فَضْلٌ فَقَالَ أَ لَيْسَ لَهُ مَئُونَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذَا بِذَا وَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الشَّيْئَانِ فَلَا بَأْسَ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے عُلاء سے اُس نے محمد بن مُسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی ستُو کے بدلے گیہوں کے بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں فرمایا برابر کا برابر سے تبادلے میں کوئی قباحت نہیں میں نے عرض کی کہ گیہوں کی پیداوار ہوتی ہے یا اُس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا ستو پر خرچہ نہیں آتا میں نے عرض کی یقیناً آتا ہے فرمایا اُس کے بدلے یہ ہوا اور فرمایا جب دو چیزوں میں اختلاف ہو تو کوئی قباحت نہیں کہ دو ہم مثل کے بدلے مثل ہوں اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الْحِنْطَةُ بِالدَّقِيقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ السَّوِيقُ بِالسَّوِيقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ الشَّعِيرُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا بَأْسَ بِهِ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اُس نے حسین بن سعید سے اُس نے جمیل سے اُس نے محمد بن مُسلم سے اُس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا گندم کے دانے آٹے کے بدلے مثل کے بدلے مثل ہیں اور ستو، ستو کے بدلے مثل کے بدلے مثل ہے۔ اور جو، گندم کے بدلے مثل کے بدلے مثل ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الطَّحَّانِ الطَّعَامَ فَيُقَاطِعُهُ عَلَى أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَهُ لِكُلِّ عَشَرَةِ أَرْطَالٍ اثْنَيْ عَشَرَ دَقِيقاً قَالَ لَا قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَدْفَعُ السِّمْسِمَ إِلَى الْعَصَّارِ وَ يَضْمَنُ لَهُ لِكُلِّ صَاعٍ أَرْطَالًا مُسَمَّاةً قَالَ لَا .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے علاء سے اُس نے محمد بن مُسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ غلہ پیسنے والی چکی والے کے پاس جاتا ہے اور اُس سے معاملہ کرتا ہے کہ وُہ مالک کو ہر دس رطل کے بدلے بارہ رطل آٹا دے گا آپ علیہ السلام نے فرمایا جائز نہیں میں نے عرض کی کہ ایک شخص تیل نکالنے والے کے پاس تِل بھیجتا ہے تو وہ اس سے ہر صاع کے بدلے چند رطل معین تیل کی ضمانت دیتا ہے تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا جائز نہیں ہے۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَصْلُحُ التَّمْرُ الْيَابِسُ بِالرُّطَبِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ التَّمْرَ يَابِسٌ وَ الرُّطَبَ رَطْبٌ فَإِذَا يَبِسَ نَقَصَ وَ لَا يَصْلُحُ الشَّعِيرُ بِالْحِنْطَةِ إِلَّا وَاحِداً بِوَاحِدٍ وَ قَالَ الْكَيْلُ يَجْرِي مَجْرَى وَاحِداً وَ يُكْرَهُ قَفِيزُ لَوْزٍ بِقَفِيزَيْنِ وَ قَفِيزُ تَمْرٍ بِقَفِيزَيْنِ وَ لَكِنْ صَاعُ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَ صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ زَبِيبٍ وَ إِذَا اخْتَلَفَ هَذَا وَ الْفَاكِهَةُ الْيَابِسَةُ فَهُوَ حَسَنٌ وَ هُوَ يَجْرِي فِي الطَّعَامِ وَ الْفَاكِهَةِ مَجْرًى وَاحِداً أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِمُعَاوَضَةِ الْمَتَاعِ مَا لَمْ يَكُنْ كَيلَ أَوْ وَزنَ .

12۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا خشک کھجوریں تازی کھجوروں کے ساتھ تبدیل نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اس لیے کہ خشک خشک ہوتی ہیں اور تازہ تر ہوتی ہے۔ پس جب وہ خشک ہوتی ہے تو کم ہو جاتی ہے اور جو کا گندم سے ایک کے بدلے ایک کے علاوہ تبادلہ درست نہیں اور فرمایا پیمانہ واحد کا قائم مقائم ہو گا۔ فرمایا مکروہ ہے ایک قفیز (قفیز ایک خاص پیمانہ ہے) بادام کا دو قفیز کے عوض دینا اور ایک قفیز کھجوروں کا دو قفیز کھجوروں کے عوض دینا مکروہ ہے لیکن ایک صاع گندم دو صاع کھجوروں سے اور ایک صاع کھجوروں سے دو صاع خشک انجیر کا تبادلہ جبکہ چیزیں مختلف ہوتی جائیں اور پھل خشک ہو بہت اچھا ہے۔ اور یہ طعام اور پھلوں میں ایک جیسا ہو گا یا فرمایا اُس سامان کے عوض کہ جسکو ناپا جاتا ہے نہ تولہ جاتا ہے کوئی قباحت نہیں۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ كَرِهَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَفِيزَ لَوْزٍ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ لَوْزٍ وَ قَفِيزَ تَمْرٍ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ تَمْرٍ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اُس نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے خالد بن جریر سے اُس نے ابی ربیع شامی سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ اسلام نے ایک قفیز (قفیز ایک خاص پیمانہ ہے) بادام کے بدلے دو قفیز، اور ایک قفیز کھجور کے بدلے دو قفیز کھجور سے کراہت فرمائی۔

14- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا زَيْتاً عَلَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ سَمْناً قَالَ لَا يَصْلُحُ .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اُس نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے کو زیتون کا تیل دیتا ہے اس بات پر کہ اُس سے گھی لے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا درست نہیں ہے۔

15- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ إِسْلَافُ السَّمْنِ بِالزَّيْتِ وَ لَا الزَّيْتِ بِالسَّمْنِ .

15۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا آدمی کو زیتون کے تیل کیلئے گھی اور گھی کیلئے زیتون کا تیل نہیں لینا چاہئے۔

16- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ قُلْتُ وَ التَّمْرُ وَ الزَّبِيبُ قَالَ مِثْلًا بِمِثْلٍ .

16۔ ابن محبوب نے ابی ایوب سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا انگور کے بدلے انجیر کے بارے میں تو فرمایا مثل کے بدلے مثل کے علاوہ درست نہیں میں نے عرض کی کھجور کے بدلے انجیر آپ علیہ السلام نے فرمایا مثل کے بدلے مثل

17- وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُخْتَلِفُ مِثْلَانِ بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ لَا بَأْسَ .

17۔ دوسری حدیث میں انہی اسناد کے ساتھ فرمایا مختلف اقسام میں مثل کے بدلے دو گنا اور ہاتھ کے اوپر ہاتھ میں کوئی قباحت نہیں ہے

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا تَرَى فِي التَّمْرِ وَ الْبُسْرِ الْأَحْمَرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَالْبُخْتُجُ وَ الْعَصِيرُ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ لَا بَأْسَ .

18۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے خالد سے اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی پکی کھجوروں اور سرخ ہونے والی کھجوروں میں مثل کے بدلے مثل کے بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے فرمایا شیرے اور تیل میں مثل کے بدلے مثل فرمایا کوئی قباحت نہیں

باب الْمُعَاوَضَةِ فِي الْحَيَوَانِ وَ الثِّيَابِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ

(حیوان اور لباس وغیرہ میں تبادلہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ وَ الدَّابَّةُ بِالدَّابَّتَيْنِ يَداً بِيَدٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اونٹ کے بدلے دو اونٹ چوپائے کے بدلے دو چوپائے ہاتھ کے اوپر ہاتھ ہے اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ بَيْعِ الْغَزْلِ بِالثِّيَابِ الْمَبْسُوطَةِ وَ الْغَزْلُ أَكْثَرُ وَزْناً مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا بَأْسَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابو عبد اللہ برقی سے اس نے مرفوعاً روایت کی عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اون کے بدلے بنے ہوئے کپڑے کو بیچنے کے بارے میں درحالیکہ اون کپڑے سے زیادہ وزن رکھتی ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ وَ الْعَبْدِ بِالْعَبْدِ وَ الدَّرَاهِمِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ كُلِّهِ يَداً بِيَدٍ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن حکم سے، اُس نے ابان سے اُس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی غلام کو دو غلاموں یا غلام کو غلام اور درہم سے بیچنے کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا حیوان میں کوئی قباحت نہیں البتہ نقد و نقد ہو۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً فَقَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ إِذَا سَمَّيْتَ بِالْأَسْنَانِ جَذَعَيْنِ أَوْ ثَنِيَّيْنِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَخَطَطْتُ عَلَى النَّسِيئَةِ .

4۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے اُس نے عثمان بن عیسیٰ سے اُس نے سعید ابن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اُونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے نقد و نقد اور اُدھار دینے کے بارے میں سوال کیا فرمایا ہاں کوئی قباحت نہیں ہے جب دونوں اُونٹوں کے سن کا تعین کیا جائے کہ وہ "جزعین" یا "ثنین" پھر مجھے حکم دیا تو میں نے اُدھار پر لکیر کھینچ دی۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) لَا يَبِيعُ رَاحِلَةً عَاجِلًا بِعَشَرَةِ مَلَاقِيحَ مِنْ أَوْلَادِ جَمَلٍ فِي قَابِلٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی نجران سے اُس نے عاصم بن حمید سے اُس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا تیز رفتار سواری کے طور پر استعمال ہونے والا اونٹ آئندہ سال پیدا ہونے والے اونٹ کے دس بچوں کے عوض بھی نہ بیچا جائے ۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ مُخْتَلِفٍ أَوْ مَتَاعٍ أَوْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ يَتَفَاضَلُ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ فَأَمَّا نَظِرَةً فَلَا تَصْلُحُ .

6۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اُس نے ذکر کرنے والے سے اُس نے ابان سے اُس نے محمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے فرماتے سُنا طعام کی مختلف اقسام یا سامان یا دوسری اشیاء میں سے زیادہ دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے ایک کے بدلے دو کے ساتھ بیچا جائے نقد و نقد ہاں البتہ اُدھار میں درست نہیں ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَرِهَ اللَّحْمَ بِالْحَيَوَانِ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن یحیٰی سے اُس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام حیوان کے بدلے گوشت سے کراہت فرماتے تھے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشَّاةِ بِالشَّاتَيْنِ وَ الْبَيْضَةِ بِالْبَيْضَتَيْنِ قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ كَيْلًا أَوْ وَزْناً .

8۔ محمد بن یحیٰی وغیرہ نے محمد بن احمد سے اُس نے ایوب بن نوح سے اُس نے عباس بن عامر سے اُس نے داوٗد بن حصین سے اُس نے منصور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ بکری کو دو بکریوں سے اور ایک انڈے کو دو انڈوں سے خریدنے کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں اُسمیں کہ جسے ناپا اور تولہ نہ جائے۔

9- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ ادْفَعْ إِلَيَّ غَنَمَكَ وَ إِبِلَكَ تَكُونُ مَعِي فَإِذَا وَلَدَتْ أَبْدَلْتُ لَكَ إِنْ شِئْتَ إِنَاثَهَا بِذُكُورِهَا أَوْ ذُكُورَهَا بِإِنَاثِهَا فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ فِعْلٌ مَكْرُوهٌ إِلَّا أَنْ يُبْدِلَهَا بَعْدَ مَا تُولَدُ وَ يُعَرِّفَهَا .

9۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے اُس نے ابان بن عثمان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا، اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص سے کہے اپنی بھیڑیں اور اُونٹ میری طرف بھیج دو میرے ساتھ رہے اور جب وہ بچے جنے گی تو اگر تم چاہو گے تو ان کے مونث کو مذکر سے اور مذکر کو مونث سے تمہارے لیے تبدیل کر دوں گا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ فعل مکروہ ہے ہاں مگر یہ کہ پیدا ہونے کے بعد اور اُن کو پہچاننے کے بعد تبادلہ کریں تو درست ہے۔

بابٌ فِيهِ جُمَلٌ مِنَ الْمُعَاوَضَاتِ (اسمیں من جملہ عوض ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِجَالِهِ ذَكَرَهُ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ سَوَاءً لَيْسَ لِبَعْضِهِ فَضْلٌ عَلَى بَعْضٍ وَ تُبَاعُ الْفِضَّةُ بِالذَّهَبِ وَ الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتَ يَداً بِيَدٍ وَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ لَا تَحِلُّ النَّسِيئَةُ وَ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ يُبَاعَانِ بِمَا سِوَاهُمَا مِنْ وَزْنٍ أَوْ كَيْلٍ أَوْ عَدَدٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ مَا كِيلَ أَوْ وُزِنَ مِمَّا أَصْلُهُ وَاحِدٌ فَلَيْسَ لِبَعْضِهِ فَضْلٌ عَلَى بَعْضٍ كَيْلًا بِكَيْلٍ أَوْ وَزْناً بِوَزْنٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ أَصْلُ مَا يُكَالُ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً [فَإِنِ اخْتَلَفَ أَصْلُ مَا يُوزَنُ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً] وَ مَا كِيلَ بِمَا وُزِنَ فَلَا بَأْسَ بِهِ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِهِ وَ مَا عُدَّ عَدَداً وَ لَمْ يُكَلْ وَ لَمْ يُوزَنْ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ قَالَ إِذَا كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً وَ إِنِ اخْتَلَفَ أَصْلُ مَا يُعَدُّ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِهِ وَ مَا عُدَّ أَوْ لَمْ يُعَدَّ فَلَا بَأْسَ بِهِ بِمَا يُكَالُ أَوْ بِمَا يُوزَنُ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً جَمِيعاً لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ مَا كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً وَ كَانَ يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ لَا يُكَالُ وَ لَا يُوزَنُ فَلَا بَأْسَ بِهِ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ ذَلِكَ أَنَّ الْقُطْنَ وَ الْكَتَّانَ أَصْلُهُ يُوزَنُ وَ غَزْلُهُ يُوزَنُ وَ ثِيَابُهُ لَا تُوزَنُ فَلَيْسَ لِلْقُطْنِ فَضْلٌ عَلَى الْغَزْلِ وَ أَصْلُهُ وَاحِدٌ فَلَا يَصْلُحُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ وَزْناً بِوَزْنٍ فَإِذَا صُنِعَ مِنْهُ الثِّيَابُ صَلَحَ يَداً بِيَدٍ وَ الثِّيَابُ لَا بَأْسَ الثَّوْبَانِ بِالثَّوْبِ وَ إِنْ كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِذَا كَانَ قُطْنٌ وَ كَتَّانٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِنْ كَانَتِ الثِّيَابُ قُطْناً وَ كَتَّاناً فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً كِلَاهُمَا لَا بَأْسَ بِهِ وَ لَا بَأْسَ بِثِيَابِ الْقُطْنِ وَ الْكَتَّانِ بِالصُّوفِ يَداً بِيَدٍ وَ نَسِيئَةً وَ مَا كَانَ مِنْ حَيَوَانٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ وَ إِنْ كَانَ أَصْلُهُ وَاحِداً يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِذَا اخْتَلَفَ أَصْلُ الْحَيَوَانِ فَلَا بَأْسَ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً وَ إِذَا كَانَ حَيَوَانٌ بِعَرْضٍ فَتَعَجَّلْتَ الْحَيَوَانَ وَ أَنْسَأْتَ الْعَرْضَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ تَعَجَّلْتَ الْعَرْضَ وَ أَنْسَأْتَ الْحَيَوَانَ فَهُوَ مَكْرُوهٌ وَ إِذَا بِعْتَ حَيَوَاناً بِحَيَوَانٍ أَوْ زِيَادَةِ دِرْهَمٍ أَوْ عَرْضٍ فَلَا بَأْسَ وَ لَا بَأْسَ أَنْ تَعَجَّلَ الْحَيَوَانَ وَ تُنْسِئَ الدَّرَاهِمَ وَ الدَّارُ بِالدَّارَيْنِ وَ جَرِيبُ أَرْضٍ بِجَرِيبَيْنِ لَا بَأْسَ بِهِ يَداً بِيَدٍ وَ يُكْرَهُ نَسِيئَةً قَالَ وَ لَا يُنْظَرُ فِيمَا يُكَالُ وَ يُوزَنُ إِلَّا إِلَى الْعَامَّةِ وَ لَا يُؤْخَذُ فِيهِ بِالْخَاصَّةِ فَإِنْ كَانَ قَوْمٌ يَكِيلُونَ اللَّحْمَ وَ يَكِيلُونَ الْجَوْزَ فَلَا يُعْتَبَرُ بِهِمْ لِأَنَّ أَصْلَ اللَّحْمِ أَنْ يُوزَنَ وَ أَصْلَ الْجَوْزِ أَنْ يُعَدَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے رجال سے ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی وزن کے اعتبار سے برابر برابر بیچے جائیں گے۔ اسمیں بعض کو دوسرے بعض پر فضیلت نہیں آئے گی جیسے تم چاہو نقد و نقد یا نقد اور ادھار ایک ساتھ کوئی قباحت نہیں ہے اسمیں اور جنہیں ناپا یا وزن کیا جاتا ہے جن کی اصل ایک ہو اُن میں بعض کو دوسرے بعض پر ناپنے میں یا وزن میں کوئی فضیلت نہیں ہاں جب اصل میں اختلاف ہو جو ناپا جائے تو کوئی قباحت نہیں کہ ایک سے دو نقد و نقد دے دیئے جائیں اور ادھار ان میں مکروہ ہے پس اگر اصل مختلف ہو جائے تو جو تولہ جائے اُس میں کوئی قباحت نہیں ایک کے ذریعے دو میں نقد و نقد اور اُدھار مکروہ ہے ناپی جانے والی چیزوں کو تولے جانے والی چیزوں کے ذریعے لینے میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اور اُدھار ایک ساتھ میں اسمیں کوئی قباحت نہیں اور جنکو گنا جاتا ہے نہ تولہ جاتا ہے نہ وزن کیا جاتا ہے تو کوئی قباحت نہیں ایک کے بدلے دو میں نقد و نقد اور ادھار مکروہ ہے اور فرمایا جب اُن کی اصل ایک ہو اور اگر اصل مختلف ہو جائے گا تو جو گنا جائے اُسمیں کوئی قباحت نہیں اُس چیز کے ساتھ کہ جس کو ناپا یا تولہ جاتا ہے نقد و نقد اور اُدھار دونوں میں کوئی قباحت نہیں اور جن کی اصل ایک ہو اور انہیں تولا یا ناپا جاتا ہو اور اُس سے کوئی چیز لے کر جیسے ناپا جاتا ہو اور نہ تولہ جاتا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اور اُدھار مکروہ ہے۔ یہ اس طرح ہے کپاس اور ریشم کے اصل، اُن کی اُون کو وزن کیا جاتا ہے اور اُنکے کپڑے کا وزن نہیں کیا جاتا پس کپاس کو اُون پر کوئی فضیلت نہیں اُن کی اصل ایک ہے پس اُن کی بیع درست نہیں ہے مگر یہ کہ برابر کے بدلے برابر وزن کے بدلے وزن کے ساتھ اور جب اُس سے کپڑا بن جائے تو وہ صلاحیت رکھتا ہے نقد و نقد اور کپڑے میں دو کپڑوں کو ایک کپڑے کے بدلے میں لینا دینا میں کوئی قباحت نہیں اگرچہ دونوں کی اصل ایک ہے نقد و نقد البتہ اُدھار مکروہ ہے اور جب کپاس اور ریشم ہو تو ایک کے بدلے دو میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اُدھار مکروہ ہے۔ اگر کپاس کا کپڑا ہو اور ریشم کا ہو تو کوئی قباحت نہیں ایک کے بدلے دو میں نقد و نقد اور ادھار ایک ساتھ دونوں میں کوئی قباحت نہیں اور کوئی حرج نہیں ہے اُون کے بدلے کپاس یا ریشم کے کپڑے میں نقد و نقد اور اُدھار میں اور جو چیزیں حیوان میں سے ہے اُنکے ایک کے بدلے دو میں کوئی قباحت نہیں اگرچہ اُن کی اصل ایک ہی کیوں نہ ہو نقد با نقد اُدھار مکروہ ہے اور جب حیوان کی اصل میں اختلاف ہو تو

www.hubeali.com

ایک کے بدلے دو میں کوئی قباحت نہیں نقد و نقد اور اُدھار مکروہ ہے اور جب حیوان کو ملکیت کے عوض دیا جائے حیوان دے دیا جائے اور ملکیت اُدھار پر ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر جائید اد و نقد ہو اور حیوان ادھار پر تو مکروہ ہے اور جب تم بیچو حیوان کو حیوان کے بدلے میں یا زیادہ درہم میں یا جائید اد کے ساتھ تو کوئی قباحت نہیں ہے اسمیں بھی کوئی قباحت نہیں ہے کہ حیوان پر اور درہم درہم ادھار پر ہو گھر کو دو گھروں سے ایک جریب زمین کو دو جریب زمینوں سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں نقد و نقد اُدھار مکروہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ناپنے اور تولنے میں عام لوگوں کی طرف دیکھو اُس میں خاص لوگوں سے رائے نہ لو۔ اگر چہ ایک گروہ گوشت کو ناپتا ہو اور اخروٹوں کو تولتا ہو اُن کا اعتبار مت کرو کیونکہ گوشت کا اصل تُلنا اور اخروٹوں کی اصل گنا جانا ہے۔

باب بَيْعِ الْعَدَدِ وَ الْمُجَازَفَةِ وَ الشَّيْ‏ءِ الْمُبْهَمِ (عدد، تخمینہ اور مُبہم چیز کی بیع)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ سَمَّيْتَ فِيهِ كَيْلًا فَلَا يَصْلُحُ مُجَازَفَةً هَذَا مِمَّا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے ءاُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے اُس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا طعام میں سے ہر وُہ چیز کہ جس کو ناپنے سے تعین کیا جاتا ہے۔ اُسکا تخمینہ لگانا درست نہیں یہ اُن چیزوں میں سے ہے جو طعام کی بیع میں مکروہ ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الْآخَرِ مِائَةُ كُرِّ تَمْرٍ وَ لَهُ نَخْلٌ فَيَأْتِيهِ فَيَقُولُ أَعْطِنِي نَخْلَكَ هَذَا بِمَا عَلَيْكَ فَكَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا النَّخْلُ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِمَّا أَنْ تَأْخُذَ هَذَا النَّخْلَ بِكَذَا وَ كَذَا كَيْلًا مُسَمًّى أَوْ تُعْطِيَنِي نِصْفَ هَذَا الْكَيْلِ إِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ وَ إِمَّا أَنْ آخُذَهُ أَنَا بِذَلِكَ قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اُس نے صفوان سے اُس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جس کے دوسرے پر سو کرّ کھجور اُدھار ہو اور اُس اُدھار لینے والے کا ایک کھجور کا درخت ہو پس اُدھار دینے والا اُدھار لینے والے کے پاس آئے اور اُس سے کہے تم مجھے اپنے اوپر اُدھار کے بدلے پر کھجور دے دو آپ علیہ السلام نے گویا اس سے کراہت فرمائی اور میں نے سوال کیا آپ علیہ السلام سے اُن دو اشخاص کے بارے میں تو اُن کے درمیان ایک کھجور ہو اُن میں سے ایک دوسرے ساتھی سے کہے کہ تم اس کھجور کو لو اتنی قیمت کے بدلے اتنی مقدار میں یا تم مجھے دو اسکی آدھی مقدار یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یا کہ میں لیتا ہوں اور میرا تمہارے ساتھ یہ وعدہ ہو گا آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَوْزِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعُدَّ فَيُكَالُ بِمِكْيَالٍ فَيُعَدُّ مَا فِيهِ ثُمَّ يُكَالُ مَا بَقِيَ عَلَى حِسَابِ ذَلِكَ مِنَ الْعَدَدِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اخروٹوں کے بارے میں ایک شخص کو استطاعت نہیں ہوتی اُنہیں گنے بس اگر انہیں پیمانے کے ساتھ ناپا جائے اور اس میں جتنے ہوں اُنہیں گنا جائے اور اس کے بعد اسی عدد کے ساتھ حساب کرتے ہوئے باقی کو صرف ناپا جائے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي بَيْعاً فِيهِ كَيْلٌ أَوْ وَزْنٌ يُعَيِّرُهُ ثُمَّ يَأْخُذُهُ عَلَى نَحْوِ مَا فِيهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

4۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اُس نے ذکر کرنے والے سے اُس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ وہ ایسی چیز خرید تا ہے کہ جس میں تولا یا ناپا جاتا ہے وُہ اندازہ کرتا ہے پھر، اس میں جو ہے کی بنیاد پر لیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ لَهُ نَعَمٌ يَبِيعُ أَلْبَانَهَا بِغَيْرِ كَيْلٍ قَالَ نَعَمْ حَتَّى يَنْقَطِعَ أَوْ شَيْءٌ مِنْهَا .

5۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اُس نے صفوان بن یحیٰی سے اُس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جسکے بہت سے مویشی ہیں اور وُہ اُن کا دودھ بغیر ناپے بیچتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں جب وہ کہے کہ ختم ہونے تک یا آدھا وغیرہ کوئی چیز معین کرے تو درست ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللَّبَنِ يُشْتَرَى وَ هُوَ فِي الضَّرْعِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَحْلُبَ لَكَ سُكُرُّجَةً فَيَقُولَ اشْتَرِ مِنِّي هَذَا اللَّبَنَ الَّذِي فِي السُّكُرُّجَةِ وَ مَا فِي ضُرُوعِهَا بِثَمَنٍ مُسَمًّى فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الضُّرُوعِ شَيْءٌ كَانَ مَا فِي السُّكُرُّجَةِ .

6۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے حسین بن سعید سے اُس نے اپنے بھائی حسن سے اُس نے زرعۃ اور اُس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اُس دودھ کے بارے میں سوال کیا کہ جسے خریدا جائے حالانکہ وہ "تھن" میں ہو آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک وہ تمہارے لیے برتن میں نہ دوہے اور تمہیں کہے یہ جو برتن میں دودھ ہے مجھ سے یہ خریدو اور تھنوں والا بھی معین قیمت کے ذریعے پس اگر تھنوں میں کوئی چیز نہ بھی ہو تو برتن میں موجود ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَشْتَرِي مِائَةَ رَاوِيَةٍ مِنْ زَيْتٍ فَأَعْرِضُ رَاوِيَةً وَ اثْنَتَيْنِ فَأَزِنُهُمَا ثُمَّ آخُذُ سَائِرَهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا بَأْسَ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے اُس نے صفوان سے اُس نے ابو سعید سے اس نے عبد الملک بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے زیتون کے تیل کی سو مشکیں خریدی اُن میں سے ایک یا دو مشکیزوں کو اُٹھایا اور اُن کا وزن کیا پھر باقیوں کا اُن کے وزن کے مطابق شمار کیا فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ أَصْوَافَ مِائَةِ نَعْجَةٍ وَ مَا فِي بُطُونِهَا مِنْ حَمْلٍ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بُطُونِهَا حَمْلٌ كَانَ رَأْسُ مَالِهِ فِي الصُّوفِ .

8۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو دوسرے شخص سے سو بھیڑوں اور اُن کے پیٹوں میں حمل کی اُون کو اتنے اتنے درہم میں خریدتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے اگر اُن کے پیٹ میں کوئی حمل نہ بھی ہو تو اُسکا اصل سرمایہ اون میں ہو گا۔

9- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ النَّخَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قُلْتُ لَهُ أَ يَصْلُحُ لِي أَنْ أَشْتَرِيَ مِنَ الْقَوْمِ الْجَارِيَةَ الْآبِقَةَ وَ أُعْطِيَهُمُ الثَّمَنَ وَ أَطْلُبَهَا أَنَا قَالَ لَا يَصْلُحُ شِرَاؤُهَا إِلَّا أَنْ تَشْتَرِيَ مِنْهُمْ مَعَهَا شَيْئاً ثَوْباً أَوْ مَتَاعاً فَتَقُولَ لَهُمْ أَشْتَرِي مِنْكُمْ جَارِيَتَكُمْ فُلَانَةَ وَ هَذَا الْمَتَاعَ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَإِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ .

9۔ احمد بن محمد نے ابن محبوب سے اُس نے رفاعۃ نخّاس سے روایت کی ہے کہ میں نے سوال کیا ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ اسلام سے اور میں نے اُنکو عرض کی کیا درست ہے میرے لیے کہ میں نے ایک گروہ سے بھاگ جانے والی کنیز خریدی اُنہیں قیمت دے دوں اور اُس کنیز کو خود تلاش کروں آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا خریدنا درست نہیں ہے ہاں مگر یہ کہ تو ان سے اُس کنیز کے ساتھ کوئی کپڑا یا سامان خریدو اور تم اُنہیں کہو میں تم سے تمہاری فلاں کنیز اور یہ سامان اتنے اتنے درہم میں خریدتا ہوں پس یہ جائز ہے۔

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ نَهَى أَنْ يُشْتَرَى شَبَكَةُ الصَّيَّادِ يَقُولُ اضْرِبْ بِشَبَكَتِكَ فَمَا خَرَجَ فَهُوَ مِنْ مَالِي بِكَذَا وَ كَذَا .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اُس نے محمد بن حسن بن شمون سے اُس نے اصم سے اُس نے مسمّع سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ اسلام نے شکاری کے جال کو خریدنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا یوں نہ کہو۔ اپنا جال پھینکو اسمیں سے جو نکلاوُہ میرا مال ہو گا۔

11- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ إِذَا كَانَتْ أَجَمَةٌ لَيْسَ فِيهَا قَصَبٌ أُخْرِجَ شَيْءٌ مِنَ السَّمَكِ فَيُبَاعُ وَ مَا فِي الْأَجَمَةِ .

11۔ سہل بن زیاد نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اُس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب درختوں کا جھنڈ ہو کہ جن میں بانس نہ ہو بلندی سے کوئی چیز (ہٹنیاں وغیرہ) لو اور اسے بیچ ڈالو پس جو کچھ جھنڈ میں ان جھاڑیوں کے علاوہ ہے اسے بھی۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ جَمِيعاً عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ بِجِزْيَةِ رُءُوسِ الرِّجَالِ وَ بِخَرَاجِ النَّخْلِ وَ الْآجَامِ وَ الطَّيْرِ وَ هُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ لَا يَكُونُ مِنْ هَذَا شَيْءٌ أَبَداً أَوْ يَكُونُ قَالَ إِذَا عَلِمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً وَاحِداً أَنَّهُ قَدْ أَدْرَكَ فَاشْتَرِهِ وَ تَقَبَّلْ بِهِ .

12۔ محمد بن یحیٰی نے عبداللہ بن محمد سے اُس نے علی بن حکم اور حمید بن زیاد سے اُس نے حَسَن بِن مُحَمَّد بِن سماعۃ اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اُس شخص کے بارے میں کہ جو لوگوں کے سروں کے جزیہ پرندوں گھوڑوں اور کھجوروں کے خراج کو قبول کرتا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ چیز باقی بھی رہے گی یا نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا جب اُن میں سے کسی ایک شے کے بارے میں علم رکھتا ہو پس گویا اُس نے ادراک کر لیا پس وہ اسے خریدے اور قبول کریں۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي الْجِصَّ فَيَكِيلُ بَعْضَهُ وَ يَأْخُذُ الْبَقِيَّةَ بِغَيْرِ كَيْلٍ فَقَالَ إِمَّا أَنْ يَأْخُذَ كُلَّهُ بِتَصْدِيقِهِ وَ إِمَّا أَنْ يَكِيلَهُ كُلَّهُ .

13۔ علی بن ابراہیم نے ابن فضّال سے اُس نے ابن بکیر سے اُس نے ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں جو کچھ خرید تا ہے اُس میں سے بعض کو تو ناپتا ہے اور بعض کو بغیر ناپے دیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو سارے کا سارا ناپے یا پھر بغیر ناپے لے لے۔

باب بَيْعِ الْمَتَاعِ وَ شِرَائِهِ (سامان کی خرید و فروخت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْباً وَ لَمْ يَشْتَرِطْ عَلَى صَاحِبِهِ شَيْئاً فَكَرِهَهُ ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ إِلَّا بِوَضِيعَةٍ قَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ بِوَضِيعَةٍ فَإِنْ جَهِلَ فَأَخَذَهُ وَ بَاعَهُ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ الْأَوَّلِ مَا زَادَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد بن عثمان سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں کہ جو کپڑا خرید تا ہے اور اُسکے مالک کے ساتھ کوئی شرط مقرر نہیں کرتا پھر اُسے کپڑا پسند نہیں آتا تو اُسکے مالک کے پاس پلٹانے جاتا ہے تو وہ انکار کر دیتا ہے کہ اسے قبول کریں مگر یہ کہ قیمت میں کچھ چھوڑنے کے ذریعے آپ علیہ اسلام نے فرمایا یہ اُسکے لیے درست نہیں ہے کہ اُسے قیمت میں کمی کے ذریعے لے پس اگر اُس نے جہالت سے اُسے لیا اور پھر بیچ ڈالا اس سے زیادہ قیمت پر تو اُسے چاہیے کہ اُس کے مالک کو بڑھ جانے والی قیمت واپس کرے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ بِعْ ثَوْبِي بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَمَا فَضَلَ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے حماد بن عیسیٰ سے اُس نے حریز سے اُس نے محمد بن مُسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اُس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کو کہے میرا لباس دس درہم میں بیچو جو اس سے زیادہ ہو وہ تمہارا ہو گا۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ يَحْمِلُ الْمَتَاعَ لِأَهْلِ السُّوقِ وَ قَدْ قَوَّمُوهُ عَلَيْهِ قِيمَةً فَيَقُولُونَ بِعْ فَمَا ازْدَدْتَ فَلَكَ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ لَكِنْ لَا يَبِيعُهُمْ مُرَابَحَةً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے محمد بن اسماعیل سے اُس نے محمد بن فضیل سے اُس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اُس شخص کے بارے میں جو بازار والوں کا سامان اُٹھاتا ہے اور وہ اُسے قیمت مقرر کر کے دیتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں بیچو اس سے زیادہ جو ہو گا وُہ تمہارا ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن اُسے چاہیے کہ وہ اُن سے زیادہ نفع پر نہ خریدے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ إِنَّمَا يَشْتَرِي لِلنَّاسِ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ بِشَيْءٍ مُسَمًّى إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْأُجَرَاءِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اُس نے سَھْلِ بن زیاد سے اُس نے ابن محبوب سے اُس نے ابو ولاّد سے اُس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام اور دیگر سے روایت کی ہے کہ دلاّل کو اُجرت دینے میں کوئی قباحت نہیں بے شک وہ لوگوں کیلئے دن بدن معین چیز خرید تا رہتا ہے۔ وہ منشیوں کی طرح ہے۔

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ السِّمْسَارِ يَشْتَرِي بِالْأَجْرِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِ الْوَرِقُ وَ يُشْتَرَطُ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ تَأْتِي بِمَا تَشْتَرِي فَمَا شِئْتُ تَرَكْتُهُ فَيَذْهَبُ فَيَشْتَرِي ثُمَّ يَأْتِي بِالْمَتَاعِ فَيَقُولُ خُذْ مَا رَضِيتَ وَ دَعْ مَا كَرِهْتَ قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اُس نے ایک سے زائد سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اُس دلال کے بارے میں سوال کیا جو اُجرت کے عوض خریداری کرتا ہے اُسکو چاندی دی جاتی ہے اور شرط لگائی جاتی ہے تم جو خرید کر لاؤ گے میں جسے چاہوں لوں گا پس وہ جاتا ہے خرید تا ہے پھر مال کے ساتھ آتا اور کہتا ہے کہ جو تمہیں پسند ہے لے لو اور جو پسند نہیں چھوڑ دو۔ فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجِرَابَ الْهَرَوِيَّ وَ الْقُوهِيَّ فَيَشْتَرِي الرَّجُلُ مِنْهُ عَشَرَةَ أَثْوَابٍ فَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ خِيَارَهُ كُلَّ ثَوْبٍ بِرِبْحِ خَمْسَةٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَقَالَ مَا أُحِبُّ هَذَا الْبَيْعَ أَ رَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ خِيَاراً غَيْرَ خَمْسَةِ أَثْوَابٍ وَ وَجَدَ الْبَقِيَّةَ سَوَاءً قَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُهُ إِنَّهُمْ قَدِ اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ عَشَرَةً فَرَدَّدَ عَلَيْهِ مِرَاراً فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ خِيَارَهَا أَ رَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا خَمْسَةَ أَثْوَابٍ وَ وَجَدَ الْبَقِيَّةَ سَوَاءً وَ قَالَ مَا أُحِبُّ هَذَا وَ كَرِهَهُ لِمَوْضِعِ الْغَبْنِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ اسلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ھروی اور قوھی کپڑوں کا ذخیرہ خرید تا ہے۔ تو ایک شخص نے اس سے دس (10) کپڑے خریدے تو اس نے اس کپڑے پر پانچ یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کا نفع شرط رکھا۔ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا میں اس معاملے کو پسند نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر اسے پانچ کپڑوں کے علاوہ کا اختیار نہ ہو اور وہ باقیوں کو ایک جیسا پائے۔ آپ علیہ اسلام سے آپ علیہ اسلام کے فرزند اسماعیل نے عرض کی ان لوگوں نے اس پر شرط رکھی کہ وہ ان سے دس خریدے گا تو اس نے ان کو کئی بار لوٹایا۔ تو ابو عبد اللہ علیہ اسلام نے فرمایا اس پر فقط یہ شرط کیا گیا کہ وہ اپنی مرضی کے کپڑے لے تم کیا سمجھتے ہو کہ اگر پانچ کپڑوں کے علاوہ اسکی مرضی کے نہ ہوں بلکہ باقی سب برابر ہوں۔ آپ علیہ اسلام نے فرمایا میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ آپ علیہ اسلام نے غبن کے خدشہ کے تحت اسے ناپسند فرمایا۔ ۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يُشْتَرَى الثَّوْبُ بِدِينَارٍ غَيْرَ دِرْهَمٍ لِأَنَّهُ لَا يُدْرَى كَمِ الدِّينَارُ مِنَ الدِّرْهَمِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے اپنے بعض دوستوں سے اُس نے حسین بن حسن سے اُس نے حماد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مکروہ ہے کہ کوئی کپڑے کو دینار کے ساتھ بغیر درہم کے خریدے کیونکہ اُسے معلوم نہیں کہ درہم میں کتنے دینار ہوتے ہیں۔

باب بَيْعِ الْمُرَابَحَةِ (نفع بخش بیع)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ جَمِيعاً بِالثَّمَنِ ثُمَّ يُقَوِّمُ كُلَّ ثَوْبٍ بِمَا يَسْوَى حَتَّى يَقَعَ عَلَى رَأْسِ مَالِهِ جَمِيعاً أَ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً قَالَ لَا حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُ أَنَّمَا قَوَّمَهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اُس نے علی بن حکم سے اُس نے محمد بن اسلم سے اُس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اُس شخص کے بارے میں جو سارے سامان کو ایک ہی قیمت سے خرید تا ہے پھر وہ ہر کپڑے کی قیمت اسطرح برابر مقرر کرتا ہے کہ اُسکا سرمایہ پورا ہو جائے۔ کیا وہ بیع المرابحہ کر سکتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں جب تک کہ اُسے واضح طور پر معلوم نہ ہو کہ وہ اپنی قیمت پوری کرتی ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُدِّمَ لِأَبِي (**عليه السلام**) مَتَاعٌ مِنْ مِصْرَ فَصَنَعَ طَعَاماً وَ دَعَا لَهُ التُّجَّارَ فَقَالُوا إِنَّا نَأْخُذُهُ مِنْكَ بِدَهْ دَوَازْدَهْ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي وَ كَمْ يَكُونُ ذَلِكَ قَالُوا فِي عَشَرَةِ آلَافٍ أَلْفَيْنِ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي إِنِّي أَبِيعُكُمْ هَذَا الْمَتَاعَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفاً فَبَاعَهُمْ مُسَاوَمَةً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُس نے ابن ابی عمیر سے اُس نے حماد سے اُس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا میرے بابا علیہ السلام کے پاس مصر سے سامان آیا آپ نے اُسکا طعام بنایا اور اُسکے لیے تاجروں کو بلایا تاجر کہنے لگے کہ ہم آپ سے اسکو دس کے بدلے بارہ کے حساب سے لے لیں گے میرے بابا علیہ السلام نے اُن سے فرمایا اسطرح کتنا جاکے بنے گا۔ اُنہوں نے کہا دس ہزار پر دو ہزار میرے بابا علیہ السلام نے اُن سے فرمایا میں تمہیں یہ سامان بارہ ہزار میں فروخت کرتا ہوں پس آپ علیہ السلام نے اُن سے بھاؤ تاؤ کے بعد بیچا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي لَأَكْرَهُ بَيْعَ دَهْ يَازْدَهْ وَ دَهْ دَوَازْدَهْ وَ لَكِنْ أَبِيعُكَ بِكَذَا وَ كَذَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اُس نے حسین بن سعید سے اُس نے نضر بن سوید سے اُس نے قاسم بن سلیمان سے اُس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا دس کو گیارہ یا دس کو بارہ سے بیچنا مجھے انتہائی ناپسند ہے۔ لیکن میں تمہیں اتنے اتنے میں بیچتا ہوں۔

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي أَكْرَهُ بَيْعَ عَشَرَةٍ بِإِحْدَى عَشْرَةَ وَ عَشَرَةٍ بِاثْنَيْ عَشْرَةَ وَ نَحْوَ ذَلِكَ مِنَ الْبَيْعِ وَ لَكِنْ أَبِيعُكَ بِكَذَا وَ كَذَا مُسَاوَمَةً قَالَ وَ أَتَانِي مَتَاعٌ مِنْ مِصْرٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَبِيعَهُ كَذَلِكَ وَ عَظُمَ عَلَيَّ فَبِعْتُهُ مُسَاوَمَةً .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اُس نے حسن بن علی سے اُس نے ابان بن عثمان سے اُس نے محمد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں دس کو بارہ سے یا گیارہ سے یا اسی طرح اوپر بیچنے کو ناپسند کرتا ہوں لیکن میں تمہیں بھاؤ تاؤ کے بعد اتنے اتنے میں بیچتا ہوں اور فرمایا میرے پاس مصر سے سامان آیا میں نے پسند نہ کیا کہ اُسے اس طرح بیچوں اور جب میرے لیے ضروری ہوا تو میں نے اُسے بھاؤ تاؤ کے بعد فروخت کیا

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّا نَبْعَثُ بِالدَّرَاهِمِ لَهَا صَرْفٌ إِلَى الْأَهْوَازِ فَيَشْتَرِي لَنَا بِهَا الْمَتَاعَ ثُمَّ نَلْبَثُ فَإِذَا بَاعَهُ وُضِعَ عَلَيْهِ صَرْفُهُ فَإِذَا بِعْنَاهُ كَانَ عَلَيْنَا أَنْ نَذْكُرَ لَهُ صَرْفَ الدَّرَاهِمِ فِي الْمُرَابَحَةِ يُجْزِئُنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ إِذَا كَانَتِ الْمُرَابَحَةُ فَأَخْبِرْهُ بِذَلِكَ وَ إِنْ كَانَ مُسَاوَمَةً فَلَا بَأْسَ .

5۔حسین بن محمد نے محمد بن احمد نہدی سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ہم نے آھواز کی طرف کچھ درہم بھیجے۔ جن کی قیمتوں میں فرق تھا۔ پس اس شخص نے ان کے ذریعے سامان خریدا۔ ہم ٹھہر گئے۔ جب اس نے اسے بیچا تو ہم نے اس پر وہ فرق رکھا جب ہم نے اسے بیچا تھا۔ ہم پر واجب تھا کہ اسے درہموں کی قیمتوں میں فرق بتاتے۔ کیا صرف نفع بخش بیع میں ہمارے لیے یہ جائز ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ جب صرف نفع بخش بیع ہو تو تم اسے اس کی خبر دے دو اور اگر مساومۃ (بھاؤ تاؤ کرنا) ہو تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِيَ اشْتَرِ لِي هَذَا الثَّوْبَ وَ هَذِهِ الدَّابَّةَ وَ يُعَيِّنُهَا وَ أُرْبِحَكَ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قَالَ لِيَشْتَرِيهَا وَ لَا تُوَاجِبْهُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَهَا أَوْ تَشْتَرِيَهَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یحییٰ بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے مجھے کہا۔ میرے لیے کپڑا اور یہ چوپایہ خریدو اور اس نے اسے معین کیا۔ میں تمہیں اس میں اتنا اتنا نفع دوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اسے خریدنا چاہیے اور بیع کرنے سے پہلے اور خریدنے سے پہلے اس سے بیع نہیں کرنی چاہیے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُيَسِّرٍ بَيَّاعِ الزُّطِّيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّا نَشْتَرِي الْمَتَاعَ بِنَظِرَةٍ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ بِكَمْ تَقَوَّمَ عَلَيْكَ فَأَقُولُ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَبِيعُهُ بِرِبْحٍ فَقَالَ إِذَا بِعْتَهُ مُرَابَحَةً كَانَ لَهُ مِنَ النَّظِرَةِ مِثْلُ مَا لَكَ قَالَ فَاسْتَرْجَعْتُ وَ قُلْتُ هَلَكْنَا فَقَالَ مِمَّ فَقُلْتُ لِأَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ ثَوْبٌ إِلَّا أَبِيعُهُ مُرَابَحَةً يُشْتَرَى مِنِّي وَ لَوْ وُضِعْتُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ حَتَّى أَقُولَ بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ فَلَمَّا رَأَى مَا شَقَّ عَلَيَّ قَالَ أَ فَلَا أَفْتَحُ لَكَ بَاباً يَكُونُ لَكَ فِيهِ فَرَجٌ قُلْ قَامَ عَلَيَّ بِكَذَا وَ كَذَا وَ أَبِيعُكَ بِزِيَادَةِ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا تَقُلْ بِرِبْحٍ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین بن صفوان سے اس نے ایوب بن راشد سے، اس نے بیاع زُطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ہم سامان خریدتے ہیں ادھار پر۔ ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ قیمت بتاؤ۔ میں اسے کہتا ہوں۔ اتنا اتنا پس میں اسے نفع کے ساتھ بیچتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تو نے اسے نفع پر بیچا تو اسے بھی تیرے مال کی طرح مہلت کا حق حاصل ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے "اناللہ" پڑھا اور میں نے عرض کی ہم مارے گئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کس وجہ سے میں نے عرض کی۔ کیونکہ زمین پر کوئی کپڑا ایسا نہیں جو میں نے اُسے مرابحتاً بیچا ہے۔ اس نے مجھ سے خریدا ہے۔ اگر میں اصل سرمائے سے چھوڑ دوں۔ یہاں تک کہ میں کہوں اتنا اتنا راوی کہتا ہے کہ جب آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ مجھ پر دشوار ہو رہا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں تمہارے لئے ایک ایسا دروازہ کھولوں۔ جس میں تمہارے لیے کشادگی ہو تم کہو۔ مجھے یہ اتنے اتنے میں پڑا ہے اور میں تمہیں اتنا اتنا اضافہ سے بیچتا ہوں۔ نفع نہ کہو۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّا نَشْتَرِي الْعِدْلَ فِيهِ مِائَةُ ثَوْبٍ خِيَارٍ وَ شِرَارٍ دَسْتْشُمَارَ فَيَجِيئُنَا الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنَ الْعِدْلِ تِسْعِينَ ثَوْباً بِرِبْحِ دِرْهَمٍ دِرْهَمٍ فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَبِيعَ الْبَاقِيَ عَلَى مِثْلِ مَا بِعْنَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ الثَّوْبَ وَحْدَهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اسباط بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں ایک ڈھیر خرید تا ہوں جس میں سو کپڑے ہوتے ہیں۔ اچھے برے سارے۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے جو ڈھیر میں سے نوے کپڑے ایک ایک درہم کے منافع کے حساب سے خرید تا ہے کیا ہم اسے باقی کپڑے اسی طرح بیچ سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ وہ ایک ایک کپڑا خریدیں۔

باب السَّلَفِ فِي الْمَتَاعِ (سامان میں پیشگی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْمَتَاعِ إِذَا وَصَفْتَ الطُّولَ وَ الْعَرْضَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا طول و عرض بیان کرنے کے بعد سامان میں پیشگی لین دین میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السَّلَمِ وَ هُوَ السَّلَفُ فِي الْحَرِيرِ وَ الْمَتَاعِ الَّذِي يُصْنَعُ فِي الْبَلَدِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ اسلام سے پیشگی لین دین کہ جو ریشم اور اس سامان کے بارے میں کہ جو اُس علاقے میں بنتا ہے جس میں وہ ہے کہ بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا اگر مدت معلوم ہو تو درست ہے۔۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْمَتَاعِ إِذَا سَمَّيْتَ الطُّولَ وَ الْعَرْضَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرّار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب طول و عرض معین ہو جائے تو سامان میں پیشگی لین دین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

باب الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ (آدمی کا وہ بیچنا جو اس کے پاس نہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَجِيئُنِي الرَّجُلُ يَطْلُبُ مِنِّي الْمَتَاعَ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ وَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَسْتَعِيرُ مِنْ جَارِي وَ آخُذُ مِنْ ذَا وَ ذَا فَأَبِيعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ مِنْهُ أَوْ آمُرُ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَأَرُدُّهُ عَلَى أَصْحَابِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے صفوان سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے حدید بن حکیم ازدی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے مجھ سے دس ہزار درہم یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کا مال طلب کرتا

ہے۔ میرے پاس دس ہزار سے زیادہ کا نہیں ہوتا۔ میں ادھر اُدھر سے لے کر اسے بیچ دیتا ہوں۔ پھر وہ خرید تا ہوں یا کسی سے کہتا ہوں کہ خرید کر لاتا ہے۔ پھر جن جن سے لیا تھا۔ انہیں واپس کر دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بَيْعاً لَيْسَ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ وَ ضَمِنَ لَهُ الْبَيْعَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ احمد بن محمد نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے منصور سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے بیع کی ایسی شے کی جو اس کے پاس نہیں تھی، اور اس نے اس مال کی ضمانت لی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعاً لَيْسَ فِيهِ كَيْلٌ وَ لَا وَزْنٌ أَ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ احمد بن محمد نے علی بن حکم سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں جو سامان خرید تا ہے کہ جس کا نہ کوئی پیمانہ ہوتا ہے اور نہ کوئی وزن ہوتا ہے کیا وہ اس سامان کو قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کر سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَجِيئُنِي يَطْلُبُ الْمَتَاعَ فَأُقَاوِلُهُ عَلَى الرِّبْحِ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ فَأَبِيعُهُ مِنْهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَإِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يُفْسِدُهُ قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ بَاعَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ قَالَ فَمَا يَقُولُ فِي السَّلَمِ قَدْ بَاعَ صَاحِبُهُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّمَا صَلَحَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ يُسَمُّونَهُ سَلَماً إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ كُلِّ مَتَاعٍ كُنْتَ تَجِدُهُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي بِعْتَهُ فِيهِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے جو سامان چاہتا ہے۔ میں اس سے منفعت پر بات چیت کرتا ہوں۔ پھر میں سامان خرید کر اسے بیچ دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر وہ چاہے تو لیں اور نہ چاہے تو نہ لیں۔ میں نے عرض کی۔ ایسا ہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی۔ ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اسے خراب جانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیوں۔ میں نے عرض کی۔ کیونکہ اس نے ایسی چیز بیچی جو اس کے پاس نہیں تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو پھر کیا کہتے ہیں۔ وہ پیشگی لین دین کے بارے میں۔ پیشگی لین دین کرنے والا بھی وہ چیز بیچتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہوتی۔ میں نے عرض کی۔ ہاں یہ تو ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ صرف اس لیے درست ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پیشگی طور پر معین کر لیتے ہیں۔ میرے باباعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اس مال کے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں کہ جو تمہیں طے کیے ہوئے وقت میں مل جائے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَجِيئُنِي يَطْلُبُ الْمَتَاعَ الْحَرِيرَ وَ لَيْسَ عِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ فَيُقَاوِلُنِي وَ أُقَاوِلُهُ فِي الرِّبْحِ وَ الْأَجَلِ حَتَّى يَجْتَمِعَ عَلَيَّ شَيْءٌ ثُمَّ أَذْهَبُ فَأَشْتَرِي لَهُ الْحَرِيرَ وَ أَدْعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَ رَأَيْتَ إِنْ وَجَدَ بَيْعاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا عِنْدَكَ أَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَيْهِ وَ يَدَعَكَ أَوْ وَجَدْتَ أَنْتَ ذَلِكَ أَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْصَرِفَ عَنْهُ وَ تَدَعَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ بن ایوب سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور وہ مجھ سے حریر کا مال چاہتا ہے جبکہ میرے پاس حریر کا مال نہیں ہوتا ہے پس وہ مجھ سے سودے کی بات چیت (بھاؤ تاؤ) کرتا ہے۔ منافع اور مدت طے ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ ہمارا ایک بات پر اتفاق ہو جاتا ہے۔ پھر میں جاتا ہوں اور اس کیلئے حریر خرید تا ہوں اور اسے اس کی طرف بلاتا ہوں۔ پس امام علیہ السلام نے فرمایا۔ ”تو کیا سمجھتا ہے کہ اگر وہ شخص تم سے کہے گئے سودے کے علاوہ کسی اور سے سودا کرلے تو کیا اسے اختیار ہے کہ وہ اس کی طرف چلا جائے اور تمہارے سودے کو چھوڑ دے یا تم ایسا کرلو۔ (یعنی اسے چھوڑ کر مال کسی اور کو دے دو) اور اسے چھوڑ دو؟“ میں نے عرض کی ”جی ہاں“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”کوئی قباحت نہیں“

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ اشْتَرِ هَذَا الثَّوْبَ وَ أُرْبِحَكَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُحَلِّلُ الْكَلَامُ وَ يُحَرِّمُ الْكَلَامُ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے یحییٰ بن حجاج سے، اس نے خالد بن نجیح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کپڑا خریدو اس میں تمہیں اتنا اتنا نفع دوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا یہ نہیں ہے کہ اگر وہ چاہے تو لے اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ میں نے عرض کی ایسا ہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔ بے شک بات چیت حلال کرتی ہے اور بات چیت ہی حرام کرتی ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَبِيعَ الرَّجُلَ الْمَتَاعَ لَيْسَ عِنْدَكَ تُسَاوِمُهُ ثُمَّ تَشْتَرِي لَهُ نَحْوَ الَّذِي طَلَبَ ثُمَّ تُوجِبُهُ عَلَى نَفْسِكَ ثُمَّ تَبِيعُهُ مِنْهُ بَعْدُ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم کسی شخص کو ایسا سامان بیچو۔ جو تمہارے پاس نہیں ہے۔ اس سے طے کرو۔ پھر جیسا وہ چاہتا ہے ویسا سامان خرید و پھر اس کو اپنی ملکیت جانو اور اس کے بعد اسے بیچ دو۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بَيْعاً لَيْسَ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ وَ ضَمِنَ الْبَيْعَ قَالَ لَا بَأْسَ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں جو ایسی چیز بیچتا ہے جو اس وقت اُس کے پاس نہیں اور بیچنے کی ضمانت لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

9- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ السَّرَّاجِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَتِّبٌ فَقَالَ بِالْبَابِ رَجُلَانِ فَقَالَ أَدْخِلْهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي رَجُلٌ قَصَّابٌ وَ إِنِّي أَبِيعُ الْمُسُوكَ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ الْغَنَمَ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ لَكِنِ انْسُبْهَا غَنَمَ أَرْضِ كَذَا وَ كَذَا .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے علی بن اسباط سے، اس نے ابی مخلد سراج سے روایت کی ہے کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر تھے کہ ان کے پاس معتب آیا اور عرض کی۔ دروازے پر دو آدمی کھڑے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ دونوں کو لاؤ۔ پس وہ دونوں حاضر ہوئے۔ ان میں سے

ایک نے عرض کی۔ میں قصاب ہوں۔ میں کھالیں بیچتا ہوں۔ بھیڑ بکری کو ذبح کرنے سے پہلے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن بھیڑ بکری معین کر لو۔

باب فَضْلِ الشَّيْءِ الْجَيِّدِ الَّذِي يُبَاعُ (عمدہ چیز بیچنے کی فضیلت)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي الْجَيِّدِ دَعْوَتَانِ وَ فِي الرَّدِيِّ دَعْوَتَانِ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْجَيِّدِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَ فِيمَنْ بَاعَكَ وَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الرَّدِيِّ لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَ لَا فِيمَنْ بَاعَكَ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے مروک بن عبید سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ عمدہ چیز میں دو کلمات ہیں اور بیکار چیز میں بھی دو کلمات ہیں۔ عمدہ چیز والے کو کہا جاتا ہے کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے اور جس نے تمہیں بیچی اسے بھی برکت دے۔ اور بیکار چیز والے کو کہا جاتا ہے اللہ عزّ و جلّ نہ تمہیں برکت دے اور نہ بیچنے والے کو برکت دے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ قُلْتُ أَبِيعُ الطَّعَامَ فَقَالَ لِي اشْتَرِ الْجَيِّدَ وَ بِعِ الْجَيِّدَ فَإِنَّ الْجَيِّدَ إِذَا بِعْتَهُ قِيلَ لَهُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَ فِيمَنْ بَاعَكَ

2- محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے اس نے یعقوب بن زید سے، اس نے وشاء سے، اس نے عاصم بن حمید سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا کر رہے ہو؟۔ میں نے عرض کی۔ میں طعام (غلہ) بیچتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ عمدہ خریدو اور عمدہ بیچو۔ جب تم عمدہ بیچو گے تو کہا جائے گا اللہ اس میں تمہیں برکت دے اور بیچنے والے کو بھی برکت دے۔

باب الْعِينَةِ

عینۃ (سامان کو ایک مدت کیلئے ادھار پر دینا اور پھر اصل قیمت سے کم پر لے لینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُوقَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَجِيئُنِي الرَّجُلُ فَيَطْلُبُ الْعِينَةَ فَأَشْتَرِي لَهُ الْمَتَاعَ مُرَابَحَةً ثُمَّ أَبِيعُهُ إِيَّاهُ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ مِنْهُ مَكَانِي قَالَ فَقَالَ إِذَا كَانَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ بَاعَ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَبِعْ وَ كُنْتَ أَنْتَ أَيْضاً بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ اشْتَرَيْتَ وَ إِنْ شِئْتَ لَمْ تَشْتَرِ فَلَا بَأْسَ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذَا فَاسِدٌ وَ يَقُولُونَ إِنْ جَاءَ بِهِ بَعْدَ أَشْهُرٍ صَلَحَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا تَقْدِيمٌ وَ تَأْخِيرٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص ابن سوقۃ سے، اس نے حسین بن منذر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک شخص میرے پاس آتا ہے۔ مجھ سے عینۃ طلب کرتا ہے۔ میں اس کیلئے نفع پر مال خرید تا ہوں۔ پھر اسے وہی مال بیچتا ہوں۔ پھر اس سے خرید تا ہوں اور یہ سارا کچھ میرے گھر پر ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اختیار ہو اکرے۔ وہ چاہے تو بیچے اور چاہے تو نہ بیچے۔ اور اسی طرح تجھے بھی اختیار ہو اکہ اگر تم چاہو خریدو اور اگر تم چاہو تو نہ خریدو۔ تب اس میں کوئی قباحت نہیں۔

میں نے عرض کی۔ مدینے کے فقہاء گمان کرتے ہیں کہ یہ فاسد ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ چند مہینے کے بعد آکر بیچے تو درست ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تقدیم و تاخیر ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعِينَةِ وَ قُلْتُ إِنَّ عَامَّةَ تُجَّارِنَا الْيَوْمَ يُعْطُونَ الْعِينَةَ فَأَقُصُّ عَلَيْكَ كَيْفَ تُعْمَلُ قَالَ هَاتِ قُلْتُ يَأْتِينَا الرَّجُلُ الْمُسَاوِمُ يُرِيدُ الْمَالَ فَيُسَاوِمُنَا وَ لَيْسَ عِنْدَنَا مَتَاعٌ فَيَقُولُ أُرْبِحُكَ دَهْ يَازْدَهْ وَ أَقُولُ أَنَا دَهْ دَوَازْدَهْ فَلَا نَزَالُ نَتَرَاوَضُ حَتَّى نَتَرَاوَضَ عَلَى أَمْرٍ فَإِذَا فَرَغْنَا قُلْتُ لَهُ أَيُّ مَتَاعٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَشْتَرِيَ لَكَ فَيَقُولُ الْحَرِيرُ لِأَنَّهُ لَا نَجِدُ شَيْئاً أَقَلَّ وَضِيعَةً مِنْهُ فَأَذْهَبُ وَ قَدْ قَاوَلْتُهُ مِنْ غَيْرِ مُبَايَعَةٍ فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْطِهِ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَأْخُذْ مِنْكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَذْهَبُ فَأَشْتَرِي لَهُ ذَلِكَ الْحَرِيرَ وَ أُمَاكِسُ بِقَدْرِ جُهْدِي ثُمَّ أَجِيءُ بِهِ إِلَى بَيْتِي فَأُبَايِعُهُ فَرُبَّمَا ازْدَدْتُ عَلَيْهِ الْقَلِيلَ عَلَى الْمُقَاوَلَةِ وَ رُبَّمَا أَعْطَيْتُهُ عَلَى مَا قَاوَلْتُهُ وَ رُبَّمَا تَعَاسَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ فَإِذَا اشْتَرَى مِنِّي لَمْ يَجِدْ أَحَداً أَغْلَى بِهِ مِنَ الَّذِي اشْتَرَيْتُهُ مِنْهُ فَيَبِيعُهُ مِنْهُ فَيَجِيءُ ذَلِكَ فَيَأْخُذُ الدَّرَاهِمَ فَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَ رُبَّمَا جَاءَ لِيُحِيلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ لَا تَدْفَعْهَا إِلَّا إِلَى صَاحِبِ الْحَرِيرِ قُلْتُ وَ رُبَّمَا لَمْ يَتَّفِقْ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ الْبَيْعُ بِهِ وَ أَطْلُبُ إِلَيْهِ فَيَقْبَلُهُ مِنِّي فَقَالَ أَ وَ لَيْسَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْتَ لَمْ تَرُدَّ قُلْتُ بَلَى لَوْ أَنَّهُ هَلَكَ فَمِنْ مَالِي قَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا إِذَا أَنْتَ لَمْ تَعْدُ هَذَا فَلَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن حکم سے، اس نے اسماعیل بن عبد الخالق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عینۃ کے بارے میں سوال کیا میں نے عرض کی کہ ہمارے عام تاجر ان دنوں عینۃ دیتے ہیں اور آپؑ کو قصہ بیان کرتا ہوں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے عرض کی۔ ہمارے پاس بھاؤ تاؤ کرنے والا شخص آتا ہے۔ مال چاہتا ہے۔ ہم سے بھاؤ تاؤ کرتا ہے۔ در حالانکہ ہمارے پاس سامان نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے میں تمھیں دس گیارہ کے حساب سے نفع دوں گا۔ اور میں کہتا ہوں کہ میں دس بارہ کے حساب سے نفع لوں گا۔ اس طرح ہم بحث کرتے کرتے ایک امر پر متفق ہو جاتے ہیں۔ جب ہم فارغ ہوتے ہیں تو میں اس سے کہتا ہوں۔ تمھیں کون سا سامان پسند ہے کہ تمہارے لیے خریدوں۔ وہ کہتا ہے حریر کیونکہ حریر سے زیادہ کم نقصان دینے والی شے اور کوئی نہیں ہے۔ پس میں جاتا ہوں اور میں نے اس سے بغیر کسی بیع کے طے کر لیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اگر تم چاہو تو اسے نہ دو۔ اور اگر وہ چاہے تو تم سے نہ لے۔ میں نے عرض کی۔ ایسا ہی حق حاصل ہے۔ پس میں جاتا ہوں۔ اس کے لیے حریر خریدتا ہوں۔ اپنی کوشش کے مطابق اس سے چھوٹ لیتا ہوں۔ پھر اس کے بعد آتا ہوں۔ اپنے گھر میں اور اسے بیچ دیتا ہوں۔ اور بسا اوقات میں اس پر طے شدہ سے زیادہ وصول کرتا ہوں اور بسا اوقات طے شدہ کے مطابق لے لیتا ہوں۔ اور بسا اوقات ہمیں تنگی ہو جاتی ہے۔ کوئی شے نہیں ہوتی۔ وہ جب مجھ سے خریدتا ہے تو مجھے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ملتا جس سے میں خریدوں۔ پس میں اسی سے خرید لیتا ہوں۔ وہ آتا ہے۔ درہم لے جاتا ہے اور مال اس کے سپرد کر دیتا ہوں۔ اور بسا اوقات وہ مال لینے کیلئے میرے پاس آجاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے حریر والے کے علاوہ اور کسی کے پاس مت بھیجو، میں نے عرض کی۔ بسا اوقات اس کے اور میرے درمیان اس کے سودے پر اتفاق نہیں ہوتا اور میں اس کی طرف طلب کرتا ہوں۔ وہ اُسے میری طرف سے قبول کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر تم چاہو تو نہ کرو۔ اور اگر چاہو تو تم رد نہ کرو۔ میں نے عرض کی۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ کیونکہ اگر نقصان ہو تو میرے مال سے ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ جب تم اسے شمار نہ کرو تو کوئی قباحت نہیں،

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ طَلَبَ مِنْ رَجُلٍ ثَوْباً بِعِينَةٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي وَ هَذِهِ دَرَاهِمُ فَخُذْهَا فَاشْتَرِ بِهَا فَأَخَذَهَا وَ اشْتَرَى ثَوْباً كَمَا يُرِيدُ ثُمَّ جَاءَ بِهِ لِيَشْتَرِيَهُ مِنْهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ إِنْ ذَهَبَ الثَّوْبُ فَمِنْ مَالِ الَّذِي أَعْطَاهُ الدَّرَاهِمَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ إِنْ شَاءَ اشْتَرَى وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَشْتَرِهِ قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حکم سے اس نے سیف بن عمیرۃ سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے سوال کیا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص سے عینۃ پر کپڑا لیتا ہے۔ اور کہتا ہے میرے پاس نہیں ہے۔ یہ درہم لو ان سے کپڑا خریدو اور لے لو اور وہ کپڑا خرید لیتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ پھر کپڑا لے کر اس کے پاس جاتا ہے تاکہ اُس سے خریدے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر کپڑا گم ہو جائے تو اس کے مال سے ہے کہ جس نے اسے درہم دے۔ میں نے عرض کی۔ ایسا ہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ چاہے تو خریدیں۔ اگر چاہے تو نہ خریدیں۔ میں نے کہا: ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ يُعَيِّنُ ثُمَّ حَلَّ دَيْنُهُ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَقْضِي أَ يَتَعَيَّنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي عَيَّنَهُ وَ يَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ .

4۔ احمد بن محمد نے علی بن حکم سے، اس نے سیف بن عمیرۃ سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی عینۃ پر مال لیتا ہے۔ پھر اس کے قرض ادا کرنے کا وقت آتا ہے تو اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ جس سے قرض ادا کریں، کیا یہ شخص اس سے کہ جس سے پہلے اس نے عینۃ لیا تھا اس سے عینۃ لے کر اس کے پاس قرض ادا کر سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں۔

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَكُونُ لِي عَلَى الرَّجُلِ الدَّرَاهِمُ فَيَقُولُ لِي بِعْنِي شَيْئاً أَقْضِيكَ فَأَبِيعُهُ الْمَتَاعَ ثُمَّ أَشْتَرِيهِ مِنْهُ وَ أَقْبِضُ مَالِي قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن اسماعیل سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے ایک شخص پر کچھ درہم قرض ہے۔ وہ مجھے کہتا ہے مجھے کوئی چیز بیچو۔ میں تمہارا قرض ادا کر دیتا ہوں۔ پھر میں اسے سامان بیچتا ہوں۔ پھر اس سے خرید لیتا ہوں اور اپنا مال بھی لے لیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ حَنَانٍ مَا تَقُولُ فِي الْعِينَةِ فِي رَجُلٍ يُبَايِعُ رَجُلًا فَيَقُولُ لَهُ أُبَايِعُكَ بِدَهْ دَوَازْدَهْ وَ بِدَهْ يَازْدَهْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَذَا فَاسِدٌ وَ لَكِنْ يَقُولُ أَرْبَحُ عَلَيْكَ فِي جَمِيعِ الدَّرَاهِمِ كَذَا وَ كَذَا وَ يُسَاوِمُهُ عَلَى هَذَا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ قَالَ أُسَاوِمُهُ وَ لَيْسَ عِنْدِي مَتَاعٌ قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ انہیں جعفر بن حنان نے عرض کی آپؑ کیا فرماتے ہیں۔ عینۃ کے بارے میں۔ کہ آدمی سے آدمی خریدتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں بیچتا ہوں دس کے بدلے بارہ اور دس کے بدلے گیارہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ فاسد ہے بلکہ کہے میں تمہیں۔ تمام دراہم میں اتنا اتنا نفع دوں گا اور اسے بھاؤ تاؤ کر لیتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ عرض کی بھاؤ تاؤ ہو۔ لیکن میرے پاس سامان نہیں ہے۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لِي عَلَيْهِ مَالٌ وَ هُوَ مُعْسِرٌ فَأَشْتَرِي بَيْعاً مِنْ رَجُلٍ إِلَى أَجَلٍ عَلَى أَنْ أَضْمَنَ ذَلِكَ عَنْهُ لِلرَّجُلِ وَ يَقْضِيَنِي الَّذِي عَلَيْهِ قَالَ لَا بَأْسَ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے، اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے میرا کچھ مال قرض دینا تھا اور وہ تنگدست تھا پس میں نے ایک شخص سے اسی غرض سے کچھ

خرید اکہ میں اس مقروض کی طرف سے ضامن ہوں اور اس نے کہ جس پر میرا قرض تھا۔ مجھے ادائیگی کر دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

8- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَيَّنْتُ رَجُلًا عِينَةً فَقُلْتُ لَهُ اقْضِنِي فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي فَعَيِّنِّي حَتَّى أَقْضِيَكَ قَالَ عَيِّنْهُ حَتَّى يَقْضِيَكَ .

8۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک شخص سے عینہ لیا۔ پھر میں اس سے کہتا ہوں کہ واپس کرو۔ تو وہ کہتا ہے میرے پاس نہیں ہے۔ مجھے عینہ دو میں تمہارا قرض ادا کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے عینہ دو تا کہ وہ تمہارا قرض ادا کریں۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَدِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِنَّ سَلْسَبِيلَ طَلَبَتْ مِنِّي مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ عَلَى أَنْ تُرْبِحَنِي عَشَرَةَ آلَافٍ فَأَقْرَضْتُهَا تِسْعِينَ أَلْفاً وَ أَبِيعُهَا ثَوْباً وَشَيّاً تُقَوَّمُ عَلَيَّ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ لَا بَأْسَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَا بَأْسَ بِهِ أَعْطِهَا مِائَةَ أَلْفٍ وَ بِعْهَا الثَّوْبَ بِعَشَرَةِ آلَافٍ وَ اكْتُبْ عَلَيْهَا كِتَابَيْنِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے محمد بن اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ سلسبیل نامی عورت نے مجھ سے ایک لاکھ درہم مانگے۔ اس شرط پر کہ وہ مجھے دس ہزار منافع دیں گی۔ پس میں نے اسے نوے ہزار قرض اور کچھ کپڑے اور چیزیں دی تو اس نے میرا ایک ہزار درہم دس ہزار درہم شمار کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں اسے ایک لاکھ درہم دو اور اسے دس ہزار کے کپڑے بیچو اور ان دونوں پر دو تحریریں لکھوالو۔

10- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْمَالُ قَدْ حَلَّ عَلَى صَاحِبِهِ يَبِيعُهُ لُؤْلُؤَةً تَسْوَى مِائَةَ دِرْهَمٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ يُؤَخِّرُ عَنْهُ الْمَالَ إِلَى وَقْتٍ قَالَ لَا بَأْسَ قَدْ أَمَرَنِي أَبِي فَفَعَلْتُ ذَلِكَ وَ زَعَمَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْهَا فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ .

10۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی بن عبداللہ سے، اس نے اپنے چچا محمد بن عبداللہ سے، اس نے محمد بن اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص نے قرض لینا ہوتا ہے اور وہ مقروض کے پاس جا کر اسے ایک موتی جو سو درہم کے برابر ہوتا ہے ہزار درہم کے بدلے فروخت کرتا ہے اور اس سے قرض دوسرے وقت تک کیلئے موخر کر دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ حرام نہیں ہے۔ مجھے میرے بابا نے حکم دیا اور میں نے ایسا کیا۔ گمان ہے کہ راوی نے اس کے بارے میں ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا تو انہوں نے اس جیسا جواب دیا۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَكُونُ لِي عَلَى الرَّجُلِ دَرَاهِمُ فَيَقُولُ أَخِّرْنِي بِهَا وَ أَنَا أُرْبِحُكَ فَأَبِيعُهُ جُبَّةً تُقَوَّمُ عَلَيَّ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ قَالَ بِعِشْرِينَ أَلْفاً وَ أُؤَخِّرُهُ بِالْمَالِ قَالَ لَا بَأْسَ.

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی میرے ایک شخص کے پاس کچھ درہم بطور قرض تھے۔ اس نے کہا۔ قرض لینے میں کوئی تاخیر کرو میں تمہیں نفع دوں گا پس میں نے اسے

ایک جبہ جو مجھے ہزار درہم کا پڑا تھا دس ہزار درہم کے عوض فروخت کر دیا یا کہا کہ بیس ہزار درہم کے عوض فروخت کر دیا اور اسے قرض واپس کرنے میں مہلت دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ حرام نہیں ہے ۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ أُرِيدُ أَنْ أُعَيِّنَهُ الْمَالَ وَ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ مَالٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَيَطْلُبُ مِنِّي مَالًا أَزِيدُهُ عَلَى مَالِيَ الَّذِي لِي عَلَيْهِ أَ يَسْتَقِيمُ أَنْ أَزِيدَهُ مَالًا وَ أَبِيعَهُ لُؤْلُؤَةً تُسَاوِي مِائَةَ دِرْهَمٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَقُولَ أَبِيعُكَ هَذِهِ اللُّؤْلُؤَةَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ عَلَى أَنْ أُؤَخِّرَكَ بِثَمَنِهَا وَ بِمَالِي عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا شَهْراً قَالَ لَا بَأْسَ .

12۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حکم سے، اس نے عبد الملک بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جسے عینہ دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ در حال یہ کہ اس نے میرا قرض دینا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ مجھ سے چاہتا ہے کہ جو اس کے پاس میرا قرض ہے اس میں مزید مال دے کر اضافہ کروں۔ کیا یہ درست ہے کہ میں اسے مزید مال دوں اور اسے ایک موتی جو سو درہم کے برابر ہے ہزار درہم کا دوں اور میں اسے کہوں میں یہ موتی تمہیں ایک ہزار درہم میں اس شرط پر دیتا ہوں کہ اس کی قیمت اور تیرے اوپر جو میرا مال ہے فلاں فلاں مہینے تک اس میں تاخیر کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

باب الشَّرْطَيْنِ فِي الْبَيْعِ (بیع میں شرطیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ [عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ] عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَقَالَ إِنَّ ثَمَنَهَا كَذَا وَ كَذَا يَداً بِيَدٍ وَ ثَمَنَهَا كَذَا وَ كَذَا نَظِرَةً فَخُذْهَا بِأَيِّ ثَمَنٍ شِئْتَ وَ جَعَلَ صَفْقَتَهَا وَاحِدَةً فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا أَقَلُّهُمَا وَ إِنْ كَانَتْ نَظِرَةً قَالَ وَ قَالَ (**عليه السلام**) مَنْ سَاوَمَ بِثَمَنَيْنِ أَحَدُهُمَا عَاجِلًا وَ الْآخَرُ نَظِرَةً فَلْيُسَمِّ أَحَدَهُمَا قَبْلَ الصَّفْقَةِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ (ابن ابی نجران) سے اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص سامان تجارت بیچے اور کہے کہ اس کی قیمت نقد بانقد اتنی اور اس کی قیمت ادھار میں اتنی ہے ۔ پس تمہاری مرضی جس قیمت میں چاہے لو، اب دونوں صورتوں کیلئے ایک مرتبہ ہی (صفقہ) ہاتھ پہ ہاتھ مارتا ہے تو ان دو قیمتوں میں سے سب سے کم قیمت اس کیلئے ہوگی اگرچہ ادھار ہی کیوں نہ ہو۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ جو دو قیمتوں کے ذریعے بھاؤ تاؤ کرتا ہے کہ جن میں سے ایک نقد اور ایک ادھار پر ہوتی ہے اسے چاہیے کہ طے کرنے کیلئے ہاتھ پہ ہاتھ مارنے سے پہلے ان دو میں سے کسی ایک کا تعین کرے۔

باب الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ ثُمَّ يُوجَدُ فِيهِ عَيْبٌ

(ایک آدمی کسی چیز کو خریدتا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ عُمَرُ بِالْمَدِينَةِ فَبَاعَ عُمَرُ جِرَاباً هَرَوِيّاً كُلَّ ثَوْبٍ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَخَذُوهُ فَاقْتَسَمُوهُ فَوَجَدُوا ثَوْباً فِيهِ عَيْبٌ فَرَدُّوهُ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أُعْطِيكُمْ ثَمَنَهُ الَّذِي بِعْتُكُمْ بِهِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ نَأْخُذُ مِنْكَ قِيمَةَ الثَّوْبِ فَذَكَرَ عُمَرُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ يَلْزَمُهُ ذَلِكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حسن بن عطیہ سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں اور عمر مدینے میں تھے، عمر نے خیرات کی تھیلیاں بیچیں۔ ہر کپڑا اتنے اتنے میں لوگوں نے خریدا۔ آپس میں تقسیم کیا اور ایک کپڑے میں عیب پایا۔ عمر نے انہیں کہا میں تمہیں اس کی وہ قیمت دیتا ہوں کہ جس قیمت کے ساتھ میں نے تمہیں بیچا ہے۔ اس نے کہا نہیں ہم تم سے کپڑے کی قیمت لیں گے۔ پس عمر نے اس کا ذکر ابو عبداللہ علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کے لئے ایسا کرنا ہی لازم ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّوْبَ أَوِ الْمَتَاعَ فَيَجِدُ فِيهِ عَيْباً فَقَالَ إِنْ كَانَ الشَّيْ‏ءُ قَائِماً بِعَيْنِهِ رَدَّهُ عَلَيْهِ وَ أَخَذَ الثَّمَنَ وَ إِنْ كَانَ الثَّوْبُ قَدْ قُطِعَ أَوْ خِيطَ أَوْ صُبِغَ يَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے۔ صادقین علیہ السلام میں سے کسی ایک سے اس شخص کے بارے میں جو کپڑا یا سامان خریدتا ہے اور اس میں عیب پاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ شے بعینہ موجود ہے تو اسے پلٹا دینا چاہیے اور قیمت لے لینی چاہیے اور اگر کپڑا کاٹا گیا ہے یا سل گیا یا رنگ دیا گیا ہے تو صرف عیب کے نقصان کیلئے رجوع کریں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى شَيْئاً وَ بِهِ عَيْبٌ أَوْ عَوَارٌ وَ لَمْ يَتَبَرَّأْ إِلَيْهِ وَ لَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُ فَأَحْدَثَ فِيهِ بَعْدَ مَا قَبَضَهُ شَيْئاً ثُمَّ عَلِمَ بِذَلِكَ الْعَوَارِ أَوْ بِذَلِكَ الدَّاءِ إِنَّهُ يُمْضَى عَلَيْهِ الْبَيْعُ وَ يُرَدُّ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا يَنْقُصُ مِنْ ذَلِكَ الدَّاءِ وَ الْعَيْبِ مِنْ ثَمَنِ ذَلِكَ لَوْ لَمْ يَكُنْ بِهِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے اس نے فضالہ سے، اس نے موسیٰ ابن بکر سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بھی کوئی چیز خریدے جس میں عیب یا نقص ہو۔ جو اسے نہ بیان کیا گیا ہو اور اسے شے قبضے میں لینے کے بعد پتہ چلا ہو اس نقص کا یا اس بیماری کا تو بیع اس پر قائم رہے گی اور اس کو واپس کیا جائے گا۔ اس بیماری یا عیب سے پیدا ہونے والے نقصان کا مال اس قیمت سے اگر اس کے پاس قیمت نہیں ہے تو۔

باب بَيْعِ النَّسِيئَةِ (لمبی مدت کیلئے زیادہ منافع پر چیز قرض دینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى بَعْضِ الْجَبَلِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ بُدٌّ مِنْ أَنْ يَضْطَرِبُوا سَنَتَهُمْ هَذِهِ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا إِذَا بِعْنَاهُمْ بِنَسِيئَةٍ كَانَ أَكْثَرَ لِلرِّبْحِ قَالَ فَبِعْهُمْ بِتَأْخِيرِ سَنَةٍ قُلْتُ بِتَأْخِيرِ سَنَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِتَأْخِيرِ ثَلَاثٍ قَالَ لَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کیا میں بعض پہاڑی علاقے کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا بُدٌّ لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی اس عادت سے مجبور نہ ہو میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ جب ہم ان لوگوں کو بیع ونسئیہ کے ذریعے فروخت کرتے ہیں تو منافع زیادہ ہوتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں ایک سال کی تاخیر کے لیے بیچو۔ میں نے عرض کی۔ دو سال کی تاخیر کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں میں نے عرض کی۔ تین سال کی تاخیر کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ نہیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ أَمَرَهُ نَفَرٌ لِيَبْتَاعَ لَهُمْ بَعِيراً بِنَقْدٍ وَ يَزِيدُونَهُ فَوْقَ ذَلِكَ نَظِرَةً فَابْتَاعَ لَهُمْ بَعِيراً وَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَمَنَعَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ فَوْقَ وَرِقِهِ نَظِرَةً .

2 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے، محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جسے ایک گروہ نے ان کیلئے ایک اونٹ نقد خریدنے کا کہا اور وہ اس میں نفع بطور ادھار دیں گے۔ پس اس نے ان کیلئے اونٹ خریدا۔ در حال یہ کہ ان میں سے ایک شخص بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ علیہ السلام نے ان سے ایک ورق چاندی سے زیادہ نفع بطور ادھار لینے سے منع فرمایا۔

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ إِلَى أَجَلٍ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ مُرَابَحَةً إِلَّا إِلَى الْأَجَلِ الَّذِي اشْتَرَاهُ إِلَيْهِ وَ إِنْ بَاعَهُ مُرَابَحَةً فَلَمْ يُخْبِرْهُ كَانَ لِلَّذِي اشْتَرَاهُ مِنَ الْأَجَلِ مِثْلُ ذَلِكَ .

3۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن حکم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے سامان خریدا ایک مدت تک کیلئے فرمایا۔ وہ اس مدت سے زیادہ مدت کیلئے اس مال کو نفع پر نہیں دے سکتا جس مدت کے لیے اس نے خریدا ہے۔ پس اگر وہ اسے نفع کیلئے دے اور اسے مدت بھی نہ بتائے تو جس نے خریدا ہے اس کیلئے اتنی ہی مدت ہو گی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ بَشَّارِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ يَبِيعُ الْمَتَاعَ بِنَسَاءٍ فَيَشْتَرِيهِ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي يَبِيعُهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ فَقُلْتُ لَهُ أَشْتَرِي مَتَاعِي فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مَتَاعَكَ وَ لَا بَقَرَكَ وَ لَا غَنَمَكَ .

4۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے شعیب حداد سے، اس نے بشار بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو عورتوں کو سامان بیچے۔ پس جو اس میں سے بیچتا ہے۔ وہ اس کے مالک سے خرید لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں اسے کہتا ہوں کہ تو میرا سامان خرید۔، آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تمہارا سامان نہیں ہے اور نہ ہی تمہاری گائے ہے اور نہ تمہاری بکری۔

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ بَشَّارِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ .

ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے شعیب حداد سے، اس نے بشار بن یسار سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے، اسی جیسی روایت کی ہے۔

باب شِرَاءِ الرَّقِيقِ (غلام خریدنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ قَرَابَةٌ مَاتَ وَ تَرَكَ أَوْلَاداً صِغَاراً وَ تَرَكَ مَمَالِيكَ غِلْمَاناً وَ جَوَارِيَ وَ لَمْ يُوصِ فَمَا تَرَى فِيمَنْ يَشْتَرِي مِنْهُمُ الْجَارِيَةَ يَتَّخِذُهَا أُمَّ وَلَدٍ وَ مَا تَرَى فِي بَيْعِهِمْ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ لَهُمْ وَلِيٌّ يَقُومُ بِأَمْرِهِمْ بَاعَ عَلَيْهِمْ وَ نَظَرَ لَهُمْ وَ كَانَ مَأْجُوراً فِيهِمْ قُلْتُ فَمَا تَرَى فِيمَنْ يَشْتَرِي مِنْهُمُ الْجَارِيَةَ فَيَتَّخِذُهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا بَاعَ عَلَيْهِمُ الْقَيِّمُ لَهُمُ النَّاظِرُ لَهُمْ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا فِيمَا صَنَعَ الْقَيِّمُ لَهُمُ النَّاظِرُ [لَهُمْ] فِيمَا يُصْلِحُهُمْ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رِئابٍ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو میرا قرابت دار تھا اور وفات پا گیا۔ اس نے اپنے پیچھے چھوٹی چھوٹی اولاد چھوڑی اور بطور ترکہ کچھ غلام اور کنیزیں چھوڑیں اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو آپؑ کی کیارائے ہے۔ اس بات میں کہ کوئی ان میں سے ایک کنیز کو خریدے اور اسے اُمّ ولد بنا ڈالے۔ آپؑ اس کے بیچنے میں کیارائے دیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر ان کیلئے کوئی ولی بنایا گیا ہے جو ان کے امور کی نگہبانی کرے ان کیلئے بیچے اور ان کیلئے سوچے تو وہ ان میں ماجور ہو گا۔ میں نے عرض کی۔ آپؑ کی کیارائے ہے۔ اس کے بارے میں جو ان سے کنیز خریدے اور اسے ام ولد بنائے۔ آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں جب ان کے امور قائم کرنے والا اور ان کی نگہبانی کرنے والا ان کی کسی مصلحت کو مد نظر رکھ کر بیچے تو انہیں اس میں کہ جو سرپرست اور ان کے نگہبان نے ان کی مصلحت کو پیش نظر رکھ کر کیا اس سے منہ نہ موڑیں۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَ لَمْ يُوصِ فَرُفِعَ أَمْرُهُ إِلَى قَاضِي الْكُوفَةِ فَصَيَّرَ عَبْدَ الْحَمِيدِ الْقَيِّمَ بِمَالِهِ وَ كَانَ الرَّجُلُ خَلَّفَ وَرَثَةً صِغَاراً وَ مَتَاعاً وَ جَوَارِيَ فَبَاعَ عَبْدُ الْحَمِيدِ الْمَتَاعَ فَلَمَّا أَرَادَ بَيْعَ الْجَوَارِي ضَعُفَ قَلْبُهُ فِي بَيْعِهِنَّ إِذْ لَمْ يَكُنِ الْمَيِّتُ صَيَّرَ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ وَ كَانَ قِيَامُهُ فِيهَا بِأَمْرِ الْقَاضِي لِأَنَّهُنَّ فُرُوجٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ قُلْتُ لَهُ يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا وَ لَا يُوصِي إِلَى أَحَدٍ وَ يُخَلِّفُ جَوَارِيَ فَيُقِيمُ الْقَاضِي رَجُلًا مِنَّا لِيَبِيعَهُنَّ أَوْ قَالَ يَقُومُ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَّا فَيَضْعُفُ قَلْبُهُ لِأَنَّهُنَّ فُرُوجٌ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْقَيِّمُ بِهِ مِثْلَكَ وَ مِثْلَ عَبْدِ الْحَمِيدِ فَلَا بَأْسَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص وفات پا گیا در حالیکہ اس نے کوئی وصیت نہ کی تھی تو اس کا معاملہ کوفہ کے قاضی کے پاس گیا تو عبدالحمید کو اس کے مال کی نگہداشت کیلئے مقرر کیا گیا۔ اس شخص (مرنے والے) کے وارث چھوٹے تھے۔ سامان تھا اور کنیزیں تھیں۔ پس عبدالحمید نے سامان فروخت کر دیا اور کنیزوں کو بیچنے کا ارادہ کیا تو اس کا دل ان کے بیچنے میں کمزور ہوا کیونکہ میت نے اسے وصیت نہیں کی تھی اس معاملہ میں اس کو قاضی کے حکم سے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس لئے کہ وہ "فروج" (عزت) تھیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کا تذکرہ ابوجعفر علیہ السلام سے کیا اور میں نے انؑ کو عرض کی۔ "ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص مر گیا ہے اس نے کسی ایک شخص کو بھی وصیت نہ کی تھی۔ پس قاضی نے ہم میں سے ایک شخص کو مقرر کیا ہے اس کی چھوڑی ہوئی کنیزوں کو فروخت کرنے کیلئے" یا کہا کہ "اس معاملہ میں ہم میں سے ایک شخص کو مقرر کیا گیا ہے کہ اس کا دل گھبراتا ہے کیونکہ وہ فروج ہیں۔ تو اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب نگہبان تم جیسا یا عبدالحمید جیسا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَ هُوَ آبِقٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ مَعَهُ شَيْئاً آخَرَ فَيَقُولَ أَشْتَرِي مِنْكَ هَذَا الشَّيْءَ وَ عَبْدَكَ بِكَذَا وَ كَذَا فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْعَبْدِ كَانَ ثَمَنُهُ الَّذِي نَقَدَ فِي الشَّيْءِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ)علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایسا غلام خرید اجو اپنے مالک سے فرار ہوا ہو تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" یہ درست نہیں ہے ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ میں ان سے کوئی اور چیز بھی خرید ے اور کہے" میں تم سے یہ شے اور تمہارا غلام فلاں فلاں چیز کے بدلے خرید تا ہوں" اب اگر غلام سے قابو نہ بھی دے تو اس کی قیمت اس نقد مال میں ہو گی۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ النَّخَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقُلْتُ سَاوَمْتُ رَجُلًا بِجَارِيَةٍ لَهُ فَبَاعَنِيهَا بِحُكْمِي فَقَبَضْتُهَا مِنْهُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قُلْتُ لَهُ هَذِهِ الْأَلْفُ حُكْمِي عَلَيْكَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا مِنِّي وَ قَدْ كُنْتُ مَسِسْتُهَا قَبْلَ أَنْ أَبْعَثَ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ فَقَالَ أَرَى أَنْ تُقَوَّمَ الْجَارِيَةُ بِقِيمَةٍ عَادِلَةٍ فَإِنْ كَانَ ثَمَنُهَا أَكْثَرَ مِمَّا بَعَثْتَ إِلَيْهِ كَانَ عَلَيْكَ أَنْ تَرُدَّ إِلَيْهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْقِيمَةِ وَ إِنْ كَانَتْ قِيمَتُهَا أَقَلَّ مِمَّا بَعَثْتَ بِهِ إِلَيْهِ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَصَبْتُ بِهَا عَيْباً بَعْدَ مَا مَسِسْتُهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَرُدَّهَا وَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ قِيمَةَ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الْعَيْبِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے رفاعہ غلام بیچنے والے سے روایت کی کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا تو میں نے عرض کی۔" میں نے ایک شخص سے اس کی کنیز کے بارے میں بھاؤ تاؤ کیا۔ تو اس نے مجھے وہ کنیز میرے قیمت لگانے پر بیچ دی۔ پس میں نے اس سے اس پر اس کنیز کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ پھر میں نے اسے ہزار درہم بھیجے اور کہا میرا فیصلہ یہ ہزار درہم ہیں۔ اس نے ان درہموں کو میری طرف سے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ میں نے ہزار درہم بھیجنے سے پہلے اس سے بھاؤ تاؤ کیا تھا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میری رائے یہ ہے کہ اس کنیز کی قیمت مناسب ہونی چاہیے۔ اگر جو تم نے بھیجا اس کی قیمت سے کم ہے تو تمہیں قیمت سے کم پڑنے والی رقم اس کے پاس بھیجنی چاہیے اور اگر اس کی قیمت تمہاری بھیجی جانے والی رقم سے کم تھی۔ تو باقی اس کی ہے" میں نے عرض کی:۔"کیا رائے ہے آپؑ کی اس بارے میں کہ اگر چکانے کے بعد مجھے اس میں کوئی عیب نظر آئے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا"تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم اسے واپس کر دو۔ تمہیں چاہیے اس سے عیب کی وجہ سے کم ہونے والی قیمت واپس لے لو۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيَبِيعُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ فَيَقُولُ صَاحِبُهُ أَنَا أَحَقُّ بِهِ أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ وَاحِداً فَقِيلَ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ فَقَالَ لَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس مملوک کے بارے میں کہ جس میں کوئی شریک نہیں ہوا اور ان میں سے ایک اپنا حصہ بیچنا چاہے اور اس کا ساتھی اس سے کہے۔ کہ میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ کیا یہ اس کیلئے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" یہاں جب مملوک ایک ہو تو۔" میں نے عرض کی۔ کیا حیوان میں شفعہ ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ نہیں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي شِرَاءِ الرُّومِيَّاتِ قَالَ اشْتَرِهِنَّ وَ بِعْهُنَّ .

6۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، اس نے ابوالحسن علیہ السلام سے رومی کنیزوں کی خریداری کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اگر وہ برائے فروخت ہوں تو انہیں خریدو اور بیچو"

7- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ شِرَاءِ مَمْلُوكِي أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا أَقَرُّوا لَهُمْ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا أَقَرُّوا لَهُمْ بِذَلِكَ فَاشْتَرِ وَ انْكِحْ .

7۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اہل ذمہ کے مملوک کی خریداری کے متعلق سوال کیا جبکہ وہ ان کی ملکیت کا اعتراف بھی کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب وہ ان کیلئے ملکیت کا اقرار کریں تب خریدو اور نکاح کرو۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْعَدُوِّ صَالَحُوا ثُمَّ خَفَرُوا وَ لَعَلَّهُمْ إِنَّمَا خَفَرُوا لِأَنَّهُ لَمْ يُعْدَلْ عَلَيْهِمْ أَ يَصْلُحُ أَنْ يُشْتَرَى مِنْ سَبْيِهِمْ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَبَانَ عَدَاوَتُهُمْ فَاشْتَرِ مِنْهُمْ وَ إِنْ كَانَ قَدْ نَفَرُوا وَ ظَلَمُوا فَلَا تَبْتَعْ مِنْ سَبْيِهِمْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ سَبْيِ الدَّيْلَمِ يَسْرِقُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَ يُغِيرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِمْ بِلَا إِمَامٍ أَ يَحِلُّ شِرَاؤُهُمْ قَالَ إِذَا أَقَرُّوا بِالْعُبُودِيَّةِ فَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِمْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِوَلَدِهِ فَقَالَ هَذَا لَكَ فَأَطْعِمْهُ وَ هُوَ لَكَ عَبْدٌ فَقَالَ لَا تَبْتَعْ حُرّاً فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكَ وَ لَا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اسنے محمد بن سہل سے، اس نے زکریا بن آدم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس قوم کے بارے میں سوال کیا کہ جو دشمن سے صلح کرتی ہے۔ پھر اپنا عہد توڑ دیتی ہے اور یقیناً انہوں نے عہد اس لیے توڑا کہ ان سے عدل نہیں ہوا۔ کیا درست ہے کہ ان کے قیدیوں کو خریدا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ دشمنوں میں سے ہیں اور ان کی دشمنی واضح ہے تو ان سے خریدو اور اگر ان پر گھمسان کیا گیا ہے اور ان پر ظلم ہوا ہے تو ان کے قیدیوں کو مت خریدو۔ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ویلم کے قیدیوں کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے چوری کرتے ہیں اور مسلمان ان پر بغیر امام کے قبضہ کر لیتے ہیں۔ کیا ان کا بیچنا جائز ہے؟ فرمایا جب وہ عبودیت کا اقرار کریں تو ان کے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں۔" اور میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اہل ذمہ کے ایک گروہ کے بارے میں کہ جنہیں بھوک گھیر لیتی ہے تو وہ ایک شخص کے پاس اپنا بیٹا لے کر جاتا ہے اور اسے کہتا ہے اگر تم اسے کھانا کھلاؤ تو اسے اپنے پاس رکھو۔ یہ تمہارا غلام ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ آزاد کو بیچنا درست نہیں ہے اور نہ ہی اہل ذمہ میں سے کسی کو۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ النَّخَّاسِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِنَّ الرُّومَ يُغِيرُونَ عَلَى الصَّقَالِبَةِ فَيَسْرِقُونَ أَوْلَادَهُمْ مِنَ الْجَوَارِي وَ الْغِلْمَانِ فَيَعْمِدُونَ إِلَى الْغِلْمَانِ فَيَخْصُونَهُمْ ثُمَّ يَبْعَثُونَ بِهِمْ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى التُّجَّارِ فَمَا تَرَى فِي شِرَائِهِمْ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ قَدْ سُرِقُوا وَ إِنَّمَا أَغَارُوا عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ حَرْبٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِشِرَائِهِمْ إِنَّمَا أَخْرَجُوهُمْ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے رفاعۃ نخاس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی "روم" نے "صقالبۃ" پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کی اولاد میں سے غلاموں اور کنیزوں کو چوری کیا ہے۔ انہوں نے غلاموں کو خصی کر کے بغداد بھیج دیا ہے۔ تاجروں کے پاس۔ ان کی خرید کے بارے میں آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے جب کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ چوری شدہ ہیں اور انہوں نے ان پر بغیر کسی جنگ کے لوٹ مار کی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" ان کے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں ہے بے شک انہوں نے انہیں شرک کے گھر سے اسلام کے گھر کی طرف نکالا ہے۔"

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَقِيقِ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَشْتَرِي مِنْهُمْ شَيْئاً فَقَالَ اشْتَرِ إِذَا أَقَرُّوا لَهُمْ بِالرِّقِّ .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اہل ذمہ کے غلاموں کے بارے میں کیا ہم ان میں سے کوئی خرید سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب وہ ان کی غلامی کا اقرار کریں تو خریدو"

11- أَبَانٌ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً بِثَمَنٍ مُسَمًّى ثُمَّ بَاعَهَا فَرَبِحَ فِيهَا قَبْلَ أَنْ يَنْقُدَ صَاحِبَهَا الَّذِي هِيَ لَهُ فَأَتَاهُ صَاحِبُهَا يَتَقَاضَاهُ وَ لَمْ يَنْقُدْ مَالَهُ فَقَالَ صَاحِبُ الْجَارِيَةِ لِلَّذِينَ بَاعَهُمْ اكْفُونِي غَرِيمِي هَذَا وَ الَّذِي رَبِحْتُ عَلَيْكُمْ فَهُوَ لَكُمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

11۔ ابان نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک معین قیمت کے عوض کنیز خریدی۔ پھر اس نے اسے اس میں نفع پر بیچی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کے مالک کو نقدی دے، اس کا دوست آتا ہے اور اس سے تقاضا شروع کر دیتا ہے تو کنیز والا اس کے جسے کنیز دی کہتا ہے کہ میرے اس قرض خواہ کی ادائیگی کرو۔ جو نفع ہے وہ میں نے تمہیں دیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) فِي وَلِيدَةٍ بَاعَهَا ابْنُ سَيِّدِهَا وَ أَبُوهُ غَائِبٌ فَاسْتَوْلَدَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ غُلَاماً ثُمَّ جَاءَ سَيِّدُهَا الْأَوَّلُ فَخَاصَمَ سَيِّدَهَا الْآخَرَ فَقَالَ وَلِيدَتِي بَاعَهَا ابْنِي بِغَيْرِ إِذْنِي فَقَالَ الْحُكْمُ أَنْ يَأْخُذَ وَلِيدَتَهُ وَ ابْنَهَا فَنَاشَدَهُ الَّذِي اشْتَرَاهَا فَقَالَ لَهُ خُذِ ابْنَهُ الَّذِي بَاعَكَ الْوَلِيدَةَ حَتَّى يَنْقُدَ لَكَ الْبَيْعَ فَلَمَّا أَخَذَهُ قَالَ لَهُ أَبُوهُ أَرْسِلِ ابْنِي قَالَ لَا وَ اللَّهِ لَا أُرْسِلُ إِلَيْكَ ابْنَكَ حَتَّى تُرْسِلَ ابْنِي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ سَيِّدُ الْوَلِيدَةِ أَجَازَ بَيْعَ ابْنِهِ .

12۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ "امیر المومنین علیہ السلام نے اس کنیز کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جسے اس کے مالک کے بیٹے نے بیچا تھا۔ درحالیکہ اس کا باپ سفر پر تھا۔ جس نے اسے خریدا اسے اس نے ام ولد بنایا۔ اس میں سے لڑکا پیدا ہوا۔ پھر اس کا پہلا مالک آیا اور اس کے دوسرے مالک سے جھگڑا کرنے لگا۔ کہ میرے بیٹے نے میری اجازت کے بغیر اسے بیچا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فیصلہ دیا کنیز اور اس کے بیٹے کو لایا جائے جب خریدنے والا لایا تو آپ علیہ اسلام نے اسے فرمایا۔ تم اس کا بیٹا لو کہ جس نے تمہیں یہ کنیز فروخت کی تھی یہاں تک کہ وہ تمہیں سودے کی نقدی نہ واپس کر دے۔ جب اس نے اس کے بیٹے کو پکڑا تو اس کے باپ نے کہا۔ میرے بیٹے کو چھوڑو۔ اس نے کہا۔ نہیں اللہ کی قسم جب تک تم مجھے میری نقدی نہ دو گے میں اسے رہا نہ کروں گا۔ جب کنیز کے مالک نے یہ دیکھا تو اس نے بیٹے کے سودے کی اجازت دے دی۔"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَدْخُلُ السُّوقَ أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتَقُولُ لِي إِنِّي حُرَّةٌ فَقَالَ اشْتَرِهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ لَهَا بَيِّنَةٌ .

13۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے حمزہ بن حمران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں بازار میں جاتا ہوں اور کنیز خریدنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو وہ مجھے کہتی ہے کہ میں آزاد عورت ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے خریدو مگر یہ کہ جب وہ ثبوت لائے تو مت خریدو۔

www.hubeali.com

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَ مَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) مَا تِجَارَةُ ابْنِكَ فَقَالَ التَّنَخُّسُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) لَا تَشْتَرِيَنَّ شَيْناً وَ لَا عَيْباً وَ إِذَا اشْتَرَيْتَ رَأْساً فَلَا تُرِيَنَّ ثَمَنَهُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَمَا مِنْ رَأْسٍ رَأَى ثَمَنَهُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَأَفْلَحَ وَ إِذَا اشْتَرَيْتَ رَأْساً فَغَيِّرِ اسْمَهُ وَ أَطْعِمْهُ شَيْئاً حُلْواً إِذَا مَلَكْتَهُ وَ تَصَدَّقْ عَنْهُ بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ

14۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ اسے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے بیٹے کی کیا تجارت ہے؟ اس نے عرض کی۔ ”غلاموں کی خرید و فروخت“ تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بری اور عیب دار ہر گز مت خریدو۔ جب تم کوئی کنیز خریدو تو اس کی قیمت ترازو کے پلڑے میں مت دیکھو کیونکہ جس سر کی قیمت ترازو کے پلڑے میں دیکھی جائے وہ فلاح نہیں پاتا جب تم کوئی سر خریدو تو اس کا نام تبدیل کرو اسے میٹھی چیز کھلاؤ۔ جب تم اسے ملکیت میں لو اور چار درہم اس کا صدقہ دو!“

15- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ مَنْ نَظَرَ إِلَى ثَمَنِهِ وَ هُوَ يُوزَنُ لَمْ يُفْلِحْ .

15۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابراہیم بن عقبہ سے اس نے محمد بن میسر سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا” جو غلام کی قیمت کی طرف نگاہ کرے تو اس نے اسے تولا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔“

16- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (عليه السلام) عَنْ رَجُلٍ شَارَكَ رَجُلًا فِي جَارِيَةٍ لَهُ وَ قَالَ إِنْ رَبِحْنَا فِيهَا فَلَكَ نِصْفُ الرِّبْحِ وَ إِنْ كَانَتْ وَضِيعَةٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَقَالَ لَا أَرَى بِهَذَا بَأْساً إِذَا طَابَتْ نَفْسُ صَاحِبِ الْجَارِيَةِ .

16۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے رفاعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی کنیز میں دوسرے شخص کو شراکت دے اور کہے۔ ’اگر اس میں منافع ہوا تو آدھا تمہارا اور آدھا میرا۔ اور اگر گھاٹا ہوا تو تم پر کوئی شے نہ ہو گی۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس میں کوئی قباحت دکھائی نہیں دیتی۔ اگر کنیز کے مالک کا نفس پاک ہے تو۔“

17- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشَّرْطِ فِي الْإِمَاءِ أَلَّا تُبَاعَ وَ لَا تُورَثَ وَ لَا تُوهَبَ فَقَالَ يَجُوزُ ذَلِكَ غَيْرَ الْمِيرَاثِ فَإِنَّهَا تُورَثُ وَ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ رَدٌّ .

17۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کنیز میں اس شرط کی کہ نہ بیچی جائے گی۔ نہ وراثت میں دی جائے گی اور نہ ھبہ کی جائے گی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میراث کے علاوہ جائز ہے کیونکہ وہ میراث بنے گی۔ ہر وہ شرط جو کتاب خدا کی مخالف ہو وہ دھتکاری ہوئی ہے۔“

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فَقَالَ لِي يَا شَابُّ أَيَّ شَيْءٍ تُعَالِجُ فَقُلْتُ الرَّقِيقَ فَقَالَ أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا لَا تَشْتَرِيَنَّ شَيْناً وَ لَا عَيْباً وَ اسْتَوْثِقْ مِنَ الْعُهْدَةِ .

18۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عبدالحمید سے، اس نے ابو جمیلہ سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا،" اے جوان تم کیا کرتے ہو؟" میں نے عرض کی "غلاموں کی خرید و فروخت" آپ علیہ السلام نے فرمایا "میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں۔ اسے یاد کرلو! برے اور عیب دار مت خریدو اور وعدہ کو پورا نبھاؤ۔"

باب الْمَمْلُوكِ يُبَاعُ وَ لَهُ مَالٌ (مملوک کو بیچا جائے اور اس کا مال ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ وَ لَهُ مَالٌ لِمَنْ مَالُهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ الْبَائِعُ أَنَّ لَهُ مَالًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِي وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ فَهُوَ لِلْبَائِعِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی مملوک (غلام یا کنیز) خریدتا ہے۔ اس مملوک کا مال ہوتا ہے تو وہ مال کس کا ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر بیچنے والا جانتا تھا کہ اس کا مال بھی ہے تو وہ خریدنے والے کا ہوگا اور اسے اگر معلوم نہیں تھا تو وہ بیچنے والے کا ہوگا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مَمْلُوكاً فَوَجَدَ لَهُ مَالًا قَالَ فَقَالَ الْمَالُ لِلْبَائِعِ إِنَّمَا بَاعَ نَفْسَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَرَطَ عَلَيْهِ أَنَّ مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ أَوْ مَتَاعٍ فَهُوَ لَهُ.

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مملوک کو بیچے اور اس سے مال پایا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" مال بیچنے والے کا ہے اس نے صرف اس کی ذات کو بیچا۔ ہاں اگر یہ کہ اس پر شرط رکھی جائے کہ اس کا جو بھی مال و متاع ہوگا اس کا ہوگا تو پھر خریدنے والے کا ہوگا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ وَ مَالَهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَيَكُونُ مَالُ الْمَمْلُوكِ أَكْثَرَ مِمَّا اشْتَرَاهُ بِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص غلام اور اس کے مال کو خریدتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی اگر مملوک کا مال اس کی خریدی جانے والی قیمت سے زیادہ ہو تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

باب مَنْ يَشْتَرِي الرَّقِيقَ فَيَظْهَرُ بِهِ عَيْبٌ وَ مَا يُرَدُّ مِنْهُ وَ مَا لَا يُرَدُّ

(جو مملوک خریدے اور اس میں کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو کون سا پلٹایا جائے گا اور کونسا نہیں پلٹایا جائے گا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مُدْرِكَةً فَلَمْ تَحِضْ عِنْدَهُ حَتَّى مَضَى لَهَا سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَ لَيْسَ بِهَا حَمْلٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِثْلُهَا تَحِيضُ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ فَهَذَا عَيْبٌ تُرَدُّ مِنْهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے مالک بن عطیہ سے، اس نے داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص بڑی عمر کی کنیز خریدتا ہے اسے حیض نہیں آتا یہاں تک کہ چھ مہینے گزر جائیں اور اسے حمل بھی نہ ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر اس جیسی کو حیض آتا ہے اور یہ عمر کی زیادتی کی وجہ سے بھی نہ ہو تو یہ عیب ہے۔ اسے واپس کیا جائے گا۔

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً حُبْلَى وَ لَمْ يَعْلَمْ بِحَبَلِهَا فَوَطِئَهَا قَالَ يَرُدُّهَا عَلَى الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنْهُ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِ نِصْفَ عُشْرِ قِيمَتِهَا لِنِكَاحِهِ إِيَّاهَا وَ قَدْ قَالَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) لَا تُرَدُّ الَّتِي لَيْسَتْ بِحُبْلَى إِذَا وَطِئَهَا صَاحِبُهَا وَ يُوضَعُ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهَا بِقَدْرِ عَيْبٍ إِنْ كَانَ فِيهَا .

2۔ ابن محبوب نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے حبلیٰ (ایسی عورت جس کی شرمگاہ میں گوشت ہو اور وہ جماع سے مانع ہو) کنیز خریدی۔ درحالیکہ وہ اس کے حبل کے بارے میں نہ جانتا تھا پس اس نے اس سے جماع کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" یہ کنیز جس نے بیچی تھی اسے پلٹا دی جائے گی اور اس کے جماع کی وجہ سے اس کے مالک کو دسویں حصے کا نصف قیمت بھی ادا کی جائے گی۔" علی علیہ السلام نے فرمایا"جو حبلیٰ نہ ہو اسے نہیں پلٹایا جائے گا جب اس کا مالک اس سے جماع کرے اور اس کو قیمت میں سے رعایت دی جائے گی۔ عیب کی مقدار سے اگر اس میں کوئی دوسرا عیب ہو تو۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُرَدُّ الَّتِي لَيْسَتْ بِحُبْلَى إِذَا وَطِئَهَا صَاحِبُهَا وَ لَهُ أَرْشُ الْعَيْبِ وَ تُرَدُّ الْحُبْلَى وَ تُرَدُّ مَعَهَا نِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهَا وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى إِنْ كَانَتْ بِكْراً فَعُشْرُ ثَمَنِهَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكْراً فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"جب مالک کنیز سے جماع کرلے ماسوائے حبلیٰ ہونے کی صورت کے اس کو نہ پلٹایا جائے اور خریدنے والے مالک کو عیب کا جرمانہ دیا جائے گا جبکہ حبلی کو پلٹا دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی قیمت کے دسویں کا نصف حصہ بھی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَوَطِئَهَا ثُمَّ وَجَدَ فِيهَا عَيْباً قَالَ تُقَوَّمُ وَ هِيَ صَحِيحَةٌ وَ تُقَوَّمُ وَ بِهَا الدَّاءُ ثُمَّ يَرُدُّ الْبَائِعُ عَلَى الْمُبْتَاعِ فَضْلَ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الدَّاءِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ دیا کہ جس نے کنیز خریدی اور اس سے جماع کیا تھا اور پھر اس میں عیب پایا تھا فرمایا: "تھوڑی وہ صحیح تھی۔ تھوڑی وہ بیماری تھی۔ پھر بیچنے والے نے خریدار کو صحت و بیماری کے اعتبار سے جو زیادہ لیا تھا اسے پلٹا دیا"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَوَقَعَ عَلَيْهَا قَالَ إِنْ وَجَدَ فِيهَا عَيْباً فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا وَ لَكِنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ بِقِيمَةِ مَا نَقَصَهَا الْعَيْبُ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَوْلُ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) قَالَ نَعَمْ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کنیز خریدی اور اس سے جماع کر لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اب اگر اس میں کوئی عیب پائے تو وہ اسے نہیں پلٹا سکتا بلکہ اس کو عیب نے جو کم کی وہ قیمت پلٹائی جائے گی۔ راوی نے عرض کی: کیا علی علیہ السلام کا قول ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْباً بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا يَرُدُّهَا عَلَى صَاحِبِهَا وَ لَكِنْ تُقَوَّمُ مَا بَيْنَ الْعَيْبِ وَ الصِّحَّةِ فَيُرَدُّ عَلَى الْمُبْتَاعِ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ لَهَا أَجْراً

6، محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز خریدے اور اس سے جماع کرے پھر اس کے بعد اس میں عیب پائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔"اسے اس کے مالک کو نہیں پلٹائے گا بلکہ عیب اور صحت کے درمیان فرق معین کیا جائے گا۔ معاذ اللہ یہ خریدنے والے کو پلٹایا جائے گا تا کہ اس کیلئے اجر مقرر کرے"

7- حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَقَعُ عَلَيْهَا فَيَجِدُهَا حُبْلَى قَالَ يَرُدُّهَا وَ يَرُدُّ مَعَهَا شَيْئاً .

7۔ حمید نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز خرید کر اس سے جماع کرے اور اسے حبلیٰ پائے فرمایا" اسے پلٹایا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز بھی۔"

8 أَبَانٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الْحُبْلَى فَيَنْكِحُهَا وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ يَرُدُّهَا وَ يَكْسُوهَا.

8۔ ابان نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو حبلی کنیز خریدے اور اس سے نکاح (جماع) کرے درحال یہ کہ وہ نہ جانتا ہو فرمایا"اسے پلٹائے گا اور اسے کپڑے بھی پہنائے گا"

9 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَأَوْلَدَهَا فَوُجِدَتْ مَسْرُوقَةً قَالَ يَأْخُذُ الْجَارِيَةَ صَاحِبُهَا وَ يَأْخُذُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ بِقِيمَتِهِ .

9 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ "جو کنیز خریدے اس سے اولاد پیدا کرے اور اسے چوری شدہ پائے" فرمایا "کنیز اس کے مالک کو پلٹائی جائے گی اور وہ آدمی اپنے بیٹے کو اس کی قیمت دے کر لے گا۔"

10 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَلَمْ يَجِدْهَا عَلَى ذَلِكَ قَالَ لَا تُرَدُّ عَلَيْهِ وَ لَا يُوجَبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِنَّهُ يَكُونُ يَذْهَبُ فِي حَالِ مَرَضٍ أَوْ أَمْرٍ يُصِيبُهَا .

10 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حدیث بیان کرنے والے سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز کو بنابر باکرہ ہونے کے بیچتا ہے جبکہ اسے اس حالت میں نہیں پاتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کنیز بیچنے والے کو واپس نہ کی جائے گی اور نہ ہی بیچنے والے پر کوئی چیز دینا واجب ہو گا کیونکہ بکارت مرض کی حالت اور کسی اور چیز کے ذریعے بھی تو جا سکتی ہے"

11 الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ السَّيَّارِيِّ قَالَ قَالَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ قَدِمَ إِلَيْهِ رَجُلٌ خَصْماً لَهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا بَاعَنِي هَذِهِ الْجَارِيَةَ فَلَمْ أَجِدْ عَلَى رَكَبِهَا حِينَ كَشَفْتُهَا شَعْراً وَ زَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا قَطُّ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَالُونَ لِهَذَا بِالْحِيَلِ حَتَّى يَذْهَبُوا بِهِ فَمَا الَّذِي كَرِهْتَ قَالَ أَيُّهَا الْقَاضِي إِنْ كَانَ عَيْباً فَاقْضِ لِي بِهِ قَالَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكَ فَإِنِّي أَجِدُ أَذًى فِي بَطْنِي ثُمَّ دَخَلَ وَ خَرَجَ مِنْ بَابٍ آخَرَ فَأَتَى مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيَّ فَقَالَ لَهُ أَيَّ شَيْءٍ تَرْوُونَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الْمَرْأَةِ لَا يَكُونُ عَلَى رَكَبِهَا شَعْرٌ أَ يَكُونُ ذَلِكَ عَيْباً فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَمَّا هَذَا نَصّاً فَلَا أَعْرِفُهُ وَ لَكِنْ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) عَنِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَا كَانَ فِي أَصْلِ الْخِلْقَةِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَهُوَ عَيْبٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَسْبُكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَضَى لَهُمْ بِالْعَيْبِ .

11 ۔ حسین بن محمد نے سیاری سے روایت کی ہے کہ ابن ابولیلیٰ سے روایت کی گئی ہے کہ اس کے پاس ایک شخص آیا اور اس سے جھگڑا کرنے والا بھی تھا اس نے آکر کہا۔ "اس شخص نے مجھے یہ کنیز بیچی ہے جب کہ اس نے جب زانو ظاہر کیا تو میں نے اس پر کوئی بال نہیں پایا۔ تم ایسے سمجھو کہ گویا اس پر ہرگز بال ہوئے ہی نہیں ہیں۔ ابن ابولیلیٰ نے اسے کہا: لوگ اس کیلئے مختلف حیلے استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس پر بال آجائیں تو تم کیوں کراہت کرتے ہو؟ اس نے کہا اے قاضی! اگر یہ عیب ہے تو میرے لیے فیصلہ دو۔ ابولیلیٰ نے اس سے کہا میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے میں آتا ہوں پھر وہ اندر گیا اور دوسرے دروازے سے محمد بن مسلم ثقفی کے پاس گیا اور اس سے کہا۔ کیا تمہیں پتا ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جس کے زانو پر بال نہ ہوں کیا یہ عیب ہے؟ تو محمد بن مسلم نے اسے کہا: " مجھے اس بارے میں نص کا علم تو نہیں البتہ مجھے ابوجعفر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد علیہ السلام سے، انہوںؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔" جو بھی اصل خلقت سے زیادہ یا کم ہو وہ عیب ہوتا ہے" ابن ابولیلیٰ نے اس سے کہا۔ تم نے میری علمی پیاس بجھا دی۔ پھر ابن ابولیلیٰ اس گروہ کی طرف واپس گیا اور انہیں عیب کا فیصلہ سنایا۔

12 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاءِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ مِنَ السُّوقِ فَيُولِدُهَا ثُمَّ يَجِيءُ رَجُلٌ فَيُقِيمُ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّهَا جَارِيَتُهُ لَمْ تُبَعْ وَ لَمْ تُوهَبْ قَالَ فَقَالَ لِي يَرُدُّ إِلَيْهِ جَارِيَتَهُ وَ يُعَوِّضُهُ مِمَّا انْتَفَعَ قَالَ كَأَنَّهُ مَعْنَاهُ قِيمَةُ الْوَلَدِ .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو عبد اللہ الفرّاءِ سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک شخص نے بازار سے کنیز خریدی، اس سے اولاد پیدا کی، پھر اس کے پاس ایک شخص ثبوتوں کے ساتھ آکر اس کو کہتا ہے کہ یہ کنیز اس کی ہے اس نے نہ تو اس کو بیچا ہے اور نہ ہی کسی کو ہبہ کی ہے۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا "اسے اس کی کنیز واپس کی جائے گی اور اسے نفع کی قیمت دی جائے گی" راوی کہتا ہے کہ گویا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اولاد کی قیمت"

13 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً عَلَى أَنَّهَا عَذْرَاءُ فَلَمْ يَجِدْهَا عَذْرَاءَ قَالَ يُرَدُّ عَلَيْهِ فَضْلُ الْقِيمَةِ إِذَا عُلِمَ أَنَّهُ صَادِقٌ .

13 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے امام (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز کو بنا بر کنوارہ پن خریدے جبکہ اسے کنوارہ نہ پائے آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس کی سچائی کا علم ہو جائے تو اسے قیمت کی گرانی واپس کی جائے گی۔

14 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ تُرَدُّ الْجَارِيَةُ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ الْقَرَنِ الْحَدَبَةِ إِلَّا أَنَّهَا تَكُونُ فِي الصَّدْرِ تُدْخِلُ الظَّهْرَ وَ تُخْرِجُ الصَّدْرَ .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن فضال سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ "کنیز کو چار خصلتوں کی وجہ سے واپس کیا جائے گا۔ جنون، جذام، برص، اور جماع سے مانع گوشت کا لوتھڑا ہاں مگر یہ کہ جب وہ صدر میں واقع ہو۔ "ظہر" داخل ہو تو "صدر" کو باہر نکال دے"

15 الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْخِيَارُ فِي الْحَيَوَانِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي وَ فِي غَيْرِ الْحَيَوَانِ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَ أَحْدَاثُ السَّنَةِ تُرَدُّ بَعْدَ السَّنَةِ قُلْتُ وَ مَا أَحْدَاثُ السَّنَةِ قَالَ الْجُنُونُ وَ الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ وَ الْقَرَنُ فَمَنِ اشْتَرَى فَحَدَثَ فِيهِ هَذِهِ الْأَحْدَاثُ فَالْحُكْمُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَى تَمَامِ السَّنَةِ مِنْ يَوْمَ اشْتَرَاهُ .

15 ۔ حسین بن محمد نے معلیٰ بن محمد سے، اس نے علی بن اسباط سے اس نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ "حیوان کی خریداری میں خریدار کو تین دن کا اختیار ہے اور غیر حیوان میں جدا ہونے تک اور ایک سال کے بعد سال کے اندر اندر پلٹایا جائے گا" میں نے عرض کی "سال کا احداث کیا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جنون، جذام، برص، گوشت کا لوتھڑا، جو جماع سے مانع ہو۔ پس جو خریدے اور اس میں یہ چیزیں ظاہر ہو جائیں تو حکم یہ ہے کہ اسے اس کے مالک کو خریدنے کے دن سے سال کے اندر اندر پلٹا دے۔

16 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) يَقُولُ يُرَدُّ الْمَمْلُوكُ مِنْ أَحْدَاثِ السَّنَةِ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ فَقُلْنَا كَيْفَ يُرَدُّ مِنْ أَحْدَاثِ السَّنَةِ قَالَ هَذَا أَوَّلُ السَّنَةِ فَإِذَا اشْتَرَيْتَ مَمْلُوكاً بِهِ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ ذِي الْحِجَّةِ رَدَدْتَهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَالْإِبَاقُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ الْإِبَاقُ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ كَانَ أَبَقَ عِنْدَهُ .وَ رُوِيَ عَنْ يُونُسَ أَيْضاً أَنَّ الْعُهْدَةَ فِي الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ سَنَةٌ .وَ رَوَى الْوَشَّاءُ أَنَّ الْعُهْدَةَ فِي الْجُنُونِ وَحْدَهُ إِلَى سَنَةٍ .

16۔ محمد بن یحییٰ وغیرہ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابی ھَمَّامٍ سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا۔ انہوں نے فرمایا۔ مملوک کو سال کے اندر جنون وجذام اور برص کے پیدا ہونے پر پلٹا دیا جائے گا۔" ہم نے عرض کی سال کے احداث میں کیسے پلٹایا جائے گا؟ آپ

www.hubeali.com

علیہ السلام نے فرمایا۔"یہ کہ تم نے سال کی ابتداء میں مملوک خریدا۔ اسے ان خصال میں سے کوئی خصلت ہو تو خریدنے کے اور ذی الحجہ کے درمیان جو عرصہ ہے اس میں تم اسے اس کے مالک کی طرف پلٹادو۔" آپ علیہ السلام سے محمد بن علی نے عرض کی۔ کیا بھاگ جانے والا بھی ان میں سے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" بھاگ جانااس میں شامل نہیں ہے۔ہاں البتہ بس ثابت ہو جائے کہ وہ اس کی (سابقہ مالک) کی طرف ہی بھاگا ہے۔

اور یونس نے بھی اسی طرح روایت کی ہے کہ جنون، جذام اور برص میں ایک سال تک معاہدہ ہے اور وشاء نے روایت کی ہے کہ صرف جنون میں ایک سال کی واپسی کا معاہدہ ہے۔

بابُ نَادِرٌ (نادر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ عَبْداً وَ كَانَ عِنْدَهُ عَبْدَانِ فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي اذْهَبْ بِهِمَا فَاخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ وَ رُدَّ الْآخَرَ وَ قَدْ قَبَضَ الْمَالَ فَذَهَبَ بِهِمَا الْمُشْتَرِي فَأَبَقَ أَحَدُهُمَا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لِيَرُدَّ الَّذِي عِنْدَهُ مِنْهُمَا وَ يَقْبِضُ نِصْفَ الثَّمَنِ مِمَّا أَعْطَى مِنَ الْبَيِّعِ وَ يَذْهَبُ فِي طَلَبِ الْغُلَامِ فَإِنْ وَجَدَ اخْتَارَ أَيَّهُمَا شَاءَ وَ رَدَّ النِّصْفَ الَّذِي أَخَذَ وَ إِنْ لَمْ يُوجَدْ كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا نِصْفُهُ لِلْبَائِعِ وَ نِصْفُهُ لِلْمُبْتَاعِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی حبیب سے، اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے غلام خریدتا ہے۔ درحالیکہ اس کے پاس دو غلام ہوتے ہیں تو وہ خریدار کو کہتا ہے کہ ان دونوں کو لے جاؤ جو تم چاہو رکھ لینا اور دوسرے کو واپس پلٹا دینا۔ جبکہ مال لے لیتا ہے۔ پس خریدار ان دونوں کو لے جاتا ہے تو ان میں سے ایک اس سے بھاگ جاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" دو میں سے ایک جو اس کے پاس ہے اسے پلٹائے گا اور اس نے جو قیمت سودا کیلئے دی تھی۔ اس کا نصف واپس لے گا اور دوسرے غلام کو تلاش کرے گا اگر پالے تو اسے اختیار ہے کہ جس کو چاہے۔ اپنے پاس رکھے اور آدھی قیمت جس سے لی تھی اسے واپس کر دے گا اور اگر نہ پاسکے تو غلام ان میں آدھا آدھا ہو گا۔ آدھا بیچنے والے اور آدھا خریدنے والے کا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رِجَالٍ اشْتَرَكُوا فِي أَمَةٍ فَائْتَمَنُوا بَعْضَهُمْ عَلَى أَنْ تَكُونَ الْأَمَةُ عِنْدَهُ فَوَطِئَهَا قَالَ يُدْرَأُ عَنْهُ مِنَ الْحَدِّ بِقَدْرِ مَا لَهُ فِيهَا مِنَ النَّقْدِ وَ يُضْرَبُ بِقَدْرِ مَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا وَ تُقَوَّمُ الْأَمَةُ عَلَيْهِ بِقِيمَةٍ وَ يُلْزَمُهَا وَ إِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ أَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي اشْتُرِيَتْ بِهِ الْجَارِيَةُ أُلْزِمَ ثَمَنَهَا الْأَوَّلَ وَ إِنْ كَانَ قِيمَتُهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي قُوِّمَتْ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهَا أُلْزِمَ ذَلِكَ الثَّمَنَ وَ هُوَ صَاغِرٌ لِأَنَّهُ اسْتَفْرَشَهَا قُلْتُ فَإِنْ أَرَادَ بَعْضُ الشُّرَكَاءِ شِرَاءَهَا دُونَ الرَّجُلِ قَالَ ذَلِكَ لَهُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَ لَيْسَ عَلَى غَيْرِهِ أَنْ يَشْتَرِيَهَا إِلَّا بِالْقِيمَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ان اشخاص کے بارے میں کہ جو ایک کنیز میں شراکت دار ہوں اور وہ سب ان میں سے کسی کو کنیز بطور امانت سپرد کریں اور وہ اس سے جماع کر ڈالے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ زنا کی حد لگانے میں اس پر اس کی نقدی (جو کنیز میں اس کا حصہ ہے) کی مقدار رعایت کی جائے گی اور اس کو اس قدر حد لگائی جائے گی کہ جس قدر اس کا اس میں حصہ نہیں ہے اور اس کو کنیز قیمتاً دی جائے گی اور وہ اس کو لینے کا پابند ہو گا۔ اگرچہ قیمت کنیز کی خریداری والی قیمت سے کم ہو تو وہ والی قیمت کا پابند ہو گا اور اگر اس کو دی جانے والے دن اس کی قیمت پہلی قیمت سے زیادہ ہو تو وہ زیادہ قیمت کا پابند ہو گا۔ وہ ذلیل ہوا کیونکہ وہ اسے اپنے بستر پر لے گیا۔ میں نے عرض کی۔ اگر کوئی شریک اس کی خریداری کا ارادہ کرے اس شخص کے علاوہ؟ آپ علیہ

السلام نے فرمایا۔ اسے حق حاصل ہے لیکن اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے استبراء کے بغیر نہیں خرید سکتا اور اس کے غیر کو قیمت کے بغیر خریدنے کا حق بھی نہیں ہے۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي رَجُلَيْنِ مَمْلُوكَيْنِ مُفَوَّضٍ إِلَيْهِمَا يَشْتَرِيَانِ وَ يَبِيعَانِ بِأَمْوَالِهِمَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ فَخَرَجَ هَذَا يَعْدُو إِلَى مَوْلَى هَذَا وَ هَذَا إِلَى مَوْلَى هَذَا وَ هُمَا فِي الْقُوَّةِ سَوَاءٌ فَاشْتَرَى هَذَا مِنْ مَوْلَى هَذَا الْعَبْدِ وَ ذَهَبَ هَذَا فَاشْتَرَى مِنْ مَوْلَى هَذَا الْعَبْدِ الْآخَرِ وَ انْصَرَفَا إِلَى مَكَانِهِمَا وَ تَشَبَّثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهِ وَ قَالَ لَهُ أَنْتَ عَبْدِي قَدِ اشْتَرَيْتُكَ مِنْ سَيِّدِكَ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَهُمَا مِنْ حَيْثُ افْتَرَقَا يُذْرَعُ الطَّرِيقُ فَأَيُّهُمَا كَانَ أَقْرَبَ فَهُوَ الَّذِي سَبَقَ الَّذِي هُوَ أَبْعَدُ وَ إِنْ كَانَا سَوَاءً فَهُوَ رَدٌّ عَلَى مَوَالِيهِمَا جَاءَا سَوَاءً وَ افْتَرَقَا سَوَاءً إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا سَبَقَ صَاحِبَهُ فَالسَّابِقُ هُوَ لَهُ إِنْ شَاءَ بَاعَ وَ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُضِرَّ بِهِ .وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى إِذَا كَانَتِ الْمَسَافَةُ سَوَاءً يُقْرَعُ بَيْنَهُمَا فَأَيُّهُمَا وَقَعَتِ الْقُرْعَةُ بِهِ كَانَ عَبْدَهُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے احمد بن عائذ سے، اس نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان دو مملوکوں کے بارے میں کہ جن کو تفویض کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے اموال سے خریدتے اور بیچتے ہیں اور ان کے درمیان جھگڑا ہو جاتا ہے۔ پس وہ اس غلام کو لے کر اور وہ اس غلام کو لے کر نکلتا ہے وہ دونوں قوت میں برابر ہوتے ہیں۔ اب یہ غلام اس غلام کا غلام اور وہ غلام اس غلام کا غلام خرید لیتا ہے۔ دونوں اپنے اپنے مقام پر واپس آ جاتے ہیں۔ اب ان میں سے ہر ایک اپنے مالک کو عداوتاً چمٹ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو میرا غلام ہے۔ میں نے تمہیں تمہارے آقا سے خریدا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان میں فیصلہ یوں ہو گا کہ ان کو ایک ساتھ جدا کیا جائے گا۔ راستہ طے کریں تو جو ان میں سے قریب ترین ہو گا پس وہ سبقت پانے والا ہو گا اس پر کہ جو زیادہ دور ہو۔ اور اگر وہ دونوں برابر ہوں تو اسے پلٹایا جائے گا۔ اس کے سرداروں کے پاس وہ ایک ساتھ آئیں گے اور ایک ساتھ جدا ہوں گے۔ ہاں مگر یہ کہ ان میں سے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرے تو سبقت پانے والے کو اختیار ہو گا کہ وہ چاہے تو بیچے اور اگر چاہے تو رکھے۔ البتہ اسے اختیار نہیں کہ اسے مارے"

باب التَّفْرِقَةِ بَيْنَ ذَوِي الْأَرْحَامِ مِنَ الْمَمَالِيكِ

(ممالیک "غلاموں" کے قریبی رشتہ داروں کو جدا کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِسَبْيٍ مِنَ الْيَمَنِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجُحْفَةَ نَفِدَتْ نَفَقَاتُهُمْ فَبَاعُوا جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ كَانَتْ أُمُّهَا مَعَهُمْ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) سَمِعَ بُكَاءَهَا فَقَالَ مَا هَذِهِ الْبُكَاءُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَجْنَا إِلَى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا ابْنَتَهَا فَبَعَثَ بِثَمَنِهَا فَأُتِيَ بِهَا وَ قَالَ بِيعُوهُمَا جَمِيعاً أَوْ أَمْسِكُوهُمَا جَمِيعاً .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یمن سے قیدی لائے گئے۔ جب وہ جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ان کے نفقہ ختم ہو گیا۔ پس ان لوگوں نے قیدیوں میں سے ایک کنیز بیچ دی۔ جبکہ اس کی ماں ان کے پاس ہی رہی۔ جب وہ لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ماں کے رونے کی آواز سنی اور فرمایا۔ یہ کیسا رونا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نفقہ کی ضرورت ہوئی تو ہم نے اس کی بیٹی کو فروخت کر دیا۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اس کی قیمت روانہ کی وہ اس کو لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" تم یا تو ان دونوں کو ایک ساتھ بیچو یا تم ان دونوں کو رکھ لو ایک ساتھ"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَخَوَيْنِ مَمْلُوكَيْنِ هَلْ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَ وَلَدِهَا قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ إِلَّا أَنْ يُرِيدُوا ذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام سے دو غلام بھائیوں اور کنیز اور اس کے بچے کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان میں جدائی کی جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں ایسا کرنا حرام ہے۔ مگر یہ کہ وہ خود اس کا ارادہ کریں تو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ اشْتُرِيَتْ لَهُ جَارِيَةٌ مِنَ الْكُوفَةِ قَالَ فَذَهَبَ لِتَقُومَ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَتْ يَا أُمَّاهْ فَقَالَ لَهَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ لَكِ أُمٌّ قَالَتْ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهَا فَرُدَّتْ فَقَالَ مَا آمَنْتُ لَوْ حَبَسْتُهَا أَنْ أَرَى فِي وُلْدِي مَا أَكْرَهُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام کیلئے کوفہ سے ایک کنیز خرید کر لائی گئی۔ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام جب کسی کام سے کوفہ گئے تو اس کنیز نے آواز دی۔" اے ماں! آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ کیا تمھاری ماں ہے؟" اس نے عرض کی "ہاں" آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ اسے پلٹا دیا جائے اور فرمایا۔ اگر میں اسے روکوں تو اپنی اولاد میں ناپسندیدہ چیز دیکھوں گا مجھے اس سے امان نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْجَارِيَةُ الصَّغِيرَةُ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ قَدِ اسْتَغْنَتْ عَنْ أَبَوَيْهَا فَلَا بَأْسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے عمرو بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ چھوٹی سی کنیز کو آدمی خرید تا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ (زندہ رہنے میں) ماں باپ سے بے نیاز ہے تو کوئی قباحت نہیں ہے"

5- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْغُلَامَ أَوِ الْجَارِيَةَ وَ لَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ أَوْ أَبٌ أَوْ أُمٌّ بِمِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ قَالَ لَا يُخْرِجْهُ إِلَى مِصْرٍ آخَرَ إِنْ كَانَ صَغِيراً وَ لَا يَشْتَرِهِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ أُمٌّ فَطَابَتْ نَفْسُهَا وَ نَفْسُهُ فَاشْتَرِهِ إِنْ شِئْتَ .

5۔ محمد نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ایسا غلام یا ایسی کنیز خریدی کہ جن کے بھائی یا بہن یا باپ یا ماں دوسرے شہروں میں ہوں۔ فرمایا۔ اگر وہ غلام یا کنیز چھوٹے ہیں تو اس کو دوسرے شہروں میں مت نکالو اور نہ اسے خریدو۔ اگر اس کی ماں ہے اور اس نے اپنے آپ کو اور اس کو مضبوط کیا ہے تو اسے خریدو اگر تم چاہو تو۔"

باب الْعَبْدُ يَسْأَلُ مَوْلَاهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَ يَشْتَرِطُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ شَيْئاً

(غلام اپنے آقا سے سوال کرے کہ اسے بیچ ڈالے اور اسے شرط دے کہ وہ اسے کوئی چیز دے گا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ قَالَ غُلَامٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي كُنْتُ قُلْتُ لِمَوْلَايَ بِعْنِي بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ أَنَا أُعْطِيكَ ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنْ كَانَ لَكَ يَوْمَ شَرَطْتَ أَنْ تُعْطِيَهُ شَيْءٌ فَعَلَيْكَ أَنْ تُعْطِيَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ ایک غلام نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے اپنے آقا کو کہا تھا کہ مجھے سات سو درہم میں بیچ دو۔ درحالیکہ میں تمہیں تین سو درہم بھی دوں گا۔" ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔" جس دن تم نے اس سے شرط کیا اگر اس دن تمہارے پاس کچھ تھا تو تم پر واجب ہے اس کو دینا اور اگر اس دن تمہارے پاس کچھ نہ تھا تو اب تم پر کچھ واجب نہیں ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ قَالَ غُلَامٌ سِنْدِيٌّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي قُلْتُ لِمَوْلَايَ بِعْنِي بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ أَنَا أُعْطِيكَ ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنْ كَانَ يَوْمَ شَرَطْتَ لَكَ مَالٌ فَعَلَيْكَ أَنْ تُعْطِيَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ يَوْمَئِذٍ مَالٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے، سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ سندی کے غلام نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے اپنے آقا کو کہا تھا کہ مجھے سات سو درہم میں فروخت کر دو اور میں تمہیں تین سو درہم دوں گا۔ تو اسے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تمہارے شرط لگانے والے دن تمہارے پاس مال تھا تو تم پر واجب ہے کہ اسے دو اور اگر اس دن مال نہ تھا تو تم پر کچھ واجب نہیں ہے۔

باب السَّلَمِ فِي الرَّقِيقِ وَ غَيْرِهِ مِنَ الْحَيَوَانِ

(غلاموں اور دوسرے حیوانوں میں پیشگی سودے بازی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَسْلَمَ فِي أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ أَوْ شَيْءٍ مَعْلُومٍ مِنَ الرَّقِيقِ فَأَعْطَاهُ دُونَ شَرْطِهِ وَ فَوْقَهُ بِطِيبَةِ أَنْفُسٍ مِنْهُمْ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے حیوان میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے

عرض کی "کیارائے ہے آپ علیہ السلام کی کہ اگر معلوم سالوں میں یا معلوم مملوکوں میں پیشگی سودے بازی کی جائے اور وہ انہیں شرط کے علاوہ یا اس سے زیادہ سے دے تا کہ ان کی ذات مضبوط ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ أَعْطَى رَجُلًا وَرِقاً فِي وَصِيفٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا نَجِدُ لَكَ وَصِيفاً خُذْ مِنِّي قِيمَةَ وَصِيفِكَ الْيَوْمَ وَرِقاً قَالَ فَقَالَ لَا يَأْخُذُ إِلَّا وَصِيفَهُ أَوْ وَرِقَهُ الَّذِي أَعْطَاهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ لَا يَزْدَادُ عَلَيْهِ شَيْئاً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کو خادم کیلئے چاندی کے سکے دیتا ہے۔ ایک معلوم مدت کیلئے تو اس کا ساتھی اسے کہتا ہے کہ مجھے تمہارے لیے خادم نہیں ملا۔ تم اپنے خادم کی آج کی قیمت سکوں میں مجھ سے لو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اسے اپنے خادم کے علاوہ کوئی چیز نہیں لینی چاہیے یا پھر اپنے وہ سکے لے جو اس نے پہلی مرتبہ دیئے تھے۔ اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ إِذَا وُصِفَتْ أَسْنَانُهَا .

3، علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"حیوان میں پیشگی سودے بازی میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ جب ان کی عمروں کا تعین کر لیا جائے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ إِذَا سَمَّيْتَ شَيْئاً مَعْلُوماً .

4۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" حیوان میں پیشگی سودے بازی میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کوئی معلوم چیز مقرر ہو تو"

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَبَاهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْساً بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

5۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے ابو مریم انصاری سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ" آپ علیہ اسلام کے بابا علیہ اسلام جانوروں کی معین چیز کے ذریعے ایک معین مدت تک کی پیشگی سودے بازی میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔ "

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي أَسْنَانٍ مِنَ الْغَنَمِ مَعْلُومَةٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ فَيُعْطِي الرَّبَاعَ مَكَانَ الثَّنِيِّ فَقَالَ أَ لَيْسَ يُسْلِمُ فِي أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے قُتَیْبَۃَ الاعشیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے بھیڑ بکریوں میں عمر کی تعین کے ساتھ وقت معلوم تک پیشگی سودے بازی کی اور اس نے دو سالہ کی جگہ چار سالہ دیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا اس نے عمر معلوم کیلئے وقت معلوم تک پیشگی سودے بازی نہیں کی تھی" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کوئی قباحت نہیں ہے۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي وُصَفَاءِ أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ وَ لَوْنٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ يُعْطِي دُونَ شَرْطِهِ أَوْ فَوْقَهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ عَنْ طِيبَةِ نَفْسٍ مِنْكَ وَ مِنْهُ فَلَا بَأْسَ .

7۔ احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو المغراء سے، اس نے حلبی سے، روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے خادموں میں معلوم عمر اور معلوم رنگ کے ساتھ پیشگی سودے بازی کی پھر اس نے شرط سے کم یا زیادہ دیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب تمہیں اور اس کی ذات کو پسند ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْغَنَمِ ثُنْيَانٍ وَ جُذْعَانٍ وَ غَيْرِ ذَلِكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَقْدِرِ الَّذِي عَلَيْهِ الْغَنَمُ عَلَى جَمِيعِ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ صَاحِبُ الْغَنَمِ نِصْفَهَا أَوْ ثُلُثَهَا أَوْ ثُلُثَيْهَا وَ يَأْخُذُوا رَأْسَ مَالٍ مَا بَقِيَ مِنَ الْغَنَمِ دَرَاهِمَ وَ يَأْخُذُوا دُونَ شَرْطِهِمْ وَ لَا يَأْخُذُونَ فَوْقَ شَرْطِهِمْ وَ الْأَكْسِيَةُ أَيْضاً مِثْلُ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ الزَّعْفَرَانِ وَ الْغَنَمِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو بھیڑ بکریوں میں دو سالہ اور ایک سالہ وغیرہ کے بارے میں مقرر معیاد تک پیشگی سودے بازی کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کوئی قباحت نہیں۔ اگر وہ کہ جس نے بھیڑ بکریاں دینی ہیں۔ جتنی اس نے دینی ہیں ان پر قادر نہیں تو بکریوں کا مالک اس سے آدھی لے یا تیسرا حصہ یا دو تہائی اور باقی بکریوں کے بدلے اپنا سرمایہ واپس لے یا وہ ان سے شرط سے کم لیں۔ شرط سے زیادہ نہیں اور اس کے بدلے بھی مثلاً گندم، جو، زعفران اور دیگر بکریاں وغیرہ۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ فِي وُصَفَاءِ أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ وَ غَيْرِ مَعْلُومَةٍ ثُمَّ يُعْطِي دُونَ شَرْطِهِ قَالَ إِذَا كَانَ بِطِيبَةِ نَفْسٍ مِنْكَ وَ مِنْهُ فَلَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِفُ فِي الْغَنَمِ الثُّنْيَانَ وَ الْجُذْعَانَ وَ غَيْرَ ذَلِكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرِ الَّذِي عَلَيْهِ عَلَى جَمِيعِ مَا عَلَيْهِ فَسُئِلَ أَنْ يَأْخُذَ صَاحِبُ الْحَقِّ نِصْفَ الْغَنَمِ أَوْ ثُلُثَهَا وَ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالٍ مَا بَقِيَ مِنَ الْغَنَمِ دَرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ وَ لَا يَأْخُذُ دُونَ شَرْطِهِ إِلَّا بِطِيبَةِ نَفْسِ صَاحِبِهِ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے معلوم عمر اور نامعلوم عمر کے خادموں میں پیشگی سودے بازی کی پھر شرط سے کم دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم اور وہ راضی ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو بھیڑ بکریوں میں دو سالہ اور ایک سالہ وغیرہ کا معلوم مدت کیلئے پیشگی سودا کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اگرچہ وہ اپنے اوپر تمام دینے پر قادر نہ بھی ہو پائے۔ سوال کیا گیا کہ صاحب حق اگر آدھی بکریاں یا ان کا تیسرا حصہ بکریوں سے باقی سرمایہ لے" آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اپنی شرط سے کم نہ لے مگر یہ کہ جب اس کے ساتھ کی رضامندی سے۔"

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجُلُودَ مِنَ الْقَصَّابِ يُعْطِيهِ كُلَّ يَوْمٍ شَيْئاً مَعْلُوماً قَالَ لَا بَأْسَ .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے کئی ایک سے، اس نے ابان سے، اس نے حدید بن حکیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص قصاب سے چمڑے خریدتا ہے کہ وہ ان پر معلوم مقدار میں دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَقَالَ أَسْنَانٌ مَعْلُومَةٌ وَ أَسْنَانٌ مَعْدُودَةٌ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ لَا بَأْسَ بِهِ .

11۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے ابوایوب سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے حیوان میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"سن معلوم ہوں اور گنے گئے سن کیلئے معلوم مدت تک میں کوئی قباحت نہیں ہے"

12- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السَّلَفِ فِي اللَّحْمِ قَالَ لَا تَقْرَبَنَّهُ فَإِنَّهُ يُعْطِيكَ مَرَّةً السَّمِينَ وَ مَرَّةً التَّاوِيَ وَ مَرَّةً الْمَهْزُولَ اشْتَرِهِ مُعَايَنَةً يَداً بِيَدٍ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ السَّلَفِ فِي رَوَايَا الْمَاءِ قَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَإِنَّهُ يُعْطِيكَ مَرَّةً نَاقِصَةً وَ مَرَّةً كَامِلَةً وَ لَكِنِ اشْتَرِهِ مُعَايَنَةً وَ هُوَ أَسْلَمُ لَكَ وَ لَهُ .

12۔ ابوعلی الاشعری نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا گوشت میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہرگز اس کے قریب مت جاؤ۔ کیونکہ وہ تمہیں کبھی موٹے کا دے گا۔ کبھی ہلاک شدہ کا اور کبھی لاغر کا بلکہ اسے معائنہ کے بعد نقد بہ نقد لو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے پانی کے مشکیزوں میں پیشگی سودے بازی کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کے قریب مت جاؤ وہ تمہیں کبھی ادھوری دے گا اور کبھی پوری لیکن تم انہیں معائنہ کے بعد خریدو اسی میں تمہارے اور اس کیلئے بھلائی ہے"

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ غَنَمٌ يَحْلُبُهَا لَهَا أَلْبَانٌ كَثِيرَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَا تَقُولُ فِيمَنْ يَشْتَرِي مِنْهُ الْخَمْسَمِائَةِ رِطْلٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ الْمِائَةَ رِطْلٍ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَيَأْخُذُ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَرْطَالًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مَا يَشْتَرِي مِنْهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا وَ نَحْوِهِ .

13۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوولاد حناط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی بھیڑ بکریاں ہیں وہ ان کا دودھ دوہتا ہے اور ان کا ہر روز بہت سادودھ ہوتا ہے آپ علیہ السلام اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو اس نے پانچ سو رطل (وزن کا پیمانہ) یا اس سے زیادہ کئی سو رطل اتنے اتنے درہم کے عوض خریدے۔ پھر ہر روز اس سے کچھ رطل لے۔ یہاں تک کہ اس سے خریدا ہوا پورا ہو جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں اور اس جیسے میں کوئی قباحت نہیں ہے"

14- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ أَخِي يَخْتَلِفُ إِلَى الْجَبَلِ يَجْلِبُ الْغَنَمَ فَيُسْلِمُ فِي الْغَنَمِ فِي أَسْنَانٍ مَعْلُومَةٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ فَيُعْطِي الرَّبَاعَ مَكَانَ الثَّنِيِّ فَقَالَ لَهُ أَ بِطِيبَةِ نَفْسٍ مِنْ صَاحِبِهِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

14۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے قُتَیبَۃ الاعشیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ درحال یہ کہ میں آپ علیہ السلام کے پاس موجود تھا۔ آپؑ کو ایک شخص نے عرض کی۔" میرا بھائی پہاڑ پر جاتا ہے۔ بکریوں، بھیڑوں کا دودھ دوہتا ہے اور بھیڑ بکریوں میں معلوم عمروں اور معلوم مدت کیلئے پیشگی سودے بازی کرتا ہے۔ پس وہ چار سالہ کے بدلے دو سالہ دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا اس کے ساتھی اس سے راضی ہوتے ہیں؟ اس نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں"

باب آخَرُ مِنْهُ (اس سے آخری)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُبَابٍ الْجَلَّابِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِائَةَ شَاةٍ عَلَى أَنْ يُبْدِلَ مِنْهَا كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا يَجُوزُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے معاویہ بن حکیم سے، اس نے محمد بن حباب الجلاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو 100 سو بکریاں اس شرط پر خریدتا ہے کہ اس میں سے اتنی اتنی بدل دی جائیں گی۔؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جائز نہیں ہے"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَشْتَرِي الْغَنَمَ أَوْ يَشْتَرِي الْغَنَمَ جَمَاعَةٌ ثُمَّ تُدْخَلُ دَاراً ثُمَّ يَقُومُ رَجُلٌ عَلَى الْبَابِ فَيَعُدُّ وَاحِداً وَ اثْنَيْنِ وَ ثَلَاثَةً وَ أَرْبَعَةً وَ خَمْسَةً ثُمَّ يُخْرِجُ السَّهْمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ هَذَا إِنَّمَا يَصْلُحُ السِّهَامُ إِذَا عُدِلَتِ الْقِسْمَةُ .

2۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے، اس نے منہال قصاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں بھیڑ بکریاں خریدتا ہوں۔ ایک جماعت بھیڑ بکریاں خریدتی ہے۔ پھر انہیں ایک گھر میں داخل کرتی ہے۔ پھر ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ دروازے پر اور گنتا ہے ایک، دو، تین، چار اور پانچ پھر حصہ جدا کرلیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ درست نہیں ہے بے شک حصہ نکالنے کی صلاحیت اس میں ہوتی ہے کہ جب تقسیم برابر ہوتی ہو۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي سِهَامَ الْقَصَّابِينَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْرُجَ السَّهْمُ فَقَالَ لَا يَشْتَرِي شَيْئاً حَتَّى يَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ السَّهْمُ فَإِنِ اشْتَرَى شَيْئاً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا خَرَجَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو قصابیوں کا حصہ اس سے پہلے کہ حصہ نکلے خریدتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تک یہ نہ جانے کہ حصہ کہاں سے نکلے گا نہ خریدے اور اگر وہ خریدے تو حصہ نکلنے پر اسے خیار (سودہ منسوخ کرنے کا حق) ہوگا۔

باب الْغَنَمِ تُعْطَى بِالضَّرِيبَةِ (بھیڑ بکریاں ضریبہ میں دینا)

ضریبۃ: وہ ٹیکس ہے جو غلام اپنے آقا کو ادا کرتا ہے

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ يُعْطِيهَا بِضَرِيبَةٍ سَمْناً شَيْئاً مَعْلُوماً أَوْ دَرَاهِمَ مَعْلُومَةً مِنْ كُلِّ شَاةٍ كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِالدَّرَاهِمِ وَ لَسْتُ أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ بِالسَّمْنِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جس کی بھیڑ بکریاں ہوں اور وہ انہیں ضریبۃ میں موٹا تازہ ہونے کے اور دیگر شے معلوم کے اعتبار سے یا ہر بکری کے بدلے مقرر درہم اتنے اتنے دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"درہموں میں کوئی قباحت نہیں لیکن مجھے پسند نہیں ہے کہ موٹا تازہ ہونے کے اعتبار سے ہو۔"

2- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغْرَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ يُعْطَى الرَّاعِي الْغَنَمَ بِالْجَبَلِ يَرْعَاهَا وَ لَهُ أَصْوَافُهَا وَ أَلْبَانُهَا وَ يُعْطِينَا لِكُلِّ شَاةٍ دَرَاهِمَ فَقَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ يَقُولُونَ لَا يَجُوزُ لِأَنَّ مِنْهَا مَا لَيْسَ لَهُ صُوفٌ وَ لَا لَبَنٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ هَلْ يُطَيِّبُهُ إِلَّا ذَاكَ يَذْهَبُ بَعْضُهُ وَ يَبْقَى بَعْضٌ .

2۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو المغراء سے اس نے ابراہیم بن میمون سے روایت کی ہے کہ اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا پس اس نے عرض کی۔ چرواہے کو بھیڑ بکریاں دی جاتی ہیں کہ پہاڑ پر جا کر انہیں چرائے تو اس کو ان کی اون، ان کے دودھ ملیں گے، ہم اسے ہر بکری کے درہم بھی دیتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی"مدینے میں اہل مسجد کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے کیوں کہ ان میں سے کچھ ایسی بھی ہیں کہ جن کی نہ اون ہے اور نہ دودھ ہے؟" تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"کیا وہ اس پر راضی ہو گا کہ بعض کو لے جائے اور بعض کو باقی رہنے دے"

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ الْهَزْهَازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فَيُعْطِيهَا بِضَرِيبَةٍ شَيْئاً مَعْلُوماً مِنَ الصُّوفِ أَوِ السَّمْنِ أَوِ الدَّرَاهِمِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدَّرَاهِمِ وَ كَرِهَ السَّمْنَ .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے ابان سے، اس نے مدرک سے، اس نے ملال بن ھرھاز سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی بھیڑ بکریاں ہوں اور وہ انہیں ضریبۃ پر دے۔ شئے معلوم اون میں سے، موٹاپے میں سے یا دراہم میں سے کے ذریعے۔ فرمایا"دراہم میں کوئی قباحت نہیں ہے اور موٹاپا مکروہ ہے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ غَنَمَهُ بِسَمْنٍ وَ دَرَاهِمَ مَعْلُومَةٍ لِكُلِّ شَاةٍ كَذَا وَ كَذَا فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدَّرَاهِمِ فَأَمَّا السَّمْنُ فَمَا أُحِبُّ ذَاكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَوَالِبَ فَلَا بَأْسَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو ایک شخص کو اپنی بھیڑ بکریاں دیتا ہے۔ موٹاپے اور معلوم درہموں کے عوض ہر بکری کیلئے ہر ماہ میں اتنا اتنا ہو

گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ دراہم میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ البتہ جہاں تک موٹاپے کا تعلق ہے۔ میںؑ اسے پسند نہیں کرتا۔ ہاں مگر یہ کہ دودھ دوہنے والے ہوں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

باب بَيْعِ اللَّقِيطِ وَ وَلَدِ الزِّنَا (راہ پڑے ملے اور حرام زادے کی فروخت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اللَّقِيطُ لَا يُشْتَرَى وَ لَا يُبَاعُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے مثنیٰ سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "راہ پڑے ملے کو نہ خریدا جائے گا اور نہ بیچا جائے گا۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْمَنْبُوذُ حُرٌّ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَ الَّذِي رَبَّاهُ وَالَاهُ فَإِنْ طَلَبَ مِنْهُ الَّذِي رَبَّاهُ النَّفَقَةَ وَ كَانَ مُوسِراً رَدَّ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ مُعْسِراً كَانَ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ صَدَقَةً .

2۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے حاتم بن اسماعیل مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "منبوذ" (جسے اس کی ماں راستے میں پھینک دے) آزاد ہو گا۔ اب اگر وہ پسند کرے کہ اسے پالنے والے کے علاوہ کسی اور کی سرپرستی میں دے تو اب اگر سرپرست اس سے نقد طلب کرے اور وہ خوشحال تھا۔ تو اسے دے۔ اگر چہ وہ تنگ دست تھا اور اس نے اس پر صدقہ خرچ کیا تھا تب بھی دے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْمَنْبُوذُ حُرٌّ فَإِذَا كَبِرَ فَإِنْ شَاءَ تَوَلَّى إِلَى الَّذِي الْتَقَطَهُ وَ إِلَّا فَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ النَّفَقَةَ وَ لْيَذْهَبْ فَلْيُوَالِ مَنْ شَاءَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبدالرحمن عزدی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے، انہوںؑ نے اپنے بابا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "منبوذ" آزاد ہو گا۔ اور جب وہ بڑا ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے اٹھانے والے کی سرپرستی میں رہے بصورت دیگر اس کو نقد واپس کرے اور چلا جائے۔ جسے چاہے سرپرست بنائے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ اللَّقِيطَةِ قَالَ لَا تُبَاعُ وَ لَا تُشْتَرَى وَ لَكِنِ اسْتَخْدِمْهَا بِمَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے محمد بن احمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ "راہ پڑے ملے" کے بارے میں ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے بیچا نہ جائے اور نہ خریدا جائے گا لیکن جو تم نے اس پر خرچ کیا اس کے عوض خدمت لو گے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ اللَّقِيطِ فَقَالَ حُرٌّ لَا يُبَاعُ وَ لَا يُوهَبُ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے "راہ پڑے ملے" کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ آزاد ہے نہ بیچا جائے گا نہ بخشا جائے گا"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَطِيبُ وَلَدُ الزِّنَا وَ لَا يَطِيبُ ثَمَنُهُ أَبَداً وَ الْمِمْرَازُ لَا يَطِيبُ إِلَى سَبْعَةِ آبَاءٍ وَ قِيلَ لَهُ وَ أَيُّ شَيْءٍ الْمِمْرَازُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكْتَسِبُ مَالًا مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَيَتَزَوَّجُ بِهِ أَوْ يَتَسَرَّى بِهِ فَيُولَدُ لَهُ فَذَاكَ الْوَلَدُ هُوَ الْمِمْرَازُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابو الجہم سے، اس نے ابو الخدیجہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "زنازادہ اور اس کی قیمت تا ابد پسندیدہ نہیں اور "ممراز" سات پشتوں تک ناپسندیدہ ہے" آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ممراز کیا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص غیر حلال یعنی حرام کے ذریعے مال اکٹھا کرتا ہے۔ پھر اس مال کے ذریعے شادی کرتا ہے یا اس کے ذریعے خوش حال ہوتا ہے اور اس کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ بچہ ممراز ہوگا۔

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا أَشْتَرِيهِ أَوْ أَبِيعُهُ أَوْ أَسْتَخْدِمُهُ فَقَالَ اشْتَرِهِ وَ اسْتَرِقَّهُ وَ اسْتَخْدِمْهُ وَ بِعْهُ فَأَمَّا اللَّقِيطُ فَلَا تَشْتَرِهِ .

7۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے خبر دینے والے سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ "زنازادے" کے بارے میں کیا میں اسے خرید سکتا ہوں اسے بیچ سکتا ہوں؟ اور اس سے خدمت لے سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے خریدو، اسے غلام بناؤ، اس سے خدمت لو اور اسے بیچ دو۔ البتہ راہ پڑے ملے کو مت خریدو۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ تَكُونُ لِيَ الْمَمْلُوكَةُ مِنَ الزِّنَا أَحُجُّ مِنْ ثَمَنِهَا وَ أَتَزَوَّجُ فَقَالَ لَا تَحُجَّ وَ لَا تَتَزَوَّجْ مِنْهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے مثنیٰ حناط سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔" میری ایک مملوکہ زنا سے ہے کیا میں اس کی قیمت سے حج اور شادی کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہ حج کرو اور نہ اس کے ذریعے شادی کرو۔"

بَاب جَامِعٌ فِيمَا يَحِلُّ الشِّرَاءُ وَ الْبَيْعُ مِنْهُ وَ مَا لَا يَحِلُّ

(جامع جن چیزوں کی خرید و فروخت حلال ہے اور وہ جن کی حلال نہیں)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنْ عِظَامِ الْفِيلِ يَحِلُّ بَيْعُهُ أَوْ شِرَاؤُهُ الَّذِي يُجْعَلُ مِنْهُ الْأَمْشَاطُ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَدْ كَانَ لِأَبِي مِنْهُ مُشْطٌ أَوْ أَمْشَاطٌ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عبد الحمید بن سعد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے ہاتھیوں کی ہڈیوں کے بارے میں کہ جن سے کنگھیاں بنائی جاتی ہیں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کی خرید و فروخت حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”کوئی قباحت نہیں۔ میرے بابا علیہ السلام کے پاس اس کی ایک یا ایک سے زائد کنگھیاں تھیں۔“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ خَشَبٌ فَبَاعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مِنْهُ بَرَابِطَ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ خَشَبٌ فَبَاعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ صُلْبَانَ قَالَ لَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس لکڑی ہو اور وہ فروخت کرے اس کو کہ جو لے کر اس سے سارنگی بنائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”کوئی قباحت نہیں“ میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو لکڑی بیچتا ہے اس شخص کو کہ لکڑی لے کر ”صلیبیں“ بناتا ہے؟ فرمایا۔ ”نہیں“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُضَارِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْعَذِرَةِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حجال سے، اس نے ثعلبہ سے، اس نے محمد بن مضارب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”(چوپاؤں کے) پاخانے کی فروخت میں کوئی پابندی نہیں“

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْفُهُودِ وَ سِبَاعِ الطَّيْرِ هَلْ يُلْتَمَسُ التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ نَعَمْ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے تیندوے اور درندہ پرندوں کے بارے میں سوال کیا۔ کیا اس میں تجارت کی جا سکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہاں“

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عِيسَى الْقُمِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ التُّوتِ أَبِيعُهُ يُصْنَعُ بِهِ الصَّلِيبُ وَ الصَّنَمُ قَالَ لَا .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابان سے، اس نے عیسیٰ قمی سے، اس نے عمر بن جریر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ”توت“ (لکڑی) کے بارے میں پوچھا۔ کیا اس کو بیچوں کہ اس سے صلیب اور بت بنائے جائیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”نہیں“

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُؤَاجِرُ سَفِينَتَهُ وَ دَابَّتَهُ مِمَّنْ يَحْمِلُ فِيهَا أَوْ عَلَيْهَا الْخَمْرَ وَ الْخَنَازِيرَ قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا۔ سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنا سفینہ (کشتی) اور اپنا چوپایہ کرائے پر دیتا ہے ان لوگوں کو کہ جو اس میں یا اس پر شراب وخنازیر کو لادتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نَهَى عَنِ الْقِرَدِ أَنْ تُشْتَرَى أَوْ تُبَاعَ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے اصم سے، اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندروں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُؤَاجِرُ بَيْتَهُ يُبَاعُ فِيهَا الْخَمْرُ قَالَ حَرَامٌ أُجْرَتُهُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے عبدالمومن سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو گھر کرائے پر دیتا ہے جس میں شراب فروخت کی جاتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کا کرائے پر دینا حرام ہے"

9- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ السَّرَّاجِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مُعَتِّبٌ فَقَالَ رَجُلَانِ بِالْبَابِ فَقَالَ أَدْخِلْهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي رَجُلٌ سَرَّاجٌ أَبِيعُ جُلُودَ النَّمِرِ فَقَالَ مَدْبُوغَةٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

9۔ ہمارے کچھ اصحاب نے علی بن اسباط سے، اس نے ابی مخلد السراج سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ السلام کے پاس معتب حاضر ہوا اور عرض کی۔ دروازے پر دو آدمی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان کو لاؤ" پس وہ دونوں اندر لائے۔ ان میں سے ایک نے عرض کی۔ "میں زین ساز آدمی ہوں۔ چیتے کی کھالیں خریدتا ہوں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کیا یہ دباغت شدہ ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کی "ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الصَّيْقَلِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ قَوَائِمُ السُّيُوفِ الَّتِي تُسَمَّى السَّفَنَ أَتَّخِذُهَا مِنْ جُلُودِ السَّمَكِ فَهَلْ يَجُوزُ الْعَمَلُ لَهَا وَ لَسْنَا نَأْكُلُ لُحُومَهَا فَكَتَبَ (**عليه السلام**) لَا بَأْسَ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابوالقاسم صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام کی طرف لکھا۔ تلواروں کی "میانیں" جنہیں سفن کا نام دیا جاتا ہے انہیں مگرمچھ کی کھال سے بنایا جاتا ہے تو کیا اس کا کام کرنا جائز ہے۔ درحالیکہ ہم ان کا گوشت تو نہیں کھاتے؟ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے"

باب شِرَاءِ السَّرِقَةِ وَ الْخِيَانَةِ (چوری شدہ اور خیانت شدہ مال کی خریداری)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَحَدَهُمَا (**عليهما السلام**) عَنْ شِرَاءِ الْخِيَانَةِ وَ السَّرِقَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اخْتَلَطَ مَعَهُ غَيْرُهُ فَأَمَّا السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَلَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ مِنْ مَتَاعِ السُّلْطَانِ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوایوب سے، اس نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے سوال کیا۔ چوری شدہ اور خیانت شدہ مال کی خرید کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس کے ساتھ کوئی اور سامان مخلوط ہوا ہو۔ البتہ جہاں تک صرف چوری شدہ کی بات ہے تو نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ وہ بادشاہ کا سامان ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔“

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ مِنَّا يَشْتَرِي مِنَ السُّلْطَانِ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَ غَنَمِ الصَّدَقَةِ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ مِنْهُمْ أَكْثَرَ مِنَ الْحَقِّ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ مَا الْإِبِلُ وَ الْغَنَمُ إِلَّا مِثْلُ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ حَتَّى تَعْرِفَ الْحَرَامَ بِعَيْنِهِ قِيلَ لَهُ فَمَا تَرَى فِي مُصَدِّقٍ يَجِيئُنَا فَيَأْخُذُ صَدَقَاتِ أَغْنَامِنَا فَنَقُولُ بِعْنَاهَا فَيَبِيعُنَاهَا فَمَا تَرَى فِي شِرَائِهَا مِنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ قَدْ أَخَذَهَا وَ عَزَلَهَا فَلَا بَأْسَ قِيلَ لَهُ فَمَا تَرَى فِي الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ يَجِيئُنَا الْقَاسِمُ فَيَقْسِمُ لَنَا حَظَّنَا وَ يَأْخُذُ حَظَّهُ فَيَعْزِلُهُ بِكَيْلٍ فَمَا تَرَى فِي شِرَاءِ ذَلِكَ الطَّعَامِ مِنْهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَبَضَهُ بِكَيْلٍ وَ أَنْتُمْ حُضُورُ ذَلِكَ الْكَيْلِ فَلَا بَأْسَ بِشِرَاهُ مِنْهُ بِغَيْرِ كَيْلٍ .

2۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابوعبیدہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ ”اس شخص کے بارے میں کہ جو بادشاہ سے صدقہ کے اونٹ اور بھیڑ بکریاں خریدتا ہے۔ درحالیکہ وہ جانتا ہے کہ انہوں نے لوگوں سے ان پر واجب حق سے کہیں زیادہ لیا ہے۔“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اونٹ اور بھیڑ بکریاں بھی گندم اور جو وغیرہ کی طرح ہیں۔ اس وقت تک کوئی قباحت نہیں ہے جب تک حرام کی عینہ پہچان نہ ہو۔“ آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ”آپ کیا رائے دیتے ہیں۔ مصدق کے بارے میں۔ ہمارے پاس آتا ہے صدقات لیتا ہے۔ ہم سے غنی ہو جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں ہمیں صدقات بیچ دو۔ وہ ہمیں فروخت کرتا ہے۔ اس سے صدقات کی خریداری کے بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس نے اگر انہیں لے لیا اور انہیں جدا کر لیا تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے“ آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ”آپ علیہ السلام کی اس گندم اور جو کے بارے میں کیا رائے ہے کہ تقسیم کرنے والا آتا ہے۔ پس ہمیں ہمارا حصہ تقسیم کرتا ہے اور اپنا حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے حصے کو پیمانے کے ساتھ جدا کرتا ہے۔ اس سے اس کے اس حصہ کی خریداری کے بارے میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اگر اس نے پیمانے کے ساتھ لیا تھا اور اس کے ناپنے کے وقت تم موجود تھے تو اس سے بغیر ناپے خرید لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الْعَامِلِ وَ هُوَ يَظْلِمُ قَالَ يَشْتَرِي مِنْهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ ظَلَمَ فِيهِ أَحَداً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو عامل سے خریدتا ہے۔ درحالیکہ عامل ظلم کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جس میں وہ نہیں جانتا کہ اس نے کسی ایک پر بھی اس میں ظلم کیا ہو اس کو خرید سکتا ہے۔“

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَصْلُحُ شِرَاءُ السَّرِقَةِ وَ الْخِيَانَةِ إِذَا عُرِفَتْ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے قاسم بن سلیمان سے، اس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" چوری شدہ اور خیانت شدہ کی خریداری درست نہیں ہے جب کہ تم اسے پہچانتے ہو۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَرَادُوا بَيْعَ تَمْرِ عَيْنِ أَبِي زِيَادٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ قُلْتُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَأَمَرْتُ مُعَاذاً فَسَأَلَهُ فَقَالَ قُلْ لَهُ يَشْتَرِيهِ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يَشْتَرِهِ اشْتَرَاهُ غَيْرُهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن صالح سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے ابی زیاد کی جائیداد سے کھجوروں کی فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے انہیں خریدنے کا ارادہ کیا۔ پھر میں نے کہا۔"یہاں تک کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے اجازت لوں گا۔ پس میں نے معاذ کو کہا کہ آپ علیہ السلام سے سوال کرے۔ تو اس نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اسے کہو! تم انہیں خرید سکتے ہو۔ اگر اس نے نہ خریدا تو کوئی خرید لے گا۔"

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنِ اشْتَرَى سَرِقَةً وَ هُوَ يَعْلَمُ فَقَدْ شَرِكَ فِي عَارِهَا وَ إِثْمِهَا .

6۔ حسین بن محمد نے منہدی سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جو چوری شدہ خریدے درحالیکہ وہ اس کے چوری شدہ ہونے کو جانتا ہو تو وہ اس کی سزا اور گناہ میں شریک ہے۔"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عُمَرَ السَّرَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ عِنْدَهُ السَّرِقَةُ قَالَ هُوَ غَارِمٌ إِذَا لَمْ يَأْتِ عَلَى بَائِعِهَا بِشُهُودٍ .

7۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے حسین بن ابی العلاء سے، اس نے ابی عمر سراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس سے چوری شدہ مال برآمد ہو۔ فرمایا۔"اگر وہ اپنی خریداری پر گواہ نہ لا سکے تو وہ جرمانہ دے گا۔"

بَاب مَنِ اشْتَرَى طَعَامَ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ

(جو کسی گروہ کا غلہ خریدے اور وہ اس سے کراہت کرتے ہوں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى عَنْ بُرَيْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامَ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ قُصَّ لَهُمْ مِنْ لَحْمِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے حسین بن موسیٰ سے اس نے برید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جو کسی گروہ کا غلہ خریدے جبکہ وہ اس سے کراہت کرتے ہوں۔ قیامت کے دن ان کیلئے اس کا گوشت کاٹا جائے گا۔"

بَاب مَنِ اشْتَرَى شَيْئاً فَتَغَيَّرَ عَمَّا رَآهُ

(جو کسی چیز کو خریدے اور جو اس نے دیکھا تھا اس میں تبدیلی ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ اشْتَرَى زِقَّ زَيْتٍ فَوَجَدَ فِيهِ دُرْدِيّاً قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ فِي الزَّيْتِ لَمْ يَرُدَّهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ فِي الزَّيْتِ رَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن حدید سے اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"ایک شخص زیتون کا تیل خریدتا ہے اور اس میں تلچھٹ پاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ جانتا تھا کہ وہ زیتون کے تیل میں ہے تو نہیں پلٹائے گا۔ اور اگر وہ نہیں جانتا تھا کہ تلچھٹ زیتون کے تیل میں ہے تو اسے اس کے مالک کو پلٹائے گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) سُوقَ التَّمَّارِينَ فَإِذَا امْرَأَةٌ قَائِمَةٌ تَبْكِي وَ هِيَ تُخَاصِمُ رَجُلًا تَمَّاراً فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ قَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرَيْتُ مِنْ هَذَا تَمْراً بِدِرْهَمٍ فَخَرَجَ أَسْفَلُهُ رَدِيّاً لَيْسَ مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ قَالَ فَقَالَ لَهُ رُدَّ عَلَيْهَا فَأَبَى حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثاً فَأَبَى فَعَلَاهُ بِالدِّرَّةِ حَتَّى رَدَّ عَلَيْهَا وَ كَانَ عَلِيٌّ (**صلوات الله عليه**) يَكْرَهُ أَنْ يُجَلَّلَ التَّمْرُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم بن اسحاق خدری سے، اس نے ابو صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کھجور بیچنے والوں کے بازار میں داخل ہوئے تو ایک عورت کھڑی رو رہی تھی اور وہ ایک کھجور بیچنے والے سے جھگڑا کر رہی تھی۔ آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا۔"کیا ہوا ہے تمہیں،" اس نے عرض کی۔"اے امیر المومنین علیہ السلام میں نے اس سے ایک درہم کی کھجوریں خریدی ہیں ان کا نچلا حصہ بے کار نکلا ہے۔ ویسا نہیں ہے جیسا میں نے دیکھا تھا" آپ علیہ السلام نے اس تمار کو کہا کہ اس کو پلٹا دے اس نے انکار کیا۔ آپ علیہ السلام نے تین بار اسے کہا۔ اس نے انکار کیا۔ پس آپ علیہ السلام نے اس پر اپنا درہ اٹھایا یہاں تک کہ اس نے اس عورت کو پلٹایا اور علی علیہ السلام کھجوروں کو چمکانے سے کراہت فرماتے تھے۔

(انگوروں کے شیرے اور شراب کی فروخت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ فَيَصِيرُ خَمْراً قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الثَّمَنُ قَالَ فَقَالَ لَوْ بَاعَ ثَمَرَتَهُ مِمَّنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَجْعَلُهُ حَرَاماً لَمْ يَكُنْ بِذَلِكَ بَأْسٌ فَأَمَّا إِذَا كَانَ عَصِيراً فَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالنَّقْدِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے انگوروں کے اس شیرے کی فروخت کے بارے میں سوال کیا کہ جو قیمت لیے جانے سے پہلے شراب بن جائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر انگور کا پھل ایسے شخص کو بیچا جائے کہ جس کے بارے میں علم ہو کہ وہ کوئی حرام شئے بنائے گا تو بھی اس میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ جب شیرہ ہو تو نہ خریدا جائے مگر صرف رقم کے عوض"۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَرَكَ غُلَاماً لَهُ فِي كَرْمٍ لَهُ يَبِيعُهُ عِنَباً أَوْ عَصِيراً فَانْطَلَقَ الْغُلَامُ فَعَصَرَ خَمْراً ثُمَّ بَاعَهُ قَالَ لَا يَصْلُحُ ثَمَنُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) رَاوِيَتَيْنِ مِنْ خَمْرٍ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأُهَرِيقَتَا وَ قَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ ثَمَنَهَا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ أَفْضَلَ خِصَالِ هَذِهِ الَّتِي بَاعَهَا الْغُلَامُ أَنْ يُتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو انگوروں کی بیلوں میں اپنے غلام کو چھوڑ جائے تا کہ وہ اس کی طرف سے انگور کا شیرہ فروخت کرے۔ پس غلام جائے اور شراب بنائے اور پھر اسے بیچے۔ فرمایا۔"اس کی قیمت درست نہیں۔" پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ثقیف کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو مشکیزے شراب کے بطور ہدیہ بھیجے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تو انہیں گرا دیا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"وہ کہ جس کا پینا حرام ہے اس کی قیمت بھی حرام ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ ثَمَنِ الْعَصِيرِ قَبْلَ أَنْ يَغْلِيَ لِمَنْ يَبْتَاعُهُ لِيَطْبُخَهُ أَوْ يَجْعَلَهُ خَمْراً قَالَ إِذَا بِعْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ خَمْراً وَ هُوَ حَلَالٌ فَلَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس عصیر (شیرہ) کے بارے میں سوال کیا کہ جو ابلنے سے پہلے اس کو بیچ دیا جائے کہ جو اسے پکائے گا یا اسے شراب بنائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب تم اسے شراب بننے سے پہلے بیچ دو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ كَرِهَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بَيْعَ الْعَصِيرِ بِتَأْخِيرٍ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے یزید بن خلیفہ سے روایت کیا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام عصیر کو دیر سے بیچنے میں کراہت فرماتے تھے۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ وَ عِنْدَهُ خَمْرٌ وَ خَنَازِيرُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ هَلْ يَبِيعُ خَمْرَهُ وَ خَنَازِيرَهُ فَيَقْضِيَ دَيْنَهُ فَقَالَ لَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے معاویہ بن سعد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس نصرانی کے بارے میں کہ جو اسلام لائے اور اس کے پاس شراب اور خنازیر ہوں۔ اس نے قرض دینا ہو تو کیا اس شراب اور خنازیر کو فروخت کر کے اپنا قرض ادا کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"نہیں"

6- صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ بَيْعِ عَصِيرِ الْعِنَبِ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ حَرَاماً فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ تَبِيعُهُ حَلَالًا فَيَجْعَلُهُ [ذَاكَ] حَرَاماً فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَ أَسْحَقَهُ .

6۔ صفوان نے ابن مسکان سے، اس نے محمد حلبی روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا انگوروں کے شیرے کو اس کے پاس فروخت کرنے کے بارے میں کہ جو انہیں حرام بنائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے تو نے اسے حلال بیچا اس نے اسے حرام بنایا تو اللہ اسے اس کی سزا دے گا۔"

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ أَمَرَ غُلَامَهُ أَنْ يَبِيعَ كَرْمَهُ عَصِيراً فَبَاعَهُ خَمْراً ثُمَّ أَتَاهُ بِثَمَنِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ .

7۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اسنے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص اپنے غلام کو حکم دیتا ہے کہ انگوروں کی بیلوں کو شیرہ بنا کر فروخت کرے اور غلام اسے شراب بنا کر بیچتا ہے۔ پھر اس کی قیمت لاتا ہے اس کے پاس؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"میرے نزدیک پسندیدہ چیز یہ ہے کہ اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائے"

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ كَرْمٌ أَ يَبِيعُ الْعِنَبَ وَ التَّمْرَ مِمَّنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَجْعَلُهُ خَمْراً أَوْ سَكَراً فَقَالَ إِنَّمَا بَاعَهُ حَلَالًا فِي الْإِبَّانِ الَّذِي يَحِلُّ شُرْبُهُ أَوْ أَكْلُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذنیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی طرف لکھا اور سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس انگور کی بیلیں ہیں۔ وہ ایسے شخص کو انگور یا کھجور بیچ سکتا ہے کہ جس کے بارے میں اسے علم ہو کہ وہ اس سے شراب یا مسکر (شراب کی قسم) بنائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"بے شک اس نے حلال فروخت کیا۔ اس وقت کہ جب اس کا پینا اور کھانا حلال تھا۔ اس کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَرَاهِمُ فَبَاعَ خَمْراً أَوْ خَنَازِيرَ وَ هُوَ يَنْظُرُ فَقَضَاهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ أَمَّا لِلْمُقْتَضِي فَحَلَالٌ وَ أَمَّا لِلْبَائِعِ فَحَرَامٌ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابی جعفر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص نصرانی کے بارے میں سوال کیا کہ جو اسلام لایا تو اس کے پاس شراب اور خنازیر ہیں۔ اب اس پر قرض ہے کیا وہ شراب اور خنازیر کو بیچ کر اپنا قرض ادا کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"نہیں"

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لِي عَلَى رَجُلٍ ذِمِّيٍّ دَرَاهِمُ فَيَبِيعُ الْخَمْرَ وَ الْخِنْزِيرَ وَ أَنَا حَاضِرٌ فَيَحِلُّ لِي أَخْذُهَا فَقَالَ إِنَّمَا لَكَ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَقَضَاكَ دَرَاهِمَكَ .

10- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے منصور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے عرض کی۔ میرے ایک ذمی شخص پر کچھ درھم قرض ہیں۔ پس اس نے میری موجودگی میں شراب اور سور بیچے کیا ان دراھم کا لینا میرے لیے حلال ہے؟ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ تمھارے اس پر فقط درھم ہیں پس اس نے تمھارے درھم دیے۔

www.hubeali.com

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الدَّرَاهِمُ فَيَبِيعُ بِهَا خَمْراً وَ خِنْزِيراً ثُمَّ يَقْضِي عَنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ أَوْ قَالَ خُذْهَا .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابن اذینتہ سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں جس کے اوپر میرے کچھ دراھم قرض تھے۔ پس اس نے شراب اور سور بیچ کر میرا قرض ادا کیا۔ ابو عبداللہ علیہ اسلام نے فرمایا۔ کوئی قباحت نہیں۔ یا فرمایا درھم لے لو۔

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ حَنَانٍ عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ لِي كَرْمٌ وَ أَنَا أَعْصِرُهُ كُلَّ سَنَةٍ وَ أَجْعَلُهُ فِي الدِّنَانِ وَ أَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْلِيَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَإِنْ غَلَى فَلَا يَحِلُّ بَيْعُهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ ذَا نَحْنُ نَبِيعُ تَمْرَنَا مِمَّنْ نَعْلَمُ أَنَّهُ يَصْنَعُهُ خَمْراً .

12- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے حنان سے، اس نے ابی کھمس سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے انگوروں کے شیرے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے عرض کی۔ میری انگوروں کی بیلیں ہیں ہر سال انکو نچوڑ تا ہوں اور شیرے کو مرتبانوں میں بھرتا ہوں اور اسے جوش مارنے سے پہلے بیچ دیتا ہوں۔ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ پس اگر وہ اُبل کر جوش مار جائے تو اس کا بیچنا حلال نہیں ہے۔ پھر فرمایا یہ تو ایسے ہے کہ ہم اپنی کھجوریں اس شخص کو بھی بیچتے ہیں کہ جس کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ اسکی شراب بنائے گا۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ فِي مَجُوسِيٍّ بَاعَ خَمْراً أَوْ خَنَازِيرَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الْمَالُ قَالَ لَهُ دَرَاهِمُهُ وَ قَالَ إِنْ أَسْلَمَ رَجُلٌ وَ لَهُ خَمْرٌ وَ خَنَازِيرُ ثُمَّ مَاتَ وَ هِيَ فِي مِلْكِهِ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَبِيعُ دُيَّانُهُ أَوْ وَلِيٌّ لَهُ غَيْرُ مُسْلِمٍ خَمْرَهُ وَ خَنَازِيرَهُ وَ يَقْضِي دَيْنَهُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَ هُوَ حَيٌّ وَ لَا يُمْسِكَهُ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ اس مجوسی کے بارے میں کہ جس نے شراب بیچی یا سور بیچے ایک معین مدت کی اُدھار پر پھر وہ مال کی وصولی سے پہلے ہی اسلام لے آیا فرمایا درہم اس کے ہیں۔ اور عرض کیا گیا۔ اگر کوئی شخص اسلام لائے جبکہ اس کے پاس شراب اور سور ہوں پھر وہ مر جائے اور وہ اسکی ملکیت ہی میں ہوں اور اس پر قرض بھی ہو۔ آپ علیہ اسلام نے فرمایا ۔اسکے مرتبانوں کو بیچا جائے گا یا اسکی شراب اور خنزیروں کو اسکا کوئی غیر مسلم ولی فروخت کرے گا اور اس کا قرض ادا کرے گا۔ خود اس کے لیے زندہ ہونے کی صورت میں فروخت کرنا جائز نہ ہے اور نہ ہی اسے اسکا چھونا درست ہے۔

14-عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ وَ عِنْدَهُ خَمْرٌ وَ خَنَازِيرُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ هَلْ يَبِيعُ خَمْرَهُ وَ خَنَازِيرَهُ وَ يَقْضِي دَيْنَهُ قَالَ لَا .

14۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ اسلام سے سوال کیا اس نصرانی شخص کے بارے میں کہ جو اسلام لایا تو اس کے پاس شراب اور سور تھے اور اس پر قرض بھی تھا کیا وہ شخص اپنی شراب اور سور بیچ کر اپنا قرض ادا کر سکتا ہے ؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ نہیں۔

باب الْعَرَبُونِ (بیعانہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) يَقُولُ لَا يَجُوزُ الْعَرَبُونُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَقْداً مِنَ الثَّمَنِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے وہب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "بیعانہ جائز نہیں ہے مگر یہ کہ جب قیمت نقد میں سے ہو۔"

باب الرَّهْنِ (الرھن)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّهْنِ وَ الْكَفِيلِ فِي بَيْعِ النَّسِيئَةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ رھن اور حوالگی کے بارے میں۔ جب یہ بیع نسیئہ میں ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَبِيعُ بِالنَّسِيئَةِ وَ يَرْتَهِنُ قَالَ لَا بَأْسَ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو بیع نسیئہ کرتا ہے اور رہن کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْحَيَوَانِ أَوِ الطَّعَامِ وَ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ قَالَ لَا بَأْسَ تَسْتَوْثِقُ مِنْ مَالِكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو حیوان اور غلہ میں پیشگی سودے بازی کرتا ہے اور رہن رکھتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مالک توثیق دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔"

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الرَّهْنُ فَلَا يَدْرِي لِمَنْ هُوَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَا أُحِبُّ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُهُ قُلْتُ لَا يَدْرِي لِمَنْ هُوَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ فِيهِ فَضْلٌ أَوْ نُقْصَانٌ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ أَوْ نُقْصَانٌ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ نُقْصَانٌ فَهُوَ أَهْوَنُ يَبِيعُهُ فَيُؤْجَرُ فِيمَا نَقَصَ مِنْ مَالِهِ وَ إِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ فَهُوَ أَشَدُّهُمَا عَلَيْهِ يَبِيعُهُ وَ يُمْسِكُ فَضْلَهُ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُهُ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس رہن کا مال ہوتا ہے اسے نہیں معلوم کہ لوگوں میں سے کس کا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مجھے پسند نہیں کہ وہ اسے اس کے مالک کے آنے سے پہلے فروخت کرے" میں نے عرض کی۔ نہیں جانتا کہ وہ لوگوں میں سے کس کا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں نقصان ہے یا فائدہ؟ میں نے عرض کی۔ اگر نقصان ہو اس میں یا فائدہ تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر اس میں نقصان ہے تو اس کا بیچنا انتہائی آسان ہے پس وہ برداشت کرے گا۔ جو اس میں نقصان ہوتا اس کے مال میں سے، اور اگر اس میں فائدہ ہے تو اس کیلئے بیچنا انتہائی سخت ہے۔ وہ اسے بیچے اور اس کے مالک کے آنے تک نفع کو سنبھال کر رکھے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ رَهَنَ رَهْناً إِلَى غَيْرِ وَقْتٍ مُسَمًّى ثُمَّ غَابَ هَلْ لَهُ وَقْتٌ يُبَاعُ فِيهِ رَهْنُهُ قَالَ لَا حَتَّى يَجِيءَ [صَاحِبُهُ] .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی طے شدہ وقت کے بغیر رہن رکھتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ کیا اس کیلئے کوئی وقت ہے کہ جس میں اس کی رہن بیچی جا سکے؟ فرمایا نہیں یہاں تک کہ وہ پلٹ آئے"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّهْنِ فَقَالَ إِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ مَالِ الْمُرْتَهِنِ فَهَلَكَ أَنْ يُؤَدِّيَ الْفَضْلَ إِلَى صَاحِبِ الرَّهْنِ وَ إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ مَالِهِ فَهَلَكَ الرَّهْنُ أَدَّى إِلَيْهِ صَاحِبُهُ فَضْلَ مَالِهِ وَ إِنْ كَانَ الرَّهْنُ سَوَاءً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے رہن کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر رہن دینے والے کے مال سے زیادہ ہے تو مارا گیا کہ زیادہ ہونے والا مال اس کے مالک تک پہنچائے اور اگر اس کے مال سے کم ہے تو بھی مارا گیا کہ اس نے مالک کو اس کے مال سے زیادہ مال ادا کیا۔ اور اگر رہن برابر ہے تو اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فِي الرَّهْنِ يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ فَقَالَ كَانَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) يَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ كَيْفَ يَتَرَادَّانِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الرَّهْنُ أَفْضَلَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ ثُمَّ عَطِبَ رَدَّ الْمُرْتَهِنُ الْفَضْلَ عَلَى صَاحِبِهِ وَ إِنْ كَانَ لَا يَسْوَى رَدَّ الرَّاهِنُ مَا نَقَصَ مِنْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ قَالَ وَ كَذَلِكَ كَانَ قَوْلُ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فِي الْحَيَوَانِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے علی علیہ السلام کے رہن کے بارے قول " ایک دوسرے کو زیادہ پلٹایا جائے" کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "علی علیہ السلام ایسا ہی فرمایا کرتے تھے" میں نے عرض کی۔ "کیسے ایک دوسرے کو پلٹائیں گے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر رہن اس سے زیادہ کہ جس کیلئے رہن رکھا گیا تو رہن میں سے زیادہ مرتہن اس کے مالک کو پلٹائے گا۔ اور اگر برابر نہیں تو راہن مرتہن کے حق کو جو کم ہوا ہے پلٹائے گا۔ اور فرمایا اسی طرح علی علیہ السلام کا قول حیوان وغیرہ کے بارے میں ہے۔

www.hubeali.com

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّهْنِ إِذَا ضَاعَ مِنْ عِنْدِ الْمُرْتَهِنِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَهْلِكَهُ رَجَعَ فِي حَقِّهِ عَلَى الرَّاهِنِ فَأَخَذَهُ فَإِنِ اسْتَهْلَكَهُ تَرَادَّ الْفَضْلُ بَيْنَهُمَا .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے ابان سے، اس نے خبر دینے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رہن کے بارے میں فرمایا۔ اگر رہن مرتہن کے پاس اس کے ہلاک کرنے کے علاوہ خود بخود ہلاک ہو جائے تو اپنے حق کے لئے راہن کے پاس رجوع کرے گا اور اس سے لے گا اور اگر اس نے خود رہن کو ہلاک کیا تو ان کے درمیان "زیادہ پلٹایا" جائے گا۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ هُوَ يُسَاوِي ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَيَهْلِكُ أَ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُ أَخَذَ رَهْناً فِيهِ فَضْلٌ وَ ضَيَّعَهُ قُلْتُ فَهَلَكَ نِصْفُ الرَّهْنِ قَالَ عَلَى حِسَابِ ذَلِكَ قُلْتُ فَيَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ قَالَ نَعَمْ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو سو درہم میں رہن رکھتا ہے۔ درحالیکہ وہ تین سو درہم کے برابر ہوتی ہے۔ پھر وہ تنگ دست ہو جاتا ہے۔ کیا آدمی پر واجب ہے کہ اسے دو سو درہم واپس کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جی ہاں کیونکہ اس نے اس کے پاس رہن رکھا تھا۔ کہ جس میں زیادتی تھی اور اس میں اسے رعایت دی تھی۔ میں نے عرض کی۔ کیا نصف رہن ضائع ہو جائے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس حساب سے تو ایسا ہی ہے؟" میں نے عرض کی کیا زیادہ ہونے والی چیز ایک دوسرے کو پلٹائیں گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"۔

10- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) الرَّجُلُ يَرْهَنُ الْغُلَامَ وَ الدَّارَ فَتُصِيبُهُ الْآفَةُ عَلَى مَنْ يَكُونُ قَالَ عَلَى مَوْلَاهُ ثُمَّ قَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ قَتَلَ قَتِيلًا عَلَى مَنْ يَكُونُ قُلْتُ هُوَ فِي عُنُقِ الْعَبْدِ قَالَ أَ لَا تَرَى فَلِمَ يَذْهَبُ مَالُ هَذَا ثُمَّ قَالَ أَ رَأَيْتَ لَوْ كَانَ ثَمَنُهُ مِائَةَ دِينَارٍ فَزَادَ وَ بَلَغَ مِائَتَيْ دِينَارٍ لِمَنْ كَانَ يَكُونُ قُلْتُ لِمَوْلَاهُ قَالَ كَذَلِكَ يَكُونُ عَلَيْهِ مَا يَكُونُ لَهُ .

10- اور انہی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی ایک آدمی غلام اور گھر کو رہن پر رکھتا ہے۔ پس اگر اسے کوئی نقصان ہو تو کس پر ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کے مالک پر پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ غلام کسی شخص کو قتل کر دے تو کس پر ہو گا؟ میں نے عرض کی وہ غلام کی گردن پر ہو گا آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا یہ مال کس کے لیے گیا ہے پھر فرمایا تم کیا سمجھتے ہو اگر اس غلام کی قیمت 100 دینار ہو پھر یہ کہ 200 دینار تک جا پہنچے تو قیمت کی زیادتی کس کی ہو گی۔ میں نے عرض کی اس کے آقا کی آپ علیہ السلام نے فرمایا اسی طرح نقصان بھی اس پر ہو گا کہ جس کا فائدہ ہو گا۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ عِنْدَ الرَّجُلِ رَهْناً فَيُصِيبُهُ شَيْءٌ أَوْ ضَاعَ قَالَ يَرْجِعُ بِمَالِهِ عَلَيْهِ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک شخص کے پاس رہن رکھتا ہے اور اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے یا وہ ضائع ہو جاتا ہے" فرمایا۔ اس میں جو ہو اس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔"

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ الْعَبْدَ أَوِ الثَّوْبَ أَوِ الْحُلِيَّ أَوْ مَتَاعاً مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الْمَتَاعِ لِلْمُرْتَهِنِ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ لُبْسِ هَذَا الثَّوْبِ فَالْبَسِ الثَّوْبَ وَ انْتَفِعْ بِالْمَتَاعِ وَ اسْتَخْدِمِ الْخَادِمَ قَالَ هُوَ لَهُ حَلَالٌ إِذَا أَحَلَّهُ وَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ قُلْتُ فَارْتَهَنَ دَاراً لَهَا غَلَّةٌ لِمَنِ الْغَلَّةُ قَالَ لِصَاحِبِ الدَّارِ قُلْتُ فَارْتَهَنَ أَرْضاً بَيْضَاءَ فَقَالَ صَاحِبُ الْأَرْضِ ازْرَعْهَا لِنَفْسِكَ فَقَالَ لَيْسَ هَذَا مِثْلَ هَذَا يَزْرَعُهَا لِنَفْسِهِ فَهُوَ لَهُ حَلَالٌ كَمَا أَحَلَّهُ لَهُ إِلَّا أَنَّهُ يَزْرَعُ بِمَالِهِ وَ يَعْمُرُهَا .

12۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو غلام یا کپڑا یا زیور یا گھر کے سامان سے کوئی سامان رہن رکھتا ہے اور مال کا مالک مرتہن سے کہتا ہے۔ ”تمہارے لیے اس لباس کو پہننا حلال ہے۔ پس تم لباس پہنو، سامان سے نفع لو اور خادم سے خدمت لو“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہ اس کیلئے حلال ہے جب وہ اس کیلئے حلال کرے میں پسند نہیں کرتا کہ وہ کرے“ میں نے عرض کی۔ گھر کو رہن رکھا جاتا ہے اور اس کا نفع ہے۔ اس کا نفع (کرایہ وغیرہ) کس کیلئے ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ گھر کے مالک کیلئے“۔ میں نے عرض کی۔ خالی زمین رہن رکھی جاتی ہے اور زمین کا مالک کہتا ہے اس میں اپنے لیے زراعت کرو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ اس کی طرح نہیں ہے اس نے اپنی ذات کیلئے اس میں زراعت کی پس وہ اس کیلئے حلال ہے۔ جس طرح کہ اس نے اس کیلئے حلال کیا تھا۔ ہاں مگر یہ کہ وہ اپنے مال سے زراعت کرے اور اسے آباد کرے۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) فِي كُلِّ رَهْنٍ لَهُ غَلَّةٌ أَنَّ غَلَّتَهُ تُحْسَبُ لِصَاحِبِ الرَّهْنِ مِمَّا عَلَيْهِ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے، اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا کہ ہر رہن کہ جس کا نفع ہو۔ اس کا نفع رہن رکھنے والے کیلئے اس کے قرض میں حساب کیا جائے گا۔“

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الْأَرْضِ الْبُورِ يَرْتَهِنُهَا الرَّجُلُ لَيْسَ فِيهَا ثَمَرَةٌ فَزَرَعَهَا وَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا مَالَهُ إِنَّهُ يَحْتَسِبُ لَهُ نَفَقَتَهُ وَ عَمَلَهُ خَالِصاً ثُمَّ يَنْظُرُ نَصِيبَ الْأَرْضِ فَيَحْسُبُهُ مِنْ مَالِهِ الَّذِي ارْتَهَنَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مَالَهُ فَإِذَا اسْتَوْفَى مَالَهُ فَلْيَدْفَعِ الْأَرْضَ إِلَى صَاحِبِهَا .

14۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خالی زمین کے بارے میں فرمایا۔ آدمی اسے رہن لیتا ہے اس میں کوئی پھل نہیں ہوتا۔ پس وہ اس میں زراعت کرتا ہے اور اس پر اپنا مال خرچ کرتا ہے یوں کہ اپنا خرچ حساب کرتا ہے اور اس میں خلوص سے کام آتا ہے۔ پھر زمین کے حصے کی طرف دیکھتا ہے تو اسے اس کے مال سے حساب کرتا ہے کہ جس نے زمین کو رہن پر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا مال پورا ہو جاتا ہے اور جب اس کا مال پورا ہو جاتا ہے تو اسے چاہیے کہ زمین اس کے مالک کو واپس کر دے۔

15- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ رَهَنَ جَارِيَتَهُ عِنْدَ قَوْمٍ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَهَنُوهَا يَحُولُونَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ذَلِكَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا خَالِياً قَالَ نَعَمْ لَا أَرَى هَذَا عَلَيْهِ حَرَاماً .

15۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنی کنیز ایک گروہ کے پاس رہن رکھتا ہے۔ کیا اس کیلئے حلال ہے کہ اس سے جماع کرے؟ آپ علیہ السلام نے

فرمایا۔ جنہوں نے رہن لیا ہے وہ اس کے اور اس کے درمیان حائل ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ آپؑ کی کیا رائے ہے اگر وہ اس کو تنہائی میں پالے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں میںؑ اسے اس پر حرام نہیں جانتا۔"

16- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ الدَّابَّةَ وَ الْبَعِيرَ رَهْناً بِمَالِهِ أَ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَعْلِفُهُ فَلَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي رَهَنَهُ عِنْدَهُ يَعْلِفُهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهُ .

16۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے ، اور احمد بن محمد سے ، اس نے ابن محبوب سے ، اس نے ابو ولاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ چوپایہ اور اونٹ اپنے مال کے ذریعے رہن پر لیتا ہے۔ اس کیلئے جائز ہے کہ اس پر سواری کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر وہ اسے چارہ کھلاتا ہے تو اس کیلئے سواری جائز ہے اور اگر وہ اسے اس چارہ سے کھلاتا ہے کہ جس نے اسے اس کے پاس رہن رکھا تو اسے اس پر سواری کا حق نہیں ہے"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ مِائَةَ دِينَارٍ وَ رَهَنَهُ حُلِيّاً بِمِائَةِ دِينَارٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَاهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ أَعِرْنِي الذَّهَبَ الَّذِي رَهَنْتُكَ عَارِيَّةً فَأَعَارَهُ فَهَلَكَ الرَّهْنُ عِنْدَهُ أَ عَلَيْهِ شَيْءٌ لِصَاحِبِ الْقَرْضِ فِي ذَلِكَ قَالَ هُوَ عَلَى صَاحِبِ الرَّهْنِ الَّذِي رَهَنَهُ وَ هُوَ الَّذِي أَهْلَكَهُ وَ لَيْسَ لِمَالِ هَذَا تَوًى .

17۔ محمد بن یحییٰ نے ہمارے بہت سے اصحاب سے ، اس نے منصور بن عباس سے ، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے ، اس نے عمرو بن ابراہیم سے ، اس نے خلف بن حماد سے ، اس نے اسماعیل بن ابو قرۃ سے ، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے سو دینار قرض مانگتا ہے اور اسے سو دینار کی قیمت کے زیور بطور رہن دیتا ہے۔ پھر یہی زیور والا اس مرتہن (bank) کے پاس آکر کہتا ہے کہ "مجھے سونا کہ جو میں نے تیرے پاس رہن رکھا تھا عاریۃ دے دو۔ پس وہ اسے عاریۃ دیتا ہے اور اس کے پاس رہن تلف ہو جاتا ہے۔ کیا اس پر صاحب قرض کیلئے اس میں کوئی شے دیناواجب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ اس صاحب رہن پر ہے کہ جس نے اسے رہن پر رکھا تھا اور اسی نے ہی اسے تلف کیا۔ جبکہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا ہے"۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا رُهِنْتَ عَبْداً أَوْ دَابَّةً فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ وَ إِنْ هَلَكَتِ الدَّابَّةُ أَوْ أَبَقَ الْغُلَامُ فَأَنْتَ ضَامِنٌ .

18۔ محمد بن جعفر اور ازاز نے محمد بن عبد الحمید سے ، اس نے سیف بن عمیرہ سے ، اس نے منصور بن حازم سے ، اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم غلام یا چوپایہ رہن رکھو اور وہ مر جائے تو تم پر کچھ واجب نہیں۔ اور اگر تم خود چوپایہ کو مار دو۔ یا غلام کو بھگا دو تو تب تم ضامن ہو۔

19- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَلَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ هَلَكَ أَخُوهُ وَ تَرَكَ صُنْدُوقاً فِيهِ رُهُونٌ بَعْضُهَا عَلَيْهِ اسْمُ صَاحِبِهِ وَ بِكَمْ هُوَ رُهِنَ وَ بَعْضُهَا لَا يُدْرَى لِمَنْ هُوَ وَ لَا بِكَمْ هُوَ رُهِنَ فَمَا تَرَى فِي هَذَا الَّذِي لَا يُعْرَفُ صَاحِبُهُ فَقَالَ هُوَ كَمَالِهِ .

www.hubeali.com

19۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے محمد بن ریاح قلاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کا بھائی مرجائے اور ایک صندوق چھوڑ جائے کہ جس میں رہن والا مال ہو۔ جس میں سے بعض رہن والے اموال پر لکھا ہوا ہے کہ یہ مال کس کا ہے اور اس پر رہن کی کتنی رقم ہے اور بعض پر نہیں لکھا کہ وہ کس کی ہیں۔ کتنے کے عوض رہن پر ہیں تو جن کو ان کا مالک نہیں پہچانتا ان کے بارے میں آپؑ کا کیا خیال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ اس کے اپنے مال کی طرح ہے"

20- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ رَهَنَ جَارِيَتَهُ قَوْماً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَهَنُوهَا يَحُولُونَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا خَالِياً قَالَ نَعَمْ لَا أَرَى بِهِ بَأْساً .

20۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے صفوان سے، اس نے علآء سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی کنیز ایک گروہ کے پاس رہن رکھتا ہے کیا وہ اس سے جماع کر سکتا ہے۔ فرمایا" جن کے پاس اس نے اسے رہن رکھا ہے وہ اس کے اور اس کے درمیان حائل ہوں گے" میں نے عرض کی "اگر وہ اس کو تنہائی میں پالے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھتا۔

21- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ لِي عَلَيْهِ دَرَاهِمُ وَ كَانَتْ دَارُهُ رَهْناً فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا قَالَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تُخْرِجَهُ مِنْ ظِلِّ رَأْسِهِ .

21۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے ابراہیم بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص ہے کہ جس نے میرے درہم دینے ہیں اور اس کا گھر رہن میں ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس کے گھر کو بیچ دوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو انہیں ان کے سائبان سے نکالے۔

22- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ وَ مَعَهُ الرَّهْنُ أَ يَشْتَرِي الرَّهْنَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ .

22۔ احمد بن محمد نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ایک آدمی پر قرض تھا اور اس کے ساتھ رہن بھی تھا۔ کیا اس میں سے رہن کو خرید سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

بَابُ الِاخْتِلَافِ فِي الرَّهْنِ (رہن میں اختلاف)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا اخْتَلَفَا فِي الرَّهْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا رَهَنْتُهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قَالَ الْآخَرُ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ يُسْأَلُ صَاحِبُ الْأَلْفِ الْبَيِّنَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ حَلَفَ صَاحِبُ الْمِائَةِ وَ إِنْ كَانَ الرَّهْنُ أَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ أَوْ أَكْثَرَ وَ اخْتَلَفَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ رَهْنٌ وَ قَالَ الْآخَرُ هُوَ عِنْدَكَ وَدِيعَةٌ فَقَالَ يُسْأَلُ صَاحِبُ الْوَدِيعَةِ الْبَيِّنَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ حَلَفَ صَاحِبُ الرَّهْنِ .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے کئی ایک سے، اس نے ابان سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ کہا۔ جب دو آدمیوں کے درمیان رہن میں اختلاف ہو جائے ان میں سے ایک کہے کہ "میں نے اسے ہزار درہم کے بدلے رہن پر رکھا تھا۔" اور دوسرا کہے "سو درہم کے عوض" ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہزار والے بینہ (ثبوت) مانگا جائے۔ اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو سو والا حلف دے۔ کہا اگر رہن جس میں رہن رکھا گیا کم ہو یا زیادہ ہو اور دو میں اختلاف ہو جائے اور ان میں ایک کہے۔ "وہ رہن تھا" اور دوسرا کہے "تمہارے پاس امانت تھی" آپ علیہ السلام نے فرمایا "امانت والے سے ثبوت مانگا جائے گا اور اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو رہن والے سے حلف لیا جائے گا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ يَرْهَنُ عِنْدَ صَاحِبِهِ رَهْناً لَا بَيِّنَةَ بَيْنَهُمَا فِيهِ فَادَّعَى الَّذِي عِنْدَهُ الرَّهْنُ أَنَّهُ بِأَلْفٍ فَقَالَ صَاحِبُ الرَّهْنِ إِنَّمَا هُوَ بِمِائَةٍ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الَّذِي عِنْدَهُ الرَّهْنُ أَنَّهُ بِأَلْفٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَعَلَى الرَّاهِنِ الْيَمِينُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو اپنے ساتھی کے پاس رہن رکھے اور اس میں ان کے درمیان کوئی ثبوت نہ ہو اور جس کے پاس رہن ہے وہ دعویٰ کرے کہ وہ ہزار درہم کے عوض ہے اور صاحب رہن کہے۔ "وہ فقط سو درہم کے بدلے ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" جس کے پاس رہن ہے اس پر ثبوت ہے کہ وہ ہزار کے بدلے ہے اور اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو راہن پر قسم ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ لِي عَلَيْكَ أَلْفُ دِرْهَمٍ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا وَ لَكِنَّهَا وَدِيعَةٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْقَوْلُ قَوْلُ صَاحِبِ الْمَالِ مَعَ يَمِينِهِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حسین بن عثمان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو دوسرے آدمی سے کہے۔ "میرے تمہارے اوپر ہزار درہم قرض ہیں۔" دوسرا شخص کہے "نہیں بلکہ امانت ہیں" ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "صاحب مال کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہو گا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ مَتَاعٍ فِي يَدِ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا يَقُولُ اسْتَوْدَعْتُكَهُ وَ الْآخَرُ يَقُولُ هُوَ رَهْنٌ قَالَ فَقَالَ الْقَوْلُ قَوْلُ الَّذِي يَقُولُ أَنَّهُ رَهْنٌ عِنْدِي إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي ادَّعَى أَنَّهُ أَوْدَعَهُ بِشُهُودٍ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عباد بن صہیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کے بارے میں کہ جو دو آدمیوں کے قبضے میں ہے۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے اسے تم کو بطور امانت دیا تھا۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ "یہ رہن ہے" آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "جو کہتا ہے یہ میرے پاس رہن ہے" اس کا قول معتبر ہے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ کہ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اسے امانت دیا تھا وہ گواہ لائے تب (وہ معتبر ہو گا)"

باب ضَمَانِ الْعَارِيَّةِ وَ الْوَدِيعَةِ (عاریہ اور امانت کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ صَاحِبُ الْوَدِيعَةِ وَ الْبِضَاعَةِ مُؤْتَمَنَانِ وَ قَالَ إِذَا هَلَكَتِ الْعَارِيَّةُ عِنْدَ الْمُسْتَعِيرِ لَمْ يَضْمَنْهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ إِذَا كَانَ مُسْلِماً عَدْلًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"صاحب امانت اور مال امانت دار ہیں۔ اور فرمایا"جب عاریہ (استعمال کی غرض سے مانگی ہوئی چیز) اگر تلف ہو جائے عاریہ لینے والے کے پاس تو وہ ضامن نہیں ہے۔ ہاں مگر یہ کہ اس پر شرط رکھی گئی ہو۔" دوسری حدیث میں ہے کہ "جب وہ عادل مسلمان ہو تو اس پر کوئی ضمانت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا يَضْمَنُ الْعَارِيَّةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اشْتَرَطَ فِيهَا ضَمَاناً إِلَّا الدَّنَانِيرَ فَإِنَّهَا مَضْمُونَةٌ وَ إِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ فِيهَا ضَمَاناً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ عاریہ لینے والا عاریہ کا ضامن نہیں۔ ہاں مگر یہ کہ اس پر شرط کیا جائے کہ وہ اس میں ضامن ہو گا۔ ماسوائے دیناروں کے ان میں ضمانت ہوتی ہے۔ اگرچہ اس پر ضمانت کی شرط نہ بھی رکھی جائے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْعَارِيَّةُ مَضْمُونَةٌ فَقَالَ جَمِيعُ مَا اسْتَعَرْتَهُ فَتَوِيَ فَلَا يَلْزَمُكَ [مَا] تَوَاهُ إِلَّا الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ فَإِنَّهُمَا يَلْزَمَانِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَتَى مَا تَوِيَ لَمْ يَلْزَمْكَ تَوَاهُ وَ كَذَلِكَ جَمِيعُ مَا اسْتَعَرْتَ فَاشْتُرِطَ عَلَيْكَ لَزِمَكَ وَ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ لَازِمٌ لَكَ وَ إِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ عَلَيْكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے۔ اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "عاریہ مضمونۃ (جس کی ضمانت لینے والے پر ہو) ہوتی ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر وہ چیز کہ جو تم عاریہ پر لو اور اس میں نقصان ہو جائے تو تم پر اس کا نقصان دینا واجب نہیں ہے، ماسوائے سونے اور چاندی میں ان میں لازم ہوتا ہے۔ ہاں مگر یہ کہ جب یہ شرط رکھی جائے کہ جب بھی جو بھی ضائع ہوا تم ضامن نہ ہو گے۔ ضائع ہونے والے کے۔ اور اسی طرح ہر وہ چیز جو تم عاریہ پر لو۔ اگر اس میں ضمانت کی شرط رکھی جائے تو تم پر لازم ہو گا اور سونا و چاندی میں تم پر لازم ہے۔ اگرچہ شرط نہ بھی رکھی جائے۔

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ [عَنْ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَارِيَّةِ يَسْتَعِيرُهَا الْإِنْسَانُ فَتَهْلِكُ أَوْ تُسْرَقُ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَمِيناً فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي يَسْتَبْضِعُ الْمَالَ فَيَهْلِكُ أَوْ يُسْرَقُ أَ عَلَى صَاحِبِهِ ضَمَانٌ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُرْمٌ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ أَمِيناً .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، سے نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے اس نے محمد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس عاریہ کے بارے میں کہ جسے انسان عاریتاً لیتا ہے اور وہ ضائع یا چوری ہو جاتی ہے۔" پس آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ امین تھا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہے"راوی کہتا ہے میں نے سوال کیا۔ آپ علیہ السلام سے اس مال کے بارے میں کہ جو ایک آدمی دوسرے آدمی کو فروخت کیلئے دے جاتا ہے اور وہ ضائع ہو جاتا ہے یا چوری ہو جاتا ہے۔ کیا اس کے رکھنے والے کے اوپر ضمانت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہے جب کہ وہ امین آدمی ہو۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعَارِيَّةِ فَقَالَ لَا غُرْمَ عَلَى مُسْتَعِيرِ عَارِيَّةٍ إِذَا هَلَكَتْ إِذَا كَانَ مَأْمُوناً .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ عاریۃ (استعمال کیلئے عارضی طور پر لی گئی چیز) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب عاریۃ امانت دار ہاتھوں میں تھا اور ضائع ہو گیا تو عاریۃ لینے والے پر کوئی جرمانہ نہیں ہے۔"

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ ثَوْباً ثُمَّ عَمَدَ إِلَيْهِ فَرَهَنَهُ فَجَاءَ أَهْلُ الْمَتَاعِ إِلَى مَتَاعِهِمْ قَالَ يَأْخُذُونَ مَتَاعَهُمْ .

6۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حدیث بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جو کپڑا بطور عاریۃ لیتا ہے۔ پھر اس کو رہن رکھ دیتا ہے۔ سامان والے آتے ہیں۔ ان کے سامان کے پاس؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" وہ لوگ ان کا مال لیں گے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ وَدِيعَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ قَالَ فَقَالَ كُلُّمَا كَانَ مِنْ وَدِيعَةٍ وَ لَمْ تَكُنْ مَضْمُونَةً لَا تَلْزَمُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ سونے اور چاندی کی امانت کے بارے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "امانت کی کوئی چیز بھی جس کی ضمانت نہیں لی گئی اسکی کوئی گارنٹی نہیں ہو گی ۔"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ رَجُلًا أَلْفَ دِرْهَمٍ فَضَاعَتْ فَقَالَ الرَّجُلُ كَانَتْ عِنْدِي وَدِيعَةً وَ قَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا كَانَتْ عَلَيْكَ قَرْضاً قَالَ الْمَالُ لَازِمٌ لَهُ إِلَّا أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا كَانَتْ وَدِيعَةً .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو ہزار درہم امانت دیتا ہے اور وہ ضائع ہو جاتے ہیں تو وہ شخص کہتا ہے کہ "میرے پاس امانت تھی" دوسرا کہتا ہے کہ تم پر قرض تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کو مال دینا لازم ہو گا ہاں مگر جب وہ ثبوت قائم کرے کہ وہ امانت تھے۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ وَدِيعَةً فَوَضَعَهَا فِي مَنْزِلِ جَارِهِ فَضَاعَتْ فَهَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا خَالَفَ أَمْرَهُ وَ أَخْرَجَهَا مِنْ مِلْكِهِ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) هُوَ ضَامِنٌ لَهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے روایت کی کہ میں نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا۔ "ایک شخص دوسرے شخص کو امانت دیتا ہے اور وہ اسے اپنے ہمسائے کے گھر میں رکھتا ہے اور وہ امانت ضائع ہو جاتی ہے۔ تو کیا اس پر دینا واجب ہے؟ جبکہ امر کی مخالفت کی ہے اور اسے اپنی ملکیت سے باہر نکالا ہے؟ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔" وہ اس کا ضامن ہے انشاء اللہ"

بَابُ ضَمَانِ الْمُضَارَبَةِ وَ مَا لَهُ مِنَ الرِّبْحِ وَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْوَضِيعَةِ

(مضاربہ، نفع اور حوالگی کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمَالَ فَيَقُولُ لَهُ ائْتِ أَرْضَ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا تُجَاوِزْهَا وَ اشْتَرِ مِنْهَا قَالَ فَإِنْ جَاوَزَهَا وَ هَلَكَ الْمَالُ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ إِنِ اشْتَرَى مَتَاعاً فَوَضَعَ فِيهِ فَهُوَ عَلَيْهِ وَ إِنْ رَبِحَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو دوسرے شخص کو مال دیتا ہے اور اسے کہتا ہے۔ اسے فلاں فلاں جگہ تک لے جاؤ اور اس سے تجاوز نہ کرنا اور اس کے ذریعے خریداری کرو۔ فرمایا۔" اب اگر وہ اس جگہ (زمین) سے تجاوز کرتا ہے اور مال ضائع ہو جاتا ہے تو وہ ضامن ہے اور اگر وہ سامان خریدتا ہے اور اس میں گھاٹا آتا ہے تو وہ اس پر ہو گا اور اگر منافع ہو اس میں تو ان دونوں کے درمیان برابر ہو گا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الْمَالَ مُضَارَبَةً وَ يَنْهَى أَنْ يَخْرُجَ بِهِ فَخَرَجَ قَالَ يُضَمَّنُ الْمَالَ وَ الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو مال مضاربہ (Profit Sharing) پر دیتا ہے اور وہ اسے باہر نکالنے سے منع کرتا ہے اور وہ اسے باہر نکالتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"وہ مال کا ضامن ہو گا اور نفع دونوں میں برابر ہو گا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) مَنِ اتَّجَرَ مَالًا وَ اشْتَرَطَ نِصْفَ الرِّبْحِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ وَ قَالَ مَنْ ضَمَّنَ تَاجِراً فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا رَأْسُ مَالِهِ وَ لَيْسَ لَهُ مِنَ الرِّبْحِ شَيْءٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جو تجارت کرتا ہے مال سے اور آدھا منافع کی شرط ہو تو وہ ضامن نہیں ہے اور فرمایا۔ جو تاجر پر ضمانت رکھے اس کیلئے اپنے سرمائے کے سوا کچھ نہیں اور نہ ہی نفع میں سے اس کیلئے کوئی شے ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) فِي رَجُلٍ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَيَتَقَاضَاهُ وَ لَا يَكُونُ عِنْدَهُ فَيَقُولُ هُوَ عِنْدَكَ مُضَارَبَةً قَالَ لَا يَصْلُحُ حَتَّى يَقْبِضَهُ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے نوفلی سے ،اس نے سکونی سے ،اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ایک شخص پر مال ہوتا ہے اور وہ اس سے تقاضا کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ وہ تمہارے لیے مضاربہ (نفع شراکت) ہے۔ فرمایا۔ جب تک قبضے میں نہ لے درست نہیں ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الْمُضَارِبِ مَا أَنْفَقَ فِي سَفَرِهِ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَ إِذَا قَدِمَ بَلَدَهُ فَمَا أَنْفَقَ فَمِنْ نَصِيبِهِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے عمرکی بن علی سے ،اس نے علی بن جعفر سے ،انہوں نے اپنے بھائی ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مضارب کے بارے میں ارشاد فرمایا۔" جو کچھ وہ سفر میں خرچ کرے وہ مشترکہ مال سے ہوگا اور جب اپنے شہر واپس آجائے اور جو خرچ کرے اس کے اپنے حصہ میں سے ہوگا"

6- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَهُ الْمَالُ مُضَارَبَةً فَيَقِلُّ رِبْحُهُ فَيَتَخَوَّفُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ فَيَزِيدُ صَاحِبَهُ عَلَى شَرْطِهِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمَا وَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

6۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے ،اس نے ایک سے زائد سے ،اس نے ابان بن عثمان سے ،اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے ساتھ مضاربہ کا مال ہو اور اس کا منافع کم ہو۔ پس اسے خوف ہو کہ اس سے واپس لے لیا جائے گا اور وہ اس کے مالک کو ان کے درمیان شرط سے زیادہ دیتا ہے۔ بے شک وہ یہ صرف اس ڈر سے کر رہا ہے کہ اس سے لے نہ لیا جائے۔ فرمایا۔"کوئی قباحت نہیں"

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَعْمَلُ بِالْمَالِ مُضَارَبَةً قَالَ لَهُ الرِّبْحُ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَضِيعَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا أَمَرَهُ صَاحِبُ الْمَالِ .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے ،اس نے محمد بن اسماعیل سے ،اس نے علی بن نعمان سے ،اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو مال مضاربۃ کے ذریعے کام کرتا ہے فرمایا۔"اس کیلئے منافع ہے۔ گھاٹے میں سے کوئی چیز اس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس کی مخالفت کرے کہ جو صاحب مال نے اسے کہا ہو۔"

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُيَسِّرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً فَاشْتَرَى أَبَاهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ يُقَوَّمُ فَإِذَا زَادَ دِرْهَماً وَاحِداً أُعْتِقَ وَ اسْتُسْعِيَ فِي مَالِ الرَّجُلِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ،اس نے ابن ابی عمیر سے ،اس نے محمد بن میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی دوسرے آدمی کو مضاربۃ پر ایک ہزار درہم دیتا ہے۔ اس کا باپ خریداری کرتا ہے۔ درحالیکہ وہ نہیں جانتا ہے۔۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس کی حفاظت کرے جب بھی ایک درہم بڑھا اس کو اس کے مال میں درست کرے گا۔ اور آدمی کا مال وسیع کرے گا۔"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) فِي الْمُضَارِبِ مَا أَنْفَقَ فِي سَفَرِهِ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَ إِذَا قَدِمَ بَلْدَتَهُ فَمَا أَنْفَقَ فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ .

9- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے مضارب (مضاربۃ پر مال لینے والا) کے بارے میں فرمایا۔"جو کچھ وہ اپنے سفر میں خرچ کرے گا مشترکہ مال میں سے ہو گا۔ اور جب وہ اپنے علاقہ میں پلٹ کے آئے تب جو خرچ کرے گا اس کے اپنے حصہ میں سے ہو گا

باب ضَمَانِ الصُّنَّاعِ (کاریگر کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْقَصَّارِ يُفْسِدُ قَالَ كُلُّ أَجِيرٍ يُعْطَى الْأَجْرَ عَلَى أَنْ يُصْلِحَ فَيُفْسِدُ فَهُوَ ضَامِنٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ درزی کے بارے میں کہ اگر وہ خراب کر دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو بھی مزدور کہ جسے اس بناء پر مزدوری دی جاتی ہو کہ وہ درست کرے گا اور غلط کر دے تو وہ ضامن ہے۔"

2- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الْغَسَّالِ وَ الصَّبَّاغِ مَا سُرِقَ مِنْهُمَا مِنْ شَيْءٍ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ عَلَى أَمْرٍ بَيِّنٍ أَنَّهُ قَدْ سُرِقَ وَ كُلُّ قَلِيلٍ لَهُ أَوْ كَثِيرٍ فَإِنْ فَعَلَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ لَمْ يُقِمِ الْبَيِّنَةَ وَ زَعَمَ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ الَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِ فَقَدْ ضَمِنَهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَوْلِهِ .

2۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے دھوبی اور کپڑا رنگنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ان دونوں میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور امر واضح سے باہر بھی نہ نکلے ہوں اور کپڑا چوری ہو جائے ہر وہ کہ جو تھوڑا ہو یا زیادہ اس پر کوئی شے واجب نہیں ہے اگرچہ اس پر کوئی ثبوت نہ ہو اور گمان ہو کہ گیا ہے اس کی طرف کہ جس نے اسے مانگا تھا تو وہ اس کا ضامن ہے۔ اگرچہ اس کے قول پر بینہ نہ بھی ہو۔

3 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَصَّارٍ دَفَعْتُ إِلَيْهِ ثَوْباً فَزَعَمَ أَنَّهُ سُرِقَ مِنْ بَيْنِ مَتَاعِهِ قَالَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ سُرِقَ مِنْ بَيْنِ مَتَاعِهِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ سُرِقَ مَتَاعُهُ كُلُّهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ درزی کے بارے میں کہ میں نے اسے کپڑا دیا۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اس کے سامان میں سے چوری ہو گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس پر واجب ہے کہ وہ ثبوت قائم کرے کہ اس کے سامان میں سے وہ کپڑا چوری ہو گیا ہے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے اور اس طرح اگر اس کا سارا مال چوری ہو جائے تو بھی اس پر کچھ واجب نہیں۔"

4 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَصَّارِ يُسَلَّمُ إِلَيْهِ الثَّوْبُ وَ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَ فِي وَقْتٍ قَالَ إِذَا خَالَفَ الْوَقْتَ وَ ضَاعَ الثَّوْبُ بَعْدَ الْوَقْتِ فَهُوَ ضَامِنٌ .

4 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے صفوان سے، اس نے کاہلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس درزی کے بارے میں کہ جسے کپڑے اس شرط پر سپرد کئے جاتے ہیں کہ وہ معین وقت پر دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وقت سے بڑھ جائے اور وقت کے بعد کپڑا ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہو گا"۔

5 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الثَّوْبِ أَدْفَعُهُ إِلَى الْقَصَّارِ فَيُحْرِقُهُ قَالَ أَغْرِمْهُ فَإِنَّكَ إِنَّمَا دَفَعْتَهُ إِلَيْهِ لِيُصْلِحَهُ وَ لَمْ تَدْفَعْهُ إِلَيْهِ لِيُفْسِدَهُ .

5 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے اسماعیل بن ابی صباح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کپڑے کے بارے میں کہ جسے میں نے درزی کے سپرد کیا اور اس نے اسے جلا دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے جرمانہ لو۔ بے شک تم نے اسے درست کرنے کیلئے دیا تھا نہ کہ خراب کرنے کیلئے دیا تھا۔

6 أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) أُتِيَ بِصَاحِبِ حَمَّامٍ وُضِعَتْ عِنْدَهُ الثِّيَابُ فَضَاعَتْ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ وَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَمِينٌ .

6۔ احمد بن محمد نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کے پاس حمام والے کو لایا گیا کہ جس کے پاس کپڑے رکھے گئے اور ضائع ہو گئے۔ پس وہ اس کی ضمانت نہ دے رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ۔یقیناً وہ امین ہے۔

7 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا لِيُصْلِحَ بَابَهُ فَضَرَبَ الْمِسْمَارَ فَانْصَدَعَ الْبَابُ فَضَمَّنَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) .

7 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس لایا گیا ایک مقدمہ کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو مزدوری پر لیا تاکہ وہ اس کے دروازے کی اصلاح کرے۔ پس اس نے کیل ٹھونکا تو دروازہ ٹوٹ گیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اسے ضامن ٹھہرایا۔

8 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنِ الْقَصَّارِ وَ الصَّائِغِ أَ يُضَمَّنُونَ قَالَ لَا يُصْلِحُ النَّاسَ إِلَّا أَنْ يُضَمَّنُوا قَالَ وَ كَانَ يُونُسُ يَعْمَلُ بِهِ وَ يَأْخُذُ .

8 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے رضا علیہ السلام سے سوال کیا درزی اور رنگنے والے کے بارے میں کیا وہ ضامن ہوں گے۔؟ فرمایا صلاحیت نہیں رکھتے ہیں مگر یہ کہ وہ ضامن ہوں گے۔ راوی کہتا ہے۔ یونس اس سے کام کرتا تھا اور لیتا تھا۔"

باب ضَمَانِ الْجَمَّالِ وَ الْمُكَارِي وَ أَصْحَابِ السُّفُنِ

(اونٹ والے، کرایہ دینے والے اور کشتیوں والے کی ضمانت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ جَمَّالٍ اسْتُكْرِيَ مِنْهُ إِبِلٌ وَ بُعِثَ مَعَهُ بِزَيْتٍ إِلَى أَرْضٍ فَزَعَمَ أَنَّ بَعْضَ زِقَاقِ الزَّيْتِ انْخَرَقَ فَأَهْرَاقَ مَا فِيهِ فَقَالَ إِنَّهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ الزَّيْتَ وَ قَالَ إِنَّهُ انْخَرَقَ وَ لَكِنَّهُ لَا يُصَدَّقُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ عَادِلَةٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس اونٹوں والے کے بارے میں کہ جس سے اونٹ کرایہ پر لیا گیا اور اس کے ساتھ کسی جگہ کیلئے زیتون کا تیل بھیجا گیا۔ پس اس کا گمان ہے کہ بعض مشکیزے پھٹ گئے اور ان میں جو تھا بہہ گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ چاہے تو اس سے تیل لے سکتا ہے۔ اور فرمایا۔ یوں کہ اس نے پھاڑا ہے لیکن وہ سچا نہ ہو گا۔ جب تک کہ عادل گواہ نہ لائے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمَلَّاحِ أَحْمِلُ مَعَهُ الطَّعَامَ ثُمَّ أَقْبِضُهُ مِنْهُ فَنَقَصَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مَأْمُوناً فَلَا تُضَمِّنْهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے یحییٰ بن حجاج سے، اس نے خالد بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس ملاح کے بارے میں کہ جس کے ساتھ میں نے غلہ لادا تھا۔ پھر جب اس سے قبضہ میں لیا تو کم نکلا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ امین ہے تو اس سے ضمانت مت لو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ حَمَلَ مَعَ رَجُلٍ فِي سَفِينَةٍ طَعَاماً فَنَقَصَ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ قُلْتُ إِنَّهُ رُبَّمَا زَادَ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ زَادَ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ لَكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے ساتھ کسی آدمی نے کشتی میں غلہ لادا تھا اور کم پڑ گیا۔ فرمایا۔ (اگر امین نہیں تو) وہ ضامن ہے" میں نے عرض کی۔ "کبھی کبھی بڑھ بھی جاتا ہے" فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس نے بڑھایا تھا۔؟ میں نے عرض کی۔ "نہیں" فرمایا "وہ تمہارا ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ سَفِينَةً مِنْ مَلَّاحٍ فَحَمَّلَهَا طَعَاماً وَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ إِنْ نَقَصَ الطَّعَامُ فَعَلَيْهِ قَالَ جَائِزٌ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ رُبَّمَا زَادَ الطَّعَامُ قَالَ فَقَالَ يَدَّعِي الْمَلَّاحُ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ شَيْئاً قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ الزِّيَادَةُ وَ عَلَيْهِ النُّقْصَانُ إِذَا كَانَ قَدِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ ذَلِكَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ملاح سے کشتی کرائے پر لی اور اس میں غلہ لادا اور اس سے طے کیا کہ اگر غلہ کم ہو گیا تو اس پر ہو گا۔ آپ علیہ

السلام نے فرمایا۔"جائز ہے" میں نے عرض کی۔"کبھی کبھی غلہ بڑھ بھی جاتا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا""کیا ملاح نے دعویٰ کیا کہ اس نے اضافہ کیا ہے؟میں نے عرض کی۔ نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"زیادہ ہونے والا مالک کا ہے اور کم پڑنے والا ملاح پر ہے جب کہ اس سے شرط کیا گیا ہو۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَمَلَ أَبِي مَتَاعاً إِلَى الشَّامِ مَعَ جَمَّالٍ فَذَكَرَ أَنَّ حِمْلًا مِنْهُ ضَاعَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَ تَتَّهِمُهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَا تُضَمِّنْهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جعفر بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میرے باپ نے جمال کیساتھ شام کی طرف سامان لادا اور ذکر کیا کہ اس میں سے کچھ بار ضائع ہو گیا۔ پس میں نے اس کا تذکرہ کیا ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم اسے تہمت دیتے ہو؟ میں نے عرض کی۔ نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس سے ضمانت مت لو۔"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الْجَمَّالِ يَكْسِرُ الَّذِي يَحْمِلُ أَوْ يُهَرِيقُهُ قَالَ إِنْ كَانَ مَأْمُوناً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ مَأْمُونٍ فَهُوَ ضَامِنٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس جمال (اونٹوں والے) کے بارے میں کہ جو اٹھائے جانے والے بار کو توڑ دے یا بہادے۔ فرمایا۔"اگر وہ امین ہے تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے اور اگر وہ غیر امین ہے تو وہ ضامن ہے"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْأَجِيرُ الْمُشَارِكُ هُوَ ضَامِنٌ إِلَّا مِنْ سَبُعٍ أَوْ مِنْ غَرَقٍ أَوْ حَرَقٍ أَوْ لِصٍّ مُكَابِرٍ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ شراکت دار کرائے والا ضامن ہے۔ مگر یہ کہ درندگی سے یا غرق سے یا جل جانے سے یا زہریلے جانوروں کے ڈسنے سے۔

باب الصُّرُوفِ (درہم و دینار میں تبدیلی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ مِائَةُ دِرْهَمٍ عَدَداً قَضَانِيهَا مِائَةَ دِرْهَمٍ وَزْناً قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ قَالَ وَ قَالَ جَاءَ الرِّبَا مِنْ قِبَلِ الشُّرُوطِ إِنَّمَا تُفْسِدُهُ الشُّرُوطُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یحییٰ بن حجاج سے اس نے خالد بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس پر میرے سو درہم گنتی کے قرض تھے۔ اس نے مجھے وزن میں سو درہم واپس کیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جن کو شرط نہ کیا جائے اس میں قباحت نہیں ہے۔ اور فرمایا۔"سود شرطوں سے آتا ہے۔ بے شک اسے شرطیں ہی فاسد کرتی ہیں۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَكُونُ لِلرَّجُلِ عِنْدِيَ الدَّرَاهِمُ الْوَضَحُ فَيَلْقَانِي فَيَقُولُ لِي كَيْفَ سِعْرُ الْوَضَحِ الْيَوْمَ فَأَقُولُ لَهُ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ أَ لَيْسَ لِي عِنْدَكَ كَذَا وَ كَذَا أَلْفَ دِرْهَمٍ وَضَحاً فَأَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ لِي حَوِّلْهَا إِلَى دَنَانِيرَ بِهَذَا السِّعْرِ وَ أَثْبِتْهَا لِي عِنْدَكَ فَمَا تَرَى فِي هَذَا فَقَالَ لِي إِذَا كُنْتَ قَدِ اسْتَقْصَيْتَ لَهُ السِّعْرَ يَوْمَئِذٍ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَمْ أُوَازِنْهُ وَ لَمْ أُنَاقِدْهُ إِنَّمَا كَانَ كَلَامٌ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ الدَّرَاهِمُ مِنْ عِنْدِكَ وَ الدَّنَانِيرُ مِنْ عِنْدِكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پر ایک شخص کے کچھ خالص درہم قرض تھے۔؛وہ مجھے ملا اور مجھے کہا۔ اس دن خالص درہم کا کیا نرخ ہے؟ میں نے اسے کہا"اتنا اتنا" پس اس نے کہا۔ کیا میرے تم پر اتنے اتنے خالص درہم نہیں ہیں؟ میں نے اسے کہا۔"بالکل ہیں" اس نے مجھے کہا کہ انہیں اس نرخ کے مطابق دیناروں میں تبدیل کرو اور انہیں میرے لیے اپنے پاس ہی رکھو۔ آپؑ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب تم نے اسے آج کا نرخ بتایا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی۔ میں نے نہ انہیں وزن کیا اور نہ انہیں نقد کیا۔ فقط اس کے اور میرے درمیان کلام ہوا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس درہم اور دینار نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی۔"بالکل ہیں" فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ عِنْدَهُ دَنَانِيرُ لِبَعْضِ خُلَطَائِهِ فَيَأْخُذُ مَكَانَهَا وَرِقاً فِي حَوَائِجِهِ وَ هُوَ يَوْمَ قُبِضَتْ سَبْعَةٌ وَ سَبْعَةٌ وَ نِصْفٌ بِدِينَارٍ وَ قَدْ يَطْلُبُ صَاحِبُ الْمَالِ بَعْضَ الْوَرِقِ وَ لَيْسَتْ بِحَاضِرَةٍ فَيَبْتَاعُهَا لَهُ مِنَ الصَّيْرَفِيِّ بِهَذَا السِّعْرِ وَ نَحْوِهِ ثُمَّ يَتَغَيَّرُ السِّعْرُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَسِبَا حَتَّى صَارَتِ الْوَرِقُ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَماً بِدِينَارٍ فَهَلْ يَصْلُحُ ذَلِكَ لَهُ وَ إِنَّمَا هِيَ بِالسِّعْرِ الْأَوَّلِ حِينَ قَبَضَ كَانَتْ سَبْعَةٌ وَ سَبْعَةٌ وَ نِصْفٌ بِدِينَارٍ قَالَ إِذَا دَفَعَ إِلَيْهِ الْوَرِقَ بِقَدْرِ الدَّنَانِيرِ فَلَا يَضُرُّهُ كَيْفَ الصُّرُوفُ وَ لَا بَأْسَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبدالملک بن عتبہ ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بعض شرکاء کے کچھ دینار دینے تھے۔ پس اس نے اپنی حاجت میں دینار کی جگہ چاندی کے سکے لیے اور جب وہ سکے دیئے تو ایک دینار کے عوض سات سات اور آدھا لیا۔ صاحب مال نے کچھ سکے طلب کیے تو اس وقت اس کے پاس نہ تھے۔ پس اس نے انہیں زرگر سے خریدا۔ اسی نرخ یا اس جیسے نرخ پر پھر نرخ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ حساب کرے۔ سکوں کی قیمت دینار کے بدلے بارہ درہم تک جا پہنچی۔ کیا اس کیلئے یہ نرخ درست ہے؟ جبکہ اس نے جب لیے تھے تو پہلا نرخ سات اور سات اور آدھا دینار کے عوض تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وہ اسے دیناروں کی مقدار میں سکے واپس کرے تو اسے نقصان نہ ہو گا۔ چاہے تبدیلی نرخ کچھ بھی ہو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ عَلَيْهِ دَنَانِيرُ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ قِيمَتَهَا دَرَاهِمَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس پر دینار قرض ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہ دینار کی قیمت درہم لے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَنَانِيرُ فَأَحَالَ عَلَيْهِ رَجُلًا آخَرَ بِالدَّنَانِيرِ أَ يَأْخُذُهَا دَرَاهِمَ بِسِعْرِ الْيَوْمِ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے کسی دوسرے شخص پر دینار تھے، پس دوسرا شخص پہلے کے پاس دینار واپس کرنے آتا ہے کیا اس سے آج کے نرخ پر درہم لے سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جی انشاءاللہ"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ دَرَاهِمُ مَعْلُومَةٌ إِلَى أَجَلٍ فَجَاءَ الْأَجَلُ وَ لَيْسَ عِنْدَ الرَّجُلِ الَّذِي عَلَيْهِ الدَّرَاهِمُ فَقَالَ خُذْ مِنِّي دَنَانِيرَ بِصَرْفِ الْيَوْمِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

6۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے کچھ درہم مدت معلومہ تک کیلئے قرض تھے پس مدت آئی تو جس پر درہم تھے۔ اس کے پاس موجود نہ تھے۔ پس اس نے کہا۔ مجھ سے آج کے نرخ پر دینار لے لو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں"

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُنِي الْوَرِقَ بِالدَّنَانِيرِ وَ أَتَّزِنُ مِنْهُ فَأَزِنُ لَهُ حَتَّى أَفْرُغَ فَلَا يَكُونُ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ عَمَلٌ إِلَّا أَنَّ فِي وَرِقِهِ نُفَايَةً وَ زُيُوفاً وَ مَا لَا يَجُوزُ فَيَقُولُ انْتَقِدْهَا وَ رُدَّ نُفَايَتَهَا فَقَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ لَا تُؤَخِّرْ ذَلِكَ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ الصَّرْفُ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ فِي وَرِقِهِ فَضْلًا مِقْدَارَ مَا فِيهَا مِنَ النُّفَايَةِ فَقَالَ هَذَا احْتِيَاطٌ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحیٰی سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے مجھے دیناروں کے عوض سکے بیچے۔ پس میں نے اس سے وزن کر کے لیا اور اسے وزن کر دیا یہاں تک کہ ہم فارغ ہوگئے۔ اس کے اور میرے درمیان کوئی کام نہ رہا۔ مگر یہ کہ اس کے سکوں میں ملاوٹ شدہ اور کھوٹے سکے تھے جو جائز نہیں ہیں۔ اس نے کہا انہیں لو اور ان میں سے بے کار سکے پلٹا دو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن اس میں ایک یا دو دن سے زیادہ تاخیر مت کرو۔ بے شک یہ تبدیلی ہے۔ میں نے عرض کی۔ اگر میں سکے میں زیادہ مقدار پاؤں اس میں ردی پن (ملاوٹ) کی وجہ سے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"یہ احتیاط ہے یہ مجھے بہت پسند ہے"

8- صَفْوَانُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الدَّرَاهِمُ بِالدَّرَاهِمِ وَ الرَّصَاصِ فَقَالَ الرَّصَاصُ بَاطِلٌ .

8۔ صفوان نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی دراہم کے بدلے دراہم اور رصاص (ایسی چیز جس کے ذریعے دراہم میں ملاوٹ کی جاتی ہے) آپ علیہ السلام نے فرمایا" رصاص باطل ہے"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقُلْتُ لَهُ الرُّفْقَةُ رُبَّمَا عَجِلَتْ فَخَرَجَتْ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَى الدِّمَشْقِيَّةِ وَ الْبَصْرِيَّةِ وَ إِنَّمَا تَجُوزُ بِسَابُورَ الدِّمَشْقِيَّةُ وَ الْبَصْرِيَّةُ فَقَالَ وَ مَا الرُّفْقَةُ فَقُلْتُ الْقَوْمُ يَتَرَافَقُونَ وَ يَجْتَمِعُونَ لِلْخُرُوجِ فَإِذَا عَجِلُوا فَرُبَّمَا لَمْ نَقْدِرْ عَلَى الدِّمَشْقِيَّةِ وَ الْبَصْرِيَّةِ فَبَعَثْنَا بِالْغَلَّةِ فَصَرَفُوا أَلْفاً وَ خَمْسِينَ دِرْهَماً مِنْهَا بِأَلْفٍ مِنَ الدِّمَشْقِيَّةِ وَ الْبَصْرِيَّةِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِي هَذَا أَ فَلَا تَجْعَلُونَ فِيهَا ذَهَباً لِمَكَانِ زِيَادَتِهَا فَقُلْتُ لَهُ أَشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ دِينَاراً بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّ أَبِي (**عليه السلام**) كَانَ أَجْرَى عَلَى أَهْلِ

الْمَدِينَةِ مِنِّي وَ كَانَ يَقُولُ هَذَا فَيَقُولُونَ إِنَّمَا هَذَا الْفِرَارُ لَوْ جَاءَ رَجُلٌ بِدِينَارٍ لَمْ يُعْطَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ لَوْ جَاءَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ لَمْ يُعْطَ أَلْفَ دِينَارٍ وَ كَانَ يَقُولُ لَهُمْ نِعْمَ الشَّيْءُ الْفِرَارُ مِنَ الْحَرَامِ إِلَى الْحَلَالِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا صرف (درہم و دینار میں تبدیلی) کے بارے میں اور میں نے عرض کی۔ بسا اوقات گروہ جلدی میں نکل جاتا ہے۔ ہم دمشقی اور بصری (درہموں) پر قادر نہیں ہو پاتے۔ یہاں تک کہ ہم دمشقی یا بصری علاقے میں پہنچ جاتے ہیں۔ آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام نے سوال کیا۔ رفقہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی وہ گروہ کہ جو ایک دوسرے کے ساتھی ہوتے ہیں اور جمع ہو جاتے ہیں باہر نکلنے کیلئے۔ پس جب وہ جلدی کرتے ہیں تو ہم دمشقی یا بصری (درہموں) کو حاصل نہ کر پاتے ہیں۔ پس ہم غلہ بھیجتے ہیں تو وہ اسے تبدیل کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہزار پچاس درہم کو ایک ہزار دمشقی یا بصری درہم میں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے کیا تم اس میں اضافے کی جگہ سونا قرار نہیں دیتے؟ میں نے عرض کی۔ میں ہزار درہم اور کچھ دینار، دو ہزار درہم کے بدلے خریدتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یقیناً میرے بابا علیہ السلام نے اہل مدینہ پر یہ جاری کیا۔ اور آپ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ کہتے ہیں کہ بے شک یہ فرار ہے کہ اگر ایک شخص دینار لائے تو اسے ہزار درہم نہیں دیتے اور اگر ہزار درہم لائے تو اسے ہزار دینار نہیں دیتے۔ آپ علیہ السلام انہیں فرماتے تھے۔ "حرام سے حلال کی طرف فرار اچھی چیز ہے"

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ.

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے۔، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے اسی جیسا روایت کیا ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ لِأَبِي يَا أَبَا جَعْفَرٍ رَحِمَكَ اللَّهُ وَ اللَّهِ إِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ دِينَاراً وَ الصَّرْفُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ فَدُرْتَ الْمَدِينَةَ عَلَى أَنْ تَجِدَ مَنْ يُعْطِيكَ عِشْرِينَ مَا وَجَدْتَهُ وَ مَا هَذَا إِلَّا فِرَاراً وَ كَانَ أَبِي يَقُولُ صَدَقْتَ وَ اللَّهِ وَ لَكِنَّهُ فِرَارٌ مِنْ بَاطِلٍ إِلَى حَقٍّ .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ محمد بن منکدر نے میرے بابا علیہ السلام سے عرض کی۔ اے ابو جعفر علیہ السلام آپؑ پر اللہ کی رحمت ہو۔ اللہ کی قسم ہم جانتے ہیں کہ اگر آپؑ دینار لیں اور نرخ اٹھارہ کا ہو تو پورا مدینہ اس بات پر جمع ہو جائے کہ اس کو ڈھونڈے کہ جو آپ علیہ السلام کو بیس (20) دے نہیں پا سکتا۔ کیا یہ فرار نہیں ہے؟ اور میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ "اللہ کی قسم تو نے سچ فرمایا لیکن یہ باطل سے حق کی طرف فرار ہے۔"

11- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَبْدِلُ الْكُوفِيَّةَ بِالشَّامِيَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ فَيَقُولُ الصَّيْرَفِيُّ لَا أُبَدِّلُ لَكَ حَتَّى تُبَدِّلَ لِي يُوسُفِيَّةً بِغِلَّةٍ وَزْناً بِوَزْنٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ فَقُلْنَا إِنَّ الصَّيْرَفِيَّ إِنَّمَا طَلَبَ فَضْلَ الْيُوسُفِيَّةِ عَلَى الْغِلَّةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

11۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو وزن کے بدلے وزن سے کوفی کو شامی سے تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ اور زرگر اسے کہتا ہے کہ

میں تمہیں تبدیل نہ کر دوں گا۔ یہاں تک کہ تم مجھے یوسفیہ کو غلہ سے وزن بوزن تبدیل نہ کر دو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے" ہم نے عرض کی۔ زر گر یوسفیہ کی غلہ پر فضیلت کا طالب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لِي عِنْدَهُ دَرَاهِمُ فَآتِيهِ فَأَقُولُ حَوِّلْهَا دَنَانِيرَ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَقْبِضَ شَيْئاً قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ يَكُونُ لِي عِنْدَهُ دَنَانِيرُ فَآتِيهِ فَأَقُولُ حَوِّلْهَا لِي دَرَاهِمَ وَ أَثْبِتْهَا عِنْدَكَ وَ لَمْ أَقْبِضْ مِنْهُ شَيْئاً قَالَ لَا بَأْسَ .

12۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے اوپر میرے کچھ درہم قرض تھے پس میں اس کے پاس جا کر کہتا ہوں۔ انہیں دیناروں میں تبدیل کر دو۔ بغیر اس سے قبضہ میں لیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ میرے اس کے اوپر دینار قرض تھے۔ میں اس کے پاس جا کر کہتا ہوں۔ دیناروں کو دراہم میں تبدیل کر دو اور اپنے پاس باقی رکھو اس سے قبضہ میں لیے بغیر۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بِدِينَارٍ فَأَخَذَ بِنِصْفِهِ بَيْعاً وَ بِنِصْفِهِ وَرِقاً قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَ سَأَلْتُهُ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَأْخُذَ بِنِصْفِهِ وَرِقاً أَوْ بَيْعاً وَ يَتْرُكَ نِصْفَهُ حَتَّى يَأْتِيَ بَعْدُ فَيَأْخُذَ بِهِ وَرِقاً أَوْ بَيْعاً قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَتْرُكَ مِنْهُ شَيْئاً حَتَّى آخُذَهُ جَمِيعاً فَلَا يَفْعَلْهُ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کسی شخص سے دینار لیے۔ اس میں سے آدھے سودے کے ذریعے اور آدھے سکوں کے ذریعے لیے۔ یا آدھا سودا کے ذریعے اور آدھے اس کے پاس چھوڑ دیئے تاکہ واپس آ کر اس سے سکے لے یا سودا لے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے پسند نہیں ہے کہ میں اس میں سے کوئی چیز چھوڑوں یہاں تک کہ اس سے سارا لوں۔ پس اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

14- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِينِي بِالْوَرِقِ فَأَشْتَرِيهَا مِنْهُ بِالدَّنَانِيرِ فَأَشْتَغِلُ عَنْ تَعْيِيرِ وَزْنِهَا وَ انْتِقَادِهَا وَ فَضْلِ مَا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فِيهَا فَأُعْطِيهِ الدَّنَانِيرَ وَ أَقُولُ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ بَيْعٌ فَإِنِّي قَدْ نَقَضْتُ الَّذِي بَيْنِي وَ بَيْنَكَ مِنَ الْبَيْعِ وَ وَرِقُكَ عِنْدِي قَرْضٌ وَ دَنَانِيرِي عِنْدَكَ قَرْضٌ حَتَّى تَأْتِيَنِي مِنَ الْغَدِ وَ أُبَايِعَهُ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

14۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو میرے پاس چاندی کے سکے لے کر آتا ہے اور میں ان میں سے کچھ دیناروں کے ذریعے خریدتا ہوں پس وہ ان کے وزن کے اندازے اور واپس کرنے کے چکر میں پڑ جاتا ہے اور اس کے اور میرے درمیان نفع کے چکر میں بھی۔ اور میں اسے دینار دے کر اس سے کہتا ہوں۔ تمہارے اور میرے درمیان کوئی معاملہ نہیں ہے۔ میں تمہارے اور میرے درمیان ہونے والے سودے (معاملہ) کو توڑتا ہوں۔ تمہارے چاندی کے سکے میرے پاس قرض ہیں اور میرے دینار تمہارے پاس قرض ہیں۔ یہاں تک کہ کل صبح آنا میں انہیں بیچوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الْأُسْرُبِّ يُشْتَرَى بِالْفِضَّةِ قَالَ إِنْ كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الْأُسْرُبَّ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، ابن ابی عمیر سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے چاندی کے پانی کو چاندی کے بدلے خریدنے کے بارے میں فرمایا۔"اگر اس پر چاندی کا پانی غالب آتا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الْمَالُ فَيَقْضِي بَعْضاً دَنَانِيرَ وَ بَعْضاً دَرَاهِمَ فَإِذَا جَاءَ يُحَاسِبُنِي لِيُوَفِّيَنِي كَمَا يَكُونُ قَدْ تَغَيَّرَ سِعْرُ الدَّنَانِيرِ أَيَّ السِّعْرَيْنِ أَحْسُبُ لَهُ الَّذِي كَانَ يَوْمَ أَعْطَانِي الدَّنَانِيرَ أَوْ سِعْرَ يَوْمِيَ الَّذِي أُحَاسِبُهُ قَالَ سِعْرَ يَوْمَ أَعْطَاكَ الدَّنَانِيرَ لِأَنَّكَ حَبَسْتَ مَنْفَعَتَهَا عَنْهُ .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس پر میرا کچھ مال قرض تھا، پس اس نے کچھ دیناروں کے ساتھ اور کچھ درہموں کے ذریعے ادا کیا۔ پس جب وہ مجھ سے حساب کرنے آیا تا کہ میرا حق پورا کر دے۔ جو اس پر تھا تو دیناروں کا نرخ تبدیل ہو جاتا ہے۔ میں اس سے کس نرخ پر حساب کروں۔ جس دن اس نے مجھے دینار دیئے تھے یا جس دن وہ مجھ سے حساب کرنے آیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس دن کا نرخ کہ جب اس نے تمہیں دینار دیئے تھے کیونکہ تم نے اس سے ان کی منفعت روک لی تھی۔"

17- صَفْوَانُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَجِيئُنِي بِالْوَرِقِ يَبِيعُنِيهَا يُرِيدُ بِهَا وَرِقاً عِنْدِي فَهُوَ الْيَقِينُ أَنَّهُ لَيْسَ يُرِيدُ الدَّنَانِيرَ لَيْسَ يُرِيدُ إِلَّا الْوَرِقَ وَ لَا يَقُومُ حَتَّى يَأْخُذَ وَرِقِي فَأَشْتَرِي مِنْهُ الدَّرَاهِمَ بِالدَّنَانِيرِ فَلَا يَكُونُ دَنَانِيرُهُ عِنْدِي كَامِلَةً فَأَسْتَقْرِضُ لَهُ مِنْ جَارِي فَأُعْطِيهِ كَمَالَ دَنَانِيرِهِ وَ لَعَلِّي لَا أُحْرِزُ وَزْنَهَا فَقَالَ أَ لَيْسَ يَأْخُذُ وَفَاءَ الَّذِي لَهُ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

17۔ صفوان نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس ایک شخص آتا ہے چاندی کے سکے لے کر، اور ان کے ذریعے میرے پاس سے چاندی کے سکے چاہتا ہے۔ اور اسے یقین ہوتا ہے کہ اس کو دینار نہیں چاہیے۔ وہ بس چاندی کے سکے چاہتا ہے۔ وہ نہیں اٹھے گا۔ یہاں تک کہ میرے سکے خرید لے۔ پس میں نے اس سے درہم خریدے دیناروں کے ساتھ۔ میرے پاس اس کے پورے دینار موجود نہ تھے۔ میں نے اس کیلئے قرض مانگا اپنے ہمسائے سے اور اسے پورے دینار دیئے کیا مجھے ان کے وزن کے بارے میں تشویش کرنی چاہیے۔؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا اس نے اپنا پورا حق نہیں لیا؟ میں نے عرض کی۔؛"بالکل لیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

18- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَبِي اشْتَرَى أَرْضاً وَ اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهَا أَنْ يُعْطِيَهُ وَرِقاً كُلُّ دِينَارٍ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ .

18۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ " میرے باباعلیہ السلام نے زمین خریدی اور اس سے طے کیا کہ وہ علیہ السلام اس کو سکے دیں گے۔ ہر دینار دس درہم کے عوض۔

19- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) آتِي الصَّيْرَفِيَّ بِالدَّرَاهِمِ أَشْتَرِي مِنْهُ الدَّنَانِيرَ فَيَزِنُ لِي بِأَكْثَرَ مِنْ حَقِّي ثُمَّ أَبْتَاعُ مِنْهُ مَكَانِي بِهَا دَرَاهِمَ قَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَ لَكِنْ لَا تَزِنْ أَقَلَّ مِنْ حَقِّكَ

19۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ سے، اس نے ابو المغراء سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں زرگر کے پاس جاتا ہوں۔ درہم لے کر میں اس سے دینار خرید تا ہوں۔ وہ میرے حق سے زیادہ تولتا ہے۔ پھر اس سے خرید اتو اس نے مجھے ان کے بدلے میرے دراہم وزن کرنے کا موقع دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اپنے حق سے کم مت تولو"

20- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلصَّائِغِ صُغْ لِي هَذَا الْخَاتَمَ وَ أُبَدِّلَ لَكَ دِرْهَماً طَازَجاً بِدِرْهَمٍ غِلَّةٍ قَالَ لَا بَأْسَ .

20۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زرگر کے پاس جاتا ہے اور اسے کہتا ہے۔ میرے لیے انگوٹھی ڈھالو میں تمہیں خالص درہم غلہ کے درہم کے ساتھ تبدیل کر دوں گا۔ فرمایا "کوئی قباحت نہیں"

21- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ شِرَاءِ الذَّهَبِ فِيهِ الْفِضَّةُ وَ الزِّيْبَقُ وَ التُّرَابُ بِالدَّنَانِيرِ وَ الْوَرِقِ فَقَالَ لَا تُصَارِفْهُ إِلَّا بِالْوَرِقِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الْفِضَّةِ فِيهَا الرَّصَاصُ وَ الْوَرِقُ إِذَا خَلَصَتْ نَقَصَتْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ دِرْهَمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا بِالذَّهَبِ .

21۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس سونے کی خریداری کے متعلق سوال کیا کہ جس میں چاندی، ملاوٹ اور مٹی ہے۔ دیناروں یا سکوں کے عوض۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انہیں تبدیل نہ کرو ماسوائے سکوں کے۔ راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے اس چاندی کی اور سکوں (چاندی کے) عوض خریداری کے متعلق سوال کیا کہ جس چاندی میں ملاوٹ ہو جب سکہ خالص ہو تو اس میں سے ہر دس میں سے دو درہم یا تین درہم کم ہو جائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" سونے کے سوا ان کی خریداری درست نہیں ہے"

22- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْجَوْهَرِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنَ الْمَعْدِنِ وَ فِيهِ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ وَ صُفْرٌ جَمِيعاً كَيْفَ نَشْتَرِيهِ فَقَالَ تَشْتَرِيهِ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ جَمِيعاً .

22۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے عبداللہ بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے مولی عبد ربہ کے غلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس جوہر کے بارے میں کہ جو کان سے نکلتا ہے۔ اس میں سونا، چاندی اور پیتل ایک ساتھ ہے۔ ہم اسے کیسے خریدیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اسے سونے اور چاندی کو ملا کر خریدو۔"

23- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ بَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِالنَّقْدِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِهِ بِالنَّسِيئَةِ فَقَالَ إِذَا نَقَدَ مِثْلَ مَا فِي فِضَّتِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ لِيُعْطِي الطَّعَامَ .

23۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے شعیب عقرقوفی سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس تلوار کی فروخت کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں چاندی و سونا جڑے ہوئے ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس

میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور میں نے آپ علیہ السلام سے اس کی بیع نسیۂ (لمبی مدت کا ادھار) کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا۔ جب اس میں موجود چاندی جتنا نقد ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یا پھر وہ اسے طعام (غلہ) دے۔

24- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الصَّائِغِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَمَّا يُكْنَسُ مِنَ التُّرَابِ فَأَبِيعُهُ فَمَا أَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَإِمَّا لَكَ وَ إِمَّا لِأَهْلِهِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ فِيهِ ذَهَباً وَ فِضَّةً وَ حَدِيداً فَبِأَيِّ شَيْءٍ أَبِيعُهُ قَالَ بِعْهُ بِطَعَامٍ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ لِي قَرَابَةٌ مُحْتَاجٌ أُعْطِيهِ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ .

24۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے علی بن میمون زرگر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا جو میں مٹی سے پالیتا ہوں۔ میں اسے فروخت کرتا ہوں، اس کا کیا کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کا صدقہ کر دیا تو تمہارے لیے ہو گا یا اس کے مالکوں کیلئے ہو گا۔" راوی کہتا ہے میں نے عرض کی۔ اس میں سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ سب ہوتا ہے۔ اسے کس چیز سے بیچوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے غلہ سے بیچو" میں نے عرض کی۔ اگر میرے بعض قریبی ضرورت مند (فقیر) ہوں تو کیا انہیں دے سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

25- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ عَنِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى وَ السَّيْفِ الْحَدِيدِ الْمُمَوَّهِ يَبِيعُهُ بِالدَّرَاهِمِ قَالَ نَعَمْ وَ بِالذَّهَبِ وَ قَالَ إِنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يَبِيعَهُ بِنَسِيئَةٍ وَ قَالَ إِذَا كَانَ الثَّمَنُ أَكْثَرَ مِنَ الْفِضَّةِ فَلَا بَأْسَ .

25۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے محمد سے روایت کی ہے کہ آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس تلوار کے بارے میں کہ جسے (سونے چاندی سے) آراستہ کیا گیا ہو اور لوہے کی تلوار کے بارے میں کہ جسے طلاء کیا گیا ہو کیا اسے درہم کے ساتھ بیچا جا سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں اور سونے کے ساتھ" اور فرمایا مکروہ ہے اسے بیع نسیۂ کے ذریعے فروخت کرنا اور فرمایا۔ "جب نقد قیمت سونے سے زیادہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

26- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جَامٌ فِيهِ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ أَشْتَرِيهِ بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنْ كَانَ تَقْدِرُ عَلَى تَخْلِيصِهِ فَلَا وَ إِنْ لَمْ تَقْدِرْ عَلَى تَخْلِيصِهِ فَلَا بَأْسَ .

26۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے حمزہ سے، اس نے ابراہیم بن ہلال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک جام ہے کہ جس میں سونا اور چاندی دونوں ہیں۔ کیا میں اسے سونے یا چاندی سے خرید سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر تو ان دونوں کو جدا جدا کر سکتا ہے تو "نہیں" اور اگر تو انہیں جدا جدا نہیں کر سکتا تو پھر قباحت نہیں"

27- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَجِيئُنِي الدَّرَاهِمُ بَيْنَهَا الْفَضْلُ فَنَشْتَرِيهِ بِالْفُلُوسِ فَقَالَ لَا يَجُوزُ وَ لَكِنِ انْظُرْ فَضْلَ مَا بَيْنَهُمَا فَزِنْ نُحَاساً وَ زِنِ الْفَضْلَ فَاجْعَلْهُ مَعَ الدَّرَاهِمِ الْجِيَادِ وَ خُذْ وَزْناً بِوَزْنٍ .

27۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام سے عرض کی۔ ہمارے پاس درہم لائے جاتے ہیں جن میں فرق (اضافہ) ہوتا ہے ہم انہیں معروف کے ذریعے خریدتے

ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جائز نہیں ہے ہاں لیکن تم ان کے درمیان فرق (زیادتی) کو دیکھو۔ کم وزن والے کو تولو اور زیادہ وزن والے کو تولو اور انہیں بڑھیا درہم کے ساتھ شمار کرو اور وزن کو وزن کے بدلے لو۔"

28- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ جَوْهَرِ الْأُسْرُبِّ وَ هُوَ إِذَا خَلَصَ كَانَ فِيهِ فِضَّةٌ أَ يَصْلُحُ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ فِيهِ الدَّرَاهِمَ الْمُسَمَّاةَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ اسْمَ الْأُسْرُبِّ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ يَعْنِي لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِالْأُسْرُبِّ .

28۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے معاویہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس غیر خالص جوہر کے بارے میں کہ جب اسے خالص کیا جائے تو اس میں چاندی ہوتی ہے۔ کیا درست ہے کہ کوئی شخص اس کے پیشگی سودے میں معین درہم دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اس کے اوپر غالب طور پر خام مال کا نام آئے تو کوئی قباحت نہیں اس میں۔ یعنی اسے خام مال کے علاوہ نہ پہچانا جائے"

29- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ السُّيُوفِ الْمُحَلَّاةِ فِيهَا الْفِضَّةُ تُبَاعُ بِالذَّهَبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي النَّسَاءِ أَنَّهُ الرِّبَا إِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الْيَدِ بِالْيَدِ فَقُلْتُ لَهُ فَيَبِيعُهُ بِدَرَاهِمَ بِنَقْدٍ فَقَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ يَكُونُ مَعَهُ عَرْضٌ أَحَبُّ إِلَيَّ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا كَانَتِ الدَّرَاهِمُ الَّتِي تُعْطَى أَكْثَرَ مِنَ الْفِضَّةِ الَّتِي فِيهَا فَقَالَ وَ كَيْفَ لَهُمْ بِالِاحْتِيَاطِ بِذَلِكَ قُلْتُ لَهُ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَعْرِفُونَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانُوا يَعْرِفُونَ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ وَ إِلَّا فَإِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ مَعَهُ الْعَرْضَ أَحَبُّ إِلَيَّ .

29۔ ابوعلی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، اس نے صفوان سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس تلوار کے بارے میں کہ جس میں چاندی جڑی ہوتی ہے اس کو بیچا جاتا ہے۔ سونے کے عوض ایک مدت معلومہ تک کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لوگ بیع نئیسہ میں اختلاف نہیں کرتے کہ اسمیں سود ہے۔ بلکہ وہ نقد بنقد میں اختلاف کرتے ہیں۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "پس اس کو نقد بنقد بیچا جائے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرے باباعلیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ دیگر سامان کا ہونا میرے نزدیک پسندیدہ ہے" میں نے عرض کی۔ "جب دراہم جو دیئے جائیں اس میں چاندی سے زیادہ ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ کیسے ہے انہیں اس میں احتیاط کرنی چاہیے۔ میں نے عرض کی۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اسے پہچانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ اسے پہچانتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بصورت دیگر وہ اس کے ساتھ دیگر سامان ملائیں میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے۔"

30- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَكُونُ لِي عَلَيْهِ الدَّرَاهِمُ فَيُعْطِينِي الْمُكْحُلَةَ فَقَالَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَ مَا كَانَ مِنْ كُحْلٍ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَرُدَّهُ عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

30۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسٰی سے، اس نے ابو محمد انصاری سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص نے میرے درہم دینے ہیں وہ مجھے چاندی کی سرمہ دانی دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ چاندی کے بدلے چاندی ہوئی اور اس میں جو سرمہ ہے وہ اس پر قرض ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہیں قیامت کے دن پلٹائے۔

31- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَا يَبْتَاعُ رَجُلٌ فِضَّةً بِذَهَبٍ إِلَّا يَداً بِيَدٍ وَ لَا يَبْتَاعُ ذَهَباً بِفِضَّةٍ إِلَّا يَداً بِيَدٍ .

31۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا" کوئی شخص چاندی کو سونے سے نہ بیچے مگر نقد بنقد اور کوئی سونے کو چاندی سے نہ بیچے مگر نقد بنقد۔

32- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الدَّرَاهِمَ بِالدَّنَانِيرِ فَيَزِنُهَا وَ يَنْقُدُهَا وَ يَحْسُبُ ثَمَنَهَا كَمْ هُوَ دِينَاراً ثُمَّ يَقُولُ أَرْسِلْ غُلَامَكَ مَعِي حَتَّى أُعْطِيَهُ الدَّنَانِيرَ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يُفَارِقَهُ حَتَّى يَأْخُذَ الدَّنَانِيرَ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ فِي دَارٍ وَحْدَهُ وَ أَمْكِنَتُهُمْ قَرِيبَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ هَذَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ وَزْنِهَا وَ إِنْقَادِهَا فَلْيَأْمُرِ الْغُلَامَ الَّذِي يُرْسِلُهُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الَّذِي يُبَايِعُهُ وَ يَدْفَعُ إِلَيْهِ الْوَرِقَ وَ يَقْبِضُ مِنْهُ الدَّنَانِيرَ حَيْثُ يَدْفَعُ إِلَيْهِ الْوَرِقَ .

32۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے صفوان بن یحیٰ سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے دراہم خرید تا ہے دیناروں کے ذریعے پس وہ ان کا وزن کرتا ہے اور انہیں شمار نہیں کرتا اور اس کی قیمت کا حساب کرتا ہے کہ کتنے دینار ہوئے۔ پھر کہتا ہے کہ میرے ساتھ اپنا غلام بھیجو میں اسے دینار دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" مجھے پسند نہیں کہ اس سے دینار لیے بغیر اسے چھوڑے" میں نے عرض کی ۔"بے شک وہ ایک ہی گھر میں ہے اسے اس کے بعض قریبی ملیں اور یہ ریت اس پر سخت ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب اس کے وزن اور شمار سے فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ غلام کو حکم دے کہ جسے وہ بھیج رہا ہے کہ وہ اس سے بیع کرے اور وہ اس کے سکے دے اور اس سے دینار لے جتنے سکے اسے دے اتنے۔

33- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالدَّرَاهِمِ فَيَقُولُ أَرْسِلْ رَسُولًا فَيَسْتَوْفِيَ لَكَ ثَمَنَهُ فَيَقُولُ هَاتِ وَ هَلُمَّ وَ يَكُونُ رَسُولُكَ مَعَهُ .

33۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا سونے کو درہموں کے عوض فروخت کرنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" نمائندہ بھیجو تا کہ وہ تمہارے لیے پوری قیمت لے کر آئے" اور فرمایا" جائے اور آئے اور تمہارا نمائندہ اس کے ساتھ ہو"

باب آخَرُ (دیگر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) أَنَّ لِي عَلَى رَجُلٍ ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ كَانَتْ تِلْكَ الدَّرَاهِمُ تَنْفُقُ بَيْنَ النَّاسِ تِلْكَ الْأَيَّامَ وَ لَيْسَتْ تَنْفُقُ الْيَوْمَ فَلِي عَلَيْهِ تِلْكَ الدَّرَاهِمُ بِأَعْيَانِهَا أَوْ مَا يَنْفُقُ الْيَوْمَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ مَا يَنْفُقُ بَيْنَ النَّاسِ كَمَا أَعْطَيْتَهُ مَا يَنْفُقُ بَيْنَ النَّاسِ .

www.hubeali.com

1۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام کی طرف لکھا کہ میرے ایک شخص پر تین ہزار درہم ہیں اور وہ درہم ان دنوں لوگوں میں رائج کے مطابق تھے لیکن ان دنوں لوگوں میں رائج نہیں ہیں۔ تو کیا میرے لیے وہی درہم اس پر ہیں یا ان دنوں جو لوگوں میں رائج ہیں وہ ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے مجھے تحریر فرمایا۔ تمہیں حق حاصل ہے کہ اس سے لوگوں میں رائج درہم لو۔ جس طرح کہ تم نے اس کو لوگوں میں رائج درہم دیئے تھے۔

باب إِنْفَاقِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا (ایسے درہم کا رواج کہ جس میں ملاوٹ ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي إِنْفَاقِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا فَقَالَ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهَا الْفِضَّةَ فَلَا بَأْسَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ملاوٹ شدہ درہموں کے رواج کے بارے میں فرمایا۔ "جب ان میں زیادہ چاندی ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَعْمَلُ الدَّرَاهِمَ يَحْمِلُ عَلَيْهَا النُّحَاسَ أَوْ غَيْرَهُ ثُمَّ يَبِيعُهَا فَقَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَ النَّاسِ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن رئاب سے روایت کی ہے کہ میں نے نہیں جانا ماسوائے محمد بن مسلم سے، اس نے کہا میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی درہم بناتا ہے۔ جس میں ملاوٹ اور کمی بیشی ہوتی ہے۔ پھر انہیں بیچتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب لوگوں میں ایسا ہی رائج ہو تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ سِجِسْتَانَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذَا كَانَ جَوَازاً لِمِصْرٍ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کرنے والے سے، اس نے جمیل سے، اس نے حریز بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ سجستان کے علاقے کا ایک گروہ آپؑ کی خدمت میں آیا اور انہوں نے آپ علیہ السلام سے ملاوٹ شدہ دراہم کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ "جب شہر میں جائز (رائج) ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْفَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الدَّرَاهِمِ الْمَحْمُولِ عَلَيْهَا فَقَالَ إِذَا أَنْفَقْتَ مَا يَجُوزُ بَيْنَ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ أَنْفَقْتَ مَا لَا يَجُوزُ بَيْنَ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے برقی سے، اس نے فضل ابو العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملاوٹ شدہ درہموں کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب تم ایسے درہم رواج دو کہ جو اہل علاقہ میں جائز (رائج) ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر تم ایسے درہموں کو رواج دو کہ جو اہل علاقہ میں (رائج) نہیں ہیں تو درست نہیں ہے۔"

باب الرَّجُلِ يُقْرِضُ الدَّرَاهِمَ وَ يَأْخُذُ أَجْوَدَ مِنْهَا

(آدمی درہم قرض دیتا ہے اور ان سے عمدہ درہم لیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ الدَّرَاهِمَ الْبِيضَ عَدَداً ثُمَّ يُعْطِي سُوداً وَ قَدْ عَرَفَ أَنَّهَا أَثْقَلُ مِمَّا أَخَذَ وَ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ فَضْلَهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَرْطٌ وَ لَوْ وَهَبَهَا لَهُ كُلَّهَا صَلَحَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو پرانے سکے لیتا ہے اور نئے واپس کرتا ہے درحالیکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اس سے زیادہ وزنی ہیں کہ جو اس سے لیے تھے۔ پس اس کی ذات راضی ہوتی ہے کہ اس کیلئے فضل (وہ اضافہ کہ جو قرض واپس کرنے کے وقت مستحب ہے) قرار دے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب شرط نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے تو سارے کے سارے بھی اسے ھبہ (ہدیہ) کر سکتا ہے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلًا دَرَاهِمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ أَجْوَدَ مِنْهَا بِطِيبَةِ نَفْسِهِ وَ قَدْ عَلِمَ الْمُسْتَقْرِضُ وَ الْقَارِضُ أَنَّهُ إِنَّمَا أَقْرَضَهُ لِيُعْطِيَهُ أَجْوَدَ مِنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمُسْتَقْرِضِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے خالد بن حریر سے، اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے درہم قرض لیتا ہے اور اسے اپنی مرضی سے اس سے عمدہ درہم واپس کرتا ہے جب کہ قرض لینے اور دینے والا دونوں جانتے ہیں کہ قرض اس لیے دیا گیا تھا تاکہ وہ اسے اس سے عمدہ درہم دے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب قرض لینے والے کی ذات راضی ہو"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا أَقْرَضْتَ الدَّرَاهِمَ ثُمَّ أَتَاكَ بِخَيْرٍ مِنْهَا فَلَا بَأْسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَكُمَا شَرْطٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب تم درہم قرض دو اور تمہارے پاس ان سے بہتر آئیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب تمہارے درمیان شرط نہ ہو"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ الْغِلَّةَ فَيَأْخُذُ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ الطَّازَجِيَّةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَ ذَكَرَ ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا "کہ جو کسی شخص کو گھسے پٹے درہم قرض دیتا ہے اور اس سے عمدہ درہم لیتا ہے اور اس سے وہ راضی ہوتا ہے۔" فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" آپ علیہ السلام نے اسے علی علیہ السلام سے روایت کیا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ الثَّنِيُّ فَيُعْطِي الرَّبَاعَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دوسالہ (چوپایا) قرض تھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار سالہ (بکری، بھیڑ وغیرہ) واپس کی۔"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ مِنَ الرَّجُلِ الدَّرَاهِمَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ الْمِثْقَالَ أَوْ يَسْتَقْرِضُ الْمِثْقَالَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ شَرْطٌ فَلَا بَأْسَ وَ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ إِنَّ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ يَسْتَقْرِضُ الدَّرَاهِمَ الْفُسُولَةَ فَيُدْخِلُ عَلَيْهِ الدَّرَاهِمَ الْجِلَالَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ رُدَّهَا عَلَى الَّذِي اسْتَقْرَضْتَهَا مِنْهُ فَأَقُولُ يَا أَبَهْ إِنَّ دَرَاهِمَهُ كَانَتْ فُسُولَةً وَ هَذِهِ خَيْرٌ مِنْهَا فَيَقُولُ يَا بُنَيَّ إِنَّ هَذَا هُوَ الْفَضْلُ فَأَعْطِهِ إِيَّاهَا .

6۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے درہم قرض لیتا ہے اور اسے مثقال واپس کرتا ہے یا مثقال قرض لیتا ہے اور اسے درہم واپس دیتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب شرط نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور وہ فضل ہو گا۔" میرے بابا علیہ السلام پرانے درہم قرض لیتے تھے اور انہیں عمدہ دراہم واپس کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے بیٹا! جاؤ انہیں اسے واپس کر کے آؤ کہ جس سے میں نے قرض لیا تھا۔ میں نے عرض کی۔ اے بابا جان! اس کے درہم پرانے تھے اور یہ ان سے بہتر ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بیٹا یہ فضل ہے اسے یہ دے دو۔

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ جُلَّةٌ مِنْ بُسْرٍ فَيَأْخُذُ مِنْهُ جُلَّةً مِنْ رُطَبٍ وَ هِيَ أَقَلُّ مِنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَيَكُونُ لِي عَلَيْهِ جُلَّةٌ مِنْ بُسْرٍ فَآخُذُ مِنْهُ جُلَّةً مِنْ تَمْرٍ وَ هِيَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا كَانَ مَعْرُوفاً بَيْنَكُمَا .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ٹوکرہ عام کھجوروں کا دینا تھا اور اس سے تازہ کھجوروں کا ٹوکرہ لیا جاتا ہے۔ جو کہ اس سے کم ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی۔"اس پر ایک ٹوکرہ عام کھجوروں کا قرض تھا۔ پس میں نے اس سے عمدہ کھجور کا ایک ٹوکرا لیا جو اس سے زیادہ تھا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب تمہارے درمیان یہ رائج ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

باب الْقَرْضِ يَجُرُّ الْمَنْفَعَةَ (جو قرض منفعت لاتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ غَيْرِهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ مِنَ الرَّجُلِ قَرْضاً وَ يُعْطِيهِ الرَّهْنَ إِمَّا خَادِماً وَ إِمَّا آنِيَةً وَ إِمَّا ثِيَاباً فَيَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ مَنْفَعَتِهِ فَيَسْتَأْذِنُهُ فِيهِ فَيَأْذَنُ لَهُ قَالَ إِذَا طَابَتْ نَفْسُهُ فَلَا بَأْسَ قُلْتُ إِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يَرْوُونَ أَنَّ كُلَّ قَرْضٍ يَجُرُّ مَنْفَعَةً فَهُوَ فَاسِدٌ فَقَالَ أَ وَ لَيْسَ خَيْرُ الْقَرْضِ مَا جَرَّ مَنْفَعَةً .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابی ایوب سے، اس نے محمد بن مسلم وغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے قرض لیتا ہے اور اسے رہن دیتا ہے۔ خام یا برتن یا کپڑا۔ اور پھر اس شے کی منفعت کا محتاج ہوتا ہے اور اس سے اجازت مانگتا ہے اس میں تو وہ اسے اجازت دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب اس کی ذات راضی ہو تو کوئی قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں کہ جن کی رائے میں ہر وہ قرض جو منفعت لائے فاسد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اچھا قرض وہ ہے جو بہتری لائے"۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْقَرْضِ يَجُرُّ الْمَنْفَعَةَ فَقَالَ خَيْرُ الْقَرْضِ الَّذِي يَجُرُّ الْمَنْفَعَةَ .

2۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے محمد بن عبدۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس قرض کے بارے میں سوال کیا کہ جو منفعت لاتا ہے۔؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "بہترین قرض وہ ہے جو بہتری لائے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ خَيْرُ الْقَرْضِ مَا جَرَّ مَنْفَعَةً .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے بشر بن مسلمۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، کہ جنہوں نے انہیں خبر دی کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "بہترین قرض وہ ہے کہ جو بہتری لائے"

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَجِيئُنِي فَأَشْتَرِي لَهُ الْمَتَاعَ مِنَ النَّاسِ وَ أَضْمَنُ عَنْهُ ثُمَّ يَجِيئُنِي بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُهَا وَ أَحْبِسُهَا عَنْ صَاحِبِهَا وَ آخُذُ الدَّرَاهِمَ الْجِيَادَ وَ أُعْطِي دُونَهَا فَقَالَ إِذَا كَانَ يَضْمَنُ فَرُبَّمَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ فَعَجَّلَ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ وَ يَحْبِسُ بَعْدَ مَا يَأْخُذُ فَلَا بَأْسَ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو میرے پاس آتا ہے اور میں اس کیلئے لوگوں سے سامان خریدتا ہوں اور اس کی ضمانت دیتا ہوں پھر وہ درہم لاتا ہے اور اس سامان کو لے جاتا ہے اور میں اسے اس کے مالک سے روکے رکھتا ہوں۔ اور میں عمدہ درہم لیتا ہوں اور اسے اس جیسے نہیں دیتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس کی ضمانت دی جائے اور وہ بسا اوقات تنگ دست ہو جائے تو جلدی کر و اس سے لینے سے پہلے اور جو وہ لے اس کے بعد روک لو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

باب الرَّجُلِ يُعْطِي الدَّرَاهِمَ ثُمَّ يَأْخُذُهَا بِبَلَدٍ آخَرَ

(آدمی درہم دیتا ہے پھر اس سے دوسرے ملک کے لیتا ہے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ يُسْلِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ الْوَرِقَ عَلَى أَنْ يَنْقُدَهَا إِيَّاهُ بِأَرْضٍ أُخْرَى وَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ لَا بَأْسَ .

1۔ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے یعقوب بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی ایک آدمی کو سکے دیتا ہے۔ پیشگی اس بات پر کہ وہ اس سے دوسرے علاقے کے سکے لے گا۔ اور اس پر شرط کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ الدَّرَاهِمَ بِمَكَّةَ وَ يَكْتُبَ لَهُمْ سَفَاتِجَ أَنْ يُعْطُوهَا بِالْكُوفَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ ایک شخص درہم مکہ میں لے اور یہ لکھ کر لے کہ وہ ان درہم کو کوفہ میں دے گا۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِمَالٍ إِلَى أَرْضٍ فَقَالَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ أَقْرِضْنِيهِ وَ أَنَا أُوفِيكَ إِذَا قَدِمْتَ الْأَرْضَ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابو الصباح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جسے مال کے ساتھ اسے دوسرے علاقہ میں بھیجا جا رہا ہو اور وہ بھیجنے کا ارادہ رکھنے والے سے کہے تم مجھے یہ بطور قرض دے دو۔ اور جب میں اس علاقے میں پہنچوں گا تو تمہیں دوں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

باب رُكُوبِ الْبَحْرِ لِلتِّجَارَةِ (تجارت کی غرض سے سمندری سفر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُمَا كَرِهَا رُكُوبَ الْبَحْرِ لِلتِّجَارَةِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے علآء سے، اس نے محمد بن مسلم اس نے ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام دونوں تجارت کی غرض سے سمندری سفر سے کراہت فرماتے تھے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) مَا أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ لِلتِّجَارَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا"تجارت کی غرض سے سمندری سفر کے ذریعے طلب رزق اچھا نہیں ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ كُنْتُ حَمَلْتُ مَعِي مَتَاعاً إِلَى مَكَّةَ فَبَارَ عَلَيَّ فَدَخَلْتُ بِهِ الْمَدِينَةَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) وَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي حَمَلْتُ مَتَاعاً قَدْ بَارَ عَلَيَّ وَ قَدْ عَزَمْتُ عَلَى أَنْ أَصِيرَ إِلَى مِصْرَ فَأَرْكَبُ بَرّاً أَوْ بَحْراً فَقَالَ مِصْرُ الْحُتُوفِ يُقَيَّضُ لَهَا أَقْصَرُ النَّاسِ أَعْمَاراً وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ ثُمَّ قَالَ لِي لَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَتُصَلِّيَ عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ فَتَسْتَخِيرَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ فَمَا عَزَمَ لَكَ عَمِلْتَ بِهِ فَإِنْ رَكِبْتَ الظَّهْرَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ وَ إِنْ رَكِبْتَ الْبَحْرَ فَإِذَا صِرْتَ فِي السَّفِينَةِ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَيهَا وَ مُرْسَيهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ فَإِذَا هَاجَتْ عَلَيْكَ الْأَمْوَاجُ فَاتَّكِ عَلَى يَسَارِكَ وَ

www.hubeali.com

أَوْمِ إِلَى الْمَوْجَةِ بِيَمِينِكَ وَ قُلْ قِرِّي بِقَرَارِ اللَّهِ وَ اسْكُنِي بِسَكِينَةِ اللَّهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ فَرَكِبْتُ الْبَحْرَ فَكَانَتِ الْمَوْجَةُ تَرْتَفِعُ فَأَقُولُ مَا قَالَ فَتَتَقَشَّعُ كَأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ وَ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا السَّكِينَةُ قَالَ رِيحٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا وَجْهٌ كَوَجْهِ الْإِنْسَانِ أَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ وَ هِيَ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِحُنَيْنٍ فَهَزَمَ الْمُشْرِكِينَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن اسباط سے روایت کی ہے کہ میں نے سامان لادا مکہ کی طرف تو کساد بازاری ہو گئی۔ اور میں سامان کے ساتھ مدینہ میں ابوالحسن علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں سامان لاد کر لایا۔ مگر کساد بازاری ہو گئی ہے اور میں نے ارادہ بنایا ہے کہ میں مصر کی طرف جاؤں تو میں خشکی کا سفر کروں یا سمندر کا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "مصر موت کے مشابہ ہے اس میں بہت کم لوگ آباد ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رزق کی تلاش کیلئے سمندر میں سفر اچھا نہیں ہے" پھر آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ تم پر واجب نہیں ہے کہ تم قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاؤ اور اس کے پاس دو رکعت نماز پڑھو۔ اور سو مرتبہ استخیر اللہ پڑھو۔ تمہارا جس کا ارادہ بن جائے اس پر عمل کرو اور جب سواری کی پشت پر سوار ہو جاؤ تو پڑھو۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۔ اور اگر تم سمندری سفر کرو تو جب کشتی میں جاؤ تو بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَيهَا وَ مُرْسَيهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اور جب تم پر سمندر کی لہریں سخت ہو جائیں اور تمہارے بائیں طرف آئیں تو اپنے دائیں ہاتھ سے لہر کی طرف اشارہ کرو اور کہو۔ قِرِّي بِقَرَارِ اللَّهِ وَ اسْكُنِي بِسَكِينَةِ اللَّهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ]۔ علی بن اسباط نے کہا۔ میں نے سمندری سفر کیا۔ پس لہریں اٹھیں تو میں نے وہ کیا جو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا تو ایسے ختم ہو گئیں جیسے اٹھی ہی نہ تھیں۔ علی بن اسباط نے کہا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں بِسَكِينَةِ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" بِسَكِينَةِ جنت کے خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہے اس کا انسان کے چہرے کی طرح ایک چہرہ ہے اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے یہ وہی ہے کہ جسے اللہ عَزّ وَجَلَّ نے جنگِ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی اور مشرکوں کو شکست دی۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ لِلتِّجَارَةِ يُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِدِينِهِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا "تجارت کیلئے سمندری سفر کرنا انسان کو اس کے قرض کے ذریعے ہلاک کرنے کا موجب بنتا ہے۔

5- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُسَافِرُ فَيَرْكَبُ الْبَحْرَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ إِنَّهُ يُضِرُّ بِدِينِكَ هُوَ ذَا النَّاسُ يُصِيبُونَ أَرْزَاقَهُمْ وَ مَعِيشَتَهُمْ .

5۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے صفوان سے، اس نے معلّیٰ ابی عثمان سے، اس نے معلی بن خنیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو سمندری سفر کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہ سفر تمہیں قرض کے ذریعے نقصان دے گا اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے رزق اور معیشت کو مصیبت آتی ہے۔"

6- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنَّا نَتَّجِرُ إِلَى هَذِهِ الْجِبَالِ فَنَأْتِي مِنْهَا عَلَى أَمْكِنَةٍ لَا نَقْدِرُ أَنْ نُصَلِّيَ إِلَّا عَلَى الثَّلْجِ فَقَالَ أَلَّا تَكُونُ مِثْلَ فُلَانٍ يَرْضَى بِالدُّونِ وَ لَا يَطْلُبُ تِجَارَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَّا عَلَى الثَّلْجِ .

6۔ اس نے محمد بن علی سے، اس نے عبدالرحمن بن ابوہاشم سے، اس نے حسین بن ابو العلاء سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی۔ ہم ان پہاڑوں کی طرف تجارت کرتے ہیں اور ہم ایسے مقامات پر بھی جاتے ہیں کہ ہم برف کے علاوہ کسی چیز پر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”کیا تم فلاں کی طرح اس سے کم پر راضی نہیں ہو۔ ایسی جگہوں پر تجارت نہ کرو کہ جہاں تم برف کے علاوہ پر نماز نہ پڑھ سکو۔“

بَابُ أَنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَكُونَ مَعِيشَةُ الرَّجُلِ فِي بَلَدِهِ

(خوش بختی ہے کہ انسان کی معیشت اس کے اپنے وطن میں ہو)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ مَتْجَرُهُ فِي بَلَدِهِ وَ يَكُونَ خُلَطَاؤُهُ صَالِحِينَ وَ يَكُونَ لَهُ وُلْدٌ يَسْتَعِينُ بِهِمْ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے ارشاد فرمایا۔ ”آدمی کی خوش بختی ہے کہ اس کی تجارت گاہ اس کے اپنے وطن میں ہو اور اس کے شراکت دار نیک ہوں اور اس کے بیٹے ہوں کہ جن سے وہ اس میں مدد لے“

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) ثَلَاثَةٌ مِنَ السَّعَادَةِ الزَّوْجَةُ الْمُؤَاتِيَةُ وَ الْأَوْلَادُ الْبَارُّونَ وَ الرَّجُلُ يُرْزَقُ مَعِيشَتَهُ بِبَلَدِهِ يَغْدُو إِلَى أَهْلِهِ وَ يَرُوحُ .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحسین تیمی سے، اس نے جعفر بن بکر سے، اس نے عبداللہ ابن ابی سہل سے، اس نے عبداللہ بن عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”تین چیزیں خوش بختی ہیں۔

۱) مطیع بیوی ۲) نیک اولاد ۳) آدمی کی معیشت اس کے اپنے وطن میں ہو۔ تاکہ صبح شام اپنے اہل و عیال کے ساتھ گزارے۔“

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ مَتْجَرُهُ فِي بَلَدِهِ وَ يَكُونَ خُلَطَاؤُهُ صَالِحِينَ وَ يَكُونَ لَهُ وُلْدٌ يَسْتَعِينُ بِهِمْ وَ مِنْ شَقَاءِ الْمَرْءِ أَنْ تَكُونَ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ مُعْجَبٌ بِهَا وَ هِيَ تَخُونُهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابن مسکان سے، اُس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ علیؑ ابن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ ”آدمی کی خوش بختی میں سے ہے کہ اس کی تجارت گاہ اپنے وطن میں ہو اور اس کے شراکت دار نیک ہوں اور اس کے بیٹے ہوں کہ جس سے وہ مدد لے اور آدمی کی بدبختی ہے کہ اس کے پاس ایسی عورت ہو کہ جو اسے فتنہ میں ڈال دے درحالیکہ وہ اس سے خیانت بھی کرتی ہو۔“

www.hubeali.com

باب الصُّلْحِ (صلح)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِي مَالٍ فَرَبِحَا فِيهِ وَ كَانَ مِنَ الْمَالِ دَيْنٌ وَ عَلَيْهِمَا دَيْنٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعْطِنِي رَأْسَ الْمَالِ وَ لَكَ الرِّبْحُ وَ عَلَيْكَ التَّوَى فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذَا اشْتَرَطَا فَإِذَا كَانَ شَرْطٌ يُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ رَدٌّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان دو اشخاص کے بارے میں کہ جو ایک مال میں شریک تھے۔ انہیں اس سال سب سے زیادہ فائدہ ہوا اور مال میں دونوں ہی مقروض تھے۔ پس ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہتا ہے کہ مجھے میرا سرمایہ دے دو۔ نفع تمہارے لیے ہے اور خسارہ بھی تم پر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب اس طرح طے کیا ہوا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور جب شرط کتاب خدا کی مخالفت میں ہو تو اسے کتاب خدا کی طرف پلٹایا جائے گا۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلَيْنِ كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَعَامٌ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَ لَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمْ لَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ لَكَ مَا عِنْدَكَ وَ لِي مَا عِنْدِي قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا تَرَاضَيَا وَ طَابَتْ أَنْفُسُهُمَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے ان دو اشخاص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جن میں سے ہر ایک کا ایک دوسرے کے پاس غلہ تھا اور وہ دونوں نہیں جانتے کہ اس کے ساتھی کے پاس اس کا کتنا غلہ ہے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ جو تیرے پاس ہے۔ تیرا ہوا اور جو میرے پاس ہے میرا ہوا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب ان کی ذات راضی ہو اور وہ ایک دوسرے کو راضی کریں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ دَيْنٌ فَيَقُولُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الْأَجَلُ عَجِّلْ لِيَ النِّصْفَ مِنْ حَقِّي عَلَى أَنْ أَضَعَ عَنْكَ النِّصْفَ أَ يَحِلُّ ذَلِكَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ نَعَمْ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے بیان کرنے والے سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کا دوسرے شخص پر قرض تھا۔ پس اس نے اسے ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے کہا۔ مجھے میرے حق میں سے آدھا جلدی دو۔ اس بات پر کہ میں تمہیں آدھا چھوڑ دوں گا ان میں سے ایک کیلئے جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَيَأْتِيهِ غَرِيمُهُ فَيَقُولُ انْقُدْنِي كَذَا وَ كَذَا وَ أَضَعُ عَنْكَ بَقِيَّتَهُ أَوْ يَقُولُ انْقُدْنِي بَعْضَهُ وَ أَمُدُّ لَكَ فِي الْأَجَلِ فِيمَا بَقِيَ عَلَيْكَ قَالَ لَا أَرَى بِهِ بَأْساً إِنَّهُ لَمْ يَزْدَدْ عَلَى رَأْسِ مَالِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَكُمْ رُؤُسُ أَمْوالِكُمْ لا تَظْلِمُونَ وَ لا تُظْلَمُونَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ اس نے ایک معینہ مدت کا قرض لینا تھا پس وہ اپنے مقروض کے پاس آتا ہے اور اسے کہتا ہے۔"مجھے اتنا اتنا نقد

دے دو۔ اور میں باقی تم سے اٹھالیتا ہوں۔ یا کہتا ہے "اس میں سے کچھ مجھے دے دو اور باقی میں تمہیں زیادہ وقت دیتا ہوں۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "میں اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھتا" اس نے اپنے اصل مال میں بڑھاوا نہیں کیا۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں نہ ظلم کرو اور نہ ظلم ہونے دو۔(بقرہ2:279)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ النَّاسِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "لوگوں میں صلح کرنا اچھا ہے"۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ فَهَلَكَ أَ يَجُوزُ لِي أَنْ أُصَالِحَ وَرَثَتَهُ وَ لَا أُعْلِمَهُمْ كَمْ كَانَ فَقَالَ لَا حَتَّى تُخْبِرَهُمْ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک یہودی یا نصرانی تھا کہ جس کے میرے پاس چار ہزار درہم تھے وہ مر گیا کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کے وارثوں سے صلح کرلوں۔ درحالیکہ انہیں نہ بتاؤں کہ کتنا قرض تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں یہاں تک کہ انہیں خبر دو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ ضَمَّنَ عَلَى رَجُلٍ ضَمَاناً ثُمَّ صَالَحَ عَلَيْهِ قَالَ لَيْسَ لَهُ إِلَّا الَّذِي صَالَحَ عَلَيْهِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے شخص کے لیے ضمانت لیتا ہے اور پھر اس پر صلح کرلے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کے لیے وہی رقم ہوگی جو اصل میں تھی"۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَمَطَلَهُ حَتَّى مَاتَ ثُمَّ صَالَحَ وَرَثَتَهُ عَلَى شَيْءٍ فَالَّذِي أَخَذَتْهُ الْوَرَثَةُ لَهُمْ وَ مَا بَقِيَ فَلِلْمَيِّتِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ مِنْهُ فِي الْآخِرَةِ وَ إِنْ هُوَ لَمْ يُصَالِحْهُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى مَاتَ وَ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ فَهُوَ كُلُّهُ لِلْمَيِّتِ يَأْخُذُهُ بِهِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن عذافر سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کسی شخص کا کسی شخص پر قرض ہو اور وہ اسے ٹال مٹول کرے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے پھر اس کے ورثاء کسی چیز پر مقروض سے صلح کریں پس جو کچھ ورثاء نے لیا ہے سو وہ ان کا ہے اور جو باقی بچے گا وہ میت کیلئے ہوگا یہاں تک کہ وہ آخرت میں اس سے اپنا حق لے لے گا اور اگر وہ کسی چیز پر اس سے صلح نہ کریں اور مقروض بھی مر جائے اور اس کی طرف سے بھی کوئی قرض ادا نہ کرے تو سارا قرض میت پر ہوگا جو اس کو دینا ہوگا (آخرت میں)۔

باب فَضْلِ الزِّرَاعَةِ (زراعت کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ اخْتَارَ لِأَنْبِيَائِهِ الْحَرْثَ وَ الزَّرْعَ كَيْلَا يَكْرَهُوا شَيْئاً مِنْ قَطْرِ السَّمَاءِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے محمد بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"اللہ عزّو جلَّ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کیلئے کھیتی باڑی اور زراعت کو اختیار فرمایا تا کہ وہ آسمان کی بارش سے کراہت نہ کریں"

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ أَرْزَاقَ أَنْبِيَائِهِ فِي الزَّرْعِ وَ الضَّرْعِ لِئَلَّا يَكْرَهُوا شَيْئاً مِنْ قَطْرِ السَّمَاءِ .

2۔ علی بن محمد نے سہل بن زیاد سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّو جلَّ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کا رزق زراعت اور کھیتوں میں رکھا تا کہ وہ آسمانی بارش سے کراہت نہ کریں۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَسْمَعُ قَوْماً يَقُولُونَ إِنَّ الزِّرَاعَةَ مَكْرُوهَةٌ فَقَالَ لَهُ ازْرَعُوا وَ اغْرِسُوا فَلَا وَ اللَّهِ مَا عَمِلَ النَّاسُ عَمَلًا أَحَلَّ وَ لَا أَطْيَبَ مِنْهُ وَ اللَّهِ لَيَزْرَعُنَّ الزَّرْعَ وَ لَيَغْرِسُنَّ النَّخْلَ بَعْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ .

3۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے سیابۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے کسی شخص نے سوال کرتے ہوئے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں نے ایک گروہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ "زراعت مکروہ ہے" تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا"زراعت کرو اور باغ لگاؤ مکروہ نہیں۔ اللہ کی قسم لوگ جو بھی کرتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس سے زیادہ مرغوب اور آزاد کام نہیں ہے۔ اللہ کی قسم خروج دجال کے بعد یہ لوگ ضرور بالضرور زراعت بھی کریں گے اور باغ بھی لگائیں گے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ لَمَّا هُبِطَ بِآدَمَ إِلَى الْأَرْضِ احْتَاجَ إِلَى الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى جَبْرَئِيلَ (عليه السلام) فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ يَا آدَمُ كُنْ حَرَّاثاً قَالَ فَعَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَئُونَةَ الدُّنْيَا وَ كُلَّ هَوْلٍ دُونَ الْجَنَّةِ وَ أَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ حَتَّى تُهَنِّئَنِي الْمَعِيشَةُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے حسن بن عمارۃ سے اس نے مسمع سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو انہیں کھانے اور پینے کی حاجت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام سے شکایت کی تو جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا" اے آدمؑ کھیتی باڑی کرنے والے بنو۔" آدم علیہ السلام نے کہا۔ مجھےؑ دعا بتاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہو۔

اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَئُونَةَ الدُّنْيَا وَ كُلَّ هَوْلٍ دُونَ الْجَنَّةِ وَ أَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ حَتَّى تُهَنِّئَنِي الْمَعِيشَةُ . '

www.hubeali.com

ترجمہ: ”اے میرے معبود! مجھے دنیاوی آسانی عطا فرما اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ فرما اور عافیت دے تا کہ میری زندگی خوش حال بن جائے“

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) كَانَ أَبِي يَقُولُ خَيْرُ الْأَعْمَالِ الْحَرْثُ تَزْرَعُهُ فَيَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ أَمَّا الْبَرُّ فَمَا أَكَلَ مِنْ شَيْءٍ اسْتَغْفَرَ لَكَ وَ أَمَّا الْفَاجِرُ فَمَا أَكَلَ مِنْهُ مِنْ شَيْءٍ لَعَنَهُ وَ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَهَائِمُ وَ الطَّيْرُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ؑ بابا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔” سب سے بہترین کام کھیتی باڑی ہے، اسے بویا جاتا ہے اور اس میں سے ہر نیک و بد کھاتا ہے۔ البتہ اگر نیک نے کھایا تو تمہارے لیے استغفار کرے گی اور اگر بد نے اس میں سے کوئی شے کھائی تو اس پر لعنت کرے گی۔ اس میں سے چوپائے اور پرندے کھائیں گے۔“

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ قَالَ الزَّرْعُ زَرَعَهُ صَاحِبُهُ وَ أَصْلَحَهُ وَ أَدَّى حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الزَّرْعِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ قَدْ تَبِعَ بِهَا مَوَاضِعَ الْقَطْرِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الْغَنَمِ خَيْرٌ قَالَ الْبَقَرُ تَغْدُو بِخَيْرٍ وَ تَرُوحُ بِخَيْرٍ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الْبَقَرِ خَيْرٌ قَالَ الرَّاسِيَاتُ فِي الْوَحْلِ وَ الْمُطْعِمَاتُ فِي الْمَحْلِ نِعْمَ الشَّيْءُ النَّخْلُ مَنْ بَاعَهُ فَإِنَّمَا ثَمَنُهُ بِمَنْزِلَةِ رَمَادٍ عَلَى رَأْسِ شَاهِقٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ إِلَّا أَنْ يُخَلِّفَ مَكَانَهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ النَّخْلِ خَيْرٌ قَالَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْإِبِلُ قَالَ فِيهِ الشَّقَاءُ وَ الْجَفَاءُ وَ الْعَنَاءُ وَ بُعْدُ الدَّارِ تَغْدُو مُدْبِرَةً وَ تَرُوحُ مُدْبِرَةً لَا يَأْتِي خَيْرُهَا إِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْأَشْأَمِ أَمَا إِنَّهَا لَا تَعْدَمُ الْأَشْقِيَاءَ الْفَجَرَةَ .وَ رُوِيَ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْكِيمِيَاءُ الْأَكْبَرُ الزِّرَاعَةُ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کون سا مال سب سے بہتر ہے“ فرمایا”زراعت کا مال اسے اس کے مالک نے بویا۔ اس کی دیکھ بھال کی اور اس نے اس کا حق اس کی کٹائی والے دن ادا کر دیا۔“ عرض کیا گیا۔” زراعت کے بعد کس کا مال بہتر ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کہ جو اس کی بھیڑ بکریوں میں محنت کرتا ہے انہیں بارش والے مقامات کی طرف لے جاتا ہے۔ نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے“ عرض کیا۔”بھیڑ بکریوں کے بعد کون سا مال بہتر ہے؟“ فرمایا”گائے اس کی صبح بھی بہتر (فائدہ مند) ہوتی ہے اور اس کی شام بھی بہتر (فائدہ مند) ہوتی ہے۔ عرض کیا۔”گائے کے بعد کون سا مال بہتر ہے؟“ فرمایا کیچڑ میں مضبوط ہونے والی کھجور ہے بلند ہے تیز ہوا والے دن ہوا کو روکتی ہے۔ جب تک اپنی جگہ نہ چھوڑ دے“ عرض کیا گیا۔” یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے بعد کون سا مال بہتر ہے؟“ فرمایا”آپ علیہ السلام خاموش ہوگئے“ پس اس وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔”اونٹ میں بدبختی ہے اور بے وفائی ہے اور ذلت ہے اور گھر سے دوری ہے۔ یہ صبح بھی پیٹھ دکھانے والا ہے اور شام کو بھی پیٹھ دکھانے والا (کم نفع) ہے اس کی شمال کے علاوہ کسی جگہ سے بہتری نہیں آتی۔ ہاں البتہ بدبخت اور بدکار معدوم نہیں ہوتے“روایت کیا گیا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا”زراعت سب سے بڑی کیمیاء ہے“

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ الزَّارِعُونَ كُنُوزُ الْأَنَامِ يَزْرَعُونَ طَيِّباً أَخْرَجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُ النَّاسِ مَقَاماً وَ أَقْرَبُهُمْ مَنْزِلَةً يُدْعَوْنَ الْمُبَارَكِينَ .

7۔ علی بن نے محمد ابراہیم بن اسحاق سے، اس نے حسن بن سری سے، اس نے حسن بن ابراہیم سے، اس نے یزید بن ہارون سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ زراعت کرنے والے مخلوق کے خازن ہیں۔ پاکیزہ بوتے ہیں اللہ اسے اگاتا ہے۔ اور وہ لوگوں میں قیامت کے دن سب اچھے مقام والے اور خدا کے نزدیک ان سے زیادہ قریب المرتبت ہوں گے۔ انہیں مبارکین (صاحبان برکت) کے نام سے پکارا جائے گا۔“

باب آخَرُ (دیگر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَرَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ هُمْ يَحْرُثُونَ فَقَالَ لَهُمُ احْرُثُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ يُنْبِتُ اللَّهُ بِالرِّيحِ كَمَا يُنْبِتُ بِالْمَطَرِ قَالَ فَحَرَثُوا فَجَادَتْ زُرُوعُهُمْ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے سلمۃ بن خطاب سے، اس نے ابراہیم بن عقبہ سے، اس نے صالح بن علی سے، بن عطیہ سے اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام انصار کے کچھ لوگوں کے قریب سے گزرے اور وہ ہل چلا رہے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہل چلاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ عزّوجلَّ ہوا سے اگاتا ہے جیسا کہ وہ بارش سے اگاتا ہے۔" راوی کہتا ہے کہ "انہوں نے ہل چلائے اور ان کی کھیتیوں نے بہت زیادہ رزق دیا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَتَوْا مُوسَى (**عليه السلام**) فَسَأَلُوهُ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُمْطِرَ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ إِذَا أَرَادُوا وَ يَحْبِسَهَا إِذَا أَرَادُوا فَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ لَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ لَهُمْ يَا مُوسَى فَأَخْبَرَهُمْ مُوسَى فَحَرَثُوا وَ لَمْ يَتْرُكُوا شَيْئاً إِلَّا زَرَعُوهُ ثُمَّ اسْتَنْزَلُوا الْمَطَرَ عَلَى إِرَادَتِهِمْ وَ حَبَسُوهُ عَلَى إِرَادَتِهِمْ فَصَارَتْ زُرُوعُهُمْ كَأَنَّهَا الْجِبَالُ وَ الْآجَامُ ثُمَّ حَصَدُوا وَ دَاسُوا وَ ذَرَّوْا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئاً فَضَجُّوا إِلَى مُوسَى (**عليه السلام**) وَ قَالُوا إِنَّمَا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يُمْطِرَ السَّمَاءَ عَلَيْنَا إِذَا أَرَدْنَا فَأَجَابَنَا ثُمَّ صَيَّرَهَا عَلَيْنَا ضَرَراً فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ضَجُّوا مِمَّا صَنَعْتَ بِهِمْ فَقَالَ وَ مِمَّ ذَاكَ يَا مُوسَى قَالَ سَأَلُونِي أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تُمْطِرَ السَّمَاءَ إِذَا أَرَادُوا وَ تَحْبِسَهَا إِذَا أَرَادُوا فَأَجَبْتَهُمْ ثُمَّ صَيَّرْتَهَا عَلَيْهِمْ ضَرَراً فَقَالَ يَا مُوسَى أَنَا كُنْتُ الْمُقَدِّرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمْ يَرْضَوْا بِتَقْدِيرِي فَأَجَبْتُهُمْ إِلَى إِرَادَتِهِمْ فَكَانَ مَا رَأَيْتَ

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے سدیر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا کہ وہ اللہ عزّوجلَّ سے سوال کریں کہ جب ان کا ارادہ ہو تو آسمان ان پر بارش برسائے اور جب وہ چاہیں تو برسانا بند کردے۔ تو اللہ عزّوجلَّ نے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام انہیں کہو ان کیلئے یہ ہو گیا۔ پس انہوں نے ہل چلائے اور کوئی چیز نہ چھوڑی کہ جسے نہ بویا ہو پھر اپنی مرضی سے بارش برسانے اور اپنی مرضی سے بارش بند کرنے لگے اور ان کی کھیتیاں پہاڑ اور گھنے درختوں جیسی ہو گئیں۔ پھر انہوں نے انہیں کاٹا اور انہیں گہیا اور علیحدہ کیا تو کچھ نہ پایا پس وہ چلاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے اور کہا۔ "ہم نے تم سے کہا کہ اللہ سے سوال کرو کہ ہمارے ارادے کے مطابق بارش دے۔ پس اس نے ہماری سنی۔ پھر اسے ہمارے لیے نقصان دہ بنا دیا۔" پس موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے پالنے والے۔ تو نے بنی اسرائیل کے ساتھ جو کیا وہ چیختے ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ "کس وجہ سے اے موسیٰ علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ انہوں نے مجھؑ سے سوال کیا کہ میںؑ تجھ سے سوال کروں کہ جب وہ چاہیں بارش برسے اور جب وہ چاہیں رک جائے اور تو نے انہیں جواب دیا (قبول کیا) پھر ان کیلئے اسے نقصان دہ بنا دیا۔" اللہ عزّوجلَّ نے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام! میں بنی اسرائیل کے لئے مقدار مقرر کرنے والا تھا لیکن وہ میری تقدیر پر راضی نہ ہوئے پس میں نے ان کا ارادہ ان پر قبول کیا پس وہ ہوا جو تم نے دیکھا۔

باب مَا يُقَالُ عِنْدَ الزَّرْعِ وَ الْغَرْسِ (زراعت اور باغ لگانے کے وقت کہنا چاہیے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَزْرَعَ زَرْعاً فَخُذْ قَبْضَةً مِنَ الْبَذْرِ وَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ قُلْ أَ فَرَأَيْتُمْ ما تَحْرُثُونَ أَ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ بَلِ اللَّهُ الزَّارِعُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَبّاً مُبَارَكاً وَ ارْزُقْنَا فِيهِ السَّلَامَةَ ثُمَّ انْثُرِ الْقَبْضَةَ الَّتِي فِي يَدِكَ فِي الْقَرَاحِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابن اذینۃ سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم فصل بونے کا ارادہ کرو تو مٹھی بھر بیج لو اور قبلہ رخ ہو کر کہو۔ أَ فَرَأَيْتُمْ ما تَحْرُثُونَ أَ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (واقعہ 63,62) پھر کہو۔ تین مرتبہ بَلِ اللَّهُ الزَّارِعُ تین مرتبہ پھر کہو۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَبّاً مُبَارَكاً وَ ارْزُقْنَا فِيهِ السَّلَامَةَ۔ پھر جس مٹھی کو کہ جو تمہارے ہاتھ میں ہے خالی زمین میں ڈال دو۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لِي إِذَا بَذَرْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ قَدْ بَذَرْتُ وَ أَنْتَ الزَّارِعُ فَاجْعَلْهُ حَبّاً مُتَرَاكِماً .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے علی بن الحکم سے اس نے شعیب عقر قوفی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھے۔ جب تم بیج بونے لگو تو یہ کہو۔ اللَّهُمَّ قَدْ بَذَرْتُ وَ أَنْتَ الزَّارِعُ فَاجْعَلْهُ حَبّاً مُتَرَاكِماً '

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّابِ عَنِ الْحُضَيْنِيِّ عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَنْ أَرَادَ أَنْ يُلْقِحَ النَّخِيلَ إِذَا كَانَتْ لَا يَجُودُ حَمْلُهَا وَ لَا يَتَبَعَّلُ النَّخْلُ فَلْيَأْخُذْ حِيتَاناً صِغَاراً يَابِسَةً فَلْيَدُقَّهَا بَيْنَ الدَّقَّيْنِ ثُمَّ يَذُرُّ فِي كُلِّ طَلْعَةٍ مِنْهَا قَلِيلًا وَ يَصُرُّ الْبَاقِيَ فِي صُرَّةٍ نَظِيفَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ فِي قَلْبِ النَّخْلَةِ يَنْفَعُ بِإِذْنِ اللَّهِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن عمر الجلاب سے، اس نے حضینی سے، اس نے ابن عرفہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو ارادہ کرے کہ ایسی کھجور کو جو کھجور کا غوشہ دے کہ جو اچھا پھل نہ اٹھاتی ہو اور اسے نہ کھجور کا غوشہ دیا نہ دیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ چھوٹے چھوٹے خشک دانے (نہ کھجور کے غوشہ کے) لے اور انہیں دستہ میں کھوٹے پھر اس کی ہر ٹہنی میں تھوڑا تھوڑا ڈالے اور باقی کو صاف تھیلی میں بند کر کے پھر اسے کھجور کے وسط میں رکھے۔ اللہ کے حکم سے فائدہ ہو گا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَدْ رَأَيْتُ حَائِطَكَ فَغَرَسْتَ فِيهِ شَيْئاً بَعْدُ قَالَ قُلْتُ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنْ حِيطَانِكَ وَدِيّاً قَالَ أَ فَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ وَ أَسْرَعُ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِذَا أَيْنَعَتِ الْبُسْرَةُ وَ هَمَّتْ أَنْ تُرْطِبَ فَاغْرِسْهَا فَإِنَّهَا تُؤَدِّي إِلَيْكَ مِثْلَ الَّذِي غَرَسْتَهَا سَوَاءً فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَنَبَتَتْ مِثْلَهُ سَوَاءً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے صالح بن عقبۃ سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے تمہارا باغیچہ دیکھا ہے کیا تو نے اس میں اس کے بعد کوئی پودا لگایا ہے؟ میں نے عرض کی "میرا ارادہ ہے کہ آپؑ کے باغیچہ سے کھجوروں کے چھوٹے پودے لے جاؤں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں وہ نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے بہتر اور زود آور ہو؟ میں نے عرض کی۔ فرمائیں"

آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کھجور کا پھل آجائے اور پکنے لگے تو اسے بوؤ تو وہ تمہارے لیے اتنا جلدی آئے گا جیسے میرے بوئے ہوئے۔ پس میں نے یہ کیا تو میرے پاس اس جیسے ہی ہو گئے۔

5- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ (**عليه السلام**) إِذَا غَرَسْتَ غَرْساً أَوْ نَبْتاً فَاقْرَأْ عَلَى كُلِّ عُودٍ أَوْ حَبَّةٍ سُبْحَانَ الْبَاعِثِ الْوَارِثِ فَإِنَّهُ لَا يَكَادُ يُخْطِئُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

5۔ علی بن محمد نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم کوئی گٹھلی بونے یا پودا لگانے لگو تو پڑھو ہر گٹھلی یا بیج پر۔ سبحان الباعث۔ یقیناً وہ پودا یا بیج خطا نہ کرے گا۔ (ضرور اگے گا)

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ تَقُولُ إِذَا غَرَسْتَ أَوْ زَرَعْتَ وَ مَثَلُ كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُها ثابِتٌ وَ فَرْعُها فِي السَّماءِ تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها .

6۔ محمد بن یحیٰی نے مرفوعاً صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی پودا لگاؤ یا زراعت کرو تو کہو۔ وَ مَثَلُ كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُها ثابِتٌ وَ فَرْعُها فِي السَّماءِ تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ فَقَالَ سَأَلَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ عَنْهُ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ قَدْ قَطَعَ أَبُو الْحَسَنِ ع سِدْراً وَ غَرَسَ مَكَانَهُ عِنَباً .

7۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے بیری کاٹنے کے متعلق سوال کیا تو فرمایا "تمہارے دوستوں میں سے یہ سوال ایک شخص نے مجھ سے کیا تو میں نے اسے لکھا۔ ابو الحسن علیہ السلام نے بیری کو کاٹا اور اس کی جگہ انگوروں کی بیل لگائی"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ مَكْرُوهٌ قَطْعُ النَّخْلِ وَ سُئِلَ عَنْ قَطْعِ الشَّجَرَةِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَالسِّدْرِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُكْرَهُ قَطْعُ السِّدْرِ بِالْبَادِيَةِ لِأَنَّهُ بِهَا قَلِيلٌ وَ أَمَّا هَاهُنَا فَلَا يُكْرَهُ .

8۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن احمد سے، اس نے احمد بن الحسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کھجور کے درخت کا کاٹنا مکروہ ہے" عام درخت کاٹنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے۔ بے شک بیری کا دیہاتی علاقوں میں کاٹنا مکروہ ہے کیونکہ وہاں قلیل ہیں اور البتہ یہاں مکروہ نہیں ہے۔"

9- عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ مُضَارِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَقْطَعُوا الثِّمَارَ فَيَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْعَذَابَ صَبّاً .

9۔ ابن ابی عمیر سے حسین بن بشیر نے، اس نے ابن مضارب سے، روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پھلدار درخت مت کاٹو ورنہ اللہ عزّوجلّ تم پر سخت عذاب نازل کرے گا۔"

باب مَا يَجُوزُ أَنْ يُؤَاجَرَ بِهِ الْأَرْضُ وَ مَا لَا يَجُوزُ

(جن چیزوں کے ساتھ زمین مستاجری پر لینی چاہیے اور جن کے ساتھ نہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُؤَاجِرُوا الْأَرْضَ بِالْحِنْطَةِ وَ لَا بِالشَّعِيرِ وَ لَا بِالتَّمْرِ وَ لَا بِالْأَرْبِعَاءِ وَ لَا بِالنِّطَافِ وَ لَكِنْ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ لِأَنَّ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ مَضْمُونٌ وَ هَذَا لَيْسَ بِمَضْمُونٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبدالکریم سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"کہ زمین کو گندم، جو، کھجور، چھوٹی نہروں، اور اضافی پانی سے (مستجارہ پر مت دو) بلکہ سونے اور چاندی سے کیونکہ سونا چاندی کی ضمان (گارنٹی) ہوتی ہے اور ان چیزوں کی نہیں ہوتی۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَسْتَأْجِرِ الْأَرْضَ بِالتَّمْرِ وَ لَا بِالْحِنْطَةِ وَ لَا بِالشَّعِيرِ وَ لَا بِالْأَرْبِعَاءِ وَ لَا بِالنِّطَافِ قُلْتُ وَ مَا الْأَرْبِعَاءُ قَالَ الشِّرْبُ وَ النِّطَافُ فَضْلُ الْمَاءِ وَ لَكِنْ تَقَبَّلْهَا بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ النِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"زمین کو کھجور، گندم، جو، اربعاء اور نطاف سے مستاجری پر مت لو۔ میں نے عرض کی۔ اربعاء کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"پلانا اور نطاف اضافی پانی ہوتا ہے بلکہ تم اسے سونے، چاندی، آدھے، تیسرے یا چوتھے حصے کے ذریعے لو۔"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَسْتَأْجِرِ الْأَرْضَ بِالْحِنْطَةِ ثُمَّ تَزْرَعَهَا حِنْطَةً .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"گندم کے ذریعے زمین مستاجری پر نہ لو کہ پھر تم اس میں گندم کاشت کرو۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ بِالدَّنَانِيرِ أَوْ بِالدَّرَاهِمِ قَالَ لَا بَأْسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حجال سے، اس نے ثعلبہ بن میمون سے، اس نے برید سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے دیناروں یا درہموں کے عوض زمین کا قبالہ کیا فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْأَرْضُ عَلَيْهَا خَرَاجٌ مَعْلُومٌ وَ رُبَّمَا زَادَ وَ رُبَّمَا نَقَصَ فَيَدْفَعُهَا إِلَى رَجُلٍ عَلَى أَنْ يَكْفِيَهُ خَرَاجَهَا وَ يُعْطِيَهُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فِي السَّنَةِ قَالَ لَا بَأْسَ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اور سہل بن زیاد سے ایک ساتھ، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی زمین تھی کہ جس پر ایک معین ٹیکس تھا۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا تھا۔ پس اس نے زمین ایک شخص کے سپرد کی اس شرط پر کہ وہ اس کا ٹیکس بھی ادا کرے گا اور اسے ہر سال دو سو درہم بھی دے گا۔ فرمایا کوئی قباحت نہیں ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ إِجَارَةِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ طَعَامِهَا فَلَا خَيْرَ فِيهِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے زمین کو غلہ کے عوض اجارہ پر لینے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس زمین کے غلے سے اجارہ ہو تو اس میں کوئی بھلائی نہیں"

7- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً فَقَالَ أُجْرَتُهَا كَذَا وَ كَذَا عَلَى أَنْ أَزْرَعَهَا فَإِنْ لَمْ أَزْرَعْهَا أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ فَلَمْ يَزْرَعْهَا قَالَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَتْرُكْهُ .

7۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کسی دوسرے شخص سے زمین اجارہ پر لی اور کہا۔ اس کی اجرت اتنی اتنی ہے۔ اس شرط پر کہ میں اسے کاشت کروں گا۔ اور اگر میں اس میں کاشت نہ کروں تو بھی میں تمہیں یہ دوں گا۔ پس اس نے کاشت نہ کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کو حق ہے لینے کا اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے اور اگر چاہے تو اسے نہ چھوڑے۔

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً جُرْبَاناً مَعْلُومَةً بِمِائَةِ كُرٍّ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ حَرَامٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَمَا تَقُولُ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنِ اشْتَرَى مِنْهُ الْأَرْضَ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ وَ حِنْطَةٍ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ لَا بَأْسَ .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے وشّاء سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی دوسرے شخص سے کچھ معین جریب (ایکڑ) زمین خرید تا ہے سو کر کے عوض ایک شرط پر کہ وہ اسے اسی زمین میں سے دے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "حرام ہے" میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں اور آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں اس سے زمین لوں ایک مخصوص مقدار گندم کے عوض اور وہ گندم اس کے علاوہ کی زمین سے ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "قباحت نہیں"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ لَهُ الْحَرَّاثُ الزَّعْفَرَانَ وَ يَضْمَنُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فِي كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ يُمْسَحُ عَلَيْهِ وَزْنَ كَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَرُبَّمَا نَقَصَ وَ غَرِمَ وَ رُبَّمَا اسْتَفْضَلَ وَ زَادَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا تَرَاضَيَا .

www.hubeali.com

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سہل سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی زمین کاشت کرنے والے زعفران کاشت کرتے ہیں اور اسے عہد دیتے ہیں کہ وہ ہر جریب میں سے اتنا اتنا درہم دیں گے۔ بس بسا اوقات کم ہو جاتے ہیں تو وہ مقروض ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی زیادہ ہو جاتا ہے تو زیادہ دیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر وہ آپس میں راضی ہیں تو اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے"

10- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُزْرَعُ لَهُ الزَّعْفَرَانُ فَيَضْمَنُ لَهُ الْحَرَّاثُ عَلَى أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مَنًا زَعْفَرَانٍ رَطْبٍ مَنًّا وَ يُصَالِحُهُ عَلَى الْيَابِسِ وَ الْيَابِسُ إِذَا جُفِّفَ يَنْقُصُ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهِ وَ يَبْقَى رُبُعُهُ وَ قَدْ جُرِّبَ قَالَ لَا يَصْلُحُ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِ أَمِينٌ يُحْفَظُ بِهِ لَمْ يَسْتَطِعْ حِفْظَهُ لِأَنَّهُ يُعَالِجُ بِاللَّيْلِ وَ لَا يُطَاقُ حِفْظُهُ قَالَ يُقَبِّلُهُ الْأَرْضَ أَوَّلًا عَلَى أَنَّ لَكَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مَنًا مَنًّا .

10۔ احمد بن محمد نے محمد بن سہل سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبد اللہ بن بکیر سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے لئے زعفران کاشت کیا جاتا ہے اور کاشتکار اس سے طے کرتا ہے کہ وہ اسے زعفران کے ہر چالیس من پر ایک من تر زعفران دے گا۔ پس وہ اس سے مصالحت کرتا ہے۔ خشک زعفران پر۔ اور خشک زعفران جب خشک ہوتا ہے تو تین چوتھائی کم ہو جاتا ہے اور ایک چوتھائی باقی بچتا ہے۔ اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"یہ درست نہیں ہے۔" میں نے عرض کی اور اگر اس پر امین بھی ہو کہ جو اس کی حفاظت کرے تو بھی اس کی حفاظت نہیں کر سکتا کیونکہ اسے رات کو خشک کیا جاتا ہے اور اس کی حفظ کی طاقت نہیں ہوتی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس نے زمین پہلے پہل اس بات پر لی تھی کہ ہر چالیس من میں ایک من تمہارے لیے ہو گا۔"

باب قَبَالَةِ الْأَرَضِينَ وَ الْمُزَارَعَةِ بِالنِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ

(بنجر زمین کی آبادی اور آدھے یا تیسرے یا چوتھے حصے پر کاشت کاری)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَبَاهُ (**عليه السلام**) حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَعْطَى خَيْبَرَ بِالنِّصْفِ أَرْضَهَا وَ نَخْلَهَا فَلَمَّا أَدْرَكَتِ الثَّمَرَةُ بَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَقَوَّمَ عَلَيْهِمْ قِيمَةً فَقَالَ لَهُمْ إِمَّا أَنْ تَأْخُذُوهُ وَ تُعْطُونِي نِصْفَ الثَّمَنِ وَ إِمَّا أَنْ أُعْطِيَكُمْ نِصْفَ الثَّمَنِ وَ آخُذَهُ فَقَالُوا بِهَذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بتلایا کہ انؑ کے باباعلیہ السلام نے انہیںؑ بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین اور کھجور آدھے آدھے حصہ پر دیئے جب پھل آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجا کہ ان کی قیمت مقرر کرو اور ان سے کہا یا تو تم مجھےؑ آدھی قیمت دو اور سارا لے لو یا پھر یہ کہ میںؐ تمہیں آدھی قیمت دیتا ہوں اور میںؐ اسے لے لیتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا۔"اس سے زمین و آسمان باقی ہیں (یعنی عدل سے)"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) لَمَّا افْتَتَحَ خَيْبَرَ تَرَكَهَا فِي أَيْدِيهِمْ عَلَى النِّصْفِ فَلَمَّا بَلَغَتِ الثَّمَرَةُ بَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَيْهِمْ

فَخَرَصَ عَلَيْهِمْ فَجَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالُوا لَهُ إِنَّهُ قَدْ زَادَ عَلَيْنَا فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مَا يَقُولُ هَؤُلَاءِ قَالَ قَدْ خَرَصْتُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِنْ شَاءُوا يَأْخُذُونَ بِمَا خَرَصْنَا وَ إِنْ شَاءُوا أَخَذْنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِهَذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے معاویہ بن عمار سے، اس نے ابو الصباح سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو نصف حصے کو ان کے ہاتھوں میں ہی رہنے دیا۔ جب پھل آ گیا تو عبداللہ بن رواحہ کو ان کی طرف بھیجا۔ اس نے ان کے خلاف تخمینہ لگایا۔ پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی۔ اس نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کو بلا بھیجا اور فرمایا۔ "یہ کیا کہتے ہیں؟" اس نے عرض کی۔" میں نے ان پر تخمینہ لگایا ہے اور اگر یہ چاہیں تو تخمینہ جو ہم نے لگایا ہے اس کے مطابق لے لیں یا اگر چاہیں تو ہم لیتے ہیں۔" یہودیوں کے ایک شخص نے کہا۔"اسی سے زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی عدل سے)"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُقَبِّلِ الْأَرْضَ بِحِنْطَةٍ مُسَمَّاةٍ وَ لَكِنْ بِالنِّصْفِ وَ الثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ وَ الْخُمُسِ لَا بَأْسَ بِهِ وَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ وَ الْخُمُسِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"زمین کا قبالہ (بنجر زمین کی آبادی کا معاہدہ) مقرر شدہ گندم کے عوض مت لو۔ لیکن آدھے یا تیسرے یا چوتھے یا پانچویں حصے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور فرمایا تیسرے یا چوتھے یا پانچویں حصے کے ذریعے مزارعت میں قباحت نہیں ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُزَارِعُ فَيَزْرَعُ أَرْضَ غَيْرِهِ فَيَقُولُ ثُلُثٌ لِلْبَقَرِ وَ ثُلُثٌ لِلْبَذْرِ وَ ثُلُثٌ لِلْأَرْضِ قَالَ لَا يُسَمِّي شَيْئاً مِنَ الْحَبِّ وَ الْبَقَرِ وَ لَكِنْ يَقُولُ ازْرَعْ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا إِنْ شِئْتَ نِصْفاً وَ إِنْ شِئْتَ ثُلُثاً .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کاشت کاری کرتا ہے اور کسی دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے فرمایا۔ ایک تہائی گائے کا، ایک تہائی بیج کا اور ایک تہائی زمین کا ہوتا ہے۔ فرمایا بیج اور گائے کیلئے کچھ مقرر نہ کرے بلکہ کہے۔ میں اس زمین میں کاشت کروں گا۔ فلاں فلاں چیز اگر تم چاہو تو آدھا اور اگر چاہے تو تیسرا حصہ لینا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ أَرْضَ آخَرَ فَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ لِلْبَذْرِ ثُلُثاً وَ لِلْبَقَرِ ثُلُثاً قَالَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَمِّيَ بَذْراً وَ لَا بَقَراً فَإِنَّمَا يُحَرِّمُ الْكَلَامُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے اور وہ اس پر ایک ثلث گائے اور ایک ثلث بیج کیلئے شرط کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے نہیں چاہیے کہ بیج اور گائے کیلئے مقرر کرے۔ بے شک کلام ہی حرام کرتا ہے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَزْرَعُ الْأَرْضَ فَيَشْتَرِطُ لِلْبَذْرِ ثُلُثاً وَ لِلْبَقَرِ ثُلُثاً قَالَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَمِّيَ شَيْئاً فَإِنَّمَا يُحَرِّمُ الْكَلَامُ .

www.hubeali.com

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زمین کاشت کرتا ہے اور بیج کیلئے ثلث اور گائے کیلئے ثلث مقرر کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" اسے کوئی چیز معین نہیں کرنی چاہیے بے شک کلام ہی حرام کرتا ہے۔"

باب مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَ غَيْرِهِ فِي الْمُزَارَعَةِ وَ الشُّرُوطِ بَيْنَهُمَا

(ذمی وغیرہ کی مزارعت میں شراکت اور ان کے درمیان شرطیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أُشَارِكُ الْعِلْجَ فَيَكُونُ مِنْ عِنْدِيَ الْأَرْضُ وَ الْبَذْرُ وَ الْبَقَرُ وَ يَكُونُ عَلَى الْعِلْجِ الْقِيَامُ وَ السَّقْيُ وَ الْعَمَلُ فِي الزَّرْعِ حَتَّى يَصِيرَ حِنْطَةً وَ شَعِيراً وَ يَكُونُ الْقِسْمَةُ فَيَأْخُذُ السُّلْطَانُ حَقَّهُ وَ يَبْقَى مَا بَقِيَ عَلَى أَنَّ لِلْعِلْجِ مِنْهُ الثُّلُثَ وَ لِيَ الْبَاقِي قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَلِي عَلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ مِمَّا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْبَذْرَ وَ يُقْسَمُ الْبَاقِي قَالَ إِنَّمَا شَارَكْتَهُ عَلَى أَنَّ الْبَذْرَ مِنْ عِنْدِكَ وَ عَلَيْهِ السَّقْيُ وَ الْقِيَامُ

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔" میں نے ایک عجمی کافر سے شراکت کی ہے میری طرف سے زمین، بیج اور گائے ہوگی اور اس عجمی کافر پر نگہداشت، پانی لگانا اور کھیتی میں کام کرنا یہاں تک کہ گندم یا جو تیار ہو جائے اور تقسیم ہو۔ پس بادشاہ اپنا حق لے گا اور جو باقی بچے گا وہ یوں تقسیم ہوگا کہ اس میں سے ایک ثلث اس کافر عجمی کیلئے ہوگا اور باقی میرا ہوگا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" میں نے عرض کی۔"کیا مجھے حق حاصل ہے کہ زمین کا بیج مجھے واپس کرے اور پھر باقی کو تقسیم کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"تمہاری مشارکت فقط اس پر تھی کہ بیج تمہاری طرف سے ہوگا اور اس پر پانی لگانا اور نگہداشت ہوگی۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ فَيَدْفَعُهَا إِلَى الرَّجُلِ عَلَى أَنْ يَعْمُرَهَا وَ يُصْلِحَهَا وَ يُؤَدِّيَ خَرَاجَهَا وَ مَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا قَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ أَرْضَهُ وَ فِيهَا رُمَّانٌ أَوْ نَخْلٌ أَوْ فَاكِهَةٌ فَيَقُولُ اسْقِ هَذَا مِنَ الْمَاءِ وَ اعْمُرْهُ وَ لَكَ نِصْفُ مَا أُخْرِجَ قَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اعْمُرْهَا وَ هِيَ لَكَ ثَلَاثَ سِنِينَ أَوْ خَمْسَ سِنِينَ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ النَّفَقَةُ مِنْكَ وَ الْأَرْضُ لِصَاحِبِهَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ قُسِمَ عَلَى الشَّطْرِ وَ كَذَلِكَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَهْلَ خَيْبَرَ حِينَ أَتَوْهُ فَأَعْطَاهُمْ إِيَّاهَا عَلَى أَنْ يَعْمُرُوهَا وَ لَهُمُ النِّصْفُ مِمَّا أَخْرَجَتْ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے۔ اس نے یعقوب بن شعیب سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس خراج والی زمین ہوتی ہے اور وہ اسے دوسرے شخص کے حوالے کرتا ہے۔ اس بات پر کہ وہ اسے آباد کرے گا اس کی اصلاح کرے گا اور اس کا خراج ادا کرے گا۔ اور اس کے بعد جو بچے گا وہ ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی آدمی کو اپنی زمین دیتا ہے۔ جس میں انار یا کھجور یا پھل ہیں اور کہتا ہے۔ انہیں پانی دو۔ انہیں آباد رکھو اور جو پھل نکلے گا اس میں سے آدھا تمہارا ہوگا۔ فرمایا"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ الْقَبَالَةُ أَنْ تَأْتِيَ الْأَرْضَ الْخَرِبَةَ فَتَقَبَّلَهَا مِنْ أَهْلِهَا عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ فَتَعْمُرَهَا وَ تُؤَدِّيَ مَا خَرَجَ عَلَيْهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"قبالہ یہ ہے کہ تم خراب زمین لو اور اس کے مالکوں سے بیس سال یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کیلئے لو پھر تم اسے آباد کرو اور اسمیں سے جو نکلے اس سے ادائیگی کرو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مُزَارَعَةِ الْمُسْلِمِ الْمُشْرِكَ فَيَكُونُ مِنْ عِنْدِ الْمُسْلِمِ الْبَذْرُ وَ الْبَقَرُ وَ تَكُونُ الْأَرْضُ وَ الْمَاءُ وَ الْخَرَاجُ وَ الْعَمَلُ عَلَى الْعِلْجِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ قُلْتُ الرَّجُلُ يَبْذُرُ فِي الْأَرْضِ مِائَةَ جَرِيبٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ طَعَاماً أَوْ غَيْرَهُ فَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ خُذْ مِنِّي نِصْفَ ثَمَنِ هَذَا الْبَذْرِ الَّذِي زَرَعْتَهُ فِي الْأَرْضِ وَ نِصْفَ نَفَقَتِكَ عَلَيَّ وَ أَشْرِكْنِي فِيهِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي يَبْذُرُ فِيهِ لَمْ يَشْتَرِهِ بِثَمَنٍ وَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَانَ عِنْدَهُ قَالَ فَلْيُقَوِّمْهُ قِيمَةً كَمَا يُبَاعُ يَوْمَئِذٍ فَلْيَأْخُذْ نِصْفَ الثَّمَنِ وَ نِصْفَ النَّفَقَةِ وَ يُشَارِكُهُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسٰی سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے مسلمان اور مشرک کے مل کے مزارعت کرنے کے بارے میں مسلم کی طرف سے بیج، گائے اور زمین ہو اور پانی، خراج اور کام کافر پر ہوں۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے مزارعت کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا۔ ایک شخص سو جریب یا کم یا زیادہ زمین میں بیج ڈالتا ہے تب اس کے پاس ایک شخص آتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تم مجھ سے اس بیج کی آدھی قیمت لے لو کہ جو تم نے زمین میں کاشت کیا ہے۔ تمہارا آدھا خرچ میرے اوپر ہو گا اور تم مجھے اس میں شریک کرو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی۔ اگر بیج ڈالنے والے نے بیج قیمت سے نہ خریدا ہو بلکہ وہ اس کے پاس اپنا ہی موجود تھا تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"پس وہ اس کی قیمت مقرر کرے گویا آج کے دن بیچ رہا ہے اور اس سے آدھی قیمت لے۔ آدھا خرچہ لے اور اسے شریک کرے"

باب قَبَالَةِ أَرْضِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ جِزْيَةِ رُءُوسِهِمْ وَ مَنْ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ مِنَ السُّلْطَانِ فَيُقَبِّلُهَا مِنْ غَيْرِهِ

(اہل ذمہ کی زمینوں اور ان کے جزیے کا ٹھیکہ اور جو بادشاہ سے زمین کا ٹھیکہ لے اور وہ اسے اس کے غیر سے دے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ قَرْيَةٌ عَظِيمَةٌ وَ لَهُ فِيهَا عُلُوجٌ ذِمِّيُّونَ يَأْخُذُ مِنْهُمُ السُّلْطَانُ الْجِزْيَةَ فَيُعْطِيهِمْ يُؤْخَذُ مِنْ أَحَدِهِمْ خَمْسُونَ وَ مِنْ بَعْضِهِمْ ثَلَاثُونَ وَ أَقَلُّ وَ أَكْثَرُ فَيُصَالِحُ عَنْهُمْ صَاحِبُ الْقَرْيَةِ السُّلْطَانَ ثُمَّ يَأْخُذُ هُوَ مِنْهُمْ أَكْثَرَ مِمَّا يُعْطِي السُّلْطَانَ قَالَ هَذَا حَرَامٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ جس کے پاس بہت بڑا قصبہ ہو اور اس میں ذمی کافر ہوں ان سے سلطان جزیہ لیتا ہو۔ ان میں سے ہر ایک سے پچاس اور ان میں سے بعض سے تین یا اس سے زیادہ یا اس سے کم لیتا ہو۔ پس صاحب فرید (قصبہ کا مالک) سلطان سے مصالحت کرے۔ پھر وہ ان سے سلطان کو دیئے جانے والے سے زائد لے" آپ علیہ السلام نے فرمایا" یہ حرام ہے"

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ الْمِسْمَعِيُّ عَنِ الْفَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي أَرْضٍ أَتَقَبَّلُهَا مِنَ السُّلْطَانِ ثُمَّ أُؤَاجِرُهَا أَكَرَتِي عَلَى أَنَّ مَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ لِي مِنْ ذَلِكَ النِّصْفُ وَ الثُّلُثُ بَعْدَ حَقِّ السُّلْطَانِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ كَذَلِكَ أُعَامِلُ أَكَرَتِي .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، روایت کی ہے کہ مجھے ابو نجیح مسمعی نے بتلایا۔ اس نے فیض بن مختار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ۔ آپ علیہ السلام اس زمین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جسے میں نے بادشاہ سے ٹھیکہ پر لی۔ پھر میں اسے مستاجری پر اپنے مزارعین کو دیتاہوں۔ اس شرط پر کہ اس میں سے جو اللہ عزّوجلّ دے گا اس میں سے میرا آدھا ہوگا جو حق سلطان کے بعد تیسرا حصہ بنتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں میں بھی اپنے مزارعین سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِقَبَالَةِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِهَا عِشْرِينَ سَنَةً وَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَ أَكْثَرَ فَيَعْمُرُهَا وَ يُؤَدِّي مَا خَرَجَ عَلَيْهَا وَ لَا يُدْخِلِ الْعُلُوجَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَبَالَةِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "زمین کے مالکان سے بیس سال یا اس سے کم یا زیادہ کا ٹھیکہ لینے اور اس میں سے ہونے والی آمدن کے ذریعے ادائیگی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ البتہ مشرکوں کو اس قبالہ میں داخل نہ کرو کیونکہ یہ جائز نہیں ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ بِطِيبَةِ نَفْسِ أَهْلِهَا عَلَى شَرْطٍ يُشَارِطُهُمْ عَلَيْهِ وَ إِنْ هُوَ رَمَّ فِيهَا مَرَمَّةً أَوْ جَدَّدَ فِيهَا بِنَاءً فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ بُيُوتِهَا إِلَّا الَّذِي كَانَ فِي أَيْدِي دَهَاقِينِهَا أَوَّلًا قَالَ إِذَا كَانَ قَدْ دَخَلَ فِي قَبَالَةِ الْأَرْضِ عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ فَلَا يَعْرِضُ لِمَا فِي أَيْدِي دَهَاقِينِهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدِ اشْتَرَطَ عَلَى أَصْحَابِ الْأَرْضِ مَا فِي أَيْدِي الدَّهَاقِينِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو زمین مالکان سے ان کی رضامندی سے اس شرط پر زمین کا ٹھیکہ لیتا ہے کہ اگر اس نے ان کے پہلے کسانوں کے ہاتھوں میں موجود مکانات کی مرمت کی یا نئی عمارت بنائی تو وہ ان گھروں کی اجرت لے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وہ زمین کے ٹھیکہ (قبالہ) میں ایک معین چیز سے داخل ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ کسانوں کے ہاتھوں میں جو اشیاء ہیں ان سے معرض نہ ہو۔ ہاں مگر یہ کہ زمین مالکان سے کسانوں کے ہاتھوں میں ہونے والی اشیاء کا معاملہ بھی طے کرے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَرْيَةٍ لِأُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَا أَدْرِي أَصْلُهَا لَهُمْ أَمْ لَا غَيْرَ أَنَّهَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ عَلَيْهِمْ خَرَاجٌ فَاعْتَدَى عَلَيْهِمُ السُّلْطَانُ فَطَلَبُوا إِلَيَّ فَأَعْطَوْنِي أَرْضَهُمْ وَ قَرْيَتَهُمْ عَلَى أَنْ أَكْفِيَهُمُ السُّلْطَانَ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ فَفَضَلَ لِي بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلٌ بَعْدَ مَا قَبَضَ السُّلْطَانُ مَا قَبَضَ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لَكَ مَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے، اس نے ابراہیم بن میمون سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس قصبہ کے بارے میں کہ جو اہل ذمہ کے لوگوں کا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی اصل ان کی ہے یا ان کے غیر کی ہے البتہ ان کے ہاتھوں میں ہے ان پر خراج ہے اور سلطان ان پر ظلم کرتا ہے پس وہ مجھ سے چاہتے ہیں کہ وہ مجھے اپنی زمین دیں اور قصبہ دیں۔ اس بات پر کہ

میں انہیں سلطان سے بچاؤں۔ تھوڑا یا زیادہ دے کر یا کہ تو اضافی چیز میری ہو گی پس جو سلطان لے جائے باقی میری ہو گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے تمہارے لیے صرف بچ جانے والا ہو گا۔"

باب مَنْ يُؤَاجِرُ أَرْضاً ثُمَّ يَبِيعُهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ الْأَجَلِ أَوْ يَمُوتُ فَتُورَثُ الْأَرْضُ قَبْلَ انْقِضَاءِ الْأَجَلِ

(جو زمین اجرت پر دے پھر مدت ختم ہونے سے پہلے اسے بیچ دے یا مر جائے اور مدت ختم ہونے سے پہلے زمین وراثت میں چلی جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا (**عليه السلام**) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ تَقَبَّلَ مِنْ رَجُلٍ أَرْضاً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ سِنِينَ مُسَمَّاةً ثُمَّ إِنَّ الْمُقَبِّلَ أَرَادَ بَيْعَ أَرْضِهِ الَّتِي قَبَّلَهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ السِّنِينَ الْمُسَمَّاةِ هَلْ لِلْمُتَقَبِّلِ أَنْ يَمْنَعَهُ مِنَ الْبَيْعِ قَبْلَ انْقِضَاءِ أَجَلِهِ الَّذِي تَقَبَّلَهَا مِنْهُ إِلَيْهِ وَ مَا يَلْزَمُ الْمُتَقَبِّلَ لَهُ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ إِذَا اشْتَرَطَ عَلَى الْمُشْتَرِي أَنَّ لِلْمُتَقَبِّلِ مِنَ السِّنِينَ مَا لَهُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن احمد سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کی طرف خط لکھا۔ اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک شخص سے زمین ٹھیکے پر لیتا ہے اور اس کے علاوہ سال بھی مقرر ہوتے ہیں۔ پھر دینے والا اپنی اس زمین کو کہ جو اس نے دی ہوئی ہے کو بیچنے کا ارادہ کرتا ہے اس سے پہلے کہ معین سالوں کی مدت ختم ہو۔ کیا ٹھیکیدار اسے سودا کرنے سے منع کر سکتا ہے۔ اس کی مدت ختم ہونے سے پہلے ٹھیکیدار کو کیا حق لازم ہے۔ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔"زمین کے مالک کو مشتری سے ٹھیکیدار کے مانندہ سالوں کی شرط کرنے کے بعد زمین بیچنا جائز ہے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَمَذَانِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) وَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ آجَرَتْ ضَيْعَتَهَا عَشْرَ سِنِينَ عَلَى أَنْ تُعْطَى الْأُجْرَةَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عِنْدَ انْقِضَائِهَا لَا يُقَدَّمُ لَهَا شَيْءٌ مِنَ الْأُجْرَةِ مَا لَمْ يَمْضِ الْوَقْتُ فَمَاتَتْ قَبْلَ ثَلَاثِ سِنِينَ أَوْ بَعْدَهَا هَلْ يَجِبُ عَلَى وَرَثَتِهَا إِنْفَاذُ الْإِجَارَةِ إِلَى الْوَقْتِ أَمْ تَكُونُ الْإِجَارَةُ مُنْتَقِضَةً بِمَوْتِ الْمَرْأَةِ فَكَتَبَ (**عليه السلام**) إِنْ كَانَ لَهَا وَقْتٌ مُسَمًّى لَمْ يَبْلُغْ فَمَاتَتْ فَلِوَرَثَتِهَا تِلْكَ الْإِجَارَةُ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ ذَلِكَ الْوَقْتَ وَ بَلَغَتْ ثُلُثَهُ أَوْ نِصْفَهُ أَوْ شَيْئاً مِنْهُ فَيُعْطَى وَرَثَتُهَا بِقَدْرِ مَا بَلَغَتْ مِنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے علی بن مھزیار سے، اس نے ابراہیم بن محمد ہمدانی سے، اس نے محمد بن جعفر رزاز سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابراہیم ہمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو خط لکھا اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنی جائیداد دس سال کیلئے اجارہ پر دی۔ اس شرط پر کہ ہر سال اسے سال کے اختتام پر اجرت دی جائے گی۔ جب تک وقت نہ گزرے اسے کچھ اجرت پیشگی نہ دی جائے گی۔ پس وہ تین سال کے بعد مر گئی یا اس کے بعد تو کیا اس کے ورثاء کیلئے واجب ہے کہ اجارۃ کو وقت تک نافذ رکھیں یا اجارہ عورت کی موت کے ساتھ ٹوٹ گیا؟ تو آپ علیہ السلام نے مجھے تحریر فرمایا۔ اگر اس اجارۃ کا کوئی وقت معین تھا تو اس کے وارثوں کیلئے ہو گا۔ اجارۃ پس اگر وہ وقت نہیں آیا اور اس کا تیسرا یا آدھا یا تھوڑا حصہ گزرا تو اس کے وارثوں کو گزری مدت کی مقدار کے برابر دے گا۔ انشاءاللہ۔

3- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّازِيِّ قَالَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ ضَيْعَةً مِنْ رَجُلٍ فَبَاعَ الْمُؤَاجِرُ تِلْكَ الضَّيْعَةَ الَّتِي آجَرَهَا بِحَضْرَةِ الْمُسْتَأْجِرِ وَ لَمْ يُنْكِرِ الْمُسْتَأْجِرُ الْبَيْعَ وَ كَانَ حَاضِراً لَهُ شَاهِداً عَلَيْهِ فَمَاتَ الْمُشْتَرِي وَ لَهُ وَرَثَةٌ أَ يَرْجِعُ ذَلِكَ فِي الْمِيرَاثِ أَوْ يَبْقَى فِي يَدِ الْمُسْتَأْجِرِ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ إِجَارَتُهُ فَكَتَبَ (**عليه السلام**) إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ إِجَارَتُهُ .

3۔ سہل بن زیاد نے احمد بن اسحاق رازی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابوالحسن ثالث علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔" ایک آدمی دوسرے آدمی سے جائیداد مستاجری پر لیتا ہے اور زمین کا مالک اس جائیداد کو کہ جو اس نے مستاجری پر دی ہے مستاجر کی موجودگی میں بیچ دیتا ہے۔ درحالیکہ مستاجر سودا کرنے سے نہیں روکتا وہ حاضر بھی ہوتا ہے اور اس پر گواہ بھی ہوتا ہے پس اصل مالک مرجاتا ہے۔ اس کے کچھ ورثاء ہیں تو کیا یہ جائیداد وراثت میں چلی جائے گی یا مستاجر کے ہاتھوں میں اجارہ ختم ہونے تک رہے گی؟ پس آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔" یہاں تک کہ اس کا اجارۃ ختم نہ ہو"

باب الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْأَرْضَ أَوِ الدَّارَ فَيُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا

(آدمی زمین یا گھر کرائے پر لیتا ہے اور پھر اسے اس سے زیادہ پر کہ جس پر اس نے لیا تھا کرائے پر دے دینا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ مِنَ الدَّهَاقِينِ فَيُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا يَتَقَبَّلُهَا وَ يَقُومُ فِيهَا بِحَظِّ السُّلْطَانِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّ الْأَرْضَ لَيْسَتْ مِثْلَ الْأَجِيرِ وَ لَا مِثْلَ الْبَيْتِ إِنَّ فَضْلَ الْأَجِيرِ وَ الْبَيْتِ حَرَامٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے خالد بن جریر سے، اس نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو دہکانوں سے زمین ٹھیکہ پر لیتا ہے اور اسے ٹھیکہ پر لیے جانے والا مال سے زیادہ پر آگے مستاجری پر دے دیتا ہے۔ اور اسمیں سلطان کے حصے کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ زمین اجیر یا گھر کی طرح نہیں ہے کیونکہ اجیر اور گھر کا اضافہ حرام ہے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مِنَ السُّلْطَانِ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ أَوْ بِطَعَامٍ مُسَمًّى ثُمَّ آجَرَهَا وَ شَرَطَ لِمَنْ يَزْرَعُهَا أَنْ يُقَاسِمَهُ النِّصْفَ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ وَ لَهُ فِي الْأَرْضِ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلٌ أَ يَصْلُحُ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا حَفَرَ نَهَراً أَوْ عَمِلَ لَهُمْ شَيْئاً يُعِينُهُمْ بِذَلِكَ فَلَهُ ذَلِكَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ اسْتَأْجَرَ أَرْضاً مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ بِدَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ أَوْ بِطَعَامٍ مَعْلُومٍ فَيُؤَاجِرُهَا قِطْعَةً قِطْعَةً أَوْ جَرِيباً جَرِيباً بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ فَيَكُونُ لَهُ فَضْلٌ فِيمَا اسْتَأْجَرَهُ مِنَ السُّلْطَانِ وَ لَا يُنْفِقُ شَيْئاً أَوْ يُؤَاجِرُ تِلْكَ الْأَرْضَ قِطَعاً عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُمُ الْبَذْرَ وَ النَّفَقَةَ فَيَكُونُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ عَلَى إِجَارَتِهِ وَ لَهُ تُرْبَةُ الْأَرْضِ أَوْ لَيْسَتْ لَهُ فَقَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَرْضاً فَأَنْفَقْتَ فِيهَا شَيْئاً أَوْ رَمَمْتَ فِيهَا فَلَا بَأْسَ بِمَا ذَكَرْتَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو بادشاہ سے خراج والی زمین مقرر درہم یا مقرر غلہ کے عوض مستاجری پر لیتا ہے اور پھر اسے خود مستاجری پر کسی اور کو دیتا ہے اور کاشتکاروں سے شرط کرتا ہے کہ وہ اسے تقسیم کریں گے آدھا یا اس سے زیادہ یا اس سے کم۔ اسے اس زمین سے نفع ہوا۔ کیا یہ درست ہے؟ آپ علیہ السلام، نے فرمایا" ہاں اگر وہ نہر کھود دے یا ان کیلئے کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے وہ مدد لیں تو اس کیلئے جائز ہے۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو خراج والی زمین معین درہم یا معلوم غلہ کے ذریعے مستاجری پر لیتا ہے اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یا جریب جریب کر کے معلوم چیز کے عوض خود مستاجری پر دیتا ہے اور اسے اس میں نفع ہوتا ہے۔ اس مال سے کہ جس کے ذریعے اس نے سلطان سے اجارہ پر لی تھی اس نے نہ تو کچھ خرچ کیا یا پھر یہ کہ وہ یہ زمین ٹکڑے ٹکڑے بانٹ کر اس شرط پر انہیں دیتا ہے کہ بیج اور

خرچہ دے گا۔ اور اسے اس میں اجارہ کا فضل ملے گا۔ حالانکہ اس کیلئے زمین کی مٹی ہے یا اس کیلئے نہیں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم زمین مستاجری پر لو اور اس میں خرچ کرو یا اس میں کوئی مرمت کرو تو جو تم نے ذکر کیا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْأَرْضَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّ هَذَا لَيْسَ كَالْحَانُوتِ وَ لَا الْأَجِيرِ إِنَّ فَضْلَ الْأَجِيرِ وَ الْحَانُوتِ حَرَامٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو المغراء سے اس نے ابن ابی عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو زمین مستاجری پر دے اور اس سے زیادہ پر آگے مستاجری پر دے دے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یہ حانوت (دکانوں) اور اجیر کی طرح نہیں کیونکہ حانوت (دکانوں) اور اجیر کا اضافی (فضل) حرام ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْجَرَ دَاراً بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَسَكَنَ ثُلُثَيْهَا وَ آجَرَ ثُلُثَهَا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَ لَا يُؤَاجِرْهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا إِلَّا أَنْ يُحْدِثَ فِيهَا شَيْئاً .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی آدمی ایک گھر دس درہم میں کرایہ پر دے اس کے دو تہائی میں خود رہے اور باقی ایک تہائی کو دس درہم میں کرائے پر دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے ہاں البتہ اپنے سے زیادہ کرائے پر نہ دے مگر یہ کہ جب اس میں کوئی نیا کام کرائے (تو دے سکتا ہے)

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُثَنَّى سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ هُوَ يَسْمَعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْتَأْجِرُهَا الرَّجُلُ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ إِنَّ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْتِ وَ الْأَجِيرِ إِنَّ فَضْلَ الْبَيْتِ حَرَامٌ وَ فَضْلَ الْأَجِيرِ حَرَامٌ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ابن فضال سے، اس نے ابو المغراء سے اس نے ابراہیم بن میمون سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن مثنٰی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور وہ سن رہا تھا۔ اس زمین کے بارے میں کہ جسے آدمی مستاجری پر لیتا ہے اور پھر اس سے زیادہ مستاجری پر دے دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ اس کی مثال گھر اور اجیر جیسی نہیں ہے۔ کیونکہ گھر اور اجیر کی زیادتی حرام ہوتی ہے۔

6- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَتَقَبَّلُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ فَأُقَبِّلُهَا بِالنِّصْفِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قُلْتُ فَأَتَقَبَّلُهَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأُقَبِّلُهَا بِأَلْفَيْنِ قَالَ لَا يَجُوزُ قُلْتُ كَيْفَ جَازَ الْأَوَّلُ وَ لَمْ يَجُزِ الثَّانِي قَالَ لِأَنَّ هَذَا مَضْمُونٌ وَ ذَلِكَ غَيْرُ مَضْمُونٍ

6۔ سہل بن زیادہ نے احمد بن محمد سے، اس نے عبد الکریم سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ کیا میں زمین کو چوتھے یا تیسرے پر ٹھیکے میں لے کر آدھے پر دے سکتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی میں نے ایک ہزار درہم میں لی اور اسے دو ہزار درہم میں ٹھیکے پر دی۔ فرمایا جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کی پہلے کیسے جائز تھا اور دوسرے کیسے جائز نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" کیونکہ یہ مضمون (گارنٹی شدہ ہے) اور وہ مضمون (غیر گارنٹی شدہ) ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا تَقَبَّلْتَ أَرْضاً بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَلَا تُقَبِّلْهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا تَقَبَّلْتَهَا بِهِ وَ إِنْ تَقَبَّلْتَهَا بِالنِّصْفِ وَ الثُّلُثِ فَلَكَ أَنْ تُقَبِّلَهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا تَقَبَّلْتَهَا بِهِ لِأَنَّ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ مَضْمُونَانِ .

7۔ محمد بن یحیٰی نے محمد بن حسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمّار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم زمین کو سونے یا چاندی کے عوض ٹھیکے پر لو تو اسے اس سے زیادہ پر ٹھیکے پر نہ دو۔ اور اگر تم اسے آدھے یا ثلث کے ذریعے لو تو تمہیں اختیار ہے چاہو تو اسے اس سے زیادہ پر دے سکتے ہو کیونکہ سونا اور چاندی (گارنٹی شدہ) مضمون ہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا قَالَ لَا يَصْلُحُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يُحْدِثَ فِيهَا شَيْئاً .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبّی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو گھر کو کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس سے زیادہ کرائے پر دیتا ہے۔ فرمایا یہ درست نہیں ہے۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس میں کوئی کام کرائے۔

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَأْجِرَ رَحًى وَحْدَهَا ثُمَّ أُؤَاجِرَهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرْتُهَا بِهِ إِلَّا أَنْ يُحْدَثَ فِيهَا حَدَثٌ أَوْ تُغْرَمَ فِيهَا غَرَامَةٌ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے سخت کراہت ہے اس بات سے کہ میں فقط ایک پتھر بھی کرائے پر لوں اور پھر اسے اس سے زیادہ کرائے پر آگے دوں۔ ہاں مگر یہ کہ جب اس میں کوئی تبدیلی واقع ہو یا اس میں کوئی تاوان ادا کیا گیا ہو۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مَرْعًى يَرْعَى فِيهِ بِخَمْسِينَ دِرْهَماً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَأَرَادَ أَنْ يُدْخِلَ مَعَهُ مَنْ يَرْعَى فِيهِ وَ يَأْخُذَ مِنْهُمُ الثَّمَنَ قَالَ فَلْيُدْخِلْ مَعَهُ مَنْ شَاءَ بِبَعْضِ مَا أَعْطَى وَ إِنْ أَدْخَلَ مَعَهُ بِتِسْعَةٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ كَانَتْ غَنَمُهُ بِدِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ هُوَ رَعَى فِيهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ بِشَهْرٍ أَوْ شَهْرَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُمْ فَلَا بَأْسَ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ بِخَمْسِينَ دِرْهَماً وَ يَرْعَى مَعَهُمْ وَ لَا بِأَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ وَ لَا يَرْعَى مَعَهُمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ عَمِلَ فِي الْمَرْعَى عَمَلًا حَفَرَ بِئْراً أَوْ شَقَّ نَهَراً أَوْ تَعَنَّى فِيهِ بِرِضَا أَصْحَابِ الْمَرْعَى فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا اشْتَرَاهُ بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ عَمِلَ فِيهِ عَمَلًا فَبِذَلِكَ يَصْلُحُ لَهُ .

10۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ بن محمد سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو چراگاہ لیتا ہے۔ چرانے کے لیے پچاس درہم یا اس سے کم یا اس سے زیادہ میں اور پھر چاہتا ہے کہ اس میں کسی اور کو کہ جو چرائے اس میں شامل کرے اور اس سے قیمت بھی لے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو بھی چاہے اس کی ادائیگی شدہ رقم کے بعض کے عوض اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔ اگرچہ وہ اس کے ساتھ انچاس (49) کے ذریعہ شامل ہو اور اس کی بھیڑ بکریاں ایک درہم میں ہوں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگرچہ اس نے اس میں شمولیت دینے سے ایک یا دو ماہ یا اس سے زیادہ چرایا ہی کیوں نہ ہو۔ بعد اس کے کہ انہیں بیان کر دے تو کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن اسے حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ اسے پچاس درہم میں بیچے اور ساتھ میں بکریاں بھی چرائے۔ اور نہ ہی یہ کہ پچاس سے زائد میں بیچے اور ان کے ساتھ نہ چرائے۔ ہاں جب اس نے چراگاہ میں اس کے مالکوں کی مرضی سے کوئی کام

کیا ہو۔ کنواں کھودا ہو۔ یا نہر نکالی ہو اس میں کوئی مشقت کی ہو۔ تو پھر کوئی قباحت نہیں ہے۔ کہ اس سے زیادہ پر بیچے کہ جس پہ اس نے لیا تھا۔ کیونکہ اس نے اس میں کام کیا۔ پس اس کے لیے اس وجہ سے اب جائز ہو جائے گا۔

باب الرَّجُلِ يَتقَبَّلُ بِالْعَمَلِ ثُمَّ يُقبِّلُهُ مِنْ غَيْرِهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا تَقبَّلَ

(ایک آدمی ٹھیکے پر کام لے اور پھر اس سے زیادہ پر کسی اور کو دے دے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَبَّلُ بِالْعَمَلِ فَلَا يَعْمَلُ فِيهِ وَ يَدْفَعُهُ إِلَى آخَرَ فَيَرْبَحُ فِيهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ عَمِلَ فِيهِ شَيْئاً .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے صفوان سے اس نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک کام ٹھیکے پر لیتا ہے اور اس میں کوئی کام کیے بغیر اسے کسی اور کے حوالے کر دیا اور اس میں نفع کمایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "درست نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں کچھ کام کرے"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْحَكَمِ الْخَيَّاطِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي أَتَقَبَّلُ الثَّوْبَ بِدِرْهَمٍ وَ أُسَلِّمُهُ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ لَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَشُقَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ فِيمَا تَقَبَّلْتَهُ مِنْ عَمَلٍ ثُمَّ اسْتَفْضَلْتَ فِيهِ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے حکم خیاط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ میں ایک درہم کے بدلے کپڑے ٹھیکہ پر لیتا ہوں اور پھر انہیں اس سے زیادہ پر آگے دیتا ہوں حالانکہ انہیں کاٹنے کے سوا میں کچھ نہیں کرتا۔ فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے" پھر فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم ایک کام لو اور پھر اس میں نفع کماؤ"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الصَّائِغِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي أَتَقَبَّلُ الْعَمَلَ فِيهِ الصِّيَاغَةُ وَ فِيهِ النَّقْشُ فَأُشَارِطُ النَّقَّاشَ عَلَى شَرْطٍ فَإِذَا بَلَغَ الْحِسَابُ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ اسْتَوْضَعْتُهُ مِنَ الشَّرْطِ قَالَ فَبِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن میمون صائغ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے زرگری میں ایک کام ٹھیکہ پر لیا اور اس میں نقش کرنا بھی تھا اور میں نے نقاش سے شرط طے کی جب اس میں اور مجھ میں حساب ہونے لگا تو میں نے اس سے شرط میں رعایت لے لی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کیا اس کی ذات اس پر راضی تھی؟" میں نے عرض کی۔ "ہاں" فرمایا کوئی قباحت نہیں۔

www.hubeali.com

باب بَيْعِ الزَّرْعِ الْأَخْضَرِ وَ الْقَصِيلِ وَ أَشْبَاهِهِ

(سبز کھیتی، قصیل "ایسے سبز جو جو پکنے سے پہلے کاٹ کر جانوروں کو کھلائے جاتے ہیں" اور ان جیسی چیزوں کی تجارت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا بَأْسَ بِأَنْ تَشْتَرِيَ زَرْعاً أَخْضَرَ ثُمَّ تَتْرُكَهُ حَتَّى تَحْصُدَهُ إِنْ شِئْتَ أَوْ تَعْلِفَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُسَنْبِلَ وَ هُوَ حَشِيشٌ وَ قَالَ لَا بَأْسَ أَيْضاً أَنْ تَشْتَرِيَ زَرْعاً قَدْ سَنْبَلَ وَ بَلَغَ بِحِنْطَةٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم سبز کھیت خریدو پھر اسے چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ تم اگر چاہو تو اس سے دانے نکالو اور اگر چاہو تو ڈالیاں نکلنے سے پہلے اسے چارہ بناؤ اور وہ خشک گھاس بن جائے اور فرمایا۔"اسی طرح اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ تم کھیتی خریدو کہ جو ڈالیاں اٹھا چکی ہو اور گندم بن چکی ہو۔"

2- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ يَحِلُّ شِرَاءُ الزَّرْعِ أَخْضَرَ قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ

2۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے بکیر بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"کیا سبز کھیت کا خریدنا جائز ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- عَنْهُ عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ وَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَشْتَرِيَ الزَّرْعَ أَوِ الْقَصِيلَ أَخْضَرَ ثُمَّ تَتْرُكَهُ إِنْ شِئْتَ حَتَّى يُسَنْبِلَ ثُمَّ تَحْصُدَهُ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَعْلِفَ دَابَّتَكَ قَصِيلًا فَلَا بَأْسَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَنْبِلَ فَأَمَّا إِذَا سَنْبَلَ فَلَا تَعْلِفْهُ رَأْساً فَإِنَّهُ فَسَادٌ .

3۔ اس نے زرارۃ سے، اسی طرح کی روایت کی اور آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ تم سبز کھیت یا سبز صیقل (سبز جو کہ جو پکنے سے پہلے چارے کے طور پر کاٹے جائیں) خریدو پھر انہیں چھوڑو۔ اگر تم چاہو تو ڈالیں اٹھانے تک پھر تم اس سے دانے نکالو اور اگر تم چاہو تو اپنے جانور کو چارے کے طور پر کھلاؤ۔ اس سے پہلے کہ وہ ڈالیاں نکالے۔ البتہ جب ڈالیاں اٹھالے تو اسے سر سے بطور چارہ مت کاٹو۔" کیونکہ اس میں فساد ہے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي زَرْعٍ بِيعَ وَ هُوَ حَشِيشٌ ثُمَّ سَنْبَلَ قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا قَالَ أَبْتَاعُ مِنْكَ مَا يَخْرُجُ مِنْ هَذَا الزَّرْعِ فَإِذَا اشْتَرَاهُ وَ هُوَ حَشِيشٌ فَإِنْ شَاءَ أَعْفَاهُ وَ إِنْ شَاءَ تَرَبَّصَ بِهِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے مثنیٰ حناط سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کھیتی کے بارے میں کہ جو حشیش کے طور پر خریدی جائے اور پھر وہ ڈالیاں اٹھالے تو فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ وہ کہے میں تم سے اس کھیتی سے نکلنے والا خریدتا ہوں اور جب اس نے خریدا تو وہ خشک گھاس اب اگر چاہے تو اسے کاٹے اور اگر چاہے تو اس کو پکنے تک کیلئے چھوڑ دے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ قُلْتُ وَ مَا هُوَ قَالَ أَنْ تَشْتَرِيَ حَمْلَ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَ الزَّرْعَ بِالْحِنْطَةِ .

www.hubeali.com

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنۃ سے" میں نے عرض کی وہ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا "یہ کہ تم کھجور کے پھل کو کھجوروں سے اور کھیتی کو گندم سے خریدو"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ الْقَصِيلِ يَشْتَرِيهِ الرَّجُلُ فَلَا يَقْصِلُهُ وَ يَبْدُو لَهُ فِي تَرْكِهِ حَتَّى يَخْرُجَ سُنْبُلُهُ شَعِيراً أَوْ حِنْطَةً وَ قَدِ اشْتَرَاهُ مِنْ أَصْلِهِ عَلَى أَنَّ مَا بِهِ مِنْ خَرَاجٍ عَلَى الْعِلْجِ فَقَالَ إِنْ كَانَ اشْتَرَطَ حِينَ اشْتَرَاهُ إِنْ شَاءَ قَطَعَهُ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ كَمَا هُوَ حَتَّى يَكُونَ سُنْبُلًا وَ إِلَّا فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتْرُكَهُ حَتَّى يَكُونَ سُنْبُلًا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے صیقل کی خریداری سے متعلق سوال کیا کہ ایک شخص اسے خریدتا ہے اور اسے نہیں کاٹتا اور اس کو چھوڑنا شروع کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ڈالیاں گندم یا جو دیں۔ حالانکہ اس نے دراصل کافروں پر خراج میں سے لیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر اس نے خریدتے وقت یہ شرط لگائی تھی کہ اگر وہ چاہے تو اسے کاٹے اور چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ جیسا کہ وہ کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ڈالیاں آجائیں تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو ڈالیوں تک چھوڑنا نہیں چاہیے۔"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) نَحْوَهُ وَ زَادَ فِيهِ فَإِنْ فَعَلَ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَسْقَهُ وَ نَفَقَتَهُ وَ لَهُ مَا خَرَجَ مِنْهُ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے سماعۃ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ "اگر وہ ایسے کرے تو تمام خرچہ اور خراج (وظیفہ) اس کو دینا ہوگا اور فصل میں سے جو نکلے وہ اس کا ہوگا۔"

8- عُثْمَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ زَرَعَ زَرْعاً مُسْلِماً كَانَ أَوْ مُعَاهَداً فَأَنْفَقَ فِيهِ نَفَقَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فِي بَيْعِهِ لِنَقْلِهِ يَنْتَقِلُ مِنْ مَكَانِهِ أَوْ لِحَاجَةٍ قَالَ يَشْتَرِيهِ بِالْوَرِقِ فَإِنَّ أَصْلَهُ طَعَامٌ .

8۔ عثمان بن عیسیٰ نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ "جس نے کھیتی کاشت کی مسلم ہے یا ذمی ہے پس اس نے اس میں خرچ کیا اور پھر وہ اسے بیچنا چاہتا ہے کیونکہ وہ یا تو اپنے مکان سے نقل کر رہا ہے یا پھر اسے کوئی ضرورت ہے۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے نقدی سے خریدو کیونکہ اس کی اصل غلہ ہے"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي الْعَرَايَا بِأَنْ تُشْتَرَى بِخَرْصِهَا تَمْراً وَ قَالَ الْعَرَايَا جَمْعُ عَرِيَّةٍ وَ هِيَ النَّخْلَةُ تَكُونُ لِلرَّجُلِ فِي دَارِ رَجُلٍ آخَرَ فَيَجُوزُ لَهُ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا تَمْراً وَ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ فِي غَيْرِهِ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف "عرایا" میں اجازت دی ہے کہ تم اس کے اندازے سے خشک کھجور لے سکتے ہو" اور فرمایا "عرایا عریۃ کی جمع ہے اور یہ کھجور کا ایک ایسا درخت ہے کہ جو کسی کا ہو اور دوسرے شخص کے گھر میں ہو پس جائز ہے اس کیلئے کہ وہ اس کے پھل کو اندازے سے خشک کھجوروں کے عوض بیچے اس کے علاوہ میں یہ جائز نہیں ہے"

www.hubeali.com

باب بَيْعِ الْمَرَاعِي (چراگاہ کی فروخت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ تَكُونُ لَهُ الضَّيْعَةُ فِيهَا جَبَلٌ مِمَّا يُبَاعُ يَأْتِيهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ وَ لَهُ غَنَمٌ قَدِ احْتَاجَ إِلَى جَبَلٍ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ الْجَبَلَ كَمَا يَبِيعُ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ يَمْنَعَهُ مِنَ الْجَبَلِ إِنْ طَلَبَهُ بِغَيْرِ ثَمَنٍ وَ كَيْفَ حَالُهُ فِيهِ وَ مَا يَأْخُذُهُ قَالَ لَا يَجُوزُ لَهُ بَيْعُ جَبَلِهِ مِنْ أَخِيهِ لِأَنَّ الْجَبَلَ لَيْسَ جَبَلَهُ إِنَّمَا يَجُوزُ لَهُ الْبَيْعُ مِنْ غَيْرِ الْمُسْلِمِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مسلمان شخص کے بارے میں کہ جس کی جائیداد میں پہاڑ واقع ہو کہ جنہیں بیچا جاتا ہے۔ اس کے پاس اس کا مسلمان بھائی آتا ہے کہ اس کی بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں اور اسے اس پہاڑ کی ضرورت ہوتی ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ اسے پہاڑ بیچے۔ جس طرح کہ وہ غیر مسلموں کو بیچتا ہے یا یہ کہ اگر وہ بغیر قیمت کے اس سے مانگے تو اسے روکے۔ اس میں اس کی کیا حالت ہے اور اس نے اس سے کیا لینا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس کیلئے اپنا پہاڑ اپنے بھائی کو بیچنا جائز نہیں ہے کیونکہ پہاڑ اس کا نہیں ہے فقط اسے غیر مسلمانوں کو بیچنا جائز ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ وَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ لَنَا ضِيَاعاً وَ لَهَا حُدُودٌ وَ فِيهَا مَرَاعِي وَ لِلرَّجُلِ مِنَّا غَنَمٌ وَ إِبِلٌ وَ يَحْتَاجُ إِلَى تِلْكَ الْمَرَاعِي لِإِبِلِهِ وَ غَنَمِهِ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَحْمِيَ الْمَرَاعِيَ لِحَاجَتِهِ إِلَيْهَا فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ أَرْضَهُ فَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ وَ يُصَيِّرَ ذَلِكَ إِلَى مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ قَالَ وَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَبِيعُ الْمَرَاعِيَ فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ أَرْضَهُ فَلَا بَأْسَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اور سہل بن زیاد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ادریس بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ہماری جائیدادیں ہیں کہ ان کی حدبندی ہے اور ان میں چراگاہیں ہیں۔ اور ہم میں سے ایک شخص کی بھیڑ بکریاں اور اونٹ ہیں اور وہ اپنی بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کیلئے ان چراگاہوں کا ضرورت مند ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ چراگاہ کو روک لے صرف اپنی حاجت کیلئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب زمین اس کی ہے تو اس کو حق حاصل ہے کہ وہ دوسروں کو روکے اور اسے اپنی حاجت کیلئے استعمال میں لائے" راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک آدمی چراگاہ بیچتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب زمین اس کی زمین ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الضَّيْعَةُ وَ تَكُونُ لَهَا حُدُودٌ تَبْلُغُ حُدُودُهَا عِشْرِينَ مِيلًا وَ أَقَلَّ وَ أَكْثَرَ يَأْتِيهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطِنِي مِنْ مَرَاعِي ضَيْعَتِكَ وَ أُعْطِيَكَ كَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الضَّيْعَةُ لَهُ فَلَا بَأْسَ .

3۔ احمد بن محمد بن ابی نصر نے محمد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ ایک شخص کی جائیداد ہو اور اس کی حدیں ہوں اور اس کی حدیں بیس میل یا اس سے زیادہ یا اس سے کم تک پھیلی ہوں اور اس کے پاس ایک شخص آئے اور اسے کہے۔ مجھے اپنی جائیداد میں سے چراگاہیں دو۔ میں تمہیں اتنے اتنے درہم دوں گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جب جائیداد اس کی ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ بَيْعِ الْكَلَإِ إِذَا كَانَ سَيْحاً فَيَعْمِدُ الرَّجُلُ إِلَى مَائِهِ فَيَسُوقُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَسْقِيهِ الْحَشِيشَ وَ هُوَ الَّذِي حَفَرَ النَّهَرَ وَ لَهُ الْمَاءُ يَزْرَعُ بِهِ مَا شَاءَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ لَهُ فَلْيَزْرَعْ بِهِ مَا شَاءَ وَ يَبِيعُهُ بِمَا أَحَبَّ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ حَصَائِدِ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ سَائِرِ الْحَصَائِدِ فَقَالَ حَلَالٌ فَلْيَبِعْهُ إِنْ شَاءَ .

4۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے، اس نے ابان سے، اس نے اسماعیل بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوالاً عرض کی۔ گھاس کی فروخت کے بارے میں کہ پہاڑ سے زمین پر پانی بہتا ہے تو آدمی اس کے پانی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسے زمین کی طرف کھینچ لاتا ہے اور اس سے گھاس کو پانی دیتا ہے اور وہ ہی ہے جو نہر کھودتا ہے اب اس کیلئے پانی ہے کہ جو چاہے کاشت کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب پانی اس کا ہے تو اسے اختیار ہے کہ جو چیز چاہے اس سے کاشت کرے اور اسے جس سے چاہے فروخت کرے" اور میں نے سوال کیا آپ علیہ السلام سے گندم کے، جو کے اور دیگر تمام بھوسوں کے بارے میں فرمایا۔"حلال ہے اگر چاہے تو فروخت کرے"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الْكَلَإِ وَ الْمَرَاعِي فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَدْ حَمَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النَّقِيعَ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِينَ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے عبداللہ دھکان سے، اس نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا گھاس اور چراگاہ فروخت کرنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "نقیع" نامی چراگاہ مسلمان مجاہدوں کے گھوڑوں کیلئے روکی تھی۔(اس میں کسی اور کو چرانے کی اجازت نہ دی)

باب بَيْعِ الْمَاءِ وَ مَنْعِ فُضُولِ الْمَاءِ مِنَ الْأَوْدِيَةِ وَ السُّيُولِ

(پانی کی فروخت اور وادیوں اور سیلاب کے فالتو پانی کو روکنا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الشِّرْبُ مَعَ قَوْمٍ فِي قَنَاةٍ فِيهَا شُرَكَاءُ فَيَسْتَغْنِي بَعْضُهُمْ عَنْ شِرْبِهِ أَ يَبِيعُ شِرْبَهُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ بَاعَهُ بِوَرِقٍ وَ إِنْ شَاءَ بَاعَهُ بِكَيْلِ حِنْطَةٍ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید الاعرج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی پانی کی باری (زمینوں کیلئے) ہو۔ ایک گروہ کے ساتھ کھالوں (نالیوں) میں اس میں بہت سے لوگ شریک ہوں ان میں سے بعض اپنی باری کی ضرورت نہیں رکھتے کیا انہیں بیچ سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں اگر وہ چاہے تو بیچ سکتا ہے۔ نقدی کے عوض اور اگر چاہے تو گندم کی مقدار کے عوض"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنِ النِّطَافِ وَ الْأَرْبِعَاءِ قَالَ وَ الْأَرْبِعَاءُ أَنْ يُسَنِّيَ مُسَنَّاةً فَيُحْمَلَ الْمَاءُ فَيُسْتَقَى بِهِ الْأَرْضُ ثُمَّ يُسْتَغْنَى عَنْهُ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ وَ لَكِنْ أَعِرْهُ جَارَكَ وَ النِّطَافُ أَنْ يَكُونَ لَهُ الشِّرْبُ فَيَسْتَغْنِيَ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا تَبِعْهُ وَ لَكِنْ أَعِرْهُ أَخَاكَ أَوْ جَارَكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے اور حمید بن زیاد سے، اس نے حسن بن سماعۃ سے اس نے جعفر بن سماعۃ سے ایک ساتھ، ابان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نطاف اور اربعاء سے روکا ہے" فرمایا۔ اربعاء یہ ہے کہ کوئی بند باندھے اور پانی اکٹھا کرے اس سے زمین کو سیراب کرے۔ پھر اس سے بے نیاز ہو جائے۔ فرمایا۔ اسے مت بیچو بلکہ اپنے ہمسائے کو دے دو۔ اور نطاف یہ ہے کہ اس کی پانی کی باری ہو اور اسے اس کی ضرورت نہ ہو۔ پس فرمایا۔ اسے مت بیچو بلکہ اسے اپنے بھائی یا ہمسائے کو دے دو۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي سَيْلِ وَادِي مَهْزُورٍ أَنْ يُحْبَسَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ لِلزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلَ الْمَاءُ إِلَى أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ لِلزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكِ وَ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبِ ثُمَّ يُرْسَلَ الْمَاءُ إِلَى أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ . قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مَهْزُورٌ مَوْضِعُ وَادٍ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، انہوں نے ایک ساتھ اس کے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حکم بن ایمن سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دیا وادی مہزور کے بہنے والے پانی کے بارے میں کہ اوپر والا نیچے والے سے کھجور کیلئے ٹخنوں تک اور زراعت کیلئے پنڈلیوں تک کا پانی روک سکتا ہے۔ پھر پانی اس سے نیچے والے کی طرف روانہ کرے زراعت کیلئے پنڈلی تک۔ اور کھجوروں کے لئے ٹخنے تک پھر پانی اس سے نیچے والے کیلئے چھوڑے" ابن ابی عمیر کہتا ہے کہ "مہزور وادی بنی قریظہ میں ایک مقام ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي سَيْلِ وَادِي مَهْزُورٍ أَنْ يُحْبَسَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ لِلزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكَيْنِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی مہزور کے سیلابی پانی کے بارے میں فیصلہ دیا۔ کہ اوپر والا نیچے والے سے کھجوروں کیلئے ٹخنوں تک اور زراعت کیلئے پنڈلیوں تک پانی روک سکتا ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي سَيْلِ وَادِي مَهْزُورٍ لِلنَّخْلِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ لِأَهْلِ الزَّرْعِ إِلَى الشِّرَاكَيْنِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے علی بن شجرہ سے، اس نے حفص بن غیاث سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی مہزور کے بارے میں فیصلہ دیا کہ "کھجوروں کیلئے ٹخنوں تک اور زراعت کرنے والوں کیلئے پنڈلیوں تک پانی روک سکتا ہے؟"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي شُرْبِ النَّخْلِ بِالسَّيْلِ أَنَّ الْأَعْلَى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ وَ يُتْرَكُ مِنَ الْمَاءِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُسَرَّحُ الْمَاءُ إِلَى الْأَسْفَلِ الَّذِي يَلِيهِ كَذَلِكَ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْحَوَائِطُ وَ يَفْنَى الْمَاءُ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیلابی پانی سے کھجوروں کے درختوں کو سیراب کرنے کے بارے میں فیصلہ دیا کہ اوپر والا نیچے والے سے پانی لگالے اور پانی کو ٹخنوں تک رہنے دے اور پھر اس کے بعد نیچے والے کیلئے چھوڑ دے جو کہ اس کے بعد ہے۔ اسی طرح آگے یہاں تک کہ باغیچے ختم ہو جائیں اور پانی بھی ختم ہو جائے۔

باب فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ (بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے بارے میں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ أَيُّمَا قَوْمٍ أَحْيَوْا شَيْئاً مِنَ الْأَرْضِ وَ عَمَرُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا وَ هِيَ لَهُمْ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن حمران سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سماعت کیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جو گروہ جتنا زمین آباد کرے وہ اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں اور وہ ان کی ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ أَتَى خَرِبَةً بَائِرَةً فَاسْتَخْرَجَهَا وَ كَرَى أَنْهَارَهَا وَ عَمَرَهَا فَإِنَّ عَلَيْهِ فِيهَا الصَّدَقَةَ وَ إِنْ كَانَتْ أَرْضٌ لِرَجُلٍ قَبْلَهُ فَغَابَ عَنْهَا وَ تَرَكَهَا فَأَخْرَبَهَا ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ يَطْلُبُهَا فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَ لِمَنْ عَمَرَهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ "جو شخص بھی بغیر کاشت کے خراب زمین کی طرف آئے اور اسے درست کرے اس کی نہروں کو نئے سرے سے کھودے اور اسے آباد کرے تو اس میں سے اس پر فقط صدقہ دینا واجب ہے اور اگر زمین اس سے پہلے کسی شخص کی تھی اور وہ اس سے غائب ہو گیا اور اسے چھوڑ کر خراب کر گیا اس کے بعد اگر وہ مانگنے آئے تو زمین اللہ کی ہے اور اس کیلئے ہے جو اسے آباد کرے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَحْيَا مَوَاتاً فَهُوَ لَهُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارۃ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کی ہے"

4- حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ فُضَيْلٍ وَ بُكَيْرٍ وَ حُمْرَانَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَحْيَا مَوَاتاً فَهُوَ لَهُ .

4۔ حماد نے حریز سے، اس نے زرارۃ اور محمد بن مسلم اور ابو بصیر اور فضیل اور بکیر اور حمران اور عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ دونوں علیہما السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کی ہے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ أَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْرَثَنَا الْأَرْضَ وَ نَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا فَمَنْ أَحْيَا أَرْضاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَ لْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أَخْرَبَهَا فَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَ أَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا فَلْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ حَتَّى يَظْهَرَ الْقَائِمُ (**عليه السلام**) مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ فَيَحْوِيَهَا وَ يَمْنَعَهَا وَ يُخْرِجَهُمْ مِنْهَا كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ مَنَعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ .

5۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو خالد کابلی سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمؑ نے امام علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا پایا ہے کہ زمین اللہ کی ہے اور اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور عاقبت متقی لوگوں کیلئے ہے۔ میںؑ اور میرےؑ اہل بیتؑ ہیں کہ جنھوں نے زمین کی وراثت پائی ہے۔ اور ہمؑ متقی ہیں اور زمین ساری کی ساری ہماریؑ ہے۔ پس جو بھی مسلمانوں میں سے اسے زندہ کرے اور اسے آباد کرے اور اس کا خراج امام علیہ السلام کو ادا کرے۔ جو کہ میرےؑ اہل بیتؑ سے ہوں گے تو اسے اختیار ہے کہ جو چاہے اس سے کھائے۔ پس اگر وہ اس زمین کو چھوڑ دے یا اسے خراب کر دے۔ (کاشت چھوڑ کر) پس اسے مسلمانوں میں سے کوئی شخص اس کے بعد لے اور اسے آباد کرے تو وہ ترک کرنے والے سے زیادہ اس کا حق دار ہے۔ پس اسے چاہیے کہ اس کا خراج میرےؑ اہل بیت علیہ السلام میں سے امام علیہ السلام کو ادا کرے اور اسے حق ہے جو چاہے کھائے۔ یہاں تک کہ میرےؑ اہل بیت علیہ السلام میں سے قائمؑ (عجل اللہ فرجہ الشریف) تلوار کے ساتھ ظہور کرے اور اس زمین کو جدا کرے اور اس کے استعمال سے منع کرے اور انہیں ان سے نکال باہر کرے۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جدا کیا تھا۔ اور اس کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔ ہاں مگر یہ کہ جو ہمارےؑ شیعوں کے قبضے میں ہیں کہ وہ ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے انہیں قطعاً دے گا۔ اور زمین ان کے ہاتھوں میں چھوڑ دے گا۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ غَرَسَ شَجَراً أَوْ حَفَرَ وَادِياً بَدْءاً لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ أَحَدٌ وَ أَحْيَا أَرْضاً مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ قَضَاءً مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ (**صلى الله عليه وآله**) .

6۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جس کسی نے بھی درخت لگایا یا چشمہ کھودا۔ ابتداء کہ اس پہلے کوئی ایک بھی اس طرف نہ آیا تھا اور زمین آباد کی تو اس کی ہے۔

باب الشُّفْعَةِ (شفعہ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ الشُّفْعَةُ لِكُلِّ شَرِيكٍ لَمْ يُقَاسِمْ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "شفعہ ہر اس شریک کیلئے ہے کہ جس نے تقسیم نہ لی ہو"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ دَارٍ فِيهَا دُورٌ وَ طَرِيقُهُمْ وَاحِدٌ فِي عَرْصَةِ الدَّارِ فَبَاعَ بَعْضُهُمْ مَنْزِلَهُ مِنْ رَجُلٍ هَلْ لِشُرَكَائِهِ فِي الطَّرِيقِ أَنْ يَأْخُذُوا بِالشُّفْعَةِ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَاعَ الدَّارَ وَ حَوَّلَ بَابَهَا إِلَى طَرِيقٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَلَا شُفْعَةَ لَهُمْ وَ إِنْ بَاعَ الطَّرِيقَ مَعَ الدَّارِ فَلَهُمُ الشُّفْعَةُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس گھر کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں بہت سے مکان ہوں اور ان کا راستہ ایک ہو۔ گھر کے صحن میں ان میں سے کوئی اپنا گھر فروخت کرے کسی شخص کے پاس کیا۔ اس راستے میں شریک افراد کیلئے حق ہے کہ وہ اسے شفعہ کے ساتھ لیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس نے گھر بیچا اور اس کا دروازہ اس راستے کے علاوہ کسی راستے کی طرف پھیر دیا تو ان کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر اس نے گھر کے ساتھ راستہ بھی فروخت کیا تو ان کو شفعہ کا حق ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا وَقَعَتِ السِّهَامُ ارْتَفَعَتِ الشُّفْعَةُ .

3۔ علی بن محمد نے ابراہیم بن اسحاق سے، اس نے عبداللہ بن حماد سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ "ابو جعفرؑ نے فرمایا جب حصے ہو جائیں تو شفعہ کا حق ختم ہو جاتا ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْأَرَضِينَ وَ الْمَسَاكِنِ وَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ وَ قَالَ إِذَا رُفَّتِ الْأُرَفُ وَ حُدَّتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین اور گھروں میں شریک افراد کے درمیان شفعہ سے فیصلہ دیا اور فرمایا۔ "نہ نقصان ہے اور نہ نقصان دہ ہے" اور فرمایا "جب زمینوں کے درمیان تقسیم ہو جائے اور حدیں قائم ہو جائیں تو کوئی شفعہ نہیں"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشُّفْعَةِ فِي الدُّورِ أَ شَيْءٌ وَاجِبٌ لِلشَّرِيكِ وَ يُعْرَضُ عَلَى الْجَارِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ فَقَالَ الشُّفْعَةُ فِي الْبُيُوعِ إِذَا كَانَ شَرِيكاً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ.

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے یزید بن اسحاق شعر سے، اس نے ہارون بن ابو حمزہ غنوی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ گھروں میں شفعہ کے بارے میں کہ کیا یہ شریک کیلئے واجب چیز ہے اور ہمسائے کو پیش کرے کہ وہ اس کا غیر کی نسبت زیادہ حقدار ہے؟ فرمایا" شفعہ فروخت میں ہے جب کوئی شریک ہو تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے قیمت کا"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ لِلْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ وَ قَالَ لَا شُفْعَةَ إِلَّا لِشَرِيكٍ غَيْرِ مُقَاسِمٍ وَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) وَصِيُّ الْيَتِيمِ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ يَأْخُذُ لَهُ الشُّفْعَةَ إِنْ كَانَ لَهُ رَغْبَةٌ فِيهِ وَ قَالَ لِلْغَائِبِ شُفْعَةٌ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہودی اور نصرانی کو شفعہ کا حق نہیں ہے اور فرمایا۔ "شفعہ نہیں ہے مگر اس شریک کیلئے جس نے تقسیم نہ لی ہو۔" اور فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "یتیم کا وصی اس کے باپ کی جگہ ہے اگر یتیم کی اس میں رغبت ہو تو وہ اس کیلئے شفعہ لے سکتا ہے" اور فرمایا۔ غائب کو شفعہ کا حق حاصل ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَكُونُ الشُّفْعَةُ إِلَّا لِشَرِيكَيْنِ مَا لَمْ يُقَاسِمَا فَإِذَا صَارُوا ثَلَاثَةً فَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ شُفْعَةٌ .

7۔ علی بن ابراہیم نے (اپنے باپ سے) اس نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے، اس نے یونس بن عبدالرحمن سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "شفعہ نہیں ہے مگر صرف ان شرکاء کیلئے کہ جنہوں نے تقسیم نہ کی ہو اور جب وہ تین ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو شفعہ کا حق نہیں ہے"

8- يُونُسُ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الشُّفْعَةِ لِمَنْ هِيَ وَ فِي أَيِّ شَيْءٍ هِيَ وَ لِمَنْ تَصْلُحُ وَ هَلْ يَكُونُ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ وَ كَيْفَ هِيَ فَقَالَ الشُّفْعَةُ جَائِزَةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَوَانٍ أَوْ أَرْضٍ أَوْ مَتَاعٍ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ شَرِيكَيْنِ لَا غَيْرِهِمَا فَبَاعَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ وَ إِنْ زَادَ عَلَى الِاثْنَيْنِ فَلَا شُفْعَةَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ . وَ رُوِيَ أَيْضاً أَنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا فِي الْأَرَضِينَ وَ الدُّورِ فَقَطْ .

8۔ یونس نے اپنے بعض آدمیوں سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا شفعہ کے بارے میں کہ یہ کس کیلئے ہے اور کس چیز میں ہے اور کس طرح درست ہوتا ہے؟ اور کیا حیوان میں شفعہ ہو سکتا ہے؟ اور یہ کیسے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا شفعہ جائز ہے ہر شے میں حیوان میں، زمین میں اور سامان میں جب چیز دو شریکوں کے درمیان ہو ان کے غیر کیلئے نہیں۔ پس ان دو میں سے ایک اپنا حصہ فروخت کرے تو اس کا شریک غیر سے زیادہ حقدار ہے اس کا۔ اور اگر شریک دو سے زائد ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو بھی شفعہ کا حق نہیں ہے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ "شفعہ نہیں ہوتا مگر زمین اور گھروں میں فقط"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) دَارٌ بَيْنَ قَوْمٍ اقْتَسَمُوهَا فَأَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قِطْعَةً وَ بَنَاهَا وَ تَرَكُوا بَيْنَهُمْ سَاحَةً فِيهَا مَمَرُّهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاشْتَرَى نَصِيبَ بَعْضِهِمْ أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ يَسُدُّ بَابَهُ وَ يَفْتَحُ بَاباً إِلَى الطَّرِيقِ أَوْ يَنْزِلُ مِنْ فَوْقِ الْبَيْتِ وَ يَسُدُّ بَابَهُ فَإِنْ أَرَادَ صَاحِبُ الطَّرِيقِ بَيْعَهُ فَإِنَّهُمْ أَحَقُّ بِهِ وَ إِلَّا فَهُوَ طَرِيقُهُ يَجِيءُ حَتَّى يَجْلِسَ عَلَى ذَلِكَ الْبَابِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے کاہلی سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک گروہ کا مشترکہ گھر تھا۔ انہوں نے اسے تقسیم کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے ٹکڑا لیا اور اسے تعمیر کیا اور انہوں نے اپنے درمیان جگہ چھوڑی کہ جس میں ان کا راستہ تھا۔ پس ایک شخص آتا ہے اور ان میں سے کسی ایک سے اس کا حصہ خرید تا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں لیکن اس کا دروازہ بند کرے اور دروازہ راستے کی طرف کھولے یا مکان کے اوپر سے آئے اور دروازہ بند کر دے اور اگر راستے والا خریدنا چاہے تو وہ اس کی نسبت زیادہ حق دار ہیں۔ کیونکہ وہ ان کا راستہ ہے جو کہ آتا ہے یہاں تک کہ دروازے پر بیٹھ جاتا ہے۔

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ الشُّفْعَةُ لَا تَكُونُ إِلَّا لِشَرِيكٍ لَمْ يُقَاسِمْ .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان سے، اس نے ابو العباس اور عبد الرحمن بن ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔"شفعہ نہیں ہوتا مگر اُن شریک کیلئے کہ جس نے تقسیم نہ لی ہو"

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا شُفْعَةَ فِي سَفِينَةٍ وَ لَا فِي نَهَرٍ وَ لَا فِي طَرِيقٍ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"کشتی، نہر اور راستے میں شفعہ نہیں ہے"

باب شِرَاءِ أَرْضِ الْخَرَاجِ مِنَ السُّلْطَانِ وَ أَهْلُهَا كَارِهُونَ وَ مَنِ اشْتَرَاهَا مِنْ أَهْلِهَا

(بادشاہ سے خراج کی زمین کا خریدنا جب کہ اس کے اہل کراہت کریں اور جو اس کے اہل سے خریدے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اكْتَرَى أَرْضاً مِنْ أَرْضِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنَ الْخَرَاجِ وَ أَهْلُهَا كَارِهُونَ وَ إِنَّمَا تَقَبَّلَهَا مِنَ السُّلْطَانِ لِعَجْزِ أَهْلِهَا عَنْهَا أَوْ غَيْرِ عَجْزٍ فَقَالَ إِذَا عَجَزَ أَرْبَابُهَا عَنْهَا فَلَكَ أَنْ تَأْخُذَهَا إِلَّا أَنْ يُضَارُّوا وَ إِنْ أَعْطَيْتَهُمْ شَيْئاً فَسَخَتْ أَنْفُسُ أَهْلِهَا لَكُمْ بِهَا فَخُذُوهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْهُمْ أَرْضاً مِنْ أَرَاضِي الْخَرَاجِ فَبَنَى فِيهَا أَوْ لَمْ يَبْنِ غَيْرَ أَنَّ أُنَاساً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ نَزَلُوهَا أَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ أُجُورَ الْبُيُوتِ إِذَا أَدَّوْا جِزْيَةَ رُءُوسِهِمْ قَالَ يُشَارِطُهُمْ فَمَا أَخَذَ بَعْدَ الشَّرْطِ فَهُوَ حَلَالٌ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن حکم اور حمید بن زیاد سے، اس نے حسن بن محمد سے، اس نے کئی ایک اصحاب سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اہل ذمہ کی خراج والی اراضی میں ٹھیکتا ہے (لیتا ہے) درحالیکہ اس کے اہل ناپسند کرتے ہیں۔ بے شک اس نے اسے بادشاہ سے لیا ہے۔ ان کے اہل کے عاجز ہونے کے سبب یا ان کے عجز کے بغیر۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب اس کے مالک اس سے عاجز آجائیں تو تمہیں حق ہے کہ اسے لو، مگر یہ کہ وہ نقصان دیں اور اگر تم انہیں کوئی چیز دو کہ جس کے ذریعے اس کے اہل کے نفوس تمہارے لیے پر سکون ہوں اور وہ اسے لے لیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو ان سے خراج والی زمین خریدتا ہے اور اس میں گھر بناتا ہے یا اسے پتہ نہیں ہوتا کہ اہل ذمہ کے لوگ آکر ان میں رہنا شروع کر دیتے ہیں کیا اس کیلئے جائز ہے کہ ان سے گھروں کا کرایہ لے۔ جب وہ جزیہ ادا کریں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان سے شرط کرے جو شرط کرنے کے بعد لیا جائے وہ حلال ہے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ أَرْضَ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا عَمَرُوهَا وَ أَحْيَوْهَا فَهِيَ لَهُمْ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اہل ذمہ کی اراضی خریدنے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ انہوں نے اسے آباد کیا اور زندگی دی پس یہ ان کی ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ عَنِ السَّابَاطِيِّ وَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُمْ سَأَلُوهُمَا عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ الدَّهَاقِينِ مِنْ أَرْضِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ انْتُزِعَتْ مِنْكَ أَوْ تُؤَدِّيَ عَنْهَا مَا عَلَيْهَا مِنَ الْخَرَاجِ قَالَ عَمَّارٌ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اشْتَرِهَا فَإِنَّ لَكَ مِنَ الْحَقِّ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس نے ساباطی اس نے زرارۃ سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے صادقین علیہما السلام سے سوال کیا۔ دھقانوں کی جزیہ والی زمین خریدنے کے متعلق تو فرمایا۔ جب ایسا ہے تو تم سے چھین لی جائے گی یا اس سے وہ خراج ادا کرو جو اس پر ہے" عمار نے کہا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنا رخ اقدس میری طرف کیا اور فرمایا۔"اسے خریدو یہ تمہارا حق ہے جتنا اس سے بھی زیادہ ہو سکے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ الذِّمَّةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا فَتَكُونُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ بِمَنْزِلَتِهِمْ تُؤَدِّي عَنْهَا كَمَا يُؤَدُّونَ قَالَ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النِّيلِ عَنْ أَرْضٍ اشْتَرَاهَا بِفَمِ النِّيلِ فَأَهْلُ الْأَرْضِ يَقُولُونَ هِيَ أَرْضُهُمْ وَ أَهْلُ الْأُسْتَانِ يَقُولُونَ هِيَ مِنْ أَرْضِنَا قَالَ لَا تَشْتَرِهَا إِلَّا بِرِضَا أَهْلِهَا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علاء سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا ذمی لوگوں کی زمین کی خریداری کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے البتہ تم ان کی جگہ پر ہو جاؤ گے۔ اس کا خراج ادا کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام سے اہل نیل میں سے ایک شخص نے سوال کیا۔ اس زمین کے بارے میں کہ جو اس نے نیل کے کنارے خریدی تھی۔ زمین والے کہتے ہیں کہ یہ ان کی زمین ہے اور اہل استان کہتے ہیں کہ یہ ان کی زمین ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اسے اس کے اہل کی رضا کے علاوہ نہ خریدو"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِي أَرْضَ خَرَاجٍ وَ قَدْ ضِقْتُ بِهَا ذَرْعاً قَالَ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّ قَائِمَنَا لَوْ قَدْ قَامَ كَانَ نَصِيبُكَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْهَا وَ لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا (**عليه السلام**) كَانَ الْأُسْتَانُ أَمْثَلَ مِنْ قَطَائِعِهِمْ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے، اس نے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میرے پاس خراج کی زمین ہے اور اس کے ذریعے میری گردن میں پھندا تنگ ہو گیا ہے۔" راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے کافی دیر سکوت اختیار کیا اور پھر فرمایا۔"اگر ہمارا قائم علیہ السلام آ جائے تو تمہارا حصہ زمین میں اس سے زیادہ ہو گا اور اگر ہمارے قائم علیہ السلام نے قیام فرمایا تو استان ان کی جاگیروں سے افضل ہو گی۔"

باب سُخْرَةِ الْعُلُوجِ وَ النُّزُولِ عَلَيْهِمْ

(عجمی کافروں سے بیگار لینا اور ان کے پاس مہمان ٹھہرنا)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ السُّخْرَةِ فِي الْقُرَى وَ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الْعُلُوجِ وَ الْأَكَرَةِ فِي الْقُرَى فَقَالَ اشْتَرِطْ

عَلَيْهِمْ فَمَا اشْتُرِطَ عَلَيْهِمْ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَ السُّخْرَةِ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ لَكَ وَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً حَتَّى تُشَارِطَهُمْ وَ إِنْ كَانَ كَالْمُسْتَيْقِنِ إِنَّ كُلَّ مَنْ نَزَلَ تِلْكَ الْقَرْيَةَ أُخِذَ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ بَنَى فِي حَقٍّ لَهُ إِلَى جَنْبِ جَارٍ لَهُ بُيُوتاً أَوْ دَاراً فَتَحَوَّلَ أَهْلُ دَارِ جَارٍ لَهُ أَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهُمْ وَ هُمْ كَارِهُونَ فَقَالَ هُمْ أَحْرَارٌ يَنْزِلُونَ حَيْثُ شَاءُوا وَ يَتَحَوَّلُونَ حَيْثُ شَاءُوا .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعة سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان، اور محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے اسماعیل فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ یں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ قصبوں میں بیگار کے متعلق اور جو کچھ عجمی کافروں سے لیا جاتا ہے اور قصبوں میں پگڑی لینے کے متعلق تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ان پر شرط کرو۔ پس جو تم ان پر شرط لگاؤ درہم یا بیگار یا اس کے علاوہ کچھ اور تو وہ تمہارا حق ہے لیکن تمہیں حق نہیں ہے کہ تم ان سے شرط نہ کرنے تک کوئی چیز لو۔ اگرچہ وہ یقینی ہی کیوں نہ ہو۔ ہر وہ کہ جو ان قصبوں میں اترے گا اس سے یہ لیا جائے گا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنے ہمسائے کی ایک جانب اپنے حق میں گھر یا مکان بناتا ہے اور گھر والا اپنے ہمسایوں کو دینے پر اصرار کرتا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ انہیں دے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، وہ آزاد ہیں جہاں چاہیں رہیں اور جہاں چاہیں گھر بنائیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ وَصَّى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَلِيّاً (**عليه السلام**) عِنْدَ مَوْتِهِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ لَا يُظْلَمُ الْفَلَّاحُونَ بِحَضْرَتِكَ وَ لَا يَزْدَادُ عَلَى أَرْضٍ وَضَعْتَ عَلَيْهَا وَ لَا سُخْرَةَ عَلَى مُسْلِمٍ يَعْنِي الْأَجِيرَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے علی الازرق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رحلت کے وقت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی "اے علی علیہ السلام! تمہارے سامنے کرایہ پر دینے والے ظلم نہ کریں؟ اور جس زمین میں چھوٹ دی گئی ہے اس میں اضافہ نہ کریں اور نہ ہی مسلم کرایہ دار سے بیگار لیں"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ لَا تُسَخِّرُوا الْمُسْلِمِينَ وَ مَنْ سَأَلَكُمْ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ فَقَدِ اعْتَدَى فَلَا تُعْطُوهُ وَ كَانَ يَكْتُبُ يُوصِي بِالْفَلَّاحِينَ خَيْراً وَ هُمُ الْأَكَّارُونَ .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام اپنے عمالوں (گورنروں) کو تحریر فرمایا کرتے تھے۔ مسلمانوں سے بیگار مت لو۔ اور جو تم سے حق سے زیادہ مانگے اس نے خلاف ورزی کی اسے کچھ مت دو۔ اور آپ علیہ السلام کرایہ پر دینے والوں کو لکھتے تو انہیں بھلائی کی وصیت کرتے جب کہ وہ پگڑی لینے والے تھے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ النُّزُولُ عَلَى أَهْلِ الْخَرَاجِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل خراج کے پاس تین دن تک مہمان رہ کر ٹیکس وصول کیا جا سکتا ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يُنْزَلُ عَلَى أَهْلِ الْخَرَاجِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل خراج کے پاس تین دن مہمان رہو۔"

باب الدَّلَالَةِ فِي الْبَيْعِ وَ أَجْرِهَا وَ أَجْرِ السِّمْسَارِ

(بیع میں دلالی، اس کی اجرت اور لوگوں کیلئے خریداری کرنے والے کی اجرت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَدُلُّ عَلَى الدُّورِ وَ الضِّيَاعِ وَ يَأْخُذُ عَلَيْهِ الْأَجْرَ قَالَ هَذِهِ أُجْرَةٌ لَا بَأْسَ بِهَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن بشار سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ مکانوں اور جائیدادوں کی دلالی کرتا ہے اور اس پر اجرت لیتا ہے۔ فرمایا "اس اجرت میں کوئی قباحت نہیں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ لَهُ إِنَّا نَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَشْتَرِي لَنَا الْأَرْضَ وَ الْغُلَامَ وَ الدَّارَ وَ الْخَادِمَ وَ نَجْعَلُ لَهُ جُعْلًا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم وغیرہ سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا پس آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ہم کسی آدمی کو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے گھر یا غلام یا زمین یا خادم خریدے اور ہم اس کیلئے اجرت مقرر کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا مِنْ أَصْحَابِ الرَّقِيقِ قَالَ اشْتَرَيْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جَارِيَةً فَنَاوَلَنِي أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ فَأَبَيْتُ فَقَالَ لَتَأْخُذَنَّ فَأَخَذْتُهَا وَ قَالَ لَا تَأْخُذْ مِنَ الْبَائِعِ .

3۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کیلئے ایک کنیز خریدی پس آپ علیہ السلام نے مجھے چار دینار دینا چاہے تو میں نے (از راہ شرم کہ امام علیہ السلام سے اجرت لوں؟) انکار کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم انہیں ہر گز ہر گز لو" پس میں نے لے لئے اور فرمایا "فروخت کرنے والے سے مت لو"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ لَهُ رُبَّمَا أَمَرْنَا الرَّجُلَ فَيَشْتَرِي لَنَا الْأَرْضَ وَ الدَّارَ وَ الْغُلَامَ وَ الْجَارِيَةَ وَ نَجْعَلُ لَهُ جُعْلًا قَالَ لَا بَأْسَ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ بسا اوقات ہم کسی آدمی کو حکم دیتے ہیں تو وہ ہمارے لیے زمین یا گھر یا غلام یا کنیز خریدتا ہے اور ہم اس کیلئے کچھ اجرت مقرر کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں"

5- وَ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالُوا قَالَا لَا بَأْسَ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ إِنَّمَا هُوَ يَشْتَرِي لِلنَّاسِ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ وَ إِنَّمَا هُوَ مِثْلُ الْأَجِيرِ .

5۔ ان دونوں سے، انہوں نے ابن محبوب سے، اس نے ابی ولاد سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام نے فرمایا۔ "لوگوں کیلئے خریداری کرنے والے کی اجرت میں کوئی قباحت نہیں۔ بے شک وہ ہر آئے دن شے معلوم کے عوض لوگوں کیلئے خریداری کرتا رہتا ہے اور بے شک وہ مزدور کی مثل ہے"

باب مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ (ذمی کافر سے شراکت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُشَارِكَ الذِّمِّيَّ وَ لَا يُبْضِعَهُ بِضَاعَةً وَ لَا يُودِعَهُ وَدِيعَةً وَ لَا يُصَافِيَهُ الْمَوَدَّةَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن ریاب سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مسلم مرد کو زیب نہیں کہ وہ ذمی (کافر) سے شراکت کرے۔ نہ تو اسے اپنی جمع پونجی دے اور نہ ہی امانت دے اور نہ اس سے خالص محبت کرے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) كَرِهَ مُشَارَكَةَ الْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ وَ الْمَجُوسِيِّ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً لَا يَغِيبُ عَنْهَا الْمُسْلِمُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام یہودی، نصرانی اور مجوسی کو کاروبار میں شریک بنانے کو ناپسند فرماتے تھے۔ ماسوائے اس صورت کے کہ جب تجارت سامنے ہو اور اس سے مسلمان غائب نہ ہو۔"

باب الِاسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ

(بیع کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد قیمت کم کرنے کی درخواست)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ اشْتَرَيْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جَارِيَةً فَلَمَّا ذَهَبْتُ أَنْقُدُهُمُ الدَّرَاهِمَ قُلْتُ أَسْتَحِطُّهُمْ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نَهَى عَنِ الِاسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کیلئے کنیز خریدی۔ جب میں انہیں دراہم دینے گیا تو میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا ان سے رعایت کی درخواست کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سودے کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد قیمت میں رعایت طلب کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بِجَارِيَةٍ أَعْرِضُهَا فَجَعَلَ يُسَاوِمُنِي وَ أُسَاوِمُهُ ثُمَّ بِعْتُهَا إِيَّاهُ فَضَمَّ عَلَى يَدِي قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا سَاوَمْتُكَ لِأَنْظُرَ الْمُسَاوَمَةُ تَنْبَغِي أَوْ لَا تَنْبَغِي وَ قُلْتُ قَدْ حَطَطْتُ عَنْكَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَقَالَ هَيْهَاتَ أَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ الضَّمَّةِ أَ مَا بَلَغَكَ قَوْلُ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) الْوَضِيعَةُ بَعْدَ الضَّمَّةِ حَرَامٌ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے معاویہ بن عمار سے، اس نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک کنیز لے کر حاضر ہوا۔ میں نے آپ علیہ السلام کو فروخت کیلئے پیش کی۔ پس آپ علیہ السلام مجھ سے اور میں ان سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے۔ پھر میں نے وہ کنیز آپ علیہ السلام کو بیچ دی۔ پس آپ علیہ السلام نے سودا پکا کرنے کیلئے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! بے شک میں نے آپ علیہ السلام سے بھاؤ تاؤ کیا۔ اب میں اس بھاؤ میں آپؑ کیلئے رعایت کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام چاہیں یا نہ چاہیں اور میں نے عرض کی۔ میں آپ علیہ السلام سے دس درہم کم کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ دور دور! ہاں مگر یہ کہ اس کو ہاتھ ملانے سے قبل ہونا تھا کیا تم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نہیں پہنچا کہ سودے پر ہاتھ ملانے کے بعد رعایت حرام ہے۔

باب حَزْرِ الزَّرْعِ (کھیتی کا تخمینہ)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِنَّ لَنَا أَكَرَةً فَنُزَارِعُهُمْ فَيَجِيئُونَ وَ يَقُولُونَ لَنَا قَدْ حَزَرْنَا هَذَا الزَّرْعَ بِكَذَا وَ كَذَا فَأَعْطُونَاهُ وَ نَحْنُ نَضْمَنُ لَكُمْ أَنْ نُعْطِيَكُمْ حِصَّتَكُمْ عَلَى هَذَا الْحَزْرِ فَقَالَ وَ قَدْ بَلَغَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَذَا قُلْتُ فَإِنَّهُ يَجِيءُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَنَا إِنَّ الْحَزْرَ لَمْ يَجِئْ كَمَا حَزَرْتُ وَ قَدْ نَقَصَ قَالَ فَإِذَا زَادَ يَرُدُّ عَلَيْكُمْ قُلْتُ لَا قَالَ فَلَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوهُ بِتَمَامِ الْحَزْرِ كَمَا أَنَّهُ إِذَا زَادَ كَانَ لَهُ كَذَلِكَ إِذَا نَقَصَ كَانَ عَلَيْهِ .

1۔ علی بن محمد نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ "ہمارے کرایہ وصول کرنے والے ہیں کہ ہم ان کی زراعت کرتے ہیں پس وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نے اس کھیتی کا تخمینہ لگایا ہے۔ اتنے اتنے میں پس تم ہمیں وہ کھیتی دے دو۔ اور ہم ضمانت دیتے ہیں کہ اس میں سے تمہارا حصہ تمہیں دیں گے، آپ علیہ السلام نے فرمایا ۔اور کیا تم کو پہنچا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ پس وہ اس کے بعد آتا ہے اور اس میں کہتا ہے کہ تخمینہ ویسا نہیں ہوا جیسا میں نے تخمینہ لگایا اور اس میں نقصان ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اس میں اضافہ واقع ہوتا ہے تو کیا وہ تمہیں واپس کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں حق ہے کہ تم اس سے پورا تخمینہ لو جس طرح کہ جب اس میں زیادہ ہو تو اس کا ہوتا ہے تو اسی طرح جب کم ہو تو اس پر ہے۔"

باب إِجَارَةِ الْأَجِيرِ وَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ (مزدور کی مزدوری اور اس پر واجب)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ بِأُجْرَةٍ مَعْلُومَةٍ فَيَبْعَثُهُ فِي ضَيْعَةٍ فَيُعْطِيهِ رَجُلٌ آخَرُ دَرَاهِمَ وَ يَقُولُ اشْتَرِ بِهَذَا كَذَا وَ كَذَا وَ مَا رَبِحْتَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَقَالَ إِذَا أَذِنَ لَهُ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو مقرر شدہ اجرت پر مزدور بناتا ہے۔ پس وہ اسے جائیداد میں بھیجتا ہے۔ پس اسے دوسرا آدمی درہم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ان سے یہ یہ لو اور جو نفع ہو گا وہ تمھارے اور میرے درمیان برابر ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اسے مزدوری پر لینے والا اس کی اجازت دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا بِنَفَقَةٍ وَ دَرَاهِمَ مُسَمَّاةٍ عَلَى أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى أَرْضٍ فَلَمَّا أَنْ قَدِمَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَدْعُوهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الشَّهْرَ وَ الشَّهْرَيْنِ فَيُصِيبُ عِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ عَنْ نَفَقَةِ الْمُسْتَأْجِرِ فَنَظَرَ الْأَجِيرُ إِلَى مَا كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ فِي الشَّهْرِ إِذَا هُوَ لَمْ يَدْعُهُ فَكَافَأَهُ الَّذِي يَدْعُوهُ فَمِنْ مَالِ مَنْ تِلْكَ الْمُكَافَأَةُ أَ مِنْ مَالِ الْأَجِيرِ أَوْ مِنْ مَالِ الْمُسْتَأْجِرِ قَالَ إِنْ كَانَ فِي مَصْلَحَةِ الْمُسْتَأْجِرِ فَهُوَ مِنْ مَالِهِ وَ إِلَّا فَهُوَ عَلَى الْأَجِيرِ وَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا بِنَفَقَةٍ مُسَمَّاةٍ وَ لَمْ يُفَسِّرْ شَيْئاً عَلَى أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى أَرْضٍ أُخْرَى فَمَا كَانَ مِنْ مَئُونَةِ الْأَجِيرِ مِنْ غَسْلِ الثِّيَابِ وَ الْحَمَّامِ فَعَلَى مَنْ قَالَ عَلَى الْمُسْتَأْجِرِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے سلیمان بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو نفقہ اور کچھ معین درہموں کے عوض مزدور بناتا ہے اس لیے کہ اسے زمینوں پر بھیجے گا۔ پس جب وہ واپس آتا ہے تو اس کے دوستوں میں سے ایک آکر اسے مہینے یا دو مہینے کے لیے اپنے گھر کی دعوت دے کر لے جاتا ہے۔ پس اسے وہاں سے کچھ ایسا ملتا ہے کہ جو اسے مستاجر کے نفقہ سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ پس مزدور دیکھتا ہے کہ مہینے میں اس پر کتنا خرچ ہوا ہے اگر وہ اسے نہ چھوڑے تو پس دعوت دینے والے نے اس کا یہ خرچ پورا کیا۔ پس اس مکافات کا مال اجیر (مزدور) کے مال سے ہو گا یا مستاجر کے مال سے ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر مستاجر کی مصلحت میں ہو تو وہ اس کا مال ہے بصورت دیگر مزدور پر قرض ہو گا۔ اور میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو معین خرچ پر مزدور بناتا ہے اور تفصیل نہیں بتاتا کہ اسے کسی دوسرے علاقے میں بھیجے گا۔ پس مزدور کا جو خرچ ہے کپڑے دھونے اور حمام وغیرہ جانے کا کس پر ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مستاجر پر"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَأْتِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ اكْتُبْ لِي بِدَرَاهِمَ فَيَقُولُ لَهُ آخُذُ مِنْكَ وَ أَكْتُبُ لَكَ [بَيْنَ يَدَيْهِ] قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مَمْلُوكاً فَقَالَ الْمَمْلُوكُ أَرْضِ مَوْلَايَ بِمَا شِئْتَ وَ لِي عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا دَرَاهِمَ مُسَمَّاةً فَهَلْ يَلْزَمُ الْمُسْتَأْجِرَ وَ هَلْ يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ قَالَ لَا يَلْزَمُ الْمُسْتَأْجِرَ وَ لَا يَحِلُّ لِلْمُلُوكِ .

3۔ احمد بن محمد نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن اسماعیل بن عمار سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص دوسرے شخص کے پاس جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ "میرے لیے اتنے درہم لکھو" تو وہ کہتا ہے کہ میں تم سے لیتا ہوں اور تمھارے سامنے تمھارے لیے لکھ دیتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے؟ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو مملوک (غلام) کو مزدوری پر لینا چاہتا ہے تو مملوک (غلام) کہتا ہے۔ میرے مالک کو راضی کرو جس سے چاہو تمھاری مرضی مگر میرے تم پر اتنے اتنے معین درہم ہوں گے۔ کیا ایسا کرنا مستاجر کے لیے ضروری اور مملوک (غلام) کے لیے جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مستاجر کے لیے لازمی نہیں اور نہ ہی مملوک (غلام) کے لیے جائز ہے۔"

باب كَرَاهَةِ اسْتِعْمَالِ الْأَجِيرِ قَبْلَ مُقَاطَعَتِهِ عَلَى أُجْرَتِهِ وَ تَأْخِيرِ إِعْطَائِهِ بَعْدَ الْعَمَلِ

(طے کرنے سے پہلے مزدور کا اپنی مزدوری استعمال کرنے اور کام کے بعد اس کی اجرت میں تاخیر کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرِّضَا (**عليه السلام**) فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِيَ انْصَرِفْ مَعِي فَبِتْ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ إِلَى دَارِهِ مَعَ الْمُعَتِّبِ فَنَظَرَ إِلَى غِلْمَانِهِ يَعْمَلُونَ بِالطِّينِ أَوَارِيَ الدَّوَابِّ وَ غَيْرَ ذَلِكَ وَ إِذَا مَعَهُمْ أَسْوَدُ لَيْسَ مِنْهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الرَّجُلُ مَعَكُمْ فَقَالُوا يُعَاوِنُنَا وَ نُعْطِيهِ شَيْئاً قَالَ قَاطَعْتُمُوهُ عَلَى أُجْرَتِهِ فَقَالُوا لَا هُوَ يَرْضَى مِنَّا بِمَا نُعْطِيهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَضْرِبُهُمْ بِالسَّوْطِ وَ غَضِبَ لِذَلِكَ غَضَباً شَدِيداً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَ تُدْخِلُ عَلَى نَفْسِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ نَهَيْتُهُمْ عَنْ مِثْلِ هَذَا غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ يَعْمَلَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى يُقَاطِعُوهُ أُجْرَتَهُ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَعْمَلُ لَكَ شَيْئاً بِغَيْرِ مُقَاطَعَةٍ ثُمَّ زِدْتَهُ لِذَلِكَ الشَّيْءِ ثَلَاثَةَ أَضْعَافٍ عَلَى أُجْرَتِهِ إِلَّا ظَنَّ أَنَّكَ قَدْ نَقَصْتَهُ أُجْرَتَهُ وَ إِذَا قَاطَعْتَهُ ثُمَّ أَعْطَيْتَهُ أُجْرَتَهُ حَمِدَكَ عَلَى الْوَفَاءِ فَإِنْ زِدْتَهُ حَبَّةً عَرَفَ ذَلِكَ لَكَ وَ رَأَى أَنَّكَ قَدْ زِدْتَهُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت کی ہے کہ میں اپنے کسی کام کے سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا پس میں نے ارادہ کیا کہ اپنے گھر واپس پلٹوں تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ "میرے ساتھ آؤ اور میرے پاس ایک رات رکو، پس میں آپ علیہ السلام کے ساتھ چل پڑا اور معتب کے ساتھ آپ کے مکان میں داخل ہوا پس آپ علیہ السلام نے اپنے غلاموں کی طرف دیکھا کہ وہ جانور باندھنے کی جگہ وغیرہ کا مٹی کے ساتھ کام کر رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک حبشی تھا جو ان میں سے نہیں تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمھارے ساتھ یہ آدمی کون ہے؟ انہوں نے عرض کی "یہ ہماری مدد کر رہا ہے اور ہم اسے کوئی چیز دیں گے "آپ علیہ السلام نے فرمایا" کیا تم نے اس سے اس کی اجرت طے کی ہے" انہوں نے عرض کی "نہیں" وہ راضی ہے اسی بات پر کہ ہم جو کچھ چاہیں اسے دیں" پس آپ علیہ السلام ان کی طرف مڑے اور انہیں چھڑی سے مارا اور اس بات پر شدید پر جلال ہوئے میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! خود پر اس کا اثر نہ لیں" آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ میں نے انہیں پہلے ہی منع کیا ہوا ہے۔ اس قسم کے کام سے کئی مرتبہ کہ ان کے ساتھ کوئی طے کیے بغیر کوئی کام کرے ہاں البتہ جب اس کی اجرت طے کر لیں تو (مضائقہ نہیں ہے) جان لو! کوئی ایک بھی جو تمہارے لیے بغیر طے کیے کام کرتا ہے پھر تم اسے تین گنا زیادہ اجرت بھی دے دو تو بھی گمان کرتا ہے کہ تم نے اس کی اجرت کم دی ہے۔ پھر جب تم طے کر کے اسے اجرت دو تو پوری دینے پر تمہاری تعریف کرتا ہے اور اگر تم ایک دانہ بھی زیادہ دو گے تو وہ جانے گا اور دیکھے گا کہ تم نے اسے زیادہ دیا ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الْحَمَّالِ وَ الْأَجِيرِ قَالَ لَا يَجِفُّ عَرَقُهُ حَتَّى تُعْطِيَهُ أُجْرَتَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حشام بن حکم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے بار بردار اور مزدور کے بارے میں فرمایا:۔ "اس کا پسینہ خشک نہ ہونے پائے کہ تم اسے اس کی اجرت دے دو"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ تَكَارَيْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَوْماً يَعْمَلُونَ فِي بُسْتَانٍ لَهُ وَ كَانَ أَجَلُهُمْ إِلَى الْعَصْرِ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ لِمُعَتِّبٍ أَعْطِهِمْ أُجُورَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُمْ .

www.hubeali.com

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے حنان سے، اس نے شعیب سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے لیے ایک گروہ کرائے پر لیا جو آپ کے باغیچہ میں کام کرتے تھے اور ان کی مدت عصر کے وقت تک ہوتی تھی جب وہ کام سے فارغ ہوتے تو آپ علیہ السلام معتب سے فرماتے " انہیں ان کی اجرتیں ان کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْتَعْمِلَنَّ أَجِيراً حَتَّى يُعْلِمَهُ مَا أَجْرُهُ وَ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيراً ثُمَّ حَبَسَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَ إِنْ هُوَ لَمْ يَحْبِسْهُ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:۔" جو بھی اللہ عزّ و جلّ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو مزدور کو اس وقت تک ہر گز کام میں نہ لائے جب تک اسے اس کی مزدوری نہ بتا دے۔ اور جو مزدور کو مزدوری پر لے پھر اسے نماز جمعہ امام علیہ السلام کی معصیت میں ادا کی جائے کو روکے اور اس کا پیٹ اس کے گناہ کے سبب آگ سے بھرا جائے گا۔ اور اگر وہ اسے نہ روکے اور وہ خود ہی نہ جائے تو اجر میں برابر کے شریک ہوں گے۔

باب الرَّجُلِ يَكْتَرِي الدَّابَّةَ فَيُجَاوِزُ بِهَا الْحَدَّ أَوْ يَرُدُّهَا قَبْلَ الِانْتِهَاءِ إِلَى الْحَدِّ

(آدمی چوپایہ کرایہ پر لے اور مقرر حد سے تجاوز کر جائے یا مقرر حد سے پہلے واپس کر دے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ اكْتَرَى دَابَّةً إِلَى مَكَانٍ مَعْلُومٍ فَجَاوَزَهُ قَالَ يُحْسَبُ لَهُ الْأَجْرُ بِقَدْرِ مَا جَاوَزَ وَ إِنْ عَطِبَ الْحِمَارُ فَهُوَ ضَامِنٌ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حسن صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک معین مقام تک کے لیے چوپایہ کو کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس سے تجاوز کرتا ہے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس سے تجاوز کی مقدار کا حساب سے اجر لے گا اور اگر گدھا مر جائے تو وہ ضامن ہو گا"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِي الدَّابَّةَ فَيَقُولُ اكْتَرَيْتُهَا مِنْكَ إِلَى مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ جَاوَزْتُهُ فَلَكَ كَذَا وَ كَذَا زِيَادَةً وَ يُسَمِّي ذَلِكَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ كُلِّهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علا سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو چوپایہ کرائے پر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ "میں تم سے اسے فلاں فلاں مقام تک کے لیے کرائے پر لیتا ہوں اور اگر میں اس سے تجاوز کروں تو تمہارے لیے اتنا اتنا زیادہ دوں گا اور اسے معین کر لیا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔" اس سب میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ رَجُلٍ] عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ تَكَارَى دَابَّةً إِلَى مَكَانٍ مَعْلُومٍ فَنَفَقَتِ الدَّابَّةُ قَالَ إِنْ كَانَ جَازَ الشَّرْطَ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ إِنْ دَخَلَ وَادِياً لَمْ يُوثِقْهَا فَهُوَ ضَامِنٌ وَ إِنْ سَقَطَتْ فِي بِئْرٍ فَهُوَ ضَامِنٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَسْتَوْثِقْ مِنْهَا .

3۔ احمد بن محمد نے (ایک شخص سے) اس نے ابی المغراء سے۔ اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مقام معلوم تک کے لیے چوپایہ کرائے پر لے۔ فرمایا: اگر شرط تجاوز کرے تو وہ ضامن ہو گا۔ اور اگر وہ وادی میں داخل ہوا اور اسے نہ باندھے تو وہ ضامن ہو گا اور اگر وہ کنویں میں گر جائے تو بھی وہ ضامن ہو گا کیونکہ اس نے اسے اس سے دور نہیں باندھا تھا۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ الْمَدِينَةِ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي تَكَارَيْتُ هَذَا يُوَافِي بِيَ السُّوقَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ كِرَاءٌ قَالَ فَدَعَوْتُهُ وَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَذْهَبَ بِحَقِّهِ وَ قُلْتُ لِلْآخَرِ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ كُلَّ الَّذِي عَلَيْهِ اصْطَلِحَا فَتَرَادَّا بَيْنَكُمَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے صفوان سے، اس نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا" میںؑ مدینہ کے قاضیوں میں سے ایک قاضی کے پاس بیٹھا تھا کہ دو شخص اس کے پاس آئے اور انہیں ایک نے کہا۔ میں نے اسے کرایہ پر لیا کہ بازار میں فلاں فلاں دن تک میرے ساتھ رہے مگر اس نے ایسا نہیں کیا؟ قاضی نے کہا۔ اس کا کوئی کرایہ نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا میںؑ نے اسے پکارا اور اسے کہا" اے عبد اللہ تمہارے لیے جائز نہیں کہ تو اس کا حق ختم کرے اور میں نے دوسرے کو کہا" تمہارے لیے حق نہیں کہ تم اس سے طے شدہ پورا پورا لو۔ پس تمہارے درمیان لین دین کے ذریعے معاملہ ہو گا"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ قَاضٍ مِنَ الْقُضَاةِ وَ عِنْدَهُ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) جَالِسٌ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي تَكَارَيْتُ إِبِلَ هَذَا الرَّجُلِ لِيَحْمِلَ لِي مَتَاعاً إِلَى بَعْضِ الْمَعَادِنِ فَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ أَنْ يُدْخِلَنِي الْمَعْدِنَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا لِأَنَّهَا سُوقٌ أَتَخَوَّفُ أَنْ يَفُوتَنِي فَإِنِ احْتُبِسْتُ عَنْ ذَلِكَ حَطَطْتُ مِنَ الْكِرَى لِكُلِّ يَوْمٍ أَحْتَبِسُهُ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنَّهُ حَبَسَنِي عَنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً فَقَالَ الْقَاضِي هَذَا شَرْطٌ فَاسِدٌ وَفِّهِ كِرَاهُ فَلَمَّا قَامَ الرَّجُلُ أَقْبَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَقَالَ شَرْطُهُ هَذَا جَائِزٌ مَا لَمْ يُحِطَّ بِجَمِيعِ كِرَاهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے محمد حلبی سے روایت کی ہے کہ میں قاضیوں میں سے ایک قاضی کے پاس بیٹھا تھا اور اس کے پاس ابو جعفر علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے کہ قاضی کے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک نے کہا:۔ میں نے اس شخص کا اونٹ کرائے پر لیا تا کہ میرا سامان کسی منڈی تک لے جائے اور میں نے اس سے شرط کیا کہ مجھے اس منڈی میں فلاں فلاں دن پہنچائے کیونکہ اس دن بازار تھا۔ مجھے خوف ہے کہ تو مجھے بازار تک نہ پہنچائے گا پس اگر تو نے نہ پہنچایا تو میں تمہارے کرائے سے یہ دن کے حساب سے اتنا اتنا روک لوں گا۔ اور اس نے مجھے اس وقت سے اتنا اتنا دن تاخیر کی۔ قاضی نے کہا" یہ شرط فاسد ہے پس اسے پورا کرایہ دو۔ جب آدمی اٹھا تو ابو جعفر علیہ السلام نے اپنا رخ انور میری طرف کیا اور فرمایا" اس کی شرط جائز ہے اگر وہ اس کا پورا کرایہ نہ روکے تو"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ اكْتَرَيْتُ بَغْلًا إِلَى قَصْرِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ذَاهِباً وَ جَائِياً بِكَذَا وَ كَذَا وَ خَرَجْتُ فِي طَلَبِ غَرِيمٍ لِي فَلَمَّا صِرْتُ قُرْبَ قَنْطَرَةِ الْكُوفَةِ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى النِّيلِ فَتَوَجَّهْتُ نَحْوَ النِّيلِ فَلَمَّا أَتَيْتُ النِّيلَ خُبِّرْتُ أَنَّ صَاحِبِي تَوَجَّهَ إِلَى بَغْدَادَ فَاتَّبَعْتُهُ وَ ظَفِرْتُ بِهِ وَ فَرَغْتُ مِمَّا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ رَجَعْنَا إِلَى الْكُوفَةِ وَ كَانَ ذَهَابِي وَ مَجِيئِي خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَأَخْبَرْتُ صَاحِبَ الْبَغْلِ بِعُذْرِي وَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَحَلَّلَ مِنْهُ مِمَّا صَنَعْتُ وَ أُرْضِيَهُ فَبَذَلْتُ لَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَماً فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَتَرَاضَيْنَا بِأَبِي حَنِيفَةَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالْقِصَّةِ وَ أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لِي وَ مَا صَنَعْتَ بِالْبَغْلِ فَقُلْتُ قَدْ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ سَلِيماً قَالَ نَعَمْ بَعْدَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا تُرِيدُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ أُرِيدُ كِرَى بَغْلِي فَقَدْ حَبَسَهُ عَلَيَّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَقَالَ مَا أَرَى لَكَ حَقّاً لِأَنَّهُ اكْتَرَاهُ إِلَى قَصْرِ ابْنِ هُبَيْرَةَ فَخَالَفَ وَ رَكِبَهُ إِلَى النِّيلِ وَ إِلَى بَغْدَادَ فَضَمِنَ قِيمَةَ الْبَغْلِ وَ سَقَطَ الْكِرَى فَلَمَّا رَدَّ الْبَغْلَ سَلِيماً وَ قَبَضْتَهُ لَمْ يَلْزَمْهُ الْكِرَى قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ وَ جَعَلَ صَاحِبُ الْبَغْلِ يَسْتَرْجِعُ فَرَحِمْتُهُ مِمَّا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَأَعْطَيْتُهُ شَيْئاً وَ تَحَلَّلْتُ مِنْهُ فَحَجَجْتُ تِلْكَ السَّنَةَ فَأَخْبَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بِمَا أَفْتَى بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا الْقَضَاءِ وَ شِبْهِهِ تَحْبِسُ السَّمَاءُ مَاءَهَا وَ تَمْنَعُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي

عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَمَا تَرَى أَنْتَ قَالَ أَرَى لَهُ عَلَيْكَ مِثْلَ كِرَى بَغْلٍ ذَاهِباً مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى النِّيلِ وَ مِثْلَ كِرَى بَغْلٍ رَاكِباً مِنَ النِّيلِ إِلَى بَغْدَادَ وَ مِثْلَ كِرَى بَغْلٍ مِنْ بَغْدَادَ إِلَى الْكُوفَةِ تُوَفِّيهِ إِيَّاهُ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ عَلَفْتُهُ بِدَرَاهِمَ فَلِي عَلَيْهِ عَلَفُهُ فَقَالَ لَا لِأَنَّكَ غَاصِبٌ فَقُلْتُ أَ رَأَيْتَ لَوْ عَطِبَ الْبَغْلُ وَ نَفَقَ أَ لَيْسَ كَانَ يَلْزَمُنِي قَالَ نَعَمْ قِيمَةُ بَغْلٍ يَوْمَ خَالَفْتَهُ قُلْتُ فَإِنْ أَصَابَ الْبَغْلَ كَسْرٌ أَوْ دَبَرٌ أَوْ غَمْزٌ فَقَالَ عَلَيْكَ قِيمَةُ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَ الْعَيْبِ يَوْمَ تَرُدُّهُ عَلَيْهِ قُلْتُ فَمَنْ يَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ وَ هُوَ إِمَّا أَنْ يَحْلِفَ هُوَ عَلَى الْقِيمَةِ فَتَلْزَمَكَ فَإِنْ رَدَّ الْيَمِينَ عَلَيْكَ فَحَلَفْتَ عَلَى الْقِيمَةِ لَزِمَهُ ذَلِكَ أَوْ يَأْتِيَ صَاحِبُ الْبَغْلِ بِشُهُودٍ يَشْهَدُونَ أَنَّ قِيمَةَ الْبَغْلِ حِينَ أَكْرَى كَذَا وَ كَذَا فَيَلْزَمَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُهُ دَرَاهِمَ وَ رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَنِي فَقَالَ إِنَّمَا رَضِيَ بِهَا وَ حَلَّلَكَ حِينَ قَضَى عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْجَوْرِ وَ الظُّلْمِ وَ لَكِنِ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَأَخْبِرْهُ بِمَا أَفْتَيْتُكَ بِهِ فَإِنْ جَعَلَكَ فِي حِلٍّ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو وَلَّادٍ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ مِنْ وَجْهِي ذَلِكَ لَقِيتُ الْمُكَارِيَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا أَفْتَانِي بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ قُلْتُ لَهُ قُلْ مَا شِئْتَ حَتَّى أُعْطِيَكَهُ فَقَالَ قَدْ حَبَّبْتَ إِلَيَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) وَ وَقَعَ فِي قَلْبِي لَهُ التَّفْضِيلُ وَ أَنْتَ فِي حِلٍّ وَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ الَّذِي أَخَذْتُ مِنْكَ فَعَلْتُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو ولاد حناط سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک خچر قصر ابن ہبیرہ تک کے لیے آنے جانے میں کرایہ پر لیا اتنے اتنے میں اور میں اپنے مقروض کی تلاش میں نکل پڑا اور جب میں کوفہ کی چوکی کے قریب پہنچا تو مجھے پتہ چلا کہ میرا دوست نیل کی طرف گیا ہے پس میں بھی نیل کی طرف چل پڑا اور جب میں نیل پہنچا تو پتا چلا کر میرا دوست بغداد گیا ہے پس میں اس کے پیچھے گیا اور اسے ملنے میں کامیاب ہو گیا جب اس کے اور میرے درمیان معاملہ سے میں فارغ ہوا اور ہم کوفہ کی طرف واپس پلٹے تو میرا آنا جانا پندرہ دنوں کا تھا میں نے خچر کے مالک کو اپنی مجبوری بتائی اور میں چاہتا تھا کہ جو میں نے کیا اس سے جان چھڑاؤں اور اسے راضی کروں پس میں نے اس کے لیے پندرہ درہم کا خرچہ پیش کیا مگر اس نے قبول کرنے سے انکار کیا اور ہم ابو حنیفہ سے فیصلہ کرانے پر راضی ہو گئے پس میں نے اسے تمام قصہ بتایا اور اس آدمی نے بھی خبر دی۔ ابو حنیفہ نے مجھ سے پوچھا تو نے خچر کا کیا کیا؟ میں اسے صحیح و سالم واپس دے چکا ہوں۔ اس نے کہا ہاں پندرہ دن کے بعد ابو حنیفہ نے کہا اس شخص سے کیا چاہتے ہو اس نے کہا میں اپنے خچر کا کرایہ چاہتا ہوں کہ اس نے اسے پندرہ دن مجھ سے دور رکھا ہے ابو حنیفہ نے کہا میں تمہارا کوئی حق نہیں دیکھتا کیونکہ اس نے تم سے قصر ابن ہبیرہ تک کے لیے کرایہ پر لیا تھا اور اس نے اس کی مخالفت کی اور اسے نیل اور بغداد تک ہانک لے گیا۔ پس یہ خچر کی قیمت کا ضامن ہے اور کرایہ ساقط ہے اور جب خچر سالم واپس آگیا ہے اور تم نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا ہے تو اس پر کرایہ دینا لازم نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے پس ہم اس سے نکلے تو خچر والا کلمہ استرجاہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھ رہا تھا پس مجھے اس پر رحم آیا کہ اس پر ابو حنیفہ نے جو فتویٰ دیا تھا پس میں نے اسے کچھ چیز دی اور میں نے اس سے چھٹکارا پایا۔ اسی سال میں نے حج کیا اور ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں ابو حنیفہ نے جو فتویٰ دیا تھا اس کی خبر دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس اور اس جیسے دیگر قاضیوں کی وجہ سے ہی آسمان نے بارش روک لی ہے اور زمین نے اپنی برکت ختم کر دی ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی" آپ علیہ السلام کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! میریؑ رائے میں اس کا تم پر کوفہ سے نیل اور نیل سے بغداد اور بغداد سے کوفہ تک واپس آنے تک کا خچر کا کرایہ ہے تم اسے وہ کرایہ پورا پورا ادا کرو" راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ! میں نے اسے چارہ بھی تو ڈالا ہے کچھ درہموں کا، پس میرے لیے اس پر اس کا چارہ بھی تو ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں کیونکہ تم غاصب تھے۔ میں نے عرض کی، کیا آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ اگر خچر ہلاک ہو جاتا اور ختم ہو جاتا تو کیا وہ مجھے اس پر کچھ لازم نہ کرتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں تمہاری مخالفت والے دن اس خچر کی قیمت۔ میں نے عرض کی اور اگر خچر کی کوئی ہڈی ٹوٹتی یا بیماری لگتی یا لنگڑا ہو جاتا تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم اسے پلٹاتے اس دن صحت و بیماری کی درمیان قیمت تمہارے ذمہ ہوتی۔ میں نے عرض کی، اس کی پہچان کون کرتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! تم اور وہ یا تو یہ کرتا وہ قیمت پر حلف دیتا تو تمہارے لیے واجب ہو جاتا ادا کرنا اور اگر وہ قسم کو تمہاری طرف پلٹاتا اور تم قیمت پر قسم دیتے تو اس پر لازم ہو جاتا، یا یہ کہ خچر والا گواہ لاتا کہ جو گواہی دیتے کہ جس دن تم نے خچر کرائے پر لیا تھا اس کی قیمت اتنی تھی تو پھر تم پر لازم ہو جاتا، میں نے عرض کی میں اسے کچھ درہم دے چکا ہوں اور وہ ان سے راضی ہو گیا تھا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! بے شک وہ اب راضی ہوا

اور تمہیں تب چھوڑا کہ جب ابو حنیفہ نے اس کے خلاف ظلم وجور سے فتویٰ دیا لیکن تم اس کے پاس جاؤ اور اس کے بارے میں میں نے جو تمہیں فتویٰ دیا ہے اسے بتاؤ اگر یہ جاننے کے بعد وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد تم پر جواب نہ ہو گا ابو ولاد نے کہا: جب میں اپنے اس مقام پر واپس آیا تو میں کرایہ پر دینے والے سے ملا اور اسے بتایا وہ فتویٰ کہ جو مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دیا تھا اور میں نے اس سے کہا بتاؤ جو تم چاہتے ہو تا کہ میں تمہیں دوں۔ تو اس نے کہا میں جعفر ابن محمد علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں اور میرے دل میں انؑ کی ایک خاص فضیلت واقع ہوئی ہے اور تو آزاد ہے اور اگر تو پسند کرے کہ جو میں نے تم سے لیا تھا وہ بھی واپس کر دوں تو میں ایسا کرتا ہوں۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ دَابَّةً فَأَعْطَاهَا غَيْرَهُ فَنَفَقَتْ مَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ شَرَطَ أَنْ لَا يَرْكَبَهَا غَيْرُهُ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهَا وَ إِنْ لَمْ يُسَمِّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے عمر بن علی سے اس نے علی بن جعفر علیہ السلام سے اس نے اپنے بھائی ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو چوپایہ کرائے پر لیتا ہے اور پھر اسے کسی دوسرے کے حوالے کر دیتا ہے اور جو اس پر ہوتا ہے وہ خرچہ کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر شق یہ تھی کہ اس کے سوا کوئی دوسرا سوار نہ ہو تو وہ اس کا ضامن ہے اور اگر شق نہ تھی تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

باب الرَّجُلِ يَتَكَارَى الْبَيْتَ وَ السَّفِينَةَ (آدمی کا گھر اور کشتی کرایہ پر دینا اور لینا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِي السَّفِينَةَ سَنَةً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ الْكِرَى لَازِمٌ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي اكْتَرَاهُ إِلَيْهِ وَ الْخِيَارُ فِي أَخْذِ الْكِرَى إِلَى رَبِّهَا إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے، اس نے اپنے بھائی حسین سے اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک سال یا اس سے کم یا زیادہ کے لیے کشتی کرایہ پر لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جس وقت تک کے لیے اس نے کرایہ پر لیا ہے اس وقت تک کا کرایہ لازم ہو گا اور کرایہ لینے میں اختیار ہے اس کے مالک کو جب چاہے لے اور جب چاہے چھوڑ دے"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَارَى مِنَ الرَّجُلِ الْبَيْتَ وَ السَّفِينَةَ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ أَوْ أَقَلَّ قَالَ كِرَاهُ لَازِمٌ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي تَكَارَاهُ إِلَيْهِ وَ الْخِيَارُ فِي أَخْذِ الْكِرَى إِلَى رَبِّهَا إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ .

2۔ احمد بن محمد نے محمد بن سہل سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص سے گھر یا کشتی ایک سال تک یا اس سے زیادہ یا اس سے کم تک کے لیے کرایہ پر لیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا کرایہ اس وقت تک کے لیے لازم ہے جس وقت تک کے لیے اس نے لیا ہے اور کرایہ لینے کا اختیار اس کے مالک کے پاس ہے جب چاہے لے جب چاہے نہ لے"

باب الضِّرَارِ (ضرار)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرُ مُضَارٍّ وَ لَا آثِمٍ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" ہمسایہ غیر نقصان دہ اور بے گناہ کی طرح ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ كَانَ لَهُ عَذْقٌ فِي حَائِطٍ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ كَانَ مَنْزِلُ الْأَنْصَارِيِّ بِبَابِ الْبُسْتَانِ وَ كَانَ يَمُرُّ بِهِ إِلَى نَخْلَتِهِ وَ لَا يَسْتَأْذِنُ فَكَلَّمَهُ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ إِذَا جَاءَ فَأَبَى سَمُرَةُ فَلَمَّا تَأَبَّى جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَشَكَا إِلَيْهِ وَ خَبَّرَهُ الْخَبَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ خَبَّرَهُ بِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ وَ مَا شَكَا وَ قَالَ إِنْ أَرَدْتَ الدُّخُولَ فَاسْتَأْذِنْ فَأَبَى فَلَمَّا أَبَى سَاوَمَهُ حَتَّى بَلَغَ بِهِ مِنَ الثَّمَنِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَبَى أَنْ يَبِيعَ فَقَالَ لَكَ بِهَا عَذْقٌ يُمَدُّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْلَعْهَا وَ ارْمِ بِهَا إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔" سمرۃ بن جندب کی ایک انصاری شخص کے باغ میں ایک پھلدار کھجور تھی اور انصاری کا گھر باغیچہ کے دروازے پر تھا۔ اور وہ اس کے گھر کے قریب سے گزر کر ہی اپنی کھجور کے پاس جاتے تھے اور اجازت نہیں لیتے تھے۔ پس انصاری نے اس سے تلخ کلامی کی کہ جب وہ آئے تو اجازت مانگے پس سمرۃ نے انکار کیا اور جب انصاری تنگ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی اور انہیں تمام بات بتائی اور فرمایا کہ اگر تم باغ میں داخل ہونے کا ارادہ کرو تو اجازت مانگو تو اس نے انکار کیا اور جب اس نے انکار کیا تو آپؐ نے اس سے بھاؤ تاؤ کیا تو یہاں تک کہ منہ مانگی قیمت دینے والے تھے کہ اس نے انکار کر دیا اسے بیچے اور اسے کہا کہ تمہارے لیے اس کے بدلے جنت میں کھجور ہو گی تو بھی اس نے انکار کیا قبول کرنے سے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاری سے فرمایا۔ جاؤ! اسے جڑ سے اکھاڑ لو اور اسے اس کی طرف پھینک دو۔ کیونکہ کوئی نقصان یا نقصان دہ جائز نہیں ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ كَانَتْ لَهُمْ عُيُونٌ فِي أَرْضٍ قَرِيبَةٍ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَأَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَجْعَلَ عَيْنَهُ أَسْفَلَ مِنْ مَوْضِعِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ وَ بَعْضُ الْعُيُونِ إِذَا فُعِلَ ذَلِكَ أَضَرَّ بِالْبَقِيَّةِ مِنَ الْعُيُونِ وَ بَعْضٌ لَا يُضِرُّ مِنْ شِدَّةِ الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ مَا كَانَ فِي مَكَانٍ شَدِيدٍ فَلَا يُضِرُّ وَ مَا كَانَ فِي أَرْضٍ رِخْوَةٍ بَطْحَاءَ فَإِنَّهُ يُضِرُّ وَ إِنْ عَرَضَ عَلَى جَارِهِ أَنْ يَضَعَ عَيْنَهُ كَمَا وَضَعَهَا وَ هُوَ عَلَى مِقْدَارٍ وَاحِدٍ قَالَ إِنْ تَرَاضَيَا فَلَا يَضُرُّ وَ قَالَ يَكُونُ بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ أَلْفُ ذِرَاعٍ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن حفص سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس گروہ کے بارے میں کہ جن کے ایک دوسرے کے قریب کی زمینوں میں چشمے تھے۔ ان میں سے ایک شخص ارادہ کرتا ہے کہ اپنا چشمہ جس مقام پر پہلے ہے اس سے نیچے لائے اور بعض چشمے ایسے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ ایسا کیا جائے تو باقی چشموں میں سے بعض کو نقصان پہنچتا ہے اور بعض کو زمین کی سختی کے سبب نقصان نہیں پہنچتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو سخت زمین میں ہیں پس انہیں نقصان نہیں پہنچتا۔ اور جو نرم زمین پر ہیں انہیں سیلابی

پانی، مٹی اور ریت سے نقصان پہنچے گا۔ اور اگر اپنے ہمسائے کو پیش کش کرے کہ وہ اپنا چشمہ وہاں رکھنا چاہتا ہے۔ جہاں اس نے رکھا ہے تو؟ فرمایا "اگر دونوں راضی ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہے" اور فرمایا "چاہیے کہ دونوں چشموں کے درمیان ہزار ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ شَهِدَ بَعِيراً مَرِيضاً وَ هُوَ يُبَاعُ فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَجَاءَ وَ أَشْرَكَ فِيهِ رَجُلًا بِدِرْهَمَيْنِ بِالرَّأْسِ وَ الْجِلْدِ فَقُضِيَ أَنَّ الْبَعِيرَ بَرَأَ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ دَنَانِيرَ قَالَ فَقَالَ لِصَاحِبِ الدِّرْهَمَيْنِ خُذْ خُمُسَ مَا بَلَغَ فَأَبَى قَالَ أُرِيدُ الرَّأْسَ وَ الْجِلْدَ فَقَالَ لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ هَذَا الضِّرَارُ وَ قَدْ أُعْطِيَ حَقَّهُ إِذَا أُعْطِيَ الْخُمُسَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے یزید بن اسحاق شعر سے، اس نے ہارون بن حمزہ غنوی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے بیمار اونٹ کو بکتے دیکھا کہ اسے ایک شخص نے دس درہم میں خریدا پس وہ آ کر اس شخص کے ساتھ دو درہموں کے ذریعے سر اور کھال کیلئے شراکت کرتا ہے اور قصہ یوں بنتا ہے کہ اونٹ تندرست ہو جاتا ہے اور اس کی قیمت کئی دیناروں تک پہنچ جاتی ہے۔ پس اونٹ والا دو درہم والے کو کہتا ہے کہ تم اس کی قیمت کا پانچواں حصہ لے لو اور وہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اس کا سر اور اس کی کھال چاہیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے اس کا حق نہیں یہ نقصان دہ ہے اور اس کا حق اسے مل جائے گا کہ جب اس کو پانچواں حصہ مل جائے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ قَنَاةٌ فِي قَرْيَةٍ فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَحْفِرَ قَنَاةً أُخْرَى إِلَى قَرْيَةٍ لَهُ كَمْ يَكُونُ بَيْنَهُمَا فِي الْبُعْدِ حَتَّى لَا يُضِرَّ بِالْأُخْرَى فِي الْأَرْضِ إِذَا كَانَتْ صُلْبَةً أَوْ رِخْوَةً فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) عَلَى حَسَبِ أَنْ لَا يُضِرَّ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ وَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ رَحًى عَلَى نَهَرِ قَرْيَةٍ وَ الْقَرْيَةُ لِرَجُلٍ فَأَرَادَ صَاحِبُ الْقَرْيَةِ أَنْ يَسُوقَ إِلَى قَرْيَتِهِ الْمَاءَ فِي غَيْرِ هَذَا النَّهَرِ وَ يُعَطِّلَ هَذِهِ الرَّحَى أَ لَهُ ذَلِكَ أَمْ لَا فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) يَتَّقِي اللَّهَ وَ يَعْمَلُ فِي ذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَ لَا يَضُرُّ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو محمد علیہ السلام کو اس شخص کے بارے میں لکھا کہ جس کا ایک گاؤں میں کنواں ہے۔ پس ایک دوسرا شخص چاہتا ہے کہ اس گاؤں میں ایک دوسرا کنواں بنائے ان کے درمیان کتنی دوری ہو کہ ان میں سے دوسرا ایک کو نقصان پہنچائے۔ جبکہ زمین سخت یا نرم ہو؟ پس آپ علیہ السلام نے جواب عنایت فرمایا کہ:۔ اس حساب سے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نقصان نہ دے۔ ان شاء اللہ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کی طرف لکھا۔ کہ ایک شخص کی ایک گاؤں میں نہر میں شگاف ہے اور گاؤں ایک آدمی کا ہے۔ اور اب صاحب قریۃ (گاؤں والا) چاہتا ہے کہ اپنے گاؤں میں پانی اس نہر کے علاوہ سے لے اور اس شگاف کو بند کر دے۔ کیا اسے اس کا حق ہے یا نہیں ہے؟ پس آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا۔ اللہ عزّ و جلّ سے ڈرے۔ اور اس میں مصرف پر عمل کرے۔ اپنے مومن بھائی کو نقصان نہ دے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَشَارِبِ النَّخْلِ أَنَّهُ لَا يُمْنَعُ نَفْعُ الشَّيْءِ وَ قَضَى (**صلى الله عليه وآله**) بَيْنَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّهُ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ كَلَإٍ وَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دیا اہل مدینہ میں کھجوروں کو پانی دینے کی نالیوں کے بارے میں کہ کسی چیز کا نفع اس سے منع نہ کرے گا۔ اور اہل باریہ میں کہ پانی کی زیادتی نہ روکیں کہ اس سے گھاس کی زیادتی رک جاتی ہے اور منع فرمایا "نہ نقصان نہ نقصان دہ"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ أَتَى جَبَلًا فَشَقَّ فِيهِ قَنَاةً فَذَهَبَتْ قَنَاةُ الْأُخْرَى بِمَاءِ قَنَاةِ الْأُولَى قَالَ فَقَالَ يَتَقَاسَمَانِ بِحَقَائِبِ الْبِئْرِ لَيْلَةً لَيْلَةً فَيُنْظَرُ أَيُّهُمَا أَضَرَّتْ بِصَاحِبَتِهَا فَإِنْ رُئِيَتِ الْأَخِيرَةُ أَضَرَّتْ بِالْأُولَى فَلْتُعَوَّرْ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو پہاڑ پر آتا ہے اور اس میں کنواں کھودتا ہے اور دوسرا کنواں پہلے کنویں کے پانی کو ختم کر دیتا ہے۔ روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ایک ایک رات ہر کنویں کی انتہاء کو ناپا جائے۔ پس غور کیا جائے کہ کون سا دوسرے کو نقصان دے رہا ہے اور اگر تم دیکھو کہ دوسرا پہلے کو نقصان پہنچا رہا ہے تو اس کے منابع کو بند کر دو۔"

8- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ كَانَ لَهُ عَذْقٌ وَ كَانَ طَرِيقُهُ إِلَيْهِ فِي جَوْفِ مَنْزِلِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَجِيءُ وَ يَدْخُلُ إِلَى عَذْقِهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ الْأَنْصَارِيُّ يَا سَمُرَةُ لَا تَزَالُ تُفَاجِئُنَا عَلَى حَالٍ لَا نُحِبُّ أَنْ تُفَاجِئَنَا عَلَيْهَا فَإِذَا دَخَلْتَ فَاسْتَأْذِنْ فَقَالَ لَا أَسْتَأْذِنُ فِي طَرِيقٍ وَ هُوَ طَرِيقِي إِلَى عَذْقِي قَالَ فَشَكَا الْأَنْصَارِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ فُلَاناً قَدْ شَكَاكَ وَ زَعَمَ أَنَّكَ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَ عَلَى أَهْلِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْخُلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَأْذِنُ فِي طَرِيقِي إِلَى عَذْقِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَلِّ عَنْهُ وَ لَكَ مَكَانَهُ عَذْقٌ فِي مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ لَا قَالَ فَلَكَ اثْنَانِ قَالَ لَا أُرِيدُ فَلَمْ يَزَلْ يَزِيدُهُ حَتَّى بَلَغَ عَشَرَةَ أَعْذَاقٍ فَقَالَ لَا قَالَ فَلَكَ عَشَرَةٌ فِي مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَأَبَى فَقَالَ خَلِّ عَنْهُ وَ لَكَ مَكَانَهُ عَذْقٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ لَا أُرِيدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّكَ رَجُلٌ مُضَارٌّ وَ لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ عَلَى مُؤْمِنٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقُلِعَتْ ثُمَّ رُمِيَ بِهَا إِلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) انْطَلِقْ فَاغْرِسْهَا حَيْثُ شِئْتَ .

8۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ۔ سمرۃ بن جندب کی ایک پھلدار کھجور تھی اور اس کا اس کی طرف راستہ ایک انصاری کے گھر کے درمیان میں سے گزرتا تھا اور وہ اپنی کھجور کی طرف انصاری کی اجازت کے بغیر جاتا تھا تو اسے انصاری نے کہا۔ اے سمرۃ تو اکثر اچانک ہماری اس حالت میں آتا ہے کہ ہم پسند نہیں کرتے کہ تو اس میں اچانک آئے پس جب تو آئے تو پہلے اجازت مانگ۔ اس نے کہا میں راستے میں اجازت نہ لوں گا در حالیکہ وہ میری کھجور کا راستہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمرۃ کو بلا بھیجا اور اس سے فرمایا کہ فلاں نے تمہارے بارے میں شکایت کی ہے اور گمان کیا ہے کہ تم اس اور اس کے اہل خانہ کے پاس سے اس کی اجازت کے بغیر گزرتے ہو۔ جب تم داخل ہونا چاہو تو اجازت مانگو" اس نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اپنی کھجور کے راستے میں اجازت مانگوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔ تمہارے لیے اس کے بدلے فلاں فلاں جگہ پر کھجور ہوئی۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہاری دو ہوئیں" اس نے کہا "میں نہیں چاہتا" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کیلئے اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ دس پھلدار کھجوروں تک پہنچے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لیے فلاں فلاں مقام پر دس کھجوریں ہیں۔ پس اس نے انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو بدلے میں تمہارے لیے جنت میں ایک کھجور ہے۔ اس نے کہا "میں نہیں چاہتا" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تو نقصان پہنچانے والا شخص ہے۔ جبکہ مومن کے لیے نہ نقصان ہے اور نہ وہ نقصان دیتا ہے۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جڑ سے اکھاڑنے کا حکم دیا۔ پھر اسے اس کی طرف پھینکوا کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ "جاؤ اسے جہاں لگانا چاہو لگالو۔"

www.hubeali.com

باب جَامِعٌ فِي حَرِيمِ الْحُقُوقِ (جامع حریم حقوق)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فِي رَجُلٍ بَاعَ نَخْلًا وَ اسْتَثْنَى عَلَيْهِ نَخْلَةً فَقَضَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِالْمَدْخَلِ إِلَيْهَا وَ الْمَخْرَجِ مِنْهَا وَ مَدَى جَرَائِدِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کھجور بیچی اور اس پر کھجوروں کا گرنے والی کا استثناء رکھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں فیصلہ دیا۔ کہ جو گھر کے اندر گریں وہ تمہاری ہیں اور جو گھر کے باہر گریں وہ اس کی ہیں درحالیکہ اس کی شاخیں لمبی تھیں"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا بَيْنَ بِئْرِ الْمَعْطِنِ إِلَى بِئْرِ الْمَعْطِنِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ بِئْرِ النَّاضِحِ إِلَى بِئْرِ النَّاضِحِ سِتُّونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ الْعَيْنِ إِلَى الْعَيْنِ خَمْسُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ الطَّرِيقُ إِذَا تَشَاحَّ عَلَيْهِ أَهْلُهُ فَحَدُّهُ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے، سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن حسن بن شمون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن الاصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے، اس نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹوں کو پانی پلانے والے کنویں سے اس جیسے دوسرے کنویں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ اور اونٹ کے ذریعے چلائے جانے والے کنویں سے اس جیسے دوسرے کنویں کا درمیانی فاصلہ ساٹھ ہاتھ اور ایک چشمے سے دوسرے چشمے کا درمیانی فاصلہ پانچ سو ہاتھ اور راستہ کہ جب اس کے مالک اس پر سے کثرت سے گزرتے ہوں تو اس کی حد سات ہاتھ ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ حَظِيرَةٍ بَيْنَ دَارَيْنِ فَزَعَمَ أَنَّ عَلِيّاً (**عليه السلام**) قَضَى لِصَاحِبِ الدَّارِ الَّذِي مِنْ قِبَلِهِ الْقِمَاطُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابوالمغراء سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس باڑے کے بارے میں کہ جو دو گھروں کے درمیان ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ "علی علیہ السلام نے اس گھر والے کو کہ جو اس کے سامنے ہے دیوار کا حکم دیا تھا"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) قَضَى فِي هَوَائِرِ النَّخْلِ أَنْ تَكُونَ النَّخْلَةُ وَ النَّخْلَتَانِ لِلرَّجُلِ فِي حَائِطِ الْآخَرِ فَيَخْتَلِفُونَ فِي حُقُوقِ ذَلِكَ فَقَضَى فِيهَا أَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أُولَئِكَ مِنَ الْأَرْضِ مَبْلَغَ جَرِيدَةٍ مِنْ جَرَائِدِهَا حِينَ بُعْدِهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ صادر فرمایا کھجور کے گرے ہوئے پھل کے بارے میں ایک شخص کی دوسرے باغ میں ایک یا دو کھجوریں تھیں پس وہ ان کے حقوق میں اختلاف کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں فیصلہ دیا کہ "ان کھجوروں میں سے ہر ایک زمین اس کے تنوں کے پہنچنے تک کی مقدار میں ہے۔ پھر اس کے بعد کمی ہے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ حَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَّةِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً حَوْلَهَا وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى خَمْسُونَ ذِرَاعاً إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِلَى عَطَنٍ أَوْ إِلَى الطَّرِيقِ فَيَكُونُ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ إِلَى خَمْسَةٍ وَ عِشْرِينَ ذِرَاعاً .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے برقی سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ قدیم کنویں کا احاطہ چالیس ہاتھ ہے۔ اس کے ارد گرد اور دوسری روایت میں ہے کہ پچاس ہاتھ ہے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ راستے یا اونٹ بٹھانے کی جگہ کے قریب ہو تو پانچ سے بیس ہاتھ کم ہو گا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يَكُونُ بَيْنَ الْبِئْرَيْنِ إِنْ كَانَتْ أَرْضاً صُلْبَةً خَمْسُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ إِنْ كَانَتْ أَرْضاً رِخْوَةً فَأَلْفُ ذِرَاعٍ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر زمین سخت ہو تو دو کنویں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو ہاتھ اور اگر زمین نرم ہو تو ہزار ہاتھ ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ حَرِيمُ النَّهَرِ حَافَتَاهُ وَ مَا يَلِيهَا .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ "نہر کا احاطہ اس کے دونوں کنارے اور ان کے ساتھ ساتھ ہے"

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ مَا بَيْنَ بِئْرِ الْمَعْطِنِ إِلَى بِئْرِ الْمَعْطِنِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ بِئْرِ النَّاضِحِ إِلَى بِئْرِ النَّاضِحِ سِتُّونَ ذِرَاعاً وَ مَا بَيْنَ الْعَيْنِ إِلَى الْعَيْنِ يَعْنِي الْقَنَاةَ خَمْسُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ الطَّرِيقُ يَتَشَاحُّ عَلَيْهِ أَهْلُهُ فَحَدُّهُ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ کو پانی والے کنویں سے اس جیسے دوسرے کنویں کا درمیانی فاصلہ (کم از کم) چالیس ہاتھ ہے اور اونٹ کے ذریعے کھینچے جانے والے کنویں کا اس جیسے کنویں سے درمیانی فاصلہ (کم از کم) ساٹھ ہاتھ ہے اور ایک چشمہ سے دوسرے چشمہ تک کا درمیانی فاصلہ (کم از کم) پانچ سو ہاتھ ہے اور وہ راستہ کہ جس میں قوم آپس میں اختلاف کرے اس کی حد سات ہاتھ ہے۔"

9- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ خُصٍّ بَيْنَ دَارَيْنِ فَزَعَمَ أَنَّ عَلِيّاً (**عليه السلام**) قَضَى بِهِ لِصَاحِبِ الدَّارِ الَّذِي مِنْ قِبَلِهِ وَجْهُ الْقِمَاطِ .

9۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ دو گھروں کے درمیان باڑ لگانے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے ذکر فرمایا کہ "امیر المومنین علی علیہ السلام نے اس کے بارے میں گھر والے کیلئے فیصلہ دیا کہ اس کی طرف سے دیوار دینا ہے"

باب مَنْ زَرَعَ فِي غَيْرِ أَرْضِهِ أَوْ غَرَسَ

(جو شخص دوسرے کی زمین میں کاشت کاری کرے یا باغیچہ لگائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ أَتَى أَرْضَ رَجُلٍ فَزَرَعَهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الزَّرْعُ جَاءَ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَقَالَ زَرَعْتَ بِغَيْرِ إِذْنِي فَزَرْعُكَ لِي وَ لَكَ عَلَيَّ مَا أَنْفَقْتَ أَ لَهُ ذَلِكَ أَمْ لَا فَقَالَ لِلزَّارِعِ زَرْعُهُ وَ لِصَاحِبِ الْأَرْضِ كِرَى أَرْضِهِ

1- محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن عبد اللہ بن ھلال سے اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے دوسرے شخص کی زمین پر جا کر اسے اُسکی اجازت کے بغیر کاشت کر ڈالا یہاں تک کہ جب فصل پک گئی تو زمین کا مالک آیا تو اس نے کہا۔ تو نے میری اجازت کے بغیر کاشت کی تھی۔ پس تیری فصل میری ہے اور تو نے جو اس پر خرچ کیا ہے وہ تمھارا میرے اوپر قرض ہے۔ کہا اس کے سوال کرنے کا حق ہے یا نہیں۔ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ کاشتکار کے لیے اسکی فصل ہے۔ اور زمین کے مالک کے لیے فقط اسکی زمین کا کرایہ ہے

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اكْتَرَى دَاراً وَ فِيهَا بُسْتَانٌ فَزَرَعَ فِي الْبُسْتَانِ وَ غَرَسَ نَخْلًا وَ أَشْجَاراً وَ فَوَاكِهَ وَ غَيْرَ ذَلِكَ وَ لَمْ يَسْتَأْمِرْ فِي ذَلِكَ صَاحِبَ الْبُسْتَانِ فَقَالَ عَلَيْهِ الْكِرَى وَ يُقَوِّمُ صَاحِبُ الدَّارِ الْغَرْسَ وَ الزَّرْعَ قِيمَةَ عَدْلٍ فَيُعْطِيهِ الْغَارِسَ وَ إِنْ كَانَ اسْتَأْمَرَ فَعَلَيْهِ الْكِرَى وَ لَهُ الْغَرْسُ وَ الزَّرْعُ يَقْلَعُهُ وَ يَذْهَبُ بِهِ حَيْثُ شَاءَ .

2- علی بن ابراھیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن عقبہ سے اس نے موسی بن اکیل نمیری سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے گھر کرایہ پر لیا اور اس میں باغیچہ تھا پس اس نے اس میں کاشت کی کھجور درخت اور پھل وغیرہ لگائے اور اس بارے میں باغیچہ کے مالک سے اجازت نہ لی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس کے لیے کرایہ ہے اور گھر کا مالک درخت لگانے اور زراعت کی مناسب قیمت لگائے گا۔ اور اسے لگانے والا ادا کرے گا اور اگر اس نے اجازت لی تھی گھر کے مالک کے لیے کرایہ ہے اور اس کے لیے اس کی کھیتی اور درخت ہیں، انہیں اکھاڑے اور جہاں چاہے لے جائے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي النَّخْلَ لِيَقْطَعَهُ لِلْجُذُوعِ فَيَغِيبُ الرَّجُلُ وَ يَدَعُ النَّخْلَ كَهَيْئَتِهِ لَمْ يُقْطَعْ فَيَقْدَمُ الرَّجُلُ وَ قَدْ حَمَلَ النَّخْلُ فَقَالَ لَهُ الْحَمْلُ يَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَاحِبُ النَّخْلِ كَانَ يَسْقِيهِ وَ يَقُومُ عَلَيْهِ .

3- محمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اس نے یزید بن اسحاق سے اس نے ہارون بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو کھجور خریدتا ہے تاکہ اسے کاٹے بھیڑ بکریوں کے لیے پس وہ شخص غائب ہو جاتا ہے کھجور چھوڑ جاتا ہے اسی طرح نہیں کاٹا پس وہ جب آدمی واپس آتا ہے تو درخت خورمانے پھل اُٹھایا ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! پھل اس کا ہے جو چاہے اس سے کرے، ہاں مگر یہ کہ جب اس کے مالک نے دیکھ بھال کی ہو اور اس کی نگداشت کی ہو۔

باب نَادِرٌ (نادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ أَوْ رَجُلٍ عَنْ رَيَّانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ جَعَلَهَا وَقْفاً عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ عَطَّلَ أَرْضاً ثَلَاثَ سِنِينَ مُتَوَالِيَةً لِغَيْرِ مَا عِلَّةٍ أُخْرِجَتْ مِنْ يَدِهِ و دُفِعَتْ إِلَى غَيْرِهِ و مَنْ تَرَكَ مُطَالَبَةَ حَقٍّ لَهُ عَشْرَ سِنِينَ فَلَا حَقَّ لَهُ.

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ریان بن صلت سے (یہ شخص جس نے ریان سے) اس نے یونس سے اس نے عبد الصالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! زمین اللہ عزّ و جلّ کی ہے کہ جس نے اسے اپنے بندوں کے لیے وقف کی ہے، پس جو زمین کو تین سال کے لیے متواتر چھوڑ دے بغیر کسی علت کے تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی اب اس کے غیر کو دی جائے گی اور جو اپنے حق کا مطالبہ دس سال تک ترک کر دے تو اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ أُخِذَتْ مِنْهُ أَرْضٌ ثُمَّ مَكَثَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَا يَطْلُبُهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِينَ أَنْ يَطْلُبَهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے ایک شخص سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جس سے اراضی لی جائے اور وہ تیس سال تک خاموش رہے اور اس کا مطالبہ نہ کرے اس کے لیے تیس سال کے بعد جائز نہیں ہے کہ وہ اس کا مطالبہ کرے۔

باب مَنْ أَدَانَ مَالَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ (جو اپنا مال بغیر گواہوں کے قرض دے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَرْبَعَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ أَحَدُهُمْ رَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَدَانَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَمْ آمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ .

1۔ محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے عمران بن ابی عاصم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! چار آدمی ایسے ہیں کہ جن کی دعا قبول نہیں ہوتی، ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جو اپنا مال بغیر شہادت (گواہی) کے ادھار پر دے، اللہ عزّ و جلّ فرمائے گا کیا میں نے تم کو شہادت (گواہی) کا حکم نہیں دیا تھا۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَرْبَعَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فَذَكَرَ الرَّابِعَ رَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَدَانَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَمْ آمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ .

2۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن الحسن تیمی سے اس نے ابن بقاح سے اس نے ابو عبداللہ مومن سے اس نے عمار بن ابو عاصم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! چار آدمی ایسے ہیں کہ جن کی دعا قبول نہیں ہوتی اور چوتھے کا ذکر فرمایا کہ ایسا شخص جو اپنے مال کو بغیر گواہی کے ادھار دے دے تو اسے اللہ عزّ و جلّ فرمائے گا، کیا میں نے تمھیں گواہی کا حکم نہیں دیا تھا۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ ذَهَبَ حَقُّهُ عَلَى غَيْرِ بَيِّنَةٍ لَمْ يُؤْجَرْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابو عبداللہ سے اس نے محمد بن علی سے اس نے موسیٰ بن سعدان سے اس نے عبداللہ بن قاسم سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جس کا حق بغیر گواہی کے چلا جائے اس کو کوئی اجر نہ ملے گا۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے موسیٰ بن سعدان سے اس نے عبداللہ بن قاسم سے اس نے عبداللہ بن سنان سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

باب نَادِرٌ (نادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَتَّهِمَ مَنِ ائْتَمَنْتَهُ وَ لَا تَأْتَمِنَ الْخَائِنَ وَ قَدْ جَرَّبْتَهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تمہیں حق نہیں کہ تم اسے تہمت لگاؤ کہ جس کو تم نے امانت دی ہے اور جس کی خیانت کا تجربہ کر چکے ہو اسے امانت مت سونپو۔

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْجَلَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا كَانَ الْجَوْرُ أَغْلَبَ مِنَ الْحَقِّ لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَظُنَّ بِأَحَدٍ خَيْراً حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ مِنْهُ .

2۔ سہل بن زیاد نے محمد بن حسن بن شمون سے اس نے محمد بن ہارون جلاّب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا جب جور حق پر (تعداد میں) غالب آجائے تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایک کے بارے میں بھی حسن ظن رکھے یہاں تک کہ اسے بھلائی پر دیکھے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي حَدِيثٍ لَهُ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَنِ ائْتَمَنَ غَيْرَ مُؤْتَمَنٍ فَلَا حُجَّةَ لَهُ عَلَى اللَّهِ .

3۔ علی بن محمد نے احمد ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے زکریا بن ابراہیم سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرمایا! جو غیر ایماندار شخص کو اپنی امانت سونپے وہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر نہیں رکھتا۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَقُولُ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَخُنْكَ الْأَمِينُ وَ لَكِنِ ائْتَمَنْتَ الْخَائِنَ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ابو جعفر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے امین تم سے خیانت نہ کرے گا لیکن جب تم خائن کو امانت دو۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ عَرَفَ مِنْ عَبْدٍ مِنْ عَبِيدِ اللَّهِ كَذِباً إِذَا حَدَّثَ وَ خُلْفاً إِذَا وَعَدَ وَ خِيَانَةً إِذَا اؤْتُمِنَ ثُمَّ ائْتَمَنَهُ عَلَى أَمَانَةٍ كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَبْتَلِيَهُ فِيهَا ثُمَّ لَا يُخْلِفَ عَلَيْهِ وَ لَا يَأْجُرَهُ .

5۔ابو علی الشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے حسن بن علی کوفی سے اس نے عبیس بن ہشام سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے ابو حمزہ سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جو خدا کے بندوں میں سے ایسے بندے کو جانتا ہو کہ جب وہ بولے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب امانت دی جائے تو خیانت کرے تو پھر اگر ایسے بندے کو امانت پر امین بنائے تو اللہ عزّ و جلّ کا حق ہے کہ اسے اس امانت میں مصیبت کا اظہار کرے اور اسے واپس نہ پلٹائے اور نہ ہی اسے اس کو کوئی اجر دے۔

بَابُ آخَرُ مِنْهُ فِي حِفْظِ الْمَالِ وَ كَرَاهَةِ الْإِضَاعَةِ

(مال کی حفاظت اور اسے ضائع کرنے کی کراہت)

1 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ وَ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاسْأَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللَّهَ نَهَى عَنِ الْقِيلِ وَ الْقَالِ وَ فَسَادِ الْمَالِ وَ كَثْرَةِ السُّؤَالِ فَقَالُوا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَ أَيْنَ هَذَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْواهُمْ الْآيَةَ وَ قَالَ وَ لا تُؤْتُوا السُّفَهاءَ أَمْوالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِياماً وَ قَالَ لا تَسْئَلُوا عَنْ أَشْياءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ .

1 علی بن ابراہیم نے (اپنے باپ سے) محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس اور ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے یونس سے اس نے عبداللہ بن سنان اور ابن مسکان سے اس نے ابو الجارود سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! جب میں تمہیں بیان کرنے لگوں کسی شے کا تو تم مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں سوال کیا کرو پھر اپنے بیان میں فرمایا! اللہ عزّ و جلّ نے قیل قال، فساد مال اور کثرت سوال سے منع فرمایا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا ابن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب خدا میں یہ کہاں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّ و جلّ اپنی کتاب میں فرماتا ہے" ان کی زیادہ سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں...... آیۃ نساء ۱۱۴۔ اور فرماتا ہے بیوقوفوں کو اپنے اموال مت دو..... آیۃ نساء ۵۔ اور فرماتا ہے" ایسی چیز کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر تمہارے لیے بیان کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں (مائدہ ۱۰۱)

2 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) مَنِ ائْتَمَنَ شَارِبَ الْخَمْرِ عَلَى أَمَانَةٍ بَعْدَ عِلْمِهِ فِيهِ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ ضَمَانٌ وَ لَا أَجْرٌ لَهُ وَ لَا خَلَفٌ .

2 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شرابی کو اس کے شرابی ہونے کے علم کے باوجود امانت سونپتا ہے اس کو اللہ کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں اور نہ ہی کوئی اجر اور نہ پلٹتا ہے۔

3 عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا أُبَالِي ائْتَمَنْتُ خَائِناً أَوْ مُضَيِّعاً .

3 ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے تم خائن یا ضائع کرنے والے کو امانت دو۔

4 الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ الْقِيلَ وَ الْقَالَ وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ .

4 حسین بن محمد نے معلّٰی بن محمد سے اس نے وشاء سے روایت کی ہے، میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا! "اللہ عزّوجلّ قیل قال اور مال کو ضائع کرنے اور کثرت سوال سے غضبناک ہوتا ہے"

باب ضَمَانِ مَا يُفْسِدُ الْبَهَائِمُ مِنَ الْحَرْثِ وَ الزَّرْعِ

(کھیتی اور فصل میں سے جسے جانور خراب کریں اس کا ضمان)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ الْإِبِلِ يَكُونُ فِي الرَّعْيِ فَتُفْسِدُ شَيْئاً هَلْ عَلَيْهَا ضَمَانٌ فَقَالَ إِنْ أَفْسَدَتْ نَهَاراً فَلَيْسَ عَلَيْهَا ضَمَانٌ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أَصْحَابَهُ يَحْفَظُونَهُ وَ إِنْ أَفْسَدَتْ لَيْلًا فَإِنَّ عَلَيْهَا ضَمَانٌ .

1۔ محمد بن یحیٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے یزید بن اسحاق شعر سے اس نے ہارون بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گائے، بھیڑ بکری اور اونٹ کے بارے میں جو چراگاہ میں ہوتی ہو، کھیتی اور کسی چیز کو خراب کر دیتی ہیں کیا اس پر تاوان ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر وہ دن کو خراب کریں تو اس پر تاوان نہیں اس وجہ سے کہ ان کے مالک ان کی (کھیتی وغیرہ کی) حفاظت کرتے ہیں اور اگر وہ رات کو خراب کریں تو اس پر تاوان ہے"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْمُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ داوُدَ وَ سُلَيْمانَ إِذْ يَحْكُمانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ فَقَالَ لَا يَكُونُ النَّفْشُ إِلَّا بِاللَّيْلِ إِنَّ عَلَى صَاحِبِ الْحَرْثِ أَنْ يَحْفَظَ الْحَرْثَ بِالنَّهَارِ وَ لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ وَ إِنَّمَا رَعْيُهَا بِالنَّهَارِ وَ أَرْزَاقُهَا فَمَا أَفْسَدَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا وَ عَلَى أَصْحَابِ الْمَاشِيَةِ حِفْظُ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَنْ حَرْثِ النَّاسِ فَمَا أَفْسَدَتْ بِاللَّيْلِ فَقَدْ ضَمِنُوا وَ هُوَ النَّفْشُ وَ إِنَّ دَاوُدَ (**عليه السلام**) حَكَمَ لِلَّذِي أَصَابَ زَرْعَهُ رِقَابَ الْغَنَمِ وَ حَكَمَ سُلَيْمَانُ (**عليه السلام**) الرِّسْلَ وَ الثَّلَّةَ وَ هُوَ اللَّبَنُ وَ الصُّوفُ فِي ذَلِكَ الْعَامِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے ہمارے کسی عالم سے اس نے معلی ابی عثمان سے اس نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول اور داودؑ اور سلیمانؑ جب فیصلہ کر رہے تھے اس کھیت کے معاملہ میں کہ جس میں ایک قوم کی بکریاں نقصان کر گئی تھیں۔(انبیاء 78) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نقصان صرف رات کو ہوتا ہے کیونکہ دن میں کھیتی والے پر واجب ہے کہ وہ اپنی کھیتی کی حفاظت کرے اور جانوروں کے مالک پر دن میں ان کی حفاظت واجب نہیں ہے کیونکہ انکا چرنا اور ان کا رزق درہ میں ہے پس جو خراب کریں اس کے ضامن نہیں ہیں اور جانوروں والے کے لیے ان کی حفاظت رات کو واجب ہے لوگوں کے کھیتوں سے

پس جو رات کو خراب ہو وہ اس کے ضامن ہیں اور یہی نفش (مویشی کو رات کے وقت چرنے کے لیے چھوڑنا ہے) اور داؤد علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی فصل کو نقصان پہنچا تھا حکم دیا بکریوں کو پکڑ لینے کا اور سلیمان علیہ السلام نے چھوڑنے کا اس سال کے دودھ اور اون کو کہا گیا ہے"۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ دَاوُدَ وَ سُلَيْمانَ إِذْ يَحْكُمانِ فِي الْحَرْثِ قُلْتُ حِينَ حَكَمَا فِي الْحَرْثِ كَانَتْ قَضِيَّةً وَاحِدَةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى النَّبِيِّينَ قَبْلَ دَاوُدَ إِلَى أَنْ بَعَثَ اللَّهُ دَاوُدَ أَيُّ غَنَمٍ نَفَشَتْ فِي الْحَرْثِ فَلِصَاحِبِ الْحَرْثِ رِقَابُ الْغَنَمِ وَ لَا يَكُونُ النَّفْشُ إِلَّا بِاللَّيْلِ فَإِنَّ عَلَى صَاحِبِ الزَّرْعِ أَنْ يَحْفَظَهُ بِالنَّهَارِ وَ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ حِفْظُ الْغَنَمِ بِاللَّيْلِ فَحَكَمَ دَاوُدُ (**عليه السلام**) بِمَا حَكَمَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ (**عليهم السلام**) مِنْ قَبْلِهِ وَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى سُلَيْمَانَ (**عليه السلام**) أَيُّ غَنَمٍ نَفَشَتْ فِي زَرْعٍ فَلَيْسَ لِصَاحِبِ الزَّرْعِ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ بُطُونِهَا وَ كَذَلِكَ جَرَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ سُلَيْمَانَ (**عليه السلام**) وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ كُلًّا آتَيْنا حُكْماً وَ عِلْماً فَحَكَمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حسین بن سعید سے اس نے عبد اللہ بن بحر سے اس نے ابن مسکان سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ اللہ عزّ و جلّ کا قول ہے کہ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے کھیتی کے بارے میں فیصلہ دیا (انبیاء ۷۸) میں نے عرض کی جب انہوںؑ نے فیصلہ کیا کھیتی میں ایک ہی معاملہ تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا! داؤد علیہ السلام کی بعثت کرنے سے پہلے اللہ عزّ و جلّ نے داؤد علیہ السلام سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام پر وحی فرمائی تھی کہ جو بھی بھیڑ بکریاں رات کو کھیت چر لیں اور کھیت والے کو حق ہے کہ بکری کو اپنے قبضہ میں لے لے تاحیات اور نفش رات کو ہوتا ہے جب کہ کھیتی کے مالک پر اس کی صرف دن کو حفاظت واجب ہے اور بھیڑ بکریوں کے مالک پر بھیڑ بکریوں کی رات کو حفاظت واجب ہے۔ پس داؤد علیہ السلام نے فیصلہ دیا اس چیز سے کہ جس چیز سے انؑ سے پہلے والے انبیاء علیہ السلام نے فیصلہ لیا اور اللہ عزّ و جلّ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ جو بھیڑ بکری بھی رات کو چرے کسی کھیت میں تو کھیت کے مالک کو صرف وہی اس کے پیٹ سے نکالنے کا حق ہے تو اس طرح سلیمان علیہ السلام کے پاس سنت جاری ہوگئی اور یہ اللہ عزّ و جلّ کا قول ہے کہ ہم نے ان دونوں کو حکم و علم عطا کیا (انبیاء ۷۹) پس ہر ایک نے ان دونوں میں سے اللہ عزّ و جلّ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا۔

باب آخَرُ (دیگر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ وَ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ فَاسْتَأْجَرَهُ مِنْهُ صَائِغٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ إِنْ كَانَ ضَيَّعَ شَيْئاً أَوْ أَبَقَ مِنْهُ فَمَوَالِيهِ ضَامِنُونَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابن مسکان سے، اس نے زرارہ اور ابو بصیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ایک غلام تھا اور اس غلام کو اس سے زرگر وغیرہ کرایہ پر لے جاتے تھے فیصلہ دیا اور فرمایا اگر اس نے کوئی چیز ضائع کر دی یا اس سے بھاگ گیا تو اس کے دوست ضامن ہوں گے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنِ اسْتَعَارَ عَبْداً مَمْلُوكاً لِقَوْمٍ فَعِيبَ فَهُوَ ضَامِنٌ وَ مَنِ اسْتَعَارَ حُرّاً صَغِيراً فَعِيبَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

www.hubeali.com

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے وھب سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! جو کسی کی ملکیت غلام کو عاریۃً لے کسی گروہ سے اور اس میں کوئی عیب آئے تو وہ ضامن ہو گا اور جو چھوٹے بچے آزاد کو عاریۃً لے اور اس میں کوئی عیب ہو جائے تو وہ ضامن ہو گا۔

باب الْمَمْلُوكُ يَتَّجِرُ فَيَقَعُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ

(مملوک "غلام" تجارت کرے اور اس پر قرض واقع ہو)

1- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ ظَرِيفٍ الْأَكْفَانِيِّ قَالَ كَانَ أَذِنَ لِغُلَامٍ لَهُ فِي الشِّرَاءِ وَ الْبَيْعِ فَأَفْلَسَ وَ لَزِمَهُ دَيْنٌ فَأُخِذَ بِذَلِكَ الدَّيْنِ الَّذِي عَلَيْهِ وَ لَيْسَ يُسَاوِي ثَمَنُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَسَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنْ بِعْتَهُ لَزِمَكَ الدَّيْنُ وَ إِنْ أَعْتَقْتَهُ لَمْ يَلْزَمْكَ الدَّيْنُ فَأَعْتَقَهُ فَلَمْ يَلْزَمْهُ شَيْءٌ .

1۔ ہمارے بعض اصحاب نے محمد بن الحسین سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ظریف کفانی سے روایت کی ہے کہ اس نے اپنے غلام کو خرید و فروخت کی اجازت دی اور وہ مفلس ہو گیا اور اس پر قرض چڑھ گیا پس اس قرض کو جو اس پر واجب تھا لیا گیا تو وہ اس کی قیمت اس کے اوپر قرض کا مقابلہ نہ کر سکی پس اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! اگر تم اس کو بیچو، تو قرض تم پر واجب ہو جائے گا اور اگر اسے آزاد کر دو تو اس کا قرض تم پر واجب نہ ہو گا، پس اس نے اسے آزاد کر دیا اور اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوئی۔

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْناً وَ تَرَكَ عَبْداً لَهُ مَالٌ فِي التِّجَارَةِ وَ وَلَداً وَ فِي يَدِ الْعَبْدِ مَالٌ وَ مَتَاعٌ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اسْتَدَانَهُ الْعَبْدُ فِي حَيَاةِ سَيِّدِهِ فِي تِجَارَتِهِ وَ إِنَّ الْوَرَثَةَ وَ غُرَمَاءَ الْمَيِّتِ اخْتَصَمُوا فِيمَا فِي يَدِ الْعَبْدِ مِنَ الْمَالِ وَ الْمَتَاعِ وَ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ فَقَالَ أَرَى أَنْ لَيْسَ لِلْوَرَثَةِ سَبِيلٌ عَلَى رَقَبَةِ الْعَبْدِ وَ لَا عَلَى مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْمَتَاعِ وَ الْمَالِ إِلَّا أَنْ يُضَمَّنُوا دَيْنَ الْغُرَمَاءِ جَمِيعاً فَيَكُونُ الْعَبْدُ وَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْمَالِ لِلْوَرَثَةِ فَإِنْ أَبَوْا كَانَ الْعَبْدُ وَ مَا فِي يَدِهِ لِلْغُرَمَاءِ يُقَوَّمُ الْعَبْدُ وَ مَا فِي يَدِهِ مِنَ الْمَالِ ثُمَّ يُقْسَمُ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ فَإِنْ عَجَزَ قِيمَةُ الْعَبْدِ وَ مَا فِي يَدِهِ عَنْ أَمْوَالِ الْغُرَمَاءِ رَجَعُوا عَلَى الْوَرَثَةِ فِيمَا بَقِيَ لَهُمْ إِنْ كَانَ الْمَيِّتُ تَرَكَ شَيْئاً قَالَ وَ إِنْ فَضَلَ مِنْ قِيمَةِ الْعَبْدِ وَ مَا كَانَ فِي يَدِهِ عَنْ دَيْنِ الْغُرَمَاءِ رُدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رباب سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مر گیا اور اپنے اوپر قرض چھوڑ گیا اور ایک ایسا غلام چھوڑ گیا کہ جس کے پاس مال تجارت تھا اور بیٹا چھوڑ گیا اور غلام کے ہاتھ میں مال و متاع ہے اور اس پر قرض بھی ہے کہ جو اس نے اپنے آقا کی زندگی میں اپنی تجارت میں لیا تھا اب وارث اور میت کے قرض خواہ غلام کی غلامی اور اس کے ہاتھ میں موجود مال و متاع کے بارے آپس میں جھگڑتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! میں دیکھتا ہوں کہ ورثہ کے لیے غلام کی غلامی اور اس کے ہاتھ میں موجود مال متاع پر کوئی سبیل نہیں ہے البتہ جب وہ تمام قرض خواہوں کو ضمانت دیں تو تب غلام اور اس کے ہاتھ میں موجود مال و متاع ان کا ہو گا اور اگر وہ اس سے انکار کریں تو غلام اور اس کے ہاتھ میں مال قرض خواہوں کا ہو گا۔ غلام کی قیمت لگائی جائے اور اس کے ہاتھ میں موجود مال کی بھی پھر انہیں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اب اگر غلام اور اس کے ہاتھ مال کی قیمت بھی قرض خواہوں کی رقم پوری نہ کرے تو اپنے باقی کے لیے ورثہ کے لیے رجوع کریں گے اگر میت کا کوئی اور ترکہ ہے تو اور فرمایا غلام اور اس کے ہاتھ میں موجود مال کی قیمت کا قرض خواہوں کے قرض سے اضافی ہونے والا حصہ ورثہ کو پلٹایا جائے گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ يَأْذَنُ لِمَمْلُوكِهِ فِي التِّجَارَةِ فَيَصِيرُ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ إِنْ كَانَ أَذِنَ لَهُ أَنْ يَسْتَدِينَ فَالدَّيْنُ عَلَى مَوْلَاهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَذِنَ لَهُ أَنْ يَسْتَدِينَ فَلَا شَيْءَ عَلَى الْمَوْلَى وَ يُسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي الدَّيْنِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی، آدمی اپنے مملوک کو تجارت کی اجازت دیتا ہے اور اس پر قرض ہو جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس نے اسے قرض لینے کی اجازت دی تھی تو اس کا قرض اس کے آقا پر ہو گا اور اگر اس نے کوئی چیز قرض لینے کی اسے اجازت نہ دی تھی تو آقا پر کچھ واجب نہ ہے اور غلام اس قرض کی ادائیگی میں کوشش کرے گا۔

باب النَّوَادِرِ (نوادر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ اخْتَصَمَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) رَجُلَانِ اشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ بَعِيراً وَ اسْتَثْنَى الْبَائِعُ الرَّأْسَ وَ الْجِلْدَ ثُمَّ بَدَا لِلْمُشْتَرِي أَنْ يَبِيعَهُ فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي هُوَ شَرِيكُكَ فِي الْبَعِيرِ عَلَى قَدْرِ الرَّأْسِ وَ الْجِلْدِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! دو شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے اونٹ خریدا تھا اور بیچنے والے نے سر اور کھال کو مستثنیٰ قرار دیا تھا پھر اس نے خریدنے والے کو چاہا، آپ علیہ السلام نے خریدنے والے سے فرمایا! وہ تمہارے ساتھ اونٹ میں سر اور کھال کی نسبت شریک ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ هُوَ يُحَاسِبُ وَكِيلًا لَهُ وَ الْوَكِيلُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ وَ اللَّهِ مَا خُنْتُ وَ اللَّهِ مَا خُنْتُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا هَذَا خِيَانَتُكَ وَ تَضْيِيعُكَ عَلَيَّ مَالِي سَوَاءٌ لِأَنَّ الْخِيَانَةَ شَرُّهَا عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ هَرَبَ مِنْ رِزْقِهِ لَتَبِعَهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ كَمَا أَنَّهُ إِنْ هَرَبَ مِنْ أَجَلِهِ تَبِعَهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ مَنْ خَانَ خِيَانَةً حُسِبَتْ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِهِ وَ كُتِبَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا .

2۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے احمد بن حماد سے اس نے کہا کہ مجھے بتایا محمد بن مرازم نے اپنے باپ یا اپنے چچا سے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ اپنے وکیل سے حساب لے رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں نے خیانت نہیں کی پھر اللہ کی قسم میں نے خیانت نہیں کی تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اسے فرمایا! اے فلاں تمہاری خیانت اور تمہارا میرے اوپر میرے مال میں گھاٹا برابر ہے کیونکہ خیانت کا شر تم پر ہے پھر فرمایا! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر تم میں سے کوئی اپنے رزق سے بھاگے تو وہ ضرور اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ اسے پالے جس طرح کہ اگر وہ موت سے فرار کرے تو وہ اس کا پیچھا کرے گی یہاں تک کہ اسے پالے گی اور جو خیانت کرے گا اس کے رزق میں سے اتنا روک لیا جائے گا اور اس کا گناہ بھی اس پر لکھ دیا جائے گا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي عُمَارَةَ الطَّيَّارِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ مَالِي وَ تَفَرَّقَ مَا فِي يَدِي وَ عِيَالِي كَثِيرٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَافْتَحْ بَابَ حَانُوتِكَ وَ ابْسُطْ بِسَاطَكَ وَ ضَعْ مِيزَانَكَ وَ تَعَرَّضْ لِرِزْقِ رَبِّكَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ قَدِمَ فَتَحَ بَابَ حَانُوتِهِ وَ بَسَطَ بِسَاطَهُ وَ وَضَعَ مِيزَانَهُ قَالَ فَتَعَجَّبَ مَنْ حَوْلَهُ بِأَنْ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ قَلِيلٌ وَ لَا كَثِيرٌ مِنَ الْمَتَاعِ وَ لَا عِنْدَهُ شَيْءٌ قَالَ

فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اشْتَرِ لِي ثَوْباً قَالَ فَاشْتَرَى لَهُ وَ أَخَذَ ثَمَنَهُ وَ صَارَ الثَّمَنُ إِلَيْهِ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَهُ اشْتَرِ لِي ثَوْباً قَالَ فَطَلَبَ لَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ اشْتَرَى لَهُ ثَوْباً فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَصَارَ فِي يَدِهِ وَ كَذَلِكَ يَصْنَعُ التُّجَّارُ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عُمَارَةَ إِنَّ عِنْدِي عِدْلًا مِنْ كَتَّانٍ فَهَلْ تَشْتَرِيهِ وَ أُؤَخِّرَكَ بِثَمَنِهِ سَنَةً فَقَالَ نَعَمْ احْمِلْهُ وَ جِئْنِي بِهِ قَالَ فَحَمَلَهُ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ بِتَأْخِيرِ سَنَةٍ قَالَ فَقَامَ الرَّجُلُ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ آتٍ مِنْ أَهْلِ السُّوقِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عُمَارَةَ مَا هَذَا الْعِدْلُ قَالَ هَذَا عِدْلٌ اشْتَرَيْتُهُ قَالَ فَبِعْنِي نِصْفَهُ وَ أُعَجِّلَ لَكَ ثَمَنَهُ قَالَ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ وَ أَعْطَاهُ نِصْفَ الْمَتَاعِ وَ أَخَذَ نِصْفَ الثَّمَنِ قَالَ فَصَارَ فِي يَدِهِ الْبَاقِي إِلَى سَنَةٍ قَالَ فَجَعَلَ يَشْتَرِي بِثَمَنِهِ الثَّوْبَ وَ الثَّوْبَيْنِ وَ يَعْرِضُ وَ يَشْتَرِي وَ يَبِيعُ حَتَّى أَثْرَى وَ عَرَضَ وَجْهُهُ وَ أَصَابَ مَعْرُوفاً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابو عمارہ طیار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرا مال ختم ہو گیا ہے اور میرے اور میرے اہل خانہ کے ہاتھ میں جو ہے اس میں بہت تفرقہ ہو گیا ہے تو اسے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم کوفے جاؤ تو اپنی دکان کا دروازہ کھولو اس کی چٹائی بچھاؤ اور اپنا ترازو قائم کرو اور اپنے رب سے رزق مانگو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ کوفہ واپس آیا تو اس نے اپنی دکان کا دروازہ کھولا اس کی چٹائی بچھائی اس کا ترازو لگایا، راوی کہتا ہے کہ اس کے ارد گرد والے حیران تھے کہ اس کے گھر میں تھوڑا بہت کچھ بھی سامان نہیں ہے اور نہ اس کے پاس کچھ چیز ہے پس اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے لیے کپڑا خریدو، پس اس نے اس کی بازار میں تلاش کی پھر اس کے لیے کپڑا خریدا اور اس کی قیمت لی جو اس کے ہاتھ میں آئی اور اسی طرح تاجر کرتے ہیں کہ ان میں سے بعض دوسرے بعض سے لیتے رہتے ہیں۔ پھر اس کے پاس دوسرا شخص آیا اور اسے کہا اے ابو عمارۃ میرے پاس اون کا ڈھیر ہے کیا تو اسے لے گا جب کہ میں اس کی قیمت میں ایک سال کا وقفہ دوں گا اس نے کہا ہاں اسے اُٹھا کر میرے پاس لاؤ۔ راوی کہتا ہے کہ پس وہ شخص اسے لا دلایا اور اس نے اس سے خرید لیا ایک سال کے وقفہ سے اور وہ شخص اُٹھا اور چلا گیا پھر آنے والا اس کے پاس آیا بازار والوں میں سے اور اس نے کہا اے ابو عمارۃ یہ ڈھیر کیسا ہے اس نے کہا یہ وہ ڈھیر ہے کہ جسے میں نے خریدا ہے اس نے کہا مجھے اس کا آدھا حصہ دو میں تمہیں اس کی قیمت ابھی دیتا ہوں اس نے کہا ہاں، پس اس نے اس میں سے خریدا، پس اس نے اسے آدھا سامان دیا اور آدھی قیمت لے لی، راوی کہتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں رقم ایک سال تک باقی رہی، پس اس نے اس کی قیمت سے کپڑے لیے انہیں بیچنے اور خریدنے لگا یہاں تک کہ اسے منافع ہوا وہ پہلے جیسا ہو گیا اور وہ معروف ہو گیا۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَيُّ شَيْءٍ مَعَاشُكَ قَالَ قُلْتُ غُلَامَانِ لِي وَ جَمَلَانِ قَالَ فَقَالَ اسْتَتِرْ بِذَلِكَ مِنْ إِخْوَانِكَ فَإِنَّهُمْ إِنْ لَمْ يَضُرُّوكَ لَمْ يَنْفَعُوكَ .

4۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے ابو جعفر احول سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! تمہاری معیشت کیا ہے میں نے عرض کی میرے دو غلام اور دو اونٹ ہیں، راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! تم اس کے بارے میں اپنے بھائیوں سے تذکرہ مت کرو کیونکہ وہ تمہیں نقصان نہیں دیں گے تو فائدہ بھی نہ دیں گے۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مِنَ النَّاسِ مَنْ رِزْقُهُ فِي التِّجَارَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ رِزْقُهُ فِي السَّيْفِ وَ مِنْهُمْ مَنْ رِزْقُهُ فِي لِسَانِهِ .

5۔ ابو علی الاشعری نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے ابراہیم بن عبد الحمید سے اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کا رزق تجارت میں اور ان میں سے کچھ کا رزق تلوار میں اور ان میں سے کچھ کا رزق ان کی زبان میں ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ ضَاقَ عَلَيْهِ الْمَعَاشُ أَوْ قَالَ الرِّزْقُ فَلْيَشْتَرِ صِغَاراً وَ لْيَبِعْ كِبَاراً . وَ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ (**عليه السلام**) مَنْ أَعْيَتْهُ الْحِيلَةُ فَلْيُعَالِجِ الْكُرْسُفَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن مثنیٰ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس پر معیشت یارزق تنگ ہو جائے پس اسے چاہیے چھوٹے حیوان لے کر پالے اور انہیں بڑے ہونے کے بعد بیچے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ كُلُّ مَا افْتَتَحَ بِهِ الرَّجُلُ رِزْقَهُ فَهُوَ تِجَارَةٌ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے سعد بن سعد سے اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا! ہر وہ چیز جس سے آدمی اپنا رزق لے وہ تجارت ہے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيَّاحٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّعِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا نَادَى الْمُنَادِي فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَزِيدَ وَ إِنَّمَا يُحَرِّمُ الزِّيَادَةَ النِّدَاءُ وَ يُحِلُّهَا السُّكُوتُ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے ہمارے بعض اصحاب سے اس نے منصور بن عباس سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے حسین بن میاح سے اس نے اُمیہ بن عمرو سے اس نے شعیری سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب کوئی ندا دینے والا ندا دے تو تمہیں اس پر اضافہ کا حق نہیں کیونکہ ندا پر اضافہ حرام ہے اور اسے خاموش رہنا حلال کرتا ہے۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ زَرَعَ حِنْطَةً فِي أَرْضٍ فَلَمْ يَزْكُ زَرْعُهُ أَوْ خَرَجَ زَرْعُهُ كَثِيرَ الشَّعِيرِ فَبِظُلْمٍ عَمِلَهُ فِي مِلْكِ رَقَبَةِ الْأَرْضِ أَوْ بِظُلْمٍ لِمُزَارِعِيهِ وَ أَكَرَتِهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هادُوا حَرَّمْنا عَلَيْهِمْ طَيِّباتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ يَعْنِي لُحُومَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ قَالَ إِنَّ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ هَيَّجَ عَلَيْهِ وَجَعَ الْخَاصِرَةِ فَحَرَّمَ عَلَى نَفْسِهِ لَحْمَ الْإِبِلِ وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ التَّوْرَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَ لَمْ يَأْكُلْهُ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد وغیرہ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبدالعزیز عبدی سے اس نے عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جو بھی زمین میں گندم کاشت کرے اور اس کی کھیتی نشو ونما نہ پائے یا اس کی فصل زیادہ جو والی نکلے تو یہ اس کے عمل کے ظلم کا نتیجہ ہے جو اس نے زمین کے مالکوں پر کیا یا اپنے مزارعوں پر کیا یا اپنے کرایہ پر دینے والوں پر کیا کیونکہ اللہ عزّوجلّ نے فرمایا" پس اس ظلم کی وجہ سے جو یہودیوں میں سے کچھ نے کیا ہم نے ان پر حرام کر دیں وہ پاک چیزیں جو ان پر حلال تھیں" (نسا ۸۵) یعنی اونٹ گائیں اور بھیڑ بکریوں کا گوشت اور فرمایا(یعقوب علیہ السلام) جب بھی اونٹ کا گوشت تناول فرماتے تو انہیں پہلو کا درد گھیر لیتا تھا پس انہوں نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت منع کر دیا اور یہ تورات نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے اور جب تورات نازل ہوئی تو اسے حرام قرار نہ دیا اور نہ اسے کھایا۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَتًى صَادَقْتُهُ جَارِيَةٌ فَدَفَعَتْ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَتْ لَهُ إِذَا فَسَدَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ رُدَّ عَلَيَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ آلَافٍ فَعَمِلَ بِهَا الْفَتَى وَ رَبِحَ ثُمَّ إِنَّ الْفَتَى تَزَوَّجَ وَ أَرَادَ أَنْ يَتُوبَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَرُدُّ عَلَيْهَا الْأَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ الرِّبْحُ لَهُ

10۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے جعفر بن محمد بن ابی الصباح سے اس نے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک لڑکی نے ایک جوان سے دوستی کی اور اسے چار ہزار درہم بھیج دیے پھر اسے کہا کہ جب تمہارے اور میرے درمیان دوستی ٹوٹے تو میرے چار ہزار درہم مجھے واپس کر دینا پس اس جوان نے اس کے ذریعے کام کیا اور منافع کیا پھر جوان نے شادی کی اور توبہ کا ارادہ کیا تو اب کیا کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ اس لڑکی کو چار ہزار درہم لوٹا دے اور منافع اس جوان کا ہو گا۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يُؤْكَلَ مَا تَحْمِلُ النَّمْلَةُ بِفِيهَا وَ قَوَائِمِهَا .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز کے کھانے سے منع فرمایا ہے جسے چیونٹی اپنے منہ یا اعضاء سے اُٹھائے۔

12- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حِيلَةُ الرَّجُلِ فِي بَابِ مَكْسَبِهِ .

12۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو فرماتے سنا آدمی کے ہنر کی بہتری اس کے مکسب (دکان وغیرہ) کے دروازے میں ہے۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الرِّبَاطِيِّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ صَادَقَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَتْهُ مَالًا فَمَكَثَ فِي يَدِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَعْدُ خَرَجَ مِنْهُ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا مَا أَخَذَ مِنْهَا وَ إِنْ كَانَ فَضَلَ فَهُوَ لَهُ .

13۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے رباطی سے اس نے آل سام کے غلام ابو صباح سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس سے ایک عورت نے دوستی کی اور اسے مال دیا پس وہ اس کے ہاتھ میں رہا ماشاء اللہ مدت تک پھر یہ کہ وہ اس سے نکلا آپ علیہ السلام نے فرمایا! جو اس نے اس سے لیا تھا اسے واپس کرے گا اور اگر وہ نفع ہے تو وہ اس کا ہو گا۔

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) رَجُلٌ يَكُونُ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَيَلْزَمُهُ فَيَقُولُ لَهُ أَنْصَرِفُ إِلَيْكَ إِلَى عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ أَقْضِي حَاجَتَكَ فَإِنْ لَمْ أَنْصَرِفْ فَلَكَ عَلَيَّ أَلْفُ دِرْهَمٍ حَالَّةً مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ وَ أَشْهَدَ بِذَلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الشَّهَادَةِ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَشْهَدُوا إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الدَّيْنِ أَنْ يَأْخُذَ إِلَّا الْحَقَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا کہ ایک شخص کے دوسرے شخص پر سو درہم قرض تھے پس اس نے اس سے تقاضا کیا تو اس نے اس سے کہا میں تمہارے پاس دس دنوں تک آؤں گا اور تمہاری ضرورت پوری کروں گا اور اگر میں واپس نہ آیا تو تمہارے میرے اوپر بغیر کسی شرط کے ہزار درہم ہوں گے اور میں تمہیں اس پر گواہ دیتا ہوں پھر اس نے لوگوں کو گواہی کے لیے بلایا آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا! لوگوں کو چاہیے کہ حق کے سوا کسی چیز کی گواہی نہ دیں اور قرض خواہ کو چاہیے کہ ماسوا اپنے حق کے کچھ نہ لے، انشاء اللہ۔

15- وَ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنِ الثُّمَالِيِّ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي سُوقِ النُّحَاسِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا النُّحَاسُ أَيُّ شَيْءٍ أَصْلُهُ فَقَالَ فِضَّةٌ إِلَّا أَنَّ الْأَرْضَ أَفْسَدَتْهَا فَمَنْ قَدَرَ عَلَى أَنْ يُخْرِجَ الْفَسَادَ مِنْهَا انْتَفَعَ بِهَا.

15۔ اس نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے یحییٰ حلبّی سے اس نے ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ تانبے کے بازار سے گزرا تو میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، یہ تانبا(Copper) ہے اس کی اصل کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا چاندی ہے مگر یہ کہ اسے زمین نے خراب کر دیا پس جو اس کی خرابی ختم کرنے پر قادر ہو وہ اس سے نفع اُٹھائے گا۔

16- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قُلْتُ لَا أَزَالُ أُعْطِي الرَّجُلَ الْمَالَ فَيَقُولُ قَدْ هَلَكَ أَوْ ذَهَبَ فَمَا عِنْدَكَ حِيلَةٌ تَحْتَالُهَا لِي فَقَالَ أَعْطِ الرَّجُلَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ أَقْرِضْهَا إِيَّاهُ وَ أَعْطِهِ عِشْرِينَ دِرْهَماً يَعْمَلُ بِالْمَالِ كُلِّهِ وَ تَقُولُ هَذَا رَأْسُ مَالِي وَ هَذَا رَأْسُ مَالِكَ فَمَا أَصَبْتَ مِنْهُمَا جَمِيعاً فَهُوَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَسَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

16۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضّال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے عبدالملک بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا میں ہمیشہ ایک شخص کو مال دیتا رہتا ہوں وہ مجھے کہتا ہے کہ مال چلا گیا یا ختم ہو گیا تو تمہارے پاس اس کے معاملے میں کیا حل ہے اس کے لیے کہ جو میرا اس کے پاس ہے؟ اس نے کہا کہ اس آدمی کو ایک ہزار درہم دو اور یہ اسے بطور قرض دو پھر اسے بیس درہم دو تا کہ وہ سارے مال سے کاروبار کرے اور اسے کہو یہ تمہارا سرمایہ ہے یہ میرا سرمایہ ہے جو ان دونوں کو پہنچے گا (نفع یا نقصان) وہ تمہارے اور میرے درمیان مشترکہ ہو گا پس میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

17- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ شَكَوْنَا إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) ذَهَابَ ثِيَابِنَا عِنْدَ الْقَصَّارِينَ فَقَالَ اكْتُبُوا عَلَيْهَا بَرَكَةٌ لَنَا فَفَعَلْنَا ذَلِكَ فَمَا ذَهَبَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ ثَوْبٌ .

17۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن فضل سے اس نے ہمارے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے شکایت کی کہ درزیوں کے پاس سے ہمارا کپڑا ختم ہو جاتا ہے (چوری یا ضائع ہو جاتا ہے) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس پر لکھو بَرَکَۃ لَنَا (ہمارے لیے رحمت ہے) پس ہم نے ایسا کیا تو اس کے بعد سے ہمارا کپڑا کبھی ضائع نہ ہوا۔

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ الْخَيْبَرِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا أَصَابَتْكُمْ مَجَاعَةٌ فَاعْبَثُوا بِالزَّبِيبِ .

18۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اس نے خیبری سے اس نے حسین بن ثویر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم کو بھوک ستائے تو (آہستہ آہستہ) منقہ کھایا کرو۔

19- وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَا يَحِلُّ مَنْعُ الْمِلْحِ وَ النَّارِ .

19۔ اس نے محمد بن احمد سے اس نے سندی بن محمد سے اس نے ابو البختری سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! نمک اور آگ سے منع کرنا جائز نہیں ہے جو اسے مانگے۔

20- عَنْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) خَلِيطٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا بُعِثَ (**عليه السلام**) لَقِيَهُ خَلِيطُهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) جَزَاكَ اللَّهُ مِنْ خَلِيطٍ خَيْراً فَقَدْ كُنْتَ تُوَاتِي وَ لَا تُمَارِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَنْتَ فَجَزَاكَ اللَّهُ مِنْ خَلِيطٍ خَيْراً فَإِنَّكَ لَمْ تَكُنْ تَرُدُّ رِبْحاً وَ لَا تُمْسِكُ ضِرْساً .

20۔ اس نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے، اس نے عبید اللہ بن عبداللہ سے اس نے واصل بن سلمان سے اس نے عبداللہ سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ جاہلیت میں ایک شراکت دار تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا وہ شراکت دار ملا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا، جزاک اللہ اے بہترین شراکت دار پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ میری موافقت کی تھی اور کبھی مجھ سے جھگڑا نہ کیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا! اور تو جزاک اللہ اے بہترین شرکت دار پس تو نے بھی تو کبھی نفع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا تھا اور نہ تو نے کبھی بخل کیا تھا۔

21- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ [أبيه] عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْدَعَهُ رَجُلٌ مِنَ اللُّصُوصِ دَرَاهِمَ أَوْ مَتَاعاً وَ اللِّصُّ مُسْلِمٌ هَلْ يَرُدُّ عَلَيْهِ قَالَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَإِنْ أَمْكَنَهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَعَلَ وَ إِلَّا كَانَ فِي يَدِهِ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ يُصِيبُهَا فَيُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ أَصَابَ صَاحِبَهَا رَدَّهَا عَلَيْهِ وَ إِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا بَعْدَ ذَلِكَ خَيَّرَهُ بَيْنَ الْأَجْرِ وَ الْغُرْمِ فَإِذَا اخْتَارَ الْأَجْرَ فَلَهُ الْأَجْرُ وَ إِنِ اخْتَارَ الْغُرْمَ غَرِمَ لَهُ وَ كَانَ الْأَجْرُ لَهُ .

21۔ علی بن ابراہیم نے (اپنے باپ سے) علی بن محمد قاسانی سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے سلیمان بن داؤد سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا مسلمانوں میں سے اس شخص کے بارے میں کہ راہزنی میں سے ایک شخص نے اسے کچھ درہم یا سامان بطور امانت دیا، تو کیا راہزنی کا مال اسے پلٹایا جائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے واپس نہیں پلٹایا جائے گا اگر اس کے لیے ممکن ہو تو اس کے مالکوں کو پلٹا دے تو ایسا کرے بصورت دیگر اور ہاتھوں میں لقطہ (راہ پڑے ملے) کی مانند ہو گا کہ جو اسے مل گیا پس وہ اس کا اعلان کرے گا ایک سال تک اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے پلٹا دے ورنہ اسے صدقہ کر دے اور اگر اس کے بعد اس کا مالک آ جائے تو اسے اجر اور جرمانے کے درمیان اختیار دے اگر وہ اجر کو اختیار کرے تو اس کے لیے اجر ہو گا اور اگر وہ جرمانہ قبول کرے تو اس کے لیے جرمانے کی رقم اور اس کے لیے اجر ہو گا۔

22- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كُنَّا مُرَافِقِينَ لِقَوْمٍ بِمَكَّةَ فَارْتَحَلْنَا عَنْهُمْ وَ حَمَلْنَا بَعْضَ مَتَاعِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ قَدْ ذَهَبَ الْقَوْمُ وَ لَا نَعْرِفُهُمْ وَ لَا نَعْرِفُ أَوْطَانَهُمْ فَقَدْ بَقِيَ الْمَتَاعُ عِنْدَنَا فَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ فَقَالَ تَحْمِلُونَهُ حَتَّى تَلْحَقُوهُمْ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ يُونُسُ قُلْتُ لَهُ لَسْتُ أَعْرِفُهُمْ وَ لَا نَدْرِي كَيْفَ نَسْأَلُ عَنْهُمْ قَالَ فَقَالَ بِعْهُ وَ أَعْطِ ثَمَنَهُ أَصْحَابَكَ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَهْلَ الْوَلَايَةِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ .

22۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ میں نے "عبد صالح" علیہ السلام سے سوال کیا اور میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ہم مکہ میں ایک گروہ کی رفاقت میں رہے پس ہم نے ان سے کوچ کیا اور ہم نے لا علمی میں ان کا کچھ سامان اپنے ساتھ لاد لیا اور وہ گروہ جا چکا ہے ہم انہیں نہیں جانتے اور نہ ان کے وطنوں کو جانتے ہیں اور سامان ہمارے پاس تا حال موجود

ہے ہم اس کا کیا کریں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! تم اسے اُٹھاؤ یہاں تک کہ کوفہ میں ان سے جاملو۔ یونس کہتا ہے کہ میں نے عرض کی، میں انہیں نہیں پہچانتا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ ان کے بارے میں کیا سوال کروں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے بیچو اور اس کی قیمت اپنے ساتھیوں کو دو، میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں "اہل ولایت کو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

23- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ ذَرِيحٌ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْمَمْلُوكِ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ قَالَ وَ مَا لِلْمَمْلُوكِ وَ اللُّقَطَةَ لَا يَمْلِكُ مِنْ نَفْسِهِ شَيْئاً فَلَا يَعْرِضُ لَهَا الْمَمْلُوكُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُعَرِّفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا دَفَعَهَا إِلَيْهِ وَ إِلَّا كَانَتْ فِي مَالِهِ فَإِنْ مَاتَ كَانَ مِيرَاثاً لِوَلَدِهِ وَ لِمَنْ وَرِثَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِئْ لَهَا طَالِبٌ كَانَتْ فِي أَمْوَالِهِمْ هِيَ لَهُمْ وَ إِنْ جَاءَ طَالِبُهَا دَفَعُوهَا إِلَيْهِ .

23۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے اس نے احمد بن عائذ سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ذریح محاربی نے اس مملوک کے بارے میں سوال کیا کہ جو لقطہ (راہ پر ملا) اُٹھاتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا! غلام اور لقطہ کا کیا واسطہ، وہ تو اپنی کوئی چیز ملکیت ہی نہیں رکھتا پس وہ اس سے اعتراض کرے البتہ آزاد کو چاہیے کہ اس کا ایک سال تک اعلان کرے اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اسے پلٹا دے ورنہ اس کے مال میں رہے گا اور اگر وہ مر جائے تو اس کے بیٹے کی میراث ہو گا یا اس سے وراثت پانے والے کی پس اگر اس کا مالک تب بھی نہ آئے تو وہ ان کے مال میں سے ہو گا اور ان کے لیے ہو گا اور اگر اس کا تلاش کرنے والا آجائے تو اسے اس کے حوالے کر دے۔

24- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنِ الْكَشُوفِ وَ هُوَ أَنْ تُضْرَبَ النَّاقَةُ وَ وَلَدُهَا طِفْلٌ إِلَّا أَنْ يُتَصَدَّقَ بِوَلَدِهَا أَوْ يُذْبَحَ وَ نَهَى أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى عَتِيقَةٍ .

24۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کشوف سے منع فرمایا اور کشوف یہ ہے کہ اونٹنی کو فحل کرایا جائے در حالیکہ اس کا بچہ ابھی بہت چھوٹا ہو البتہ بصورت اس کہ اس کے بچہ کو صدقہ کر دیا جائے یا ذبح کر دیا جائے تو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا! گدھے کو عتیق گھوڑی پر کیا جائے۔

25- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا بِالْمَدِينَةِ فَضَاقَ ضِيْقاً شَدِيداً وَ اشْتَدَّتْ حَالُهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) اذْهَبْ فَخُذْ حَانُوتاً فِي السُّوقِ وَ ابْسُطْ بِسَاطاً وَ لْيَكُنْ عِنْدَكَ جَرَّةٌ مِنْ مَاءٍ وَ الْزَمْ بَابَ حَانُوتِكَ قَالَ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ قَدِمَتْ رِفْقَةٌ مِنْ مِصْرَ فَأَلْقَوْا مَتَاعَهُمْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عِنْدَ مَعْرِفَتِهِ وَ عِنْدَ صَدِيقِهِ حَتَّى مَلَئُوا الْحَوَانِيتَ . بَقِيَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لَمْ يُصِبْ حَانُوتاً يُلْقِي فِيهِ مَتَاعَهُ فَقَالَ لَهُ أَهْلُ السُّوقِ هَاهُنَا رَجُلٌ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَ لَيْسَ فِي حَانُوتِهِ مَتَاعٌ فَلَوْ أَلْقَيْتَ مَتَاعَكَ فِي حَانُوتِهِ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أُلْقِي مَتَاعِي فِي حَانُوتِكَ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ فَأَلْقَى مَتَاعَهُ فِي حَانُوتِهِ وَ جَعَلَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ حَتَّى إِذَا حَضَرَ خُرُوجُ الرِّفْقَةِ بَقِيَ عِنْدَ الرَّجُلِ شَيْءٌ يَسِيرٌ مِنْ مَتَاعِهِ فَكَرِهَ الْمُقَامَ عَلَيْهِ فَقَالَ لِصَاحِبِنَا أُخَلِّفُ هَذَا الْمَتَاعَ عِنْدَكَ تَبِيعُهُ وَ تَبْعَثُ إِلَيَّ بِثَمَنِهِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَتِ الرِّفْقَةُ وَ خَرَجَ الرَّجُلُ مَعَهُمْ وَ خَلَّفَ الْمَتَاعَ عِنْدَهُ فَبَاعَهُ صَاحِبُنَا وَ بَعَثَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا أَنْ تَهَيَّأَ خُرُوجُ رِفْقَةِ مِصْرَ مِنْ مِصْرَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِبِضَاعَةٍ فَبَاعَهَا وَ رَدَّ إِلَيْهِ ثَمَنَهَا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ أَقَامَ بِمِصْرَ وَ جَعَلَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ بِالْمَتَاعِ وَ يُجَهِّزُ عَلَيْهِ قَالَ فَأَصَابَ وَ كَثُرَ مَالُهُ وَ أَثْرَى .

25۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حسن بن حسین لوءلوءی سے اس نے صفوان بن یحیٰی سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص مدینہ میں رہتا تھا پس اسے تنگ دستی نے گھیر لیا اور اس کی حالت انتہائی خراب ہو گئی، تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جاؤ اور بازار میں دکان لو اور چٹائی بچھاؤ لیکن تمہارے پاس پانی کا ایک گھونٹ ہونا چاہیے اور تم دکان کے دروازے پر رہو۔ راوی کہتا ہے کہ پس اس شخص نے ایسا کیا ایک مدت جتنی اللہ نے چاہی گزری تھی کہ ایک شہر سے ایک تجارتی قافلہ پلٹا پس انہوں نے اپنا سامان ہر جاننے والے اور

دوستوں کے ماننے والے کے پاس ڈالا یہاں تک کے دکانیں بھر گئیں انہیں میں سے ایک شخص بچ گیا کہ جسے کوئی دکان نہ ملی کہ جس میں اپنا سامان ڈالتا تو بازار والوں نے اسے کہا، یہاں پر ایک شخص ہے اس میں کوئی برائی نہیں اور اس کی دکان میں سامان بھی نہیں۔ اگر تم چاہو تو اس کی دکان میں اپنا سامان ڈالو تو وہ اس کے پاس گیا اس سے کہا کیا تمہاری دکان میں اپنا سامان ڈالوں تو اس نے اسے کہا ہاں اس شخص نے اس کی دکان میں اپنا سامان ڈال دیا اور اس نے اس سامان کو فروخت کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ قافلے کے خروج کا وقت آ گیا اور اس شخص کے پاس اس کے سامان میں سے بہت سی چیز بچ گئی پس اسے پلٹنا اسے اچھا نہ لگا تو اس نے میرے دوست کو کہا میں اس سامان کو تمہارے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔ اسے بیچو اور اس کی قیمت مجھے بھیج دینا؟ اس نے کہا ہاں پس قافلہ چلا گیا اور وہ شخص بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور سامان اس کے پاس چھوڑ کر پس اسے ہمارے دوست نے بیچا اور اس کی قیمت اسے بھیج دی۔ راوی کہتا ہے کہ قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر چلتا گیا پس اس شخص نے ہمارے دوست کو سامان بھیجا پس اس نے اسے بیچ کر قیمت اس کی طرف روانہ کر دی اور جب اس شخص نے دیکھا تو مصر میں رہائش لی اور ہمارے دوست کو سامان بھیجنے لگا اور اس پر نفع بھی دینے لگا پس وہ سامان اسے ملتا رہا اور اس کا مال کثیر ہو گیا اور بہت نفع پایا۔

26- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ الطَّائِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي اتَّخَذْتُ رَحًى فِيهَا مَجْلِسِي وَ يَجْلِسُ إِلَيَّ فِيهَا أَصْحَابِي فَقَالَ ذَاكَ رِفْقُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

26۔ ہمارے بعض اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے، اس نے ثعلبہ سے اس نے عبد الحمید بن عواض طائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک معرفۃ (اچھے خوشبو والی زمین کا ٹکرا) لیا ہے جس میں میرے بیٹھنے کی جگہ ہے اور اس میں میرے دوست بھی میرے پاس آ کر بیٹھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اچھا ہے خدا تمہارے لیے دین و دنیا کا امر آسان فرمائے۔

27- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَجُلُوسُ الرَّجُلِ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ أَنْفَذُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ رُكُوبِ الْبَحْرِ فَقُلْتُ يَكُونُ لِلرَّجُلِ الْحَاجَةُ يَخَافُ فَوْتَهَا فَقَالَ يُدْلِجُ فِيهَا وَ لْيَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ فِي تَعْقِيبٍ مَا دَامَ عَلَى وُضُوءٍ .

27۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا! آدمی کا نماز فجر کے عقب میں طلوع شمس تک جلوس (مصلے پر بیٹھنا) طلب رزق میں سمندر کا سفر کرنے سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ میں نے عرض کی اگر انسان کو کوئی حاجت ہو اور اس سے اسکے فوت ہونے کا خطرہ ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نماز کے بعد اس کے لیے نکلے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے کیونکہ وہ جب تک وضو میں ہے تعقیب نماز میں ہے۔

28- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ كُلُّ امْرِئٍ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَ يَنْسَى الْفَضْلَ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ يَنْبَرِي فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُعَامِلُونَ الْمُضْطَرِّينَ هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ .

28۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! لوگوں پر حبیثوں کا زمانہ آئے گا کہ جو ہر اس شخص سے بد بختی کریں گے کہ جو ان کے اختیار میں ہو گا اور بھلائی کو بھول جائیں

گے اور اللہ عزّوجلّ نے فرمایا ہے "آپس میں بھلائی کو مت بھلاؤ" (۲۳۹ بقرہ) اس زمانے میں وہ لوگ نمایاں ہوں گے کہ جو مجبور لوگوں سے معاملہ کریں گے اور وہ مخلوق میں شریر ترین افراد ہوں گے۔

29- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ طَلَبَ قَلِيلَ الرِّزْقِ كَانَ ذَلِكَ دَاعِيَهُ إِلَى اجْتِلَابِ كَثِيرٍ مِنَ الرِّزْقِ [وَ مَنْ تَرَكَ قَلِيلًا مِنَ الرِّزْقِ كَانَ ذَلِكَ دَاعِيَهُ إِلَى ذَهَابِ كَثِيرٍ مِنَ الرِّزْقِ] .

29- سہل بن زیاد نے یعقوب بن یزید سے اس نے محمد بن مرازم سے، اس نے ایک شخص سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا! جو تھوڑے رزق کو تلاش کرے گا ایسا کرنے سے اسے رزق کثیر اپنی جانب کھینچے گا (کھینچنے) کا سبب بنے گا (اور جو تھوڑے رزق کو طلب کرنا چھوڑ دے گا ایسا کرنا اسے رزق کثیر کے خاتمے کا سبب بنے گا)

30- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْجَمَّالِ قَالَ شَهِدْتُ إِسْحَاقَ بْنَ عَمَّارٍ يَوْماً وَ قَدْ شَدَّ كِيسَهُ وَ هُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ فَجَاءَهُ إِنْسَانٌ يَطْلُبُ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ فَحَلَّ الْكِيسَ فَأَعْطَاهُ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ فَضْلُ هَذَا الدِّينَارِ فَقَالَ إِسْحَاقُ مَا فَعَلْتُ هَذَا رَغْبَةً فِي فَضْلِ الدِّينَارِ وَ لَكِنْ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنِ اسْتَقَلَّ قَلِيلَ الرِّزْقِ حُرِمَ الْكَثِيرَ .

30- علی بن محمد بن بندار سے اس نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے ایک متعین شخص سے اس نے حسین جمال سے روایت کی ہے کہ میں نے اسحاق بن عمار کو ایک دن دیکھا کہ اس نے تھیلا باندھا اور اٹھنے کا ارادہ کیا تو ایک شخص ان کے پاس آیا جو دینار کے بدلے درہم چاہتا تھا پس اس نے تھیلا کھولا اور اسے دینار کے بدلے درہم دیئے راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے کہا۔ سبحان اللہ اس دینار کا کتنا نفع ہے؟ تو اسحاق نے کہا میں نے یہ دینار میں نفع کے لیے نہیں بلکہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! جو تھوڑے رزق کو حقیر سمجھے وہ کثیر رزق کو کھو بیٹھتا ہے۔

31- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَعْيَتْهُ الْقُدْرَةُ فَلْيُرَبِّ صَغِيراً . زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى أَنَّ الْغِفَارِيَّ مِنْ وُلْدِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

31- احمد بن محمد نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابو محمد غفاری سے اس نے عبد اللہ بن ابراہیم سے، اس نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جسے قدرت پریشان کرے پس اسے چاہیے کہ وہ چھوٹے جانور پالے" گمان کہ محمد بن عیسیٰ جو غفاری ہے یہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہیں۔

32- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي زُهْرَةَ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ قَالَ مَرَّ بِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَقَالَ أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ الْحَسَنِ قُلْتُ أَغْزِلُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ أَحَلُّ الْكَسْبِ أَوْ مِنْ أَحَلِّ الْكَسْبِ .

32- احمد بن محمد نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابو زہرۃ سے اس نے اُم الحسن سے روایت کی ہے کہ میرے پاس سے امیر المومنین علیہ السلام گزرے اور فرمایا اے ام الحسن! کیا چیز بنا رہی ہے؟ میں نے عرض کی "اون کات رہی ہوں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ سب سے زیادہ حلال کام ہے یا فرمایا کہ "یہ حلال ترین کاموں میں سے ہے"

33- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ جَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ أَصَابَهُ مِنْ حَلَالٍ وَ إِذَا أَخْرَجَهُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ أَصَابَهُ مِنْ حَرَامٍ .

33۔ احمد بن محمد نے محمد بن علی سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے جہم بن حمید رواسی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم دیکھو کہ آدمی اپنے مال میں سے اللہ کی اطاعت میں خرچ کر رہا ہے تو جان لو کہ اسے حلال سے ملا ہے اور جب اسے معصیت خداوندی میں خرچ کرے تو جان لو کہ اسے حرام سے ملا ہے"

34- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ الرَّجُلُ يَخْرُجُ ثُمَّ يَقْدَمُ عَلَيْنَا وَ قَدْ أَفَادَ الْمَالَ الْكَثِيرَ فَلَا نَدْرِي اكْتَسَبَهُ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ فَقَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانْظُرْ فِي أَيِّ وَجْهٍ يُخْرِجُ نَفَقَاتِهِ فَإِنْ كَانَ يُنْفِقُ فِيمَا لَا يَنْبَغِي مِمَّا يَأْثَمُ عَلَيْهِ فَهُوَ حَرَامٌ .

34۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی ایک آدمی جاتا ہے اور پھر ہمارے پاس واپس آتا ہے اور اسے مال کثیر کا فائدہ ہوتا ہے ہم نہیں جانتے کہ اس نے حلال سے کمایا ہے یا حرام سے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب ایسا ہو تو دیکھو کس راستے میں خرچ کرتا ہے اگر وہ اس مال کو وہاں خرچ کرتا ہے جہاں نہیں کرنا چاہیے جو کہ گناہوں پر ہوتا ہے تو وہ مال حرام ہے"

35- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) عَلَى رَجُلٍ وَ مَعَهُ ثَوْبٌ يَبِيعُهُ وَ كَانَ الرَّجُلُ طَوِيلًا وَ الثَّوْبُ قَصِيراً فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّهُ أَنْفَقُ لِسِلْعَتِكَ .

35۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جس کے پاس کپڑے تھے وہ انہیں بیچ رہا تھا وہ آدمی لمبا تھا اور کپڑے چھوٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بیٹھ جاؤ کیونکہ یہ تمہارے مال تجارت کو ختم کرنے والا ہے۔

36 ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَشْكُونَ فِيهِ رَبَّهُمْ قُلْتُ وَ كَيْفَ يَشْكُونَ فِيهِ رَبَّهُمْ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ وَ اللَّهِ مَا رَبِحْتُ شَيْئاً مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا آكُلُ وَ لَا أَشْرَبُ إِلَّا مِنْ رَأْسِ مَالِي وَيْحَكَ وَ هَلْ أَصْلُ مَالِكَ وَ ذِرْوَتُهُ إِلَّا مِنْ رَبِّكَ .

36 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے احمد بن نصر سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں وہ اپنے رب کی شکایت کریں گے، میں نے عرض کی کہ کیسے اپنے رب کی شکایت کریں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! آدمی کہے گا، میں نے آج تک جو جو بھی نفع لیا اور جو بھی کھایا پیا ہے اپنے سرمایہ سے ہے، اللہ کہے گا تف ہے تم پر کیا تمہارے سرمایہ اور اس میں اضافہ تمہارے رب کی طرف سے نہیں۔

37 ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مُؤْمِنٌ فَقِيرٌ شَدِيدُ الْحَاجَةِ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَ كَانَ مُلَازِماً لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ كُلِّهَا لَا يَفْقِدُهُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَرِقُّ لَهُ وَ يَنْظُرُ إِلَى حَاجَتِهِ وَ غُرْبَتِهِ فَيَقُولُ يَا سَعْدُ لَوْ قَدْ جَاءَنِي شَيْءٌ لَأَغْنَيْتُكَ قَالَ فَأَبْطَأَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَاشْتَدَّ غَمُّ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِسَعْدٍ فَعَلِمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مَا

دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْ غَمِّهِ لِسَعْدٍ فَأَهْبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلَ (**عليه السلام**) وَ مَعَهُ دِرْهَمَانِ فَقَالَ لَهُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ مَا قَدْ دَخَلَكَ مِنَ الْغَمِّ لِسَعْدٍ أَ فَتُحِبُّ أَنْ تُغْنِيَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ فَهَاكَ هَذَيْنِ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطِهِمَا إِيَّاهُ وَ مُرْهُ أَنْ يَتَّجِرَ بِهِمَا قَالَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) ثُمَّ خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ سَعْدٌ قَائِمٌ عَلَى بَابِ حُجُرَاتِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَنْتَظِرُهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ يَا سَعْدُ أَ تُحْسِنُ التِّجَارَةَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَ اللَّهِ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ مَالًا أَتَّجِرُ بِهِ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) الدِّرْهَمَيْنِ وَ قَالَ لَهُ اتَّجِرْ بِهِمَا وَ تَصَرَّفْ لِرِزْقِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمَا سَعْدٌ وَ مَضَى مَعَ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) حَتَّى صَلَّى مَعَهُ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) قُمْ فَاطْلُبِ الرِّزْقَ فَقَدْ كُنْتُ بِحَالِكَ مُغْتَمّاً ا سَعْدُ قَالَ فَأَقْبَلَ سَعْدٌ لَا يَشْتَرِي بِدِرْهَمٍ شَيْئاً إِلَّا بَاعَهُ بِدِرْهَمَيْنِ وَ لَا يَشْتَرِي شَيْئاً بِدِرْهَمَيْنِ إِلَّا بَاعَهُ بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَأَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَى سَعْدٍ فَكَثُرَ مَتَاعُهُ وَ مَالُهُ وَ عَظُمَتْ تِجَارَتُهُ فَاتَّخَذَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ مَوْضِعاً وَ جَلَسَ فِيهِ فَجَمَعَ تِجَارَتَهُ إِلَيْهِ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا أَقَامَ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ يَخْرُجُ وَ سَعْدٌ مَشْغُولٌ بِالدُّنْيَا لَمْ يَتَطَهَّرْ وَ لَمْ يَتَهَيَّأْ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ قَبْلَ أَنْ يَتَشَاغَلَ بِالدُّنْيَا فَكَانَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) يَقُولُ يَا سَعْدُ شَغَلَتْكَ الدُّنْيَا عَنِ الصَّلَاةِ فَكَانَ يَقُولُ مَا أَصْنَعُ أُضَيِّعُ مَالِي هَذَا رَجُلٌ قَدْ بِعْتُهُ فَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ وَ هَذَا رَجُلٌ قَدِ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ فَأُرِيدُ أَنْ أُوفِيَهُ قَالَ فَدَخَلَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنْ أَمْرِ سَعْدٍ غَمٌّ أَشَدُّ مِنْ غَمِّهِ بِفَقْرِهِ فَهَبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ غَمَّكَ بِسَعْدٍ فَأَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ حَالُهُ الْأُولَى أَوْ حَالُهُ هَذِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) يَا جَبْرَئِيلُ بَلْ حَالُهُ الْأُولَى قَدْ أَذْهَبَتْ دُنْيَاهُ بِآخِرَتِهِ فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) إِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا وَ الْأَمْوَالِ فِتْنَةٌ وَ مَشْغَلَةٌ عَنِ الْآخِرَةِ قُلْ لِسَعْدٍ يَرُدُّ عَلَيْكَ الدِّرْهَمَيْنِ اللَّذَيْنِ دَفَعْتَهُمَا إِلَيْهِ فَإِنَّ أَمْرَهُ سَيَصِيرُ إِلَى الْحَالَةِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا أَوَّلًا قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فَمَرَّ بِسَعْدٍ فَقَالَ لَهُ يَا سَعْدُ أَ مَا تُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ الدِّرْهَمَيْنِ اللَّذَيْنِ أَعْطَيْتُكَهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ بَلَى وَ مِائَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَسْتُ أُرِيدُ مِنْكَ يَا سَعْدُ إِلَّا الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُ سَعْدٌ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَأَدْبَرَتِ الدُّنْيَا عَلَى سَعْدٍ حَتَّى ذَهَبَ مَا كَانَ جَمَعَ وَ عَادَ إِلَى حَالِهِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا .

37 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو بصیر سے راویت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سماعت کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اہل صفہ میں سے ایک مومن فقرا اور انتہائی ضرورت مند اور تمام نماز کے اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتا تھا اور نماز میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے ہمدردی رکھتے تھے اور اس کی ضرورت اور غربت کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے اے سعد! اگر میرے پاس کوئی چیز آئی تو میں تمہیں غنی کر دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کی یہ حالت بہت ناگوار گزری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سعد کے لیے غم شدت اختیار کر گیا پس اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سعد کے لیے غم کو جانا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جبرائیل علیہ السلام کو اُتارا اور اس کے ساتھ دو درہم تھے پس اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ اللہ عزّوجلّ نے جانا! وہ غم کہ جو آپ کے اندر سعد کے لیے پایا جاتا ہے کیا آپ کو پسند ہے کہ اس کو آپ غنی کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہاں، پس جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کی، یہ دو درہم لیجیے اور ان کو اسے عطا کیجیے اور اسے حکم دیجیے کہ ان سے تجارت کرے۔ آپ علیہ السلام سے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لیے۔ پھر نماز ظہر کے لیے باہر تشریف لائے جب کہ سعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازے پر کھڑا آگا انتظار کر رہا تھا جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا! اے سعد کیا تو تجارت اچھے طریقے سے کر لیتا ہے؟ تو سعد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، اللہ کی قسم جب بھی مجھے مال ملا میں اس سے تجارت کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دو درہم عطا فرمائے اور اسے فرمایا! ان سے تجارت کرو، اور اللہ کے رزق کے لیے کوشش کرو، پس سعد نے انہیں لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! اُٹھو اور رزق تلاش کرو میں تو تمہارے حالات سے بہت غمگین ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! پس سعد آیا اور اس نے نہیں خریدی کوئی چیز ایک درہم سے مگر یہ کہ اسے دو درہم سے بیچی اور نہیں خریدی کوئی چیز دو درہم سے مگر یہ کہ اسے چار درہم سے بیچا، پس دنیا نے سعد کی طرف منہ کیا اس کا مال ومتاع کثیر ہو گیا اور اس کی تجارت بڑھ گئی پس اس نے مسجد کے دروازے پر ایک جگہ لی اور اس میں بیٹھ گیا اور اس میں اپنی تجارت جمع کر لی جب بلالؓ نماز کے لیے اقامت کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لاتے تو سعد دنیا میں مشغول ہوتا نہ آپ کی تکریم کرتا اور نہ آپ کو سلام کرتا جس طرح کہ وہ دنیا میں مشغول ہونے سے پہلے کیا کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فرماتے

www.hubeali.com

اے سعد تمہیں دنیا نے نماز سے مشغول کر لیا ہے، تو وہ کہتا میں ایسا کر دوں کہ اپنا مال منافع پر دو؟ یہ آدمی ہے کہ میں نے اسے بیچا ہے اور چاہتا ہوں کہ اس سے وصولی کروں اور اس شخص سے میں نے خریدا ہے چاہتا ہوں کہ اسے حصولی دوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سعد کے کام کی وجہ سے ایک غم داخل ہوا کہ جو اس کے فقر والے غم سے زیادہ سخت تھا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیلؑ نازل ہوا اور عرض کی، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزّوجلّ آپؐ کے سعد کے بارے میں غم کو جانتا ہے تو آپؐ کے نزدیک اس کی کونسی حالت پسندیدہ ہے پہلی حالت یا یہ حالت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا! اے جبرائیل علیہ السلام! پہلے والی حالت اس کی دنیا اس کی اور بعد والی آخرت کو لے گئی ہے۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یقیناً دنیا کی صحبت اور اموال فتنہ ہیں اور آخرت سے مشغول کرنے والے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد سے فرمایئے کہ وہ آپؐ کو وہ دو درہم واپس کر دے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیئے تھے تو اس کا معاملہ عنقریب اس طرح ہو جائے گا کہ جیسا پہلے تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور سعد کے قریب سے گزرے اور اس سے فرمایا! اے سعد کیا تو نہیں جانتا کہ مجھےؐ وہ دو درہم پلٹا دے کہ جو میںؐ نے تمہیں دیئے تھے، تو سعد نے کہا "بالکل بلکہ دو سو" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! اے سعد میںؐ تم سے نہیں چاہتا مگر صرف دو درہم، پس سعد نے آپؐ کو دو درہم دیئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "پس دنیا نے سعد کو پیٹھ دکھائی یہاں تک کہ اس کی تمام جمع پونجی چلی گئی اور وہ اپنی اس حالت پر پلٹ آیا کہ جس پر وہ تھا"

38 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يَكُونُ فِيهِ حَلَالٌ وَ حَرَامٌ فَهُوَ حَلَالٌ لَكَ أَبَداً حَتَّى أَنْ تَعْرِفَ الْحَرَامَ مِنْهُ بِعَيْنِهِ فَتَدَعَهُ .

38 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہر وہ چیز کہ جس میں حلال اور حرام ہو وہ تمہارے لیے حلال ہے تا ابد یہاں تک کہ تم اس میں سے حرام کو بعینہ پہنچانو اور تب تم اسے چھوڑ دو!"

39 ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ لَكَ حَلَالٌ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ حَرَامٌ بِعَيْنِهِ فَتَدَعَهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِكَ وَ ذَلِكَ مِثْلُ الثَّوْبِ يَكُونُ قَدِ اشْتَرَيْتَهُ وَ هُوَ سَرِقَةٌ أَوِ الْمَمْلُوكِ عِنْدَكَ وَ لَعَلَّهُ حُرٌّ قَدْ بَاعَ نَفْسَهُ أَوْ خُدِعَ فَبِيعَ أَوْ قُهِرَ أَوِ امْرَأَةٍ تَحْتَكَ وَ هِيَ أُخْتُكَ أَوْ رَضِيعَتُكَ وَ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا عَلَى هَذَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ غَيْرُ ذَلِكَ أَوْ تَقُومَ بِهِ الْبَيِّنَةُ .

39۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہر وہ شئے تمہارے لیے حلال ہے یہاں تک کہ تم جانو کہ وہ یقیناً حرام ہے پس اسے اپنے آپ سے دور کر دو اور یہ ایسا ہے کہ مثلاً وہ کپڑا کہ جو تم نے خریدا اور وہ چوری کا تھا یا غلام جو تمہارے پاس ہے وہ آزاد ہو کہ اس نے اپنے آپ کو بیچ دیا یا اس سے دھوکہ کیا گیا اور اسے بیچ دیا گیا یا ظلم کیا گیا یا تمہارے پاس ایک عورت ہے جو در اصل تمہاری بہن ہے یا تمہاری دودھ شریک ہے اور تمام چیزیں اس طرح ہیں یہاں تک کہ تمہارے لیے اس کے علاوہ کوئی چیز ظاہر ہو یا اس پر کوئی شہادت قائم ہو۔

40 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ النَّاسَ رَوَوْا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَانَ إِذَا أَخَذَ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ فَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ وَ أَنَا أَفْعَلُهُ كَثِيراً فَافْعَلْهُ ثُمَّ قَالَ لِي أَمَا إِنَّهُ أَرْزَقُ لَكَ .

40 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ہیثم بن ابی مسروق نھدی سے اس نے موسیٰ بن عمر بن بزیع سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضاعلیہ السلام سے عرض کی ۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! لوگ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ایک راستے سے جاتے تھے تو واپس دوسرے راستہ سے آتے تھے اور ایسا ہی کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں، میں اکثر ایسے ہی کرتا ہوں تم بھی ایسا کرو، پھر آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا! ایسا کرنا تمہیں بہت رزق دے گا۔

41 ۔ عَنْهُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الْبَجَلِيِّ قَالَ شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) حَالِي وَ انْتِشَارَ أَمْرِي عَلَيَّ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَبِعْ وِسَادَةً مِنْ بَيْتِكَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَ ادْعُ إِخْوَانَكَ وَ أَعِدَّ لَهُمْ طَعَاماً وَ سَلْهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ لَكَ قَالَ فَفَعَلْتُ وَ مَا أَمْكَنَنِي ذَلِكَ حَتَّى بِعْتُ وِسَادَةً وَ اتَّخَذْتُ طَعَاماً كَمَا أَمَرَنِي وَ سَأَلْتُهُمْ أَنْ يَدْعُوا اللَّهَ لِي قَالَ فَوَ اللَّهِ مَا مَكَثْتُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أَتَانِي غَرِيمٌ لِي فَدَقَّ الْبَابَ عَلَيَّ وَ صَالَحَنِي مِنْ مَالٍ لِي كَثِيرٍ كُنْتُ أَحْسَبُهُ نَحْواً مِنْ عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الْأَشْيَاءُ عَلَيَّ .

41 ۔ اس نے عباس بن عامر سے اس نے ابو عبدالرحمن مسعودی سے اس نے حفص بن عمر بجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اپنے حال اور اپنے منتشر امور کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا! جب تم کوفہ جاؤتو اپنے گھر میں ایک مسند (چٹائی وغیرہ) بچھاؤ، اپنے بھائیوں کو دعوت دو اور ان کے سامنے کھانا رکھو اور ان سے مل کر کہو کہ وہ تمہارے لیے اللہ عزّوجلّ سے دعا کریں۔ راوی کہتا ہے، میں نے ایسا کیا اور یہ میرے لیے ممکن نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے مسند بچھائی اور کھانا لیا جس طرح کہ مجھے حکم دیا تھا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ وہ میرے لیے اللہ عزّوجلّ سے دعا کریں۔ راوی کہتا ہے، اللہ کی قسم تھوڑی سی مدت ہی گزری تھی کہ میرا مقروض میرے دروازے پر آیا دروازہ کھٹکٹایا اور اس نے مجھے مال گن کر پلٹا دیا جب میں نے اسے گنا تو وہ دس ہزار درہم کے قریب تھا۔ راوی کہتا ہے پھر میرے پاس سب چیزیں واپس آ گئیں۔

42 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**صلوات الله عليه**) لَيْسَ بِوَلِيٍّ لِي مَنْ أَكَلَ مَالَ مُؤْمِنٍ حَرَاماً .

42 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد واحمد بن محمد سے ایک ساتھ، انہوں نے ابن محبوب سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! میرا دوست نہیں ہے جو کسی مومن کا مال حرام ذریعے سے کھائے۔

43 ۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ الثَّالِثَ (**عليه السلام**) وَ أَنَا بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ إِحْدَى وَ ثَلَاثِينَ وَ مِائَتَيْنِ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَمَرَ رَجُلًا يَشْتَرِي لَهُ مَتَاعاً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَاشْتَرَاهُ فَسُرِقَ مِنْهُ أَوْ قُطِعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقُ مِنْ مَالِ مَنْ ذَهَبَ الْمَتَاعُ مِنْ مَالِ الْآمِرِ أَوْ مِنْ مَالِ الْمَأْمُورِ فَكَتَبَ (**سلام الله عليه**) مِنْ مَالِ الْآمِرِ .

43 ۔ محمد بن جعفر ابو العباس کوفی نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اس نے علی بن ابراہیم سے ایک ساتھ اس نے علی بن محمد القاسانی سے روایت کی ہے میں نے ابوالحسن ثالث علیہ السلام کی خدمت میں لکھا درحالیکہ میں مدینہ میں تھا دو سو اکتیس ۲۳۱ ہجری میں، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو حکم دیا کہ اس کے لیے سامان خریدے یا کچھ اور پس وہ اسے خریدتا ہے اور وہ اس سے چوری ہو جاتا ہے یا راستے میں ڈاکو اسے لوٹ لیتے ہیں پس یہ کس کے مال سے ہو گا جس نے سامان بھیجا اس کے یا حکم دینے والے کے مال سے یا جسے حکم دیا گیا اس کے مال سے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! حکم دینے والے کے مال سے۔

44 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أُخْتِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ خَالِهِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ جُعِلَ رِزْقُهُ فِي السَّيْفِ وَ مِنْهُمْ مَنْ جُعِلَ رِزْقُهُ فِي التِّجَارَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ جُعِلَ رِزْقُهُ فِي لِسَانِهِ .

44 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے یعقوب بن زید سے اس نے ولید بن صبیح کی بہن کے بیٹے سے اس نے اپنے خالو ولید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کا رزق تلوار میں رکھا گیا ہے اور ان میں سے کچھ کا رزق تجارت میں اور ان میں سے کچھ کا رزق ان کی زبان میں رکھا گیا ہے۔

45 ۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْجَعْفَرِيِّينَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُكَنَّى أَبَا الْقَمْقَامِ وَ كَانَ مُحَارَفاً فَأَتَى أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فَشَكَا إِلَيْهِ حِرْفَتَهُ وَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا يَتَوَجَّهُ فِي حَاجَةٍ فَيُقْضَى لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قُلْ فِي آخِرِ دُعَائِكَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو الْقَمْقَامِ فَلَزِمْتُ ذَلِكَ فَوَ اللَّهِ مَا لَبِثْتُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ قَوْمٌ مِنَ الْبَادِيَةِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي مَاتَ وَ لَمْ يُعْرَفْ لَهُ وَارِثٌ غَيْرِي فَانْطَلَقْتُ فَقَبَضْتُ مِيرَاثَهُ وَ أَنَا مُسْتَغْنٍ .

45 ۔ سہل بن زیاد نے یحیٰی بن مبارک سے اس نے ابراہیم بن صالح سے اس نے جعفریوں میں سے ایک مرد سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں ہمارے پاس ایک شخص کہ جس کی کینیت ابو القمقام تھی رہتا تھا اور وہ محروم آدمی تھا وہ ابو الحسن علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے اپنی محرومی (بدبختی) کا ذکر کیا اور انہیں عرض کی کہ وہ جس بھی حاجت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے لیے قضا ہوتی ہے تو ابو الحسن علیہ السلام نے اس سے فرمایا! تم اپنی نماز صبح کی دعا کے آخر میں کہو "سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ واسالہ من فضلہ" دس مرتبہ، ابو القمقام نے کہا، میں نے اس کو اپنے لیے لازم قرار دے دیا اللہ کی قسم تھوڑی مدت گزری تھی کہ دیہات سے ایک گروہ آیا کہ میری قوم میں سے ایک شخص مر گیا ہے اور اس کا کوئی وارث نہیں ملتا۔ پس میں گیا اور اس کی میراث لی اور میں غنی ہو گیا۔

46 ۔ عَنْهُ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا تُمَانِعُوا قَرْضَ الْخَمِيرِ وَ الْخُبْزِ وَ اقْتِبَاسَ النَّارِ فَإِنَّهُ يَجْلِبُ الرِّزْقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ مَعَ مَا فِيهِ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ .

46 ۔ اس نے، ابو محبوب سے اس نے سعدان سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! آٹا اور روٹی کا اُدھار مت بند کرو اور آگ کا دینا بھی یہ رزق کو گھر والوں کے پاس کھینچ لاتا ہے ساتھ ساتھ اس میں مکارم اخلاق بھی ہیں۔

47 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَضِيرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ رِكَازاً عَلَى عَهْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَابْتَاعَهُ أَبِي مِنْهُ بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ مِائَةِ شَاةٍ مُتْبِعٍ فَلَامَتْهُ أُمِّي وَ قَالَتْ أَخَذْتَ هَذِهِ بِثَلَاثِمِائَةِ شَاةٍ أَوْلَادُهَا مِائَةٌ وَ أَنْفُسُهَا مِائَةٌ وَ مَا فِي بُطُونِهَا مِائَةٌ قَالَ فَنَدِمَ أَبِي فَانْطَلَقَ لِيَسْتَقِيلَهُ فَأَبَى عَلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ خُذْ مِنِّي عَشْرَ شِيَاهٍ خُذْ مِنِّي عِشْرِينَ شَاةً فَأَعْيَاهُ فَأَخَذَ أَبِي الرِّكَازَ وَ أَخْرَجَ مِنْهُ قِيمَةَ أَلْفِ شَاةٍ فَأَتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ خُذْ غَنَمَكَ وَ ائْتِنِي مَا شِئْتَ فَأَبَى فَعَالَجَهُ فَأَعْيَاهُ فَقَالَ لَأُضِرَّنَّ بِكَ فَاسْتَعْدَى إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) عَلَى أَبِي فَلَمَّا قَصَّ أَبِي عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) أَمْرَهُ قَالَ لِصَاحِبِ الرِّكَازِ أَدِّ خُمُسَ مَا أَخَذْتَ فَإِنَّ الْخُمُسَ عَلَيْكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ الَّذِي وَجَدْتَ الرِّكَازَ وَ لَيْسَ عَلَى الْآخَرِ شَيْءٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ ثَمَنَ غَنَمِهِ .

47 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے حدیث بیان کرنے والے سے اس نے عمرو ابن ابو المقدام سے اس نے حارث بن حضیرہ ازدی سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص نے مال مدفون پایا پس میرے بابا نے اس سے تین سو درہم اور سو بکریاں (ایسی بکریاں جن کے بچے بھی ساتھ تھے) کے عوض خریدنا چاہا تو اس شخص کی کنیز کی ماں نے کہا، تو نے تین سو

بکریوں کے عوض کہ جن کی سو اولاد ہے سو وہ خود ہیں اور سو ان کے پیٹ میں ہے خریدا ہے؟ راوی کہتا ہے میرا باپ پشیمان ہوا اور اس سے کچھ کم کرنے کو کہا لیکن اس شخص نے انکار کیا اس شخص نے مجھ سے کہا دس بکری کے بچے اور بیس بکریاں لو پس اس نے عاجز کر دیا تو میرے بابا نے مال اُٹھایا اور اس میں ہزار بکریوں کی قیمت نکالی پس اس کے پاس دوسرا شخص آیا اور کہا اپنی بکریاں لو اور جو میں چاہتا ہوں مجھے دو پس میرے بابا نے اس سے انکار کیا اس سے بحث کی اور اسے عاجز کر دیا اس نے کہا میں تمہیں ضرور نقصان پہنچاؤں گا۔ پس اس نے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس میرے بابا کی شکایت کی اور جب میرے بابا نے امیر المومنین علیہ السلام سے اپنا قصہ بیان کیا، اپنا معاملہ عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے مال مدفون والے کو فرمایا، خمس ادا کرو جو تم نے لیا ہے اس کا کیونکہ خمس تم پر واجب ہے کیونکہ تو ہی ہے کہ جسے مال مدفون ملا اور دوسرے پر کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ اس نے تو اپنی بھیڑ بکریوں کی قیمت لی ہے۔

48 ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ رَجُلٌ لَهُ مَالٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْ قِبَلِ عِينَةٍ عَيَّنَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا حَلَّ عَلَيْهِ الْمَالُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُقَلِّبَ عَلَيْهِ وَ يَرْبَحَ أَ يَبِيعُهُ لُؤْلُؤاً وَ غَيْرَ ذَلِكَ مَا يَسْوَى مِائَةَ دِرْهَمٍ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ يُؤَخِّرُهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ كَانَ عَلَيْهِ .

48 ـ علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اسنے مسعدہ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میرا ایک شخص کے پاس عینہ کے ذریعے مال ہے جب اس کے دینے کا وقت آیا تو اس کے پاس کچھ نہیں کہ جو وہ دے اور وہ چاہتا ہے کہ اسے اس پر اپنے طور پر دوں اور اس کا نفع لوں، کیا میں اسے موتی وغیرہ بیچ سکتا ہوں کہ جو سو درہم کے برابر ہزار درہم کے عوض اور اسے تاخیر دوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں ہے میرے بابا علیہ السلام نے ایسا کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں بھی جو اس پر ہے اس میں ایسا ہی کروں۔

49 ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ [عَنْ] أَبِي عَمْرٍو الْحَذَّاءِ قَالَ سَاءَتْ حَالِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَكَتَبَ إِلَيَّ أَدِمْ قِرَاءَةَ إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ قَالَ فَقَرَأْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَرَ شَيْئاً فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أُخْبِرُهُ بِسُوءِ حَالِي وَ أَنِّي قَدْ قَرَأْتُ إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ حَوْلًا كَمَا أَمَرْتَنِي وَ لَمْ أَرَ شَيْئاً قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ وَفَى لَكَ الْحَوْلُ فَانْتَقِلْ مِنْهَا إِلَى قِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْناهُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَمَا كَانَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ فَقَضَى عَنِّي دَيْنِي وَ أَجْرَى عَلَيَّ وَ عَلَى عِيَالِي وَ وَجَّهَنِي إِلَى الْبَصْرَةِ فِي وَكَالَتِهِ بِبَابِ كَلَّاءَ وَ أَجْرَى عَلَيَّ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ كَتَبْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلَى يَدَيْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِنِّي كُنْتُ سَأَلْتُ أَبَاكَ عَنْ كَذَا وَ كَذَا وَ شَكَوْتُ إِلَيْهِ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنِّي قَدْ نِلْتُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُخْبِرَنِي يَا مَوْلَايَ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي قِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْناهُ أَقْتَصِرُ عَلَيْهَا وَحْدَهَا فِي فَرَائِضِي وَ غَيْرِهَا أَمْ أَقْرَأُ مَعَهَا غَيْرَهَا أَمْ لَهَا حَدٌّ أَعْمَلُ بِهِ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) وَ قَرَأْتُ التَّوْقِيعَ لَا تَدَعْ مِنَ الْقُرْآنِ قَصِيرَهُ وَ طَوِيلَهُ وَ يُجْزِئُكَ مِنْ قِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْناهُ يَوْمَكَ وَ لَيْلَتَكَ مِائَةَ مَرَّةٍ .

49 ـ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن سلیمان سے اس نے احمد بن فضل سے اس نے ابو عمرو حذاء سے روایت کی ہے کہ میرے حالات خراب ہو گئے میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف خط لکھا تو آپ علیہ السلام نے میری طرف تحریر فرمایا! "إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ" کے پڑھنے پر دوام کر۔ راوی کہتا ہے میں نے اسے ایک سال پورا پڑھا لیکن میں نے کوئی اثر نہ دیکھا پس میں نے آپ کو لکھا اور انہیں اپنی حالت کی خرابی کی خبر دی در حالانکہ میں نے "إِنَّا أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ" کو جس طرح آپ علیہ السلام نے حکم دیا تھا پورا سال پڑھا ہے لیکن میں نے کوئی اثر نہیں دیکھا پس آپ علیہ السلام نے میری طرف تحریر روانہ فرمائی۔ تمہارا سال پورا ہو گیا اب اس سے "انا انزلناه" کی قرات کی طرف منتقل ہو جاؤ پس میں نے ایسا کیا پس تھوڑی سی مدت گزری تھی کہ میری طرف ابن ابی داؤد کو بھیجا اس نے میرے قرض ادا کیے اور مجھے اور میرے اہل خانہ کو خرچہ دیا اور اس نے مجھے اپنی وکالت میں بصرہ کے ساحل کی طرف بھیجا اور اس نے مجھے پانچ سو درہم دیئے اور میں نے علی ابن مہزیار کے ہاتھوں ابو الحسن علیہ السلام کی محرن بصرہ سے لکھا گیا کہ آپ علیہ السلام کے بابا علیہ السلام سے یہ یہ سوال کیا تھا اور ان سے یہ یہ شکایت کی تھی اور جو میں چاہتا تھا میں اس پر کامیاب ہو گیا ہوں

اور میں چاہتا ہوں کہ اے میرے مولاؑ! میں " انا انزلناہ " کی قرات میں کیا کروں کیا میں فرائض وغیرہ فرائض میں اس پر اقتصاد کروں یا اس کے ساتھ دوسرا بھی کچھ پڑھوں؟ کیا اس کی کوئی حد ہے کہ جو میں مقرر کروں؟ آپ علیہ السلام نے جواب مرحمت فرمایا جس میں لکھا تھا! تو میں نے پڑھا: قرآن میں سے ہر چھوٹے بڑے سورہ کو پڑھنا مت چھوڑو! اور تمہارے لیے ہر شب وروز میں سو مرتبہ " انا انزلناہ " پڑھنا کافی ہے۔

50 ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**صلوات الله عليه**) إِنِّي قَدْ لَزِمَنِي دَيْنٌ فَادِحٌ فَكَتَبَ أَكْثِرْ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ وَ رَطِّبْ لِسَانَكَ بِقِرَاءَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ .

50 ـ سہل بن زیاد نے منصور ابن عباس سے اس نے اسماعیل بن سہل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف لکھا کہ مجھے ایک بھاری قرض نے جکڑ لیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا! استغفار زیادہ سے زیادہ کرو اور اپنی زبان کو سورۃ " انا انزلناہ " کی قرات سے تر کرو۔

51 ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَدَائِنِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**صلوات الله عليه**) أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَرَأَى عَلَيْهِ قَمِيصاً فِيهِ قَبٌّ قَدْ رَقَعَهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا لَكَ تَنْظُرُ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَبٌّ يُلْقَى فِي قَمِيصِكَ فَقَالَ لَهُ اضْرِبْ يَدَكَ إِلَى هَذَا الْكِتَابِ فَاقْرَأْ مَا فِيهِ وَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ كِتَابٌ أَوْ قَرِيبٌ مِنْهُ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فِيهِ فَإِذَا فِيهِ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ وَ لَا مَالَ لِمَنْ لَا تَقْدِيرَ لَهُ وَ لَا جَدِيدَ لِمَنْ لَا خَلَقَ لَهُ .

51 ـ سہل بن زیاد نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے فضل بن کثیر مدائنی سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے صحابہ میں سے کوئی داخل ہوا اور آپ علیہ السلام کو قمیض پہنے دیکھا کہ جس کی جیب کے اندر ایک رقعہ تھا کہ جسے آپ علیہ السلام نے رکھا تھا وہ اس کی طرف دیکھنے لگا تو اسے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں آپؑ کی قمیض میں ایک رقعہ ہے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس رقعہ کو اپنے ہاتھوں سے کھولو اور اس میں جو لکھا ہے اسے پڑھو آپؑ کے سامنے یا قریب وہ کتاب (خط) تھا پس اس شخص نے اس میں پڑھا۔ جس کو حیاء نہیں اس کا ایمان نہیں جس کی تقدیر نہیں اس کا مال نہیں جس کا اخلاق نہیں اس کیلیے نیا دوست نہیں ہے۔

52 ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَنَزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ مِسْمَعٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا غَضِبَ اللَّهُ عَلَى أُمَّةٍ وَ لَمْ يُنْزِلْ بِهَا الْعَذَابَ غَلَتْ أَسْعَارُهَا وَ قَصُرَتْ أَعْمَارُهَا وَ لَمْ تَرْبَحْ تُجَّارُهَا وَ لَمْ تَزْكُ ثِمَارُهَا وَ لَمْ تَغْزُرْ أَنْهَارُهَا وَ حُبِسَ عَنْهَا أَمْطَارُهَا وَ سُلِّطَ عَلَيْهَا شِرَارُهَا .

52 ـ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے ایک آدمی سے اس نے مندل بن علی عنزی سے اس نے محمد بن مطرف سے اس نے مسمع سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی امت پر ناراض ہوتا ہے اور ان پر عذاب بھی نازل نہیں کرتا تو ان کے نرخ بڑھ جاتے ہیں ان کی آبادیاں کم ہو جاتی ہیں ان کے تاجروں کو نفع نہیں ہوتا ان کے پھل اچھے نہیں ہوتے ان کی نہریں کثرت سے نہیں بہتیں ان سے بارش روک دی جاتی ہے اور ان پر ان کے شریر لوگ مسلط ہو جاتے ہیں۔

53 ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّوْفَلِيِّ عَمَّنْ رَفَعَهُ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابِيٌّ بِإِبِلٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِعْ لِي إِبِلِي هَذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَسْتُ بِبَيَّاعٍ فِي الْأَسْوَاقِ

قَالَ فَأَشِرْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ بِعْ هَذَا الْجَمَلَ بِكَذَا وَ بِعْ هَذِهِ النَّاقَةَ بِكَذَا حَتَّى وَصَفَ لَهُ كُلَّ بَعِيرٍ مِنْهَا فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا زَادَتْ دِرْهَماً وَ لَا نَقَصَتْ دِرْهَماً مِمَّا قُلْتَ لِي فَاسْتَهْدِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ لَهُ أَهْدِ لَنَا نَاقَةً وَ لَا تَجْعَلْهَا وَلْهَى .

53 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے مصعب بن عبداللہ نوفلی سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک دیہاتی عرب اپنے اونٹ لے کر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہ اونٹ بیچ دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! میں بازاروں میں فروخت کرنے والا نہیں ہوں۔ اس نے کہا مجھے مشورہ دیجیے، آپؐ نے فرمایا، اس اونٹ کو اتنے میں اور اس ناقہ کو اتنے میں بیچو یہاں تک کہ اس کے ہر اونٹ کے بارے میں بتایا پس عرابی بازار گیا اور انہیں بیچ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا نہ ایک درہم زیادہ ہوا اور نہ ایک درہم کم ہوا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اس سے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ہدیہ طلب کیجیے فرمایا! نہیں اس نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس میں ناقہ ہدیہ کرو اور اسے اس کی اولاد سے جدا نہ کرو۔

54 ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَكَرِيَّا الْخَزَّازِ عَنْ يَحْيَى الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) رُبَّمَا اشْتَرَيْتُ الشَّيْءَ بِحَضْرَةِ أَبِي فَأَرَى مِنْهُ مَا أَغْتَمُّ بِهِ فَقَالَ تَنَكَّبْهُ وَ لَا تَشْتَرِ بِحَضْرَتِهِ فَإِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَقُلْ لَهُ فَلْيَكْتُبْ وَ كَتَبَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِخَطِّهِ وَ أَشْهَدَ اللَّهَ عَلَى نَفْسِهِ وَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً فَإِنَّهُ يُقْضَى فِي حَيَاتِهِ أَوْ بَعْدَ وَفَاتِهِ .

54 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے زکریا خزار سے اس نے یحییٰ حذا سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ بعض اوقات میں اپنے باپ کی موجودگی میں کوئی چیز خریدتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہ اس سے غمگین ہوتے ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے دور رکھو اور اس کی موجودگی میں خریداری مت کرو جب تمہارا کسی شخص پر حق ہو تو اسے کہو کہ اپنے خط سے لکھ کر فلاں بن فلاں لکھتا ہے اور وہ اللہ عزّ وجلّ کو اپنے اوپر گواہ بنائے اور اللہ عزّ وجلّ کی گواہی کافی ہے کیونکہ وہ ہی ادا کرے گا اس کی زندگی میں یا اس کی وفات کے بعد۔

55 ۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ بَسَّامٍ الْجَمَّالِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ فَجَاءَ رَجُلٌ يَطْلُبُ غَلَّةً بِدِينَارٍ وَ كَانَ قَدْ أَغْلَقَ بَابَ الْحَانُوتِ وَ خَتَمَ الْكِيسَ فَأَعْطَاهُ غَلَّةً بِدِينَارٍ فَقُلْتُ لَهُ وَيْحَكَ يَا إِسْحَاقُ رُبَّمَا حَمَلْتُ لَكَ مِنَ السَّفِينَةِ أَلْفَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ فَقَالَ لِي تَرَى كَانَ لِي هَذَا لَكِنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنِ اسْتَقَلَّ قَلِيلَ الرِّزْقِ حُرِمَ كَثِيرَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا إِسْحَاقُ لَا تَسْتَقِلَّ قَلِيلَ الرِّزْقِ فَتُحْرَمَ كَثِيرَهُ .

55 ۔ سہل بن زیاد نے علی بن بلال سے اس نے حسن بن بسام جمال سے روایت کی ہے کہ میں اسحاق بن عمار صیرفی کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے دینار کا غلہ طلب کیا جب کہ اس نے دکان کا دروازہ بند کر دیا تھا اور تھیلے کو مہر لگا دی تھی پس اس نے اسے دینار کا غلہ (چینج) دیا تو میں اس سے کہا افسوس ہے تمہارے لیے اے اسحاق تمہارے لیے تو بسا اوقات بیڑے سے لاکھوں درہم آتے ہیں، تو اس نے مجھے کہا دیکھو یہ بھی میرے لیے تھا لیکن میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ انہوںؑ نے فرمایا! جو تھوڑے رزق کو حقیر جانے اس سے کثیر بھی چلا جاتا ہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا! اے اسحاق تھوڑے رزق کو حقیر نہ جانو ورنہ زیادہ بھی کھو دو گے۔

56 ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ مِنَ الرِّزْقِ مَا يُيَبِّسُ الْجِلْدَ عَلَى الْعَظْمِ .

56۔حمید بن زیاد نے عبید اللہ بن احمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حسین بن احمد منقری سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایسارزق بھی ہے جو ہڈیوں پر چمڑے کو خشک کر دیتا ہے۔

57 ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ذَكَرْتُ لَهُ مِصْرَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) اطْلُبُوا بِهَا الرِّزْقَ وَ لَا تَطْلُبُوا بِهَا الْمَكْثَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِصْرُ الْحُتُوفِ تُقَيَّضُ لَهَا قَصِيرَةُ الْأَعْمَارِ .

57 ۔احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن تیمی سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مصر کا ذکر کیا تو فرمایا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس میں رزق تلاش کرو اس میں مہلت تلاش مت کرو پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! مصر کے لیے موت مقدر ہے اس میں بسنے والے کم عمر ہیں۔

58 ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَتِ الْمَوَالِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَقَالُوا نَشْكُو إِلَيْكَ هَؤُلَاءِ الْعَرَبَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَانَ يُعْطِينَا مَعَهُمُ الْعَطَايَا بِالسَّوِيَّةِ وَ زَوَّجَ سَلْمَانَ وَ بِلَالًا وَ صُهَيْباً وَ أَبَوْا عَلَيْنَا هَؤُلَاءِ وَ قَالُوا لَا نَفْعَلُ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَكَلَّمَهُمْ فِيهِمْ فَصَاحَ الْأَعَارِيبُ أَبَيْنَا ذَلِكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَبَيْنَا ذَلِكَ فَخَرَجَ وَ هُوَ مُغْضَبٌ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَ هُوَ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِي إِنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ صَيَّرُوكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى يَتَزَوَّجُونَ إِلَيْكُمْ وَ لَا يُزَوِّجُونَكُمْ وَ لَا يُعْطُونَكُمْ مِثْلَ مَا يَأْخُذُونَ فَاتَّجِرُوا بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَقُولُ الرِّزْقُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ تِسْعَةُ أَجْزَاءٍ فِي التِّجَارَةِ وَ وَاحِدَةٌ فِي غَيْرِهَا .

58 ۔احمد بن محمد عاصمی نے محمد بن احمد نہدی سے اس نے محمد بن علی سے اس نے شریف ابن سابق سے اس نے فضل بن ابی قرۃ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ موالی (عجمی لوگ جو عرب میں رہتے ہوں) امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم آپ علیہ السلام سے ان عربوں کی شکایت کرتے ہیں یقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ان کے برابر عطا فرمایا اور بلال سلمان اور صہیب کی شادی کرائی لیکن یہ ہم سے انکاری ہیں اور کہتے ہیں ہم نہیں کریں گے یعنی تمہیں اپنی بچیاں نہیں دیں گے پس امیر المومنین علیہ السلام ان کے پاس گئے اور ان سے اس بارے بات چیت فرمائی تو ان عربوں نے چیخا ہم اس سے انکار کرتے ہیں اے ابو الحسنؑ ہم اس سے انکار کرتے ہیں۔ پس آپ علیہ السلام اس سے باہر آئے تو پر جلال تھے ان کی ردا مبارک نیچے زمین پر لگ رہی تھی اور وہ فرما رہے تھے "اے موالیو! ان لوگوں نے تمہیں یہود و نصاریٰ کے مقام پر رکھا ہوا ہے تم سے تزویج کرتے ہیں لیکن تمہیں تزویج نہیں کرتے اور جس طرح لیتے ہیں تمہیں نہیں دیتے، تجارت کرو خدا تمہارے لیے برکت دے۔ میںؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوںؐ نے فرمایا! رزق کے دس جز ہیں تجارت میں اس کے نو(9) جز ہیں اور اس کے علاوہ ایک جز ہے۔

www.hubeali.com